



شرح وقایہ اخیرین کی لاجواب مستند اردو شرح

زاد الوقایہ

حضرت مولانا عبدالغفور لکھنوی صاحب رحمہ اللہ
کی تصنیف لطیف ”نور الہدایہ“ شرح وقایہ اخیرین کی اردو شرح
جدید ترتیب و ترجمین..... عنوانات..... تسہیل..... مکمل عربی متن
اور جدید مسائل پر تحقیقات کے اضافہ کے ساتھ

ادارۃ تالیفات اشرفیہ * ہنگ نواز عتبات پکستان
(061-4540513-4518240)



شرح و قد یہ اخیرین کی اردو شرح

زاد الوقایہ

حضرت مولانا عبد الحفاز لکھنوی
کی اردو شرح و قد یہ اخیرین نئی ترتیب
محتوات، تسہیل مکمل عربی متن
اور جدید مسائل پر تحقیقات مراخذہ

ادارۃ الیقات اشرفیہ

کتاب خانہ اسلامیہ کراچی

0300-367414



ضروری وضاحت

ایک سلمان دینی کتابوں میں ایسا غلطی کرنے کا
 قصور بھی نہیں کر سکتا۔ غلطیوں کی تصحیح و اصلاح پہلے
 ہر دے اداروں میں مستقل شعبہ قائم ہے۔ اس کی جگہ
 کتاب کی حدوت کے اداروں نے دینی تنظیم پر سب
 سربراہانوں اور مشورہ دہان کی جانی ہے۔ عام میں
 سب عام اس میں اگر اچھا ہوتا ہے۔ لے کر
 بھی کسی غلطی نے وہ جانے کا امکان ہے۔ لہذا
 شاعریں کریم سے کہہ کر ہے کہ آج بھی غلطی نظر
 آئے ہو اور جو غلطی فراموش کر آئے ہو پڑھنے
 میں اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ جی کے اس کام میں
 آپ کا تعاون اور بیجا خدمت چاہیے ہوگا۔ (۱۱۱۱)

۱۱۱۱

زاد الوقایہ

تاریخ اشاعت صفحہ ۱۱۱۱
 ناشر
 طبعیت مسامتہ لکچر پبلشرز

پہلے کے پتے

ادارہ تعلیمات اسلامیہ چوک غازی پور
 لکچر پبلشرز، ۱۱۱۱ پور --- کتب خانہ عربیہ اسلامیہ، ۱۱۱۱
 لکچر پبلشرز، ۱۱۱۱ پور --- کتب خانہ عربیہ اسلامیہ، ۱۱۱۱
 پور پبلشرز، ۱۱۱۱ پور --- کتب خانہ عربیہ اسلامیہ، ۱۱۱۱

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K.
 (ISLAMIC BOOKS CENTRE)
 111-113, FIVE FIVE ROAD, LONDON, U.K.

کچھ کتاب کے بارے میں

[illegible][illegible][illegible][illegible]

فهم القرآن الكريم

ابن عربی کے بیشتر فرقے۔ (مختصر)

الحمد لله رب العالمين

۱۳۳۶ هـ

فہرست مضامین

۱	نہج فی تہجد	۱	بہارِ دلہن کی آمد، سوچنی کی آمد سے	۱	اصلاحی و باطنی اصلاحیہ، بیہوشی کی
۲	وعدہ فی تہجد اور	۲	آنورجانی کی ہر روز کی تہجد اور	۲	لڑائی کی تہجد اور
۳	حاجت کی تہجد اور	۳	سہ ماہیہ	۳	پانچویں تہجد کی تہجد اور
۴	نہج فی تہجد	۴	توکل کی تہجد اور	۴	خیریت کی تہجد اور
۵	نہج فی تہجد	۵	پانچویں تہجد کی تہجد اور	۵	نہج فی تہجد اور
۶	نہج فی تہجد	۶	نہج فی تہجد اور	۶	نہج فی تہجد اور
۷	نہج فی تہجد	۷	نہج فی تہجد اور	۷	نہج فی تہجد اور
۸	نہج فی تہجد	۸	نہج فی تہجد اور	۸	نہج فی تہجد اور
۹	نہج فی تہجد	۹	نہج فی تہجد اور	۹	نہج فی تہجد اور
۱۰	نہج فی تہجد	۱۰	نہج فی تہجد اور	۱۰	نہج فی تہجد اور
۱۱	نہج فی تہجد	۱۱	نہج فی تہجد اور	۱۱	نہج فی تہجد اور
۱۲	نہج فی تہجد	۱۲	نہج فی تہجد اور	۱۲	نہج فی تہجد اور
۱۳	نہج فی تہجد	۱۳	نہج فی تہجد اور	۱۳	نہج فی تہجد اور
۱۴	نہج فی تہجد	۱۴	نہج فی تہجد اور	۱۴	نہج فی تہجد اور
۱۵	نہج فی تہجد	۱۵	نہج فی تہجد اور	۱۵	نہج فی تہجد اور
۱۶	نہج فی تہجد	۱۶	نہج فی تہجد اور	۱۶	نہج فی تہجد اور
۱۷	نہج فی تہجد	۱۷	نہج فی تہجد اور	۱۷	نہج فی تہجد اور
۱۸	نہج فی تہجد	۱۸	نہج فی تہجد اور	۱۸	نہج فی تہجد اور
۱۹	نہج فی تہجد	۱۹	نہج فی تہجد اور	۱۹	نہج فی تہجد اور
۲۰	نہج فی تہجد	۲۰	نہج فی تہجد اور	۲۰	نہج فی تہجد اور
۲۱	نہج فی تہجد	۲۱	نہج فی تہجد اور	۲۱	نہج فی تہجد اور
۲۲	نہج فی تہجد	۲۲	نہج فی تہجد اور	۲۲	نہج فی تہجد اور
۲۳	نہج فی تہجد	۲۳	نہج فی تہجد اور	۲۳	نہج فی تہجد اور
۲۴	نہج فی تہجد	۲۴	نہج فی تہجد اور	۲۴	نہج فی تہجد اور
۲۵	نہج فی تہجد	۲۵	نہج فی تہجد اور	۲۵	نہج فی تہجد اور
۲۶	نہج فی تہجد	۲۶	نہج فی تہجد اور	۲۶	نہج فی تہجد اور
۲۷	نہج فی تہجد	۲۷	نہج فی تہجد اور	۲۷	نہج فی تہجد اور
۲۸	نہج فی تہجد	۲۸	نہج فی تہجد اور	۲۸	نہج فی تہجد اور
۲۹	نہج فی تہجد	۲۹	نہج فی تہجد اور	۲۹	نہج فی تہجد اور
۳۰	نہج فی تہجد	۳۰	نہج فی تہجد اور	۳۰	نہج فی تہجد اور
۳۱	نہج فی تہجد	۳۱	نہج فی تہجد اور	۳۱	نہج فی تہجد اور
۳۲	نہج فی تہجد	۳۲	نہج فی تہجد اور	۳۲	نہج فی تہجد اور
۳۳	نہج فی تہجد	۳۳	نہج فی تہجد اور	۳۳	نہج فی تہجد اور
۳۴	نہج فی تہجد	۳۴	نہج فی تہجد اور	۳۴	نہج فی تہجد اور
۳۵	نہج فی تہجد	۳۵	نہج فی تہجد اور	۳۵	نہج فی تہجد اور
۳۶	نہج فی تہجد	۳۶	نہج فی تہجد اور	۳۶	نہج فی تہجد اور
۳۷	نہج فی تہجد	۳۷	نہج فی تہجد اور	۳۷	نہج فی تہجد اور
۳۸	نہج فی تہجد	۳۸	نہج فی تہجد اور	۳۸	نہج فی تہجد اور
۳۹	نہج فی تہجد	۳۹	نہج فی تہجد اور	۳۹	نہج فی تہجد اور
۴۰	نہج فی تہجد	۴۰	نہج فی تہجد اور	۴۰	نہج فی تہجد اور
۴۱	نہج فی تہجد	۴۱	نہج فی تہجد اور	۴۱	نہج فی تہجد اور
۴۲	نہج فی تہجد	۴۲	نہج فی تہجد اور	۴۲	نہج فی تہجد اور
۴۳	نہج فی تہجد	۴۳	نہج فی تہجد اور	۴۳	نہج فی تہجد اور
۴۴	نہج فی تہجد	۴۴	نہج فی تہجد اور	۴۴	نہج فی تہجد اور
۴۵	نہج فی تہجد	۴۵	نہج فی تہجد اور	۴۵	نہج فی تہجد اور
۴۶	نہج فی تہجد	۴۶	نہج فی تہجد اور	۴۶	نہج فی تہجد اور
۴۷	نہج فی تہجد	۴۷	نہج فی تہجد اور	۴۷	نہج فی تہجد اور
۴۸	نہج فی تہجد	۴۸	نہج فی تہجد اور	۴۸	نہج فی تہجد اور
۴۹	نہج فی تہجد	۴۹	نہج فی تہجد اور	۴۹	نہج فی تہجد اور
۵۰	نہج فی تہجد	۵۰	نہج فی تہجد اور	۵۰	نہج فی تہجد اور

۳۳	۲۰۹	۱۹۶	۱۹۷
۲۱۳	۲۰۹	۱۹۸	۱۹۹
۲۱۴	۲۱۰	۲۰۰	۲۰۱
۲۱۵	۲۱۱	۲۰۲	۲۰۳
۲۱۶	۲۱۲	۲۰۴	۲۰۵
۲۱۷	۲۱۳	۲۰۶	۲۰۷
۲۱۸	۲۱۴	۲۰۸	۲۰۹
۲۱۹	۲۱۵	۲۱۰	۲۱۱
۲۲۰	۲۱۶	۲۱۲	۲۱۳
۲۲۱	۲۱۷	۲۱۴	۲۱۵
۲۲۲	۲۱۸	۲۱۶	۲۱۷
۲۲۳	۲۱۹	۲۱۸	۲۱۹
۲۲۴	۲۲۰	۲۱۹	۲۲۰
۲۲۵	۲۲۱	۲۲۰	۲۲۱
۲۲۶	۲۲۲	۲۲۱	۲۲۲
۲۲۷	۲۲۳	۲۲۲	۲۲۳
۲۲۸	۲۲۴	۲۲۳	۲۲۴
۲۲۹	۲۲۵	۲۲۴	۲۲۵
۲۳۰	۲۲۶	۲۲۵	۲۲۶
۲۳۱	۲۲۷	۲۲۶	۲۲۷
۲۳۲	۲۲۸	۲۲۷	۲۲۸
۲۳۳	۲۲۹	۲۲۸	۲۲۹
۲۳۴	۲۳۰	۲۲۹	۲۳۰
۲۳۵	۲۳۱	۲۳۰	۲۳۱
۲۳۶	۲۳۲	۲۳۱	۲۳۲
۲۳۷	۲۳۳	۲۳۲	۲۳۳
۲۳۸	۲۳۴	۲۳۳	۲۳۴
۲۳۹	۲۳۵	۲۳۴	۲۳۵
۲۴۰	۲۳۶	۲۳۵	۲۳۶
۲۴۱	۲۳۷	۲۳۶	۲۳۷
۲۴۲	۲۳۸	۲۳۷	۲۳۸
۲۴۳	۲۳۹	۲۳۸	۲۳۹
۲۴۴	۲۴۰	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۵	۲۴۱	۲۴۰	۲۴۱
۲۴۶	۲۴۲	۲۴۱	۲۴۲
۲۴۷	۲۴۳	۲۴۲	۲۴۳
۲۴۸	۲۴۴	۲۴۳	۲۴۴
۲۴۹	۲۴۵	۲۴۴	۲۴۵
۲۵۰	۲۴۶	۲۴۵	۲۴۶
۲۵۱	۲۴۷	۲۴۶	۲۴۷
۲۵۲	۲۴۸	۲۴۷	۲۴۸
۲۵۳	۲۴۹	۲۴۸	۲۴۹
۲۵۴	۲۵۰	۲۴۹	۲۵۰
۲۵۵	۲۵۱	۲۵۰	۲۵۱
۲۵۶	۲۵۲	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۷	۲۵۳	۲۵۲	۲۵۳
۲۵۸	۲۵۴	۲۵۳	۲۵۴
۲۵۹	۲۵۵	۲۵۴	۲۵۵
۲۶۰	۲۵۶	۲۵۵	۲۵۶
۲۶۱	۲۵۷	۲۵۶	۲۵۷
۲۶۲	۲۵۸	۲۵۷	۲۵۸
۲۶۳	۲۵۹	۲۵۸	۲۵۹
۲۶۴	۲۶۰	۲۵۹	۲۶۰
۲۶۵	۲۶۱	۲۶۰	۲۶۱
۲۶۶	۲۶۲	۲۶۱	۲۶۲
۲۶۷	۲۶۳	۲۶۲	۲۶۳
۲۶۸	۲۶۴	۲۶۳	۲۶۴
۲۶۹	۲۶۵	۲۶۴	۲۶۵
۲۷۰	۲۶۶	۲۶۵	۲۶۶
۲۷۱	۲۶۷	۲۶۶	۲۶۷
۲۷۲	۲۶۸	۲۶۷	۲۶۸
۲۷۳	۲۶۹	۲۶۸	۲۶۹
۲۷۴	۲۷۰	۲۶۹	۲۷۰
۲۷۵	۲۷۱	۲۷۰	۲۷۱
۲۷۶	۲۷۲	۲۷۱	۲۷۲
۲۷۷	۲۷۳	۲۷۲	۲۷۳
۲۷۸	۲۷۴	۲۷۳	۲۷۴
۲۷۹	۲۷۵	۲۷۴	۲۷۵
۲۸۰	۲۷۶	۲۷۵	۲۷۶
۲۸۱	۲۷۷	۲۷۶	۲۷۷
۲۸۲	۲۷۸	۲۷۷	۲۷۸
۲۸۳	۲۷۹	۲۷۸	۲۷۹
۲۸۴	۲۸۰	۲۷۹	۲۸۰
۲۸۵	۲۸۱	۲۸۰	۲۸۱
۲۸۶	۲۸		

۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴
۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲
۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶
۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴
۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸
۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶
۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰
۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸
۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲
۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴
۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸
۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲
۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶
۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴
۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸
۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶
۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸
۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲
۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰
۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴
۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲
۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶
۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴
۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸
۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶
۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰
۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸
۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲
۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶
۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰
۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴
۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲
۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶
۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰

۱۰۰	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹	۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶	۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵	۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴	۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳	۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵	۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲	۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶	۹۸۷	۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳	۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹	۱۰۰۰
-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	------

زاد الوقایہ

حضرت مولانا عبد الغفار لکھنوی
کی اردو شرح و قدیہ اخیرین نئی ترتیب
مختوانات، تسہیل مکمل عربی متن
اور جدید مسائل پر تحقیقات کا اضافہ

الجز الثالث

ادارۃ الیقات اشرفیہ

سورہ امتیہ ۱۳۵-۱۳۶

صرف ششہ کی کمی بہ نسبت ہوگی۔

بائع کی طرف سے تعدیلی

یاد رکھو کہ تمہیں کیا ہے، چاہے تو نے کہا ایک یا دو۔ ایک درم ضرور دیا جائیگا۔ بے پروا نہ رہو۔ کیا تو یہ سچ ہوئی اور مشنری؟۔ آج درم لازم ہوں گے۔

فائدہ۔ قرآن میں تعاطی صرف بائع کی طرف سے
ہوئی ان کے بیچ تعاطی میں بھر جا لے کر ہے کہ کسی جامعہ سے
تاریخہ احمدی نہ خارج ہو دے مثلاً اگر کسی شخص نے روپیہ دے
دیا ہے اور غرض سے اٹھا کے بیچے اور دے لے لیتا ہے کہ میں اس
قیمت سے دوں گا تو بیع منقطع نہ ہوگی اور اگر

(۵) مجلس کی شرط

[illegible][illegible]

یا اگر قرآن کی بیخ جا کر پھیل اور غلابہ کہتے ہیں اس بات کو
 پہنچائی جائے۔ اور قول جو اس کے جواب میں دیا جائے حلالاً
 ہے یا حرام؟ اس نے اس نے کہا اعدائے مشرکوں سے کہا میں نے
 فرمایا تو بایک قول ایچ ہے اور مشرکوں کا قول اور دوسرے
 مشرکوں سے کہا میں نے فرمایا اس کے ہجے، نہ جا میں نے کہا
 تو مشرکوں کا قول ایچ ہے اور بایک قول کیا ہے۔ یہ بھی کہہ رہے
 کہ دونوں لفظ ہمیں کے ہیں ہوں یعنی بیخ کے ثبوت پر دعوت
 میں تو امر مشرکوں سے منع امر نہ بھی ہے یہ ہے ہاں اور بیخ
 نے کہا کہ اس بیخ کے دو حوالے صحت پر مشرکوں کے فرمایا

(۲) رضہ مستند کی کمی شرط نہ لگانا

اور رضا مندی کی قیہ بیچ کر اس کے لئے نہ دکانی کہ بیچ کر
مکرم کی کافی جس کی ہر دکانی کے جہاد ماں بیچنے پر منصف ہے۔
اور اس کا بیچ کر آئے (اور خوش آؤد)

(۳) بیچ قلمی

[illegible]

(۴) بیع قاطعی کی شرط

[illegible]

۱۱) واذا وجد الزم البیع ای لا یست خیار المجلس خلافا لثبت فی رحمہ اللہ ولما ذکر
الاصحاب والقول اذ ان یذكر الثمن والمبیع وانما قد ذکر الثمن لانه وسیلة الی حصول
تسبیح وهو المقصود والوسائل متقدمة علی المقاصد فثبت ان یوضح البیع فی العرض
التسبیح الیہ ملاحظہ بقدره ووضعه لای غیر المنابر الیہ فانہ حیث لا بد من ان یدکر قدره
ووضعه (۹) ومن حیث ان الی احمل علم (۹) والثمن المطلق ای ان لم یدکر صفته من قبل
بعت منصرفہ عن اہم فان استوت مالیتہ البفردہ علی ساقطہ من ای نوع ای بیع البیع علی
صفہ ودر اہم من ای نوع کانی ای بطلے تسبیحی ای نوع شاء وان اختلف علی الارواح
ولما ان اسوی ورواجہ ای فی صورۃ اختلاف مالیتہ البفردہ الا ان یبی احملها ای احاد البفردہ
وهذا استثناء منقطع لان البحث فی البیع بالنسب المطلق فلا یجوز حال ین احد البفردہ من
حسب احوال اختلاف الثمن ثم بعد ذکر الثمن شرح فی ذکر البیع (۱۰) بقولہ لیس المقام
والجواب کمالا وحزا ان بیع بغير جنسہ (۱۰) وابتداء بغير معین کم یدکر قدرہ

(۶) ایجاب وقبول کے بعد بیع لازم ہے

اور جب ایجاب قبول دونوں کے بعد تو بیع لازم ہو
گیا اب کسی کو اختیار نہیں کہ بیکر بیع یا خرید بیکر

کا دوسرا یعنی جب ایجاب وقبول کے شرائط کے ساتھ حاصل
ہو تو بیع لازم ہو گیا اب نہ بیع کا اختیار مشتری کو نہیں رہا نہ
دینے کا بیع کا اختیار دہانہ اسے اختیار جب کے یا دیت کے
کہ ان دونوں کا لین آئے اسے کار اور اسے شراعتی کے لئے پس

بعد ایجاب وقبول کے اختیار ٹکڑ ہوا نہ کور جنات جب تک
ٹکڑ نہ بدلے مکمل شراعتی کی وحدیت ہے جس کو وہایت کیا
ٹکڑی سے جس نے ان میں کوئی حصہ سے کو فرمایا حضرت علی
ؓ مایہ و ان میں سے پس فرما دے کہ میں و اس کو ہر چہ
اختیار رکھتے ہیں جب تک کہ جدا نہ ہوں اور مکمل شراعتی
پر اسے شراعتی کے ساتھ بیع وقبول کے اور مکمل شراعتی
پس اسے شراعتی کا آپنا نفس اس کو اور بالفقہہ یعنی
بیع و بیع را کہ مقدموں کو اور بیع بھی ملے ہے جس اختیار کے
اور اسے اسے حقان کا واسطہ والا باہم یعنی کو کو کو جب

بایم بیع کر تو اس وقت میں تم کو اسے بیع کی کاسا جو مالوں
کے اور بیع صادق آتی ہے بعد ایجاب وقبول کے تو اگر اختیار
ثابت ہو اور بیع لازم نہ ہو تو اس کا بیع کا ایسا ہونا ہے کہ
دوسری مکمل امام صاحب کی ہے کہ جائز ہے روایت کی کہ
تعدت علی انما یایہ وسلم نے اختیار یا بیکر والی کو بیع کے
اختیار کی کیا اس وقت نہ لے لے لے کہ اسے بیعت سے مسلم ہو کہ
بعد بیع یا بعد بیعت نہیں ہوتا

(۷) کو اموں کی طرف اشارہ کر دینا

اور دوم (۷) اسے ہوں کہ مشتری اس کی طرف اشارہ
کر دے یا بیکر ضرورت میں ان کا اور وصف کی کہ اور اشارہ
نہ کرے تو اس کی تعدد کا اور وصف بیان کرتا ہے
۷) یعنی اگر بیعت کی کر کے اسے جو دوسرا ہے اور
مشتری اشارہ کر دے تو میں اسے دوسرے کو بیع کی چیز لیتا
ہوں تو شرط بیعت بیان ان کے تعدد اور اوصاف کی نہیں اور ان
شروط نہ کرے تو ان کی تعدد کو کسی روئے اور اوصاف کی
نہ کرے یا وہ کسی کی ملک بیان نہ کرے نہ ہو

عبارة عن قلة الاجراء او كثرتها والشيء تمام يحدد بالاجزاء والوصف بمفهوم بالشيء فلا بد ان يكون
مع جرمين ووجود ذلك الشيء فالمكينة التي تختلف بها الكيفية كالفرع في الثوب امر يعطى به
حس المزید عليه لان الثوب اذا كان عشرة اذرع تساوى عشرة ذنانير وان كان تسعة اذرع
لا تساوى تسعة ذنانير لانه لا يكتفى بجية والتمترة تكفى لوجود الفرع الزائد على التسعة يزيد التسعة
حسنا فيصير كالارصاف الزائدة فلا يقابلها شيء من الثمن اى الثمن لا ينقسم على الاجزاء كما
ينقسم في الحنطة فانه اذا كان عشرة الفضة بعشرة دراهم كان ثمن واحد بدرهم ولا كذلك في
الثوب فان باع عشرة اذرع بعشرة و كان الثوب تسعة اذرع كما في مثال الا بالاحد بتسعة هل ان
شاء احده بعشرة وان شاء فسخ وان كان ذالدا كان للمشتري فانه باع هذا الثوب فوجد المشتري
فيه امر مرغوب كان للمشتري كما اذا اشترى عند فوجده كما وان قال كل ذراع بدرهم اخذ الاقل
محمدا او تركه وكل الاكثر كل ذراع بدرهم او فسخ لانه امر كل ذراع بدرهم فلا يلزم رعاية
هذا المصنع واعلم ان المسألة فيها اذا باع ثوبا على انه عشرة اذرع بعشرة دراهم كل ذراع بدرهم
فاذا هو تسعة اذرع لواء عشر ذراعا حتى لو كان تسعة و نصف او عشرة ونصف فحكمه ليس
بذلك على ما سأل في هذه المسئلة وانما هو صبح بيع عشرة اشهر من مائة سهم اربع عشرة
اذرع من مائة ذراع من دار هذا عندنا خيفة ولذا صبح في الوجهين لان باع عشر اشهر من
الدار وله ان في الثاني المبيع محل الذراع وهو معين مجهول لامتناع بخلاف السهم

(۱۲) اناج کے ذہیر کی بیع

اور اگر اناج کا ذہیر صانع بیچے ایک دم غمہ اگر بیچے تو
صرف ایک صانع کی بیع ہوگی کل ذہیر کی نہ ہوگی مگر جب بیچے
صانع میں سب کا ذکر کر دیوے فتاویٰ کہے کہ بیچا میں نے۔
ذہیر اناج کا کہ جس صانع ہے ہر صانع بدلے میں ایک دم کے۔
فائدہ۔ اور صاحبین کے نزدیک دلوں میں بیچا میں
ذہیر میں بیچا جائز ہو جائیگی اور صانع ایک بیچا نے کا نام ہے جس
قریب بیچے جائز ہے اناج کے بیچا ہوا ہے کہ بیچے۔

(۱۳) بکریوں کے گلہ اور کپڑے کے تھان کی بیع

اور اگر بکریوں کا گلہ یا کپڑے کا تھان اور ہر بکری یا کپڑا
بیچے، دم غمہ اگر بیچے تو کل کی قاسد ہوگی۔
فائدہ۔ یعنی ایک بکری اور ایک کڑی بھی بیچے نہ ہوگی

اس واسطے کہ یہاں افراد بکری کے مختلف ہیں کیونکہ مشتری
موتی بکری لے گا اور بائع و بیوے گا۔ بخلاف اناج کے کہ
وہاں سب دالے برابر ہیں اور صاحبین کے نزدیک اس میں
بھی جائز ہے اور یہ مسئلہ ان کپڑے میں ہے جس میں ایک کڑ
جدا کرے موجب قصص کا ہوے اور چونہ کڑے تو تمام
صاحب کے نزدیک بھی جائز ہوگی۔ رخ

(۱۴) معدود و متفاوت کی بیع کا ضابطہ

اور بھی حکم ہے ہر معدود و متفرد میں۔

فائدہ۔ یعنی جو چیز میں شمار کے ہنگام نہ تھا افراد
ان کے بدلے چھوٹی میں منتف ہیں جیسے خرما و زعفران

(۱۵) اناج کے ذہیر کی بیع

اور اگر بیچے نے ایک ذہیر اناج کا بیچا کہ کہہ کر کہ صانع میں

مردم کے اور وہ نہ تو تھے تو مشرعی چاہے خانہ رجم کے
نزلے کے پار بھی نہ اٹھو بلکہ کہتے اور جو سے زیادہ نظر تو
روائع کا ہے اس لئے کہ اس نے صرف سات ہی تھے۔

(۱۶) تھان کا یہی مقدار سے کم نکلنا

اور اگر ایک پیرے کے تھان کو اس طرح (یعنی شرا
کھا کر) دیکھیں تو دیکھیں کہ اس کا ایک سو تھان
مشرعی چاہے نہ راقحان دس روپے کے لیے کہ وہ سارا
بھیروے اور جو زیادہ نقد تو وہ مشرعی کا ہے اور باقی کو اختیار
نہیں کیا ہے۔ اسے دو چاہے نہ دے (اور مشرعی کو یہ نہیں
پہنچا کر دے لے لے اور نیکل اس کی اصل کتاب میں مذکور
ہے) اور اگر تھان کی قیمت میں باقی سے بڑی آمد کیا کر دیں
تو اسے دو روپے لے کر ایک روپیہ تو اس کا ایک گڑا نکلا

تو مشرعی کو پہنچا دے کہ اسے چند اسوں سے لے کر دے
واپس کر دے جسے وہ اپنا ہی ہے اگر زیادہ نکلا۔

فائدہ: مختلف ایک ترکہ نکلا تو نو روپے کو دے سکے ہے اور اگر

ایک گڑ زیادہ نکلا تو اگر وہ دے سکے ہے اور وہ دس روپوں صورتوں
میں مشرعی کو اختیار ہے جس کی بھیجے اور اگر سارے نو روپے نکلا
ساز بھی دس روپوں کا غلط کرے گا ہے۔

(۱۷) گھر کی زمین کی بیع

اور ایک گھر جو کہ اس سے دس سے بڑی زمین پٹی میں
تو معلوم نہ کہ تو قیاح سے دس گرا کر باقی کے دس سے بھی
میں سے دس سے بیچے تو یہ ہے اور دس زمین کے نزدیک
صورتوں میں درست ہے۔ (اور اگر اس میں بیچے میں صحیح ہے)

(۱۸) ولایع عدل علیہ العشرة التواب وهرافل او اکثر لانه اذا كان اقل لابلری لندن مالس
بوجود فیکون حصة الموجود مجهولة و ان كان اکثر لایکون النصف معلوما ولویس لکل
تعا ح فی الاقل بقدره و غیر وقد فی الاكثر لان النصف مجهول (۱۹) وفي بيع ثوب علی
انه عشرة افراخ کل فرخ بلوہ بعد عشرة فی عشرة و نصف بلاخبر وبتسعة فی تسعة
ونصف ان شاء وقال ابو یوسف وحده الله ان شاء اخذ باحد عشر فی الاول وبعشرة فی
الثانی وقال معین ان شاء اخذ بعشرة و نصف فی الاول و تسعة و نصف فی الثانی لان
ضرورة مضاة الفراع بالفرهم مقابله نصفه نصفه ولا بی یوسف انه لما اورد کل ذراع یسدل
بر کل ذراع منزلة ثوب و قد انفص لا بی حقیقة ان الفراع و نصف و اما اخذ حکم
المقدار ما سطر و هو مقید بالفراع ففي الاقل عاد الحکم الی الاصل (۲۰) و بیع الثوب فی
سبعة و النافس و الارز و النمس فی قشرها بیع الثوبی سبعة بحوز عباد و عن النافس یولان
و بیع الثوب الاخصر بالبحوز عده و النجور و النور و النمس فی قشرها الاول انه قال فی
قشرها الاول لان فی خلاف النافس اما فی قشرها ثانی فجوز (۲۱) تعالفا و بیع ثمرة لم
بد صلاحها او قد ادر بحد قطعها و شرط ترکها علی لشح بقصد البيع کاستثناء قدر
معلوم منها ای ما ع التمر علی التحیل و استثنی قدر معلوم بالبحوز البيع لانه ربما لا یغنی شی
بعد المستثنی و جرة الکیل و الوزن و العدة و الذراع علی لبلغ (۲۲) و اخره وزن النمس و ثلثه

سے نہ تشریف لے کر، اور نہ ہی ان کو قتل کرنے سے۔

(۲۲) آپ قول اور شہادت کی ضرورت

اور حج میں حرم، یا چاہا لے کر قتل کرنے سے اور
لکھنے والے آپ کی باتوں سے اور حرموں کی حالت تو لکھنے
و لکھنے والے کی شہادت پر ہے۔

اور جو ایک دو بات لکھیں، وہ صحیح سمجھے، لکھنے والے کی

اور نہ ہی ان کو قتل کرنے سے، اور نہ ہی ان کو قتل کرنے سے۔

(۲۳) من و مبیع کی سپردگی

اور نہ ہی ان کو قتل کرنے سے، اور نہ ہی ان کو قتل کرنے سے۔
اور نہ ہی ان کو قتل کرنے سے، اور نہ ہی ان کو قتل کرنے سے۔
اور نہ ہی ان کو قتل کرنے سے، اور نہ ہی ان کو قتل کرنے سے۔

ضمیمہ از "آپ کے مسائل اور ان کا حل" حصہ سوم

تجارت میں منافع کی شرعی حد

مسائل کی حد تو مقدار نہیں ہے، بلکہ ہر آدمی کا ہر
حور کی قیمت سے زیادہ ہو کر اور ہر آدمی کی ہر آدمی سے
نہایت زیادہ ہو کر ہو سکتی ہے۔

شریعت نے منافع کا تعین نہیں فرمایا، بلکہ ہر آدمی کا ہر
آدمی کا ہر آدمی کی ہر آدمی سے زیادہ ہو کر ہو سکتی ہے۔
اور ہر آدمی کی ہر آدمی سے زیادہ ہو کر ہو سکتی ہے۔
اور ہر آدمی کی ہر آدمی سے زیادہ ہو کر ہو سکتی ہے۔

وہ چیزیں جن کے تبادلہ میں

برابری اور انصاف ضروری ہے

جو چیزیں تبادلہ میں آتی ہیں، ان کی قیمت کا تعین نہیں کیا گیا، بلکہ ہر آدمی کا ہر آدمی سے
تبادلہ میں آتی ہیں، ان کی قیمت کا تعین نہیں کیا گیا، بلکہ ہر آدمی کا ہر آدمی سے
تبادلہ میں آتی ہیں، ان کی قیمت کا تعین نہیں کیا گیا، بلکہ ہر آدمی کا ہر آدمی سے
تبادلہ میں آتی ہیں، ان کی قیمت کا تعین نہیں کیا گیا، بلکہ ہر آدمی کا ہر آدمی سے

تجارت کے لیے من و مبیع پر رقم لینا

مسائل کی حد تو مقدار نہیں ہے، بلکہ ہر آدمی کا ہر آدمی سے
تبادلہ میں آتی ہیں، ان کی قیمت کا تعین نہیں کیا گیا، بلکہ ہر آدمی کا ہر آدمی سے
تبادلہ میں آتی ہیں، ان کی قیمت کا تعین نہیں کیا گیا، بلکہ ہر آدمی کا ہر آدمی سے
تبادلہ میں آتی ہیں، ان کی قیمت کا تعین نہیں کیا گیا، بلکہ ہر آدمی کا ہر آدمی سے

یہ آپ سے گزارش ہے کہ فرمادے کہ اس طرح قہارت کرنا جس میں مجھ کو بھی مستحق منافع کی توقع ہے یا ہاں نہ ہے؟

جی ہاں کسی سے فرمے کہ قہارت کرنا اور منافع میں سے اس کو حصہ دینا اس کی راجح صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ

یہ بات فرمائی جائے کہ تجارت میں معتدلیں دو گان کا اتنا فیصد (مثلاً ۱۰) رقم دے کوئے گا اور اتنا کام کرنے والے کو اور اگر وہ ان دوست تجارت میں ۱۰ مارہ تو یہ خسار بھی رقم دے گا اور اشتراک نہ پڑے گا۔ و صورت تو ہونا اور صحیح ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ قہارت میں منافع ہو یا نقصان اور کم فائدہ ہو یا زیادہ ہر صورت میں رقم دے گا تو ایک مفرد مفاد نہیں منافع ہوتا ہے۔ (مثلاً سال پہلے بیچے کے بعد ۱۰ مارہ یا اس رقم کا ان فیصد یہ صورت جائز نہیں۔

مختلف گاہوں کو مختلف

قیمتوں پر وہ فروخت کرنا

ایک ہی قسم کاں مختلف گاہوں کو مختلف قیمتوں پر فروخت کرنا صحیح ہے۔

ہر ایک کو ایک ہی ۱۰ مارہ ضروری نہیں ہے۔ کسی نے مارہ دے دیتے بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن ناجائز منافع کی جواز نہیں اور نہ ہی کسی کو مجبور کرنا کہ وہ زیادہ قیمت لے لیں یا نہ لے۔

کچھ عیب بتائے بغیر فروخت کرنا

ایک مسلمان کا طریقہ تجارت یہی ہے کہ ایک کو چیز کا عیب بتا دے یا گم سے کہیے ضرور زیادہ کہہ کر بھی بیچ دے۔ چاہے اس نے کوئی کو اس کے کسی عیب کا ذکر نہیں کیا۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ تجارت کرتے تھے ایک بار اپنے رفیق سے بیچا کہ وہ کچھ عیب اور۔ چہ کا ایک کو نہ دینا خواہ میں کو عیب

لے کے ان سے سرگھی نہ حضرت۔ مگر غیر ماضی میں کچھ قہارت کرنا آپ راہیں آئے تو۔ وقت دیا کہ اس پر اس کے عیب بتا دیا تو اس نے انہی میں جواب دیا۔ آپ نے بہت اس کو انعام فرمایا اور اس دن کی ساری آمدنی صدقہ کر دی۔

زبان کی کلامی خرید کے ذریعہ چیز کی قیمت بڑھانا عذرانہ بیکاری کی اکاں کرتے ہیں آج اس میں باپ ہو بیٹے ہیں۔ مگر بوجہ کا کیا؟ ایک چیز خرید کے آتا ہے ۱۰ مارہ کی دوزید (یعنی) لکھو ۱۰ مارہ آپ کا دینی لکھ دیتا ہے تو یہ دینا چیز کو زبانی بکھری کرنا (یعنی بول کر) اس سے کہیں بڑھتا ہے کہ ہر ایک کو ایک گاہ دینا چیز خریدے آتا ہے تو اگر کم کرنا ہوتا ہے کہیں نے یہ چیز ۱۰ مارہ میں خریدی ہے تو اس کو کسے دے چکے ہیں کہ یہ چیز کتنی خریدی تھی (تھوڑا قیمت) تو وہ قسم دے گا کہ ایک دینا چاہتا ہے کہ ۱۰ مارہ ہے نہ ۱۰ مارہ ۱۰ مارہ ۱۰ مارہ ہے شہادت دینی جاتی ہے۔

یہ بھل کر عیب بتا دے اور یہ قیمت اس کے قہارت ہے۔

کسی کی مجبوری کی بناء پر

زیادہ قیمت وصول کرنا یا نہ کرنا

کسی شخص کو عیب بتا دیا کہ ایک مارہ دے ۱۰ مارہ میں سے بارے میں میں یقین ہو جاتا ہے کہ اگر اسے یہاں سے ضرور خریدے گا۔ لیکن اس نے اس سے کہیں اس نے نہ خریدنے کی بناء پر انہی کو ۱۰ مارہ کی صورت میں ہم اس کا عیب بتا دے اور اٹھاتے ہوئے مارہ کی قیمت سے زیادہ دے دینا فروخت کرتے ہیں۔ کیا اس طرح کی زیادتی کرنا ہے؟

جی ہاں شریعت تو چھتے دوسلوں پر بھی دوا دوا کرتا ہے جہاں ہے لیکن کسی کی مجبوری زیادہ قیمت کی عیب۔ تو زیادہ وصول کرنا کارہائی نہ دیتی ہے۔

گاہکوں کی خرید و فروخت کرنا

اخذہ پینے والے اور دودھ پینے والے چاہ اخبار اور دودھ گھر گھر پہنچانے کا کاروبار خوب منظم کر لینے چاہئے تو کچھ عرصہ بعد پرستار لائے کو کسی تاجر کے پاس فروخت کر دیتے ہیں گویا ایک قسم کی "پجڑی" یعنی جسے یہاں شرملا جاتا ہے۔ دریا کی تھیلوں کا ٹھیکہ پر دیا "چوگی ٹھیکہ" پر دیا لہتہا۔ نے دونوں کو تاجروں پر لکھا ہے۔ اسی طرح گاہکوں کو چھوٹا بھی ناجائز ہے اس سے حاصل ہونے والی رقم حرام ہے۔

خرید شدہ مال کی قیمت بڑھنے پر کس

قیمت پر فروخت کریں

اگر کسی چیز کی موجودہ قیمت خرید سے کم ہاں ادا ہو چکی ہے اب اس کی قیمت کا تین اس طرح کیا جائے کہ جو چیز لائق فروخت ہو یہ دیکھا جائے کہ بازار میں اس کی کتنی قیمت اس وقت مل سکتی ہے اتنی قیمت پر فروخت کر دی جائے۔

شوہر کی چیز بیوی بغیر اس کی

اجازت کے بغیر بیچ سکتی

ایک شخص جبکہ اپنے گھر میں موجود نہیں اور اس کی بیوی کسی اکمل کو بیکار کوئی چیز وغیرہ فروخت کر دے تو شوہر کا عقیدہ ہے کہ مسلم ہونے کے بعد اس مردے کو جائز رکھنے یا مسترد کر دے۔ صرف شوہر کی کسی چیز کو اس کی اجازت کے بغیر بیچنا صحیح نہیں ہے۔

گاڑی پر قبضہ سے پہلے

اس کی رسید فروخت کرنا

اگر کوئی شخص ایک گاڑی اس بزرگ روپے میں بک کرنا

ہے اور وہ گاڑی اس کو چھ مہینے پہلے بک کر لینی ہے تو جب اس کی گاڑی چھ مہینے میں نکلے تو اس کو اس وقت اس میں کچھ نفع ہو تو وہ گاڑی بغیر کار کے صرف "رسید" فروخت نہیں کر سکتا۔

جو چیز خریدی جائے جب تک اس کو وصول کر کے اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے اس کا آگے فروخت کرنا جائز نہیں و مکان مکان اور ملاط کا بھی یہی مسئلہ ہے۔ کہ جب تک ان پر قبضہ نہ ہو جائے ان کی فروخت جائز نہیں۔ مگر اصول اور قاعدہ یہ نہیں اگر قبضہ سے پہلے کسی چیز کو فروخت کرنا صحیح نہیں۔

لفظ "اللہ" والے لاکھ فروخت کرنا

لاکھ لکھے میں اور میں اور بچے لکھتے ہیں جس پر لکھا ہے اللہ لکھا ہوا ہے اسے بہت کم لوگ حرام میں داخل ہوتے وقت نکالتے ہیں۔ اکثر بے پروا لوگ کم احترام کرتے ہیں۔

ایسے لاکھ فروخت کرنا جائز ہے۔ بے ادبی کرنے والے اس بے ادبی کے خود ذمہ دار ہیں۔

ریزنگاری فروخت کرنے میں

زیادہ قیمت لینا جائز نہیں

ریزنگاری فروخت کرنا جائز ہے لہذا زیادہ قیمت لینا جائز نہیں کیونکہ یہ سود ہوگا۔

سبزی پر پانی ڈال کر بیچنا

سبزی کا کام کرتے وقت سبزی پر پانی ڈالنے ہیں۔ اس میں کچھ سبزی ہاں لگی ہیں جو بہت پانی پیتی ہیں۔ تو اس بارے میں یہ ہے کہ بعض سبزیوں واقعی ایسی ہیں کہ ان پر پانی ڈالا جائے تو خراب ہو جاتی ہیں۔ اس لیے ضرورت کی بناء پر پانی ڈالنا تو صحیح ہے مگر پانی کو سبزی کے بعد ادا نہ کیا جائے بلکہ اتنی قیمت کم کر دی جائے۔

حلال و حرام کی آمیزش والے مال سے حاصل کردہ منافع

ترکشی کے پانی یا ترترقہ یا ترترقہ کے مقابلے میں کم رہا ہو، اگرچہ انہوں میں کھانا یا دق سے کوئی جائز کاروبار کیا جائے تو اس سے حاصل ہونے والے منافع کا حکم وہی ہے جو اصل مال کا ہے۔ اگر اصل حلال ہے تو منافع بھی حلال ہے۔ اگر اصل حرام ہے تو منافع کا بھی مال ہوگا۔ لہذا جس نسبت سے حلال مال حاصل میں لگا ہے اسی نسبت سے منافع بھی پاک ہوگا۔ باقی حرام فروخت کرتے وقت قیمت نہ چکانا غلط ہے۔

بہت سے لوگ ہذا مال فروخت کرتے وقت کاغذ یا آدھی تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ میں بھلاؤ بھی نہیں کروں گا۔ جس وقت میرا اس چاہا اس وقت کروں گا۔ اور مال اس کو قتل دیتے ہیں۔ اور بھلاؤ بعد میں کسی وقت ہو کر کرتے ہیں۔

یہ جاننا کہ فروخت کرتے وقت بھلاؤ کا ضمیر دہی ہے۔

حرام کام کی اجرت حرام ہے

اردنی غیر شرعی کپڑے سی کر مثلاً مردوں کے لیے خاص ریشمی کپڑے ایٹا ہے۔ اور ٹاپسٹ غلہ بیاں والی دستوپرست تاپ کر کے روٹی حاصل کرتا ہے۔ روٹی کی آمدنی تمام اسکے کام میں خرچ کی کہ جسے حرام ہوئی تو حرام مال کی اجرت بھی حرام ہے۔

قیمت زیادہ بنا کر کم لینا

جب مضمرہ چکر کا کبھی قیمت کم کرتا ہے، چنانچہ اس مسئلہ کو برا نظر رکھتے ہوئے کچھ دے دے تو وہ بتا دیں کہ کبھی ہمارے آجائے متناہ کہہ کر اسے قائل کیا گیا کہ اسے کچھ ہے کہ کام بتا کر اس میں سے کم کرنا بھوت تو نہیں اس لیے جانے ہے کہ حاصل تجارت کے معاملے میں یہ واقعہ ہے کہ ایک دوسرا بنا جائے شرع

میں ڈولک پر بیٹھ کر میں کے محراب میں کھڑے ہو جائے گا کہ یہ بازار سے بھی تم نہ سنا ہے اور یہ کہ میں کا ایک ہی اصول ہے تو پریشان کن چھوڑ دوں گے بلکہ اس میں راحت نہیں کریں گے۔

چیز کا وزن کرتے وقت خریدار

کی موجودگی ضروری ہے

جو چیز وزن کر کے لی جائے اس کی قیمت ضرور میں ہیں۔

(۱) ایک صورت یہ کہ جب دینے والے نے وزن کر کے دی اس وقت خریدار اس کا موازنہ کر لیں پر موجود تھا۔ اس صورت میں اگر فروخت کرتے وقت وہاں ہوا تو اس صورت میں بھی وزن کر کے آئے کچھ بھی سکتے ہیں اور خود کھانے کی بھی سکتے ہیں۔

(۲) دوسری صورت یہ کہ اس وقت خریدار یا اس کا موازنہ موجود نہیں تھا بلکہ اس کی غیر موجودگی میں دکاندار نے چیز کو اس وزن والی اس صورت میں اس چیز کو استعمال کرنا اور اسے بچہ بچہ کر کے چھوڑ دیا۔ البتہ اگر دکاندار نے اسے بچہ بچہ کر کے چھوڑ دیا۔ البتہ اگر دکاندار نے اسے بچہ بچہ کر کے چھوڑ دیا۔ البتہ اگر دکاندار نے اسے بچہ بچہ کر کے چھوڑ دیا۔

(۳) تیسری صورت یہ ہے کہ اگر یوں قیمتوں اور کٹھنوں کے حساب سے خرید و فروخت ہو تو خواہ ان کا وزن کم ہو یا زیادہ ان کو وہاں دینے کی ضرورت نہیں۔

بغیر اجازت کتاب چھاننا

آج کل بازار میں ہمارے ملکوں کی کتابیں جو کہ دکاندار نے کوئی بھی کتاب دہی ہیں اور کچھ ثانوی مشیت سے مددگار ہوتی ہیں طلبہ علموں کو کتابت اور اس قیمت پر دی ہیں۔ ایک کتاب جو کہ کچھ دھوئے دوسروں نے کتاب کی لکھی تھی اب وہی جس میں کچھ دے دے کے آگ بھگ ل جاتی ہے۔ ایسا یہ بات مضمرہ کے کہ پاکستانی پبلشرز بازار کے پبلشرز کی

نہاں کے کھانے کی وجہ سے یہاں بھی بڑا
تجربہ ہی جاتی ہیں خانا یہ کرنا بھی نہیں تاہم اس نے
کتاب میں بھی لکھا ہے کہ وہاں کا شرماؤنگ ہے۔ اس سے
کتاب خریدنا چاہتا ہے۔ اس سے اختلاف اور اشتراک
ہے۔ یہی مسئلہ تو اس وقت کا ہے۔

ٹرانسپورٹ کی گاریوں کی

خرید و فروخت میں بدعنوانیاں

آج کل ٹرانسپورٹ کے کاروبار اکثر اس طرح سے
ہوتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک گاڑی خرید لی اور
وہاں سے خرید کر دوسرے کو بیچ دیا اور دوسرے
فروخت کی اور خریدنے والا دوسرے سے بیچ کر دیا اور اسے
بھی خرید کر دوسرے سے ایک خرید کر دیا یہی ہے کہ یہ
گاڑی پر ہوگی آدمی دوسرے کو بیچ دے گا اور اسے
بھی جائے گا اور وہ بیچے والا شخص خریدنے والے پر
کا معاملہ نہیں کرے گا اور یہ شرماؤنگ ہے کہ یہ
خرید و فروخت کے وقت اس کا اظہار کرے یا نہ کرے۔ یہ
صورت میں پر عمل ہوتا ہے اور خریدنے والے نے بھی رقم
کی ہو بھی گاڑی کے صلے ہوئے پر فخر ہو جاتی ہے۔

اس صورت میں نہ کو خرید و فروخت شرماؤنگ کا
ہونے کی وجہ سے شرماؤنگ چاہتا ہے۔ خریدنے والے
مطلوبہ جب کہ وہ اس کو بیچ دے گا اور وہاں سے
مطلوبہ کو بیچ دے گا اور وہ بیچنے والا پر واجب ہوگا ہے کہ وہ
خریدنے والا سے خرید کر دوسرے کو بیچ دے گا اور وہ
خریدنے والا سے خرید کر دوسرے کو بیچ دے گا اور وہ
خریدنے والا سے خرید کر دوسرے کو بیچ دے گا اور وہ

یہ سارا غیر اخلاقی ہے۔ یہ سارا
اور ہم یہ کہیں باہر کے ملوث ہیں خریدنے والے کو
اولیٰ تو یہ کہ وہ اس کو بیچ دے گا اور وہاں سے
اوپر کے علاقے کے کہ وہ اس کو بیچ دے گا اور وہاں سے
ہر کی قیمت خریدنے سے اکثر ہر ہوتی ہیں۔ صرف اس کے
نے ہی شاید یہ کہتے ہیں۔ یہ بات تو یہ طلب ہے کہ ان
کتابوں کی پہلی قیمت ان کی قیمت ہوتی ہے۔ یہاں سے
مکہ کا ٹکٹا ہوتا ہے۔ یہاں سے ایک دوسرا ٹکٹا ہوتا ہے کہ ان کے
ملاقات اور لینے والے کو کہہ دے گا کہ ان کی قیمت
بڑھ جاتی ہے۔ ہر کے عمل میں ان کتابوں کا خریدنا
مطلوبہ نہیں ہوتا جتنا کہ دوسرے ملک میں ہے۔ اب اس سے
بہ کماں ہوتی کہ اس کے واسطے یہ پیش کر کے کہ اس کے
توقی خطوط ہونے کے باوجود یہ انہماک ہے کہ ان کا
مطلوبہ اور مسئلہ وہی لحاظ سے یہ کہہ دے گا کہ اس کے
یہ کہ اس کے مسئلہ ہے۔ یہاں سے اس کے مسئلہ میں
جائے اور اس کے مسئلہ میں وہ کہہ دے گا کہ اس کے
کہہ دے گا کہ اس کے مسئلہ میں وہ کہہ دے گا کہ اس کے
مکہ اور یہ کہ اس کے مسئلہ میں وہ کہہ دے گا کہ اس کے
غزائے پر اس نے ان کو بیچ دے گا اور وہ کہہ دے گا کہ اس کے
نور ہوا کے ہر ہوتے ہیں۔ یہاں سے اس کے مسئلہ میں وہ کہہ دے گا کہ اس کے
مشینیں اب بھی کہ قیمت پر ان کے مسئلہ میں وہ کہہ دے گا کہ اس کے
استعمال اور مسئلہ اور ان کے مسئلہ میں وہ کہہ دے گا کہ اس کے
ہی ایک اختلاف ہے کہ اس کے مسئلہ میں وہ کہہ دے گا کہ اس کے
کہتے ہیں کہ اس کے مسئلہ میں وہ کہہ دے گا کہ اس کے
قیمت خریدنے سے ہوتی ہیں۔ یہاں سے اس کے مسئلہ میں وہ کہہ دے گا کہ اس کے
بیکر۔ یہی وہ مسئلہ ہے کہ اس کے مسئلہ میں وہ کہہ دے گا کہ اس کے
ناب پر اس کے مسئلہ میں وہ کہہ دے گا کہ اس کے
جانی ہے۔ اس کے مسئلہ میں وہ کہہ دے گا کہ اس کے

قیمت ادا کرے کہ نہ کہ قیمت کا تحقق خریدار کے ساتھ ہے نہ کہ
۱۲: اس کے ساتھ بانی قیمت خریدار پر واجب ہوتی ہے نہ کہ
۱۳: اس پر اور خریدار فروخت میں اس قسم کی شرط کا نہ کہ اگر سودا
قیمت ادا کرنے سے قبل خالص ہو گیا تو بقیہ قیمت ختم ہو جائے
کی "شرط فاسدہ" اور ایسی شرط کے ساتھ خریدار فروخت کرنا
نا جائز ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص مذکورہ شرط فاسدہ کے ساتھ خریدار
فروخت کرتے تو اس پر شرط واجب ہے کہ اس خریدار فروخت
کو مضامین کرے اور شرط فاسدہ ختم کر کے دوبارہ از سر نو
خریدار فروخت کرے جسے اگر اس قسم کی شرط فاسدہ کے ساتھ
خریدار فروخت کرنے کے بعد بھیج (سودا) مضامین ہو جائے جب
کہ بھی ایک قیمت ادا کرنا پڑتی ہے تو خریدار فروخت کا قائل
منسوخ ہونے کی وجہ سے خریدار کے ذمہ قیمت ادا کرنا اور بھی
مسکھم ہو گیا ہے۔ لہذا خریدار پر شرط قیمت ادا کرنا لازم ہے۔
ہاں بیچنے والا اگر سودا ہلاک ہو جائے کی بنا پر خریدار کو تو معا
صاف کر دے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ اور بصورت مذکورہ بیع
فاسدہ ہونے کے باوجود چونکہ مشتری کی ملکیت میں گازی آگئی
تھی اس لیے خریدار کے واسطے اس گازی سے انتفاع حاصل
کرنا جائز ہے۔ نیز بیع اگر قیمت وصول کرنے تک کا مدت
میں اس بطور وقفہ رکھنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے
لیکن حق ملکیت مشتری کو مل جانا ضروری ہے۔

تحکید ادائی کا کمی بیشی دینا اور لینا

۱: اگر قیمت کے مختلف ٹکڑوں میں تحکید اور کمی بیشی میں
تحکید کی ہوئی (مثلاً) کے وقت تحکید اور ضمانت آجس میں
چند ٹکڑے کر کے خرید کر اسٹلم زہ یا غلام شخص تحکید سے میں
اور تحکید کے بدلے میں دوسرے تحکید اور ایک دے
دی یعنی کچھ رقم جو بے تحکید اور آجس میں بات لین کے

۱: ایک لینے دے تحکید اور ضمانت جو از پیچش کرتے ہیں کہ
۲: ہر نے کو نہ کہ کیا قاعدہ تحکید دلی ہے۔
۳: موجودہ تحکید کے لیے کال ڈیپازٹ یعنی ۱۰%
(دو لیکھ) اور ضمانت اس تحکید کیلئے مشکل جمع کر دی۔

۴: تحکید کے لیے نیز رقم ۲۰۰۰ پیسے ناقابل انگیں
۵: اس ۱۰% پر پیسہ جمع کرتے ہیں چاہے ہم تحکید لین یا
لین۔ لہذا ایک بلک ادا ضمانت کرنا یا اور تحکید سے حق بنتا ہے۔
نوٹ: کال ڈیپازٹ کی رقم واپس ہوتی ہے۔

۶: تحکید کی صورت میں وہ تحکید اور تحکید لینے پر اور
۷: ریت (پریمیم) ہر لینے یا مقابلی صورت میں ہر تحکید اور
۸: ریت بھر ہے اس صورت میں تحکید کو بھی نقصان اند بھی
۹: نقصان اور کام بھی ناقص ہوتا ہے اور ایک کی صورت میں
۱۰: ایک مدت کام بھی ہوتا ہے جسے خریدار اس صورتحال کو دیکھتے
۱۱: ہرے کیا حکم ہے کہ ایک لینا یا لینا ہے؟

۱۲: تو یہ ایک رشوت کے حکم میں ہے اور یہ جائز نہیں۔
۱۳: لینے والے دھم کھاتے ہیں۔ متبادل سے بچنے کے لیے وہ یہ بھی
۱۴: تو کر سکتے ہیں کہ آجس میں یہ طے کر لیا کریں کہ فلاں تحکید
۱۵: فلاں شخص نے کہا اس طرح آجس میں تحکید ہاں لیا کریں۔

کیا حکومت چیزوں کی قیمت مقرر کر سکتی ہے

۱: قیمت مقرر کرنا ضرورت کے تحت جائز ہے۔
۲: جبکہ رہا اس سوال تعوی کرتے ہوں۔ اسی طرح ضرورت
۳: کے تحت جبکہ کے نزدیک ہر چیز کی قیمت مقرر ہو سکتی ہے۔
۴: زائد قیمت پر فروخت کرنا بھرتو نہیں ہے لیکن اگر فروخت کر
۵: دے تو بیع (یعنی فروخت مکمل) ہو جائے گی۔

ملازم کا اپنی پیشین حکومت کو بیچنا جائز ہے

اگر کل عام طور پر یہ دو وجہ ہوگی ہے کہ وہ لوگ جو پیشین پر جاتے ہیں اپنی پیشین نکال بیچیں جو کہ سودا حکومت علی خرید لیتی ہے اور شرکے کے لئے اس کی شرح کم پڑتا ہو مقرر کر کے پیشتر کو یکمشت رقم ادا کرتی ہے۔ اس کے بعد پیشتر چاہے دوسرے دن علی فوت ہو جائے یا وہ اس سال تک زندہ رہے۔

یہ معاملہ حکومت کے ساتھ جائز ہے۔ جبکہ اس کی یہ ہے کہ جو شخص پیشین پر جا رہا ہے۔ حکومت کے ذمہ اس کی جو رقم پیشین کی شکل میں واپس ادا دے، وہ اس کا اس قیمت تک مالک نہیں ہوگا جب تک کہ اس رقم کو وصول نہ کرے۔ اب اس پیشین کو حکومت کے پاس فروخت کرنے کا مطلب یہ ظہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اس سے معاوضہ کرتی ہے کہ وہ اپنے حق تجویز دے اور اس کے بجائے وہ اپنی رقم نقد لے لے۔ اور ملازم اپنے استحقاق کو چھوڑنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ پس یہاں درحقیقت کمی رقم کا رقم کے ساتھ چاہے نہیں بلکہ تاہین حیات جو اس کا اتحد حق تھا اس کا معاوضہ وصول کرنا اس نے شریعہ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

عورتوں کی ملازمت

عورت کا مان و نقد جس کے شوہر کے ذمہ ہے جس کی اگر کسی عورت کے سر پر کوئی کمانے والا نہ ہو تو بیوی کے قیمت اس کو کسب معاش کی اجازت ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس کے لیے بدعت اور باپ و بھائی کا حکم نہ ہو بلکہ اس کی خواہش و اختیار ہو۔

حرام چیز کا فروخت کرنا

پیشین جس میں کچھ جائیداد کی چنی ٹھالی ہوئی ہے اور وہ جائیداد شرعی طور پر ذبح کیے نہیں گئے شریعت کا استعمال

عام طور پر یہ انہوں نے پاس اپنے مالوں کے نام اور پتے لکھے ہوئے ہیں اور چونکہ سود و حیات کا پیشین اس لیے لکھا گیا ہے ضروری ہے کہ اس میں عین و عیون کی ناسیبا والدہ صاحبہ کے ذمہ ہے۔ ہر جی میں اگر ان کے نام اور پتے محفوظ ہیں تو ان کے گھر پر اطلاع رہتا ضروری ہے اور محفوظ نہ ہوں تو کسی ممکنہ ذریعہ سے تحقیق کر دی جائے اور پیشتر کے ایک سال بعد تک اگر کوئی نہ آئے تو ان کا قسم نشہ و بیچ کا ہوگا۔ لیکن اگر صدق کرنے کے بعد مالک پاس کے وارثوں کا پتہ نہ ہو تو ان کو مطلع کرنا لازم ہے۔ مگر ان کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہیں تو اس حد تک معاوضہ لیں اور چاہیں تو اپنی چیز وصول کر لیں۔

اگر وہ اپنی چیز کا مطالبہ کریں تو جو رقم اس نے صدق کی ہے وہ خود اس کی طرف سے بھی جائے گی۔ مالک کو اپنی رقم ادا کرنا لازم ہوگا جس لیے ضروری ہوگا کہ صدق کرنے کی صورت میں یہ یادداشت تحریر ہو کر لکھ کر رکھی جائے کہ "ظانہ شخص کے ساتھ زیورات مالک کو پناہ نکالنے کے لیے کی ہیں۔ ان کی طرف سے صدق کر دینے کے لیے ہیں۔ اگر کسی اس شخص کا پاس کے وارثوں کا پتہ چلا اور انہوں نے اس کا مطالبہ کیا تو انہیں اس کا معاوضہ ادا کر دیا جائے۔ اس تحریر کا حکمیت اس کی شکل میں محفوظ رہنا ضروری ہے۔

مسجد کا پناہ مانا سامان فروخت کرنا

مسجد کا جو سامان اس کے کام کا نہ ہو اس کو فروخت کر کے رقم مسجد میں لگانا صحیح ہے اور جس لوگوں نے مسجد کا وہ سامان خریدا وہ اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے استعمال کرنے میں کوئی کڑہ نہیں۔ اسی طرح اس سامان کو خرید کر دوسری مسجد میں بھی لکھا جاسکتا ہے۔ اور جو سامان مسجد کا ضرورت سے نہ ہو اور دوسری مسجد کو منتقل کر دینا بھی صحیح ہے۔

چار اہلین ہے اور جن چیزوں کا استعمال جائز نہیں ان کا
قدح نہ کرنا بھی نہ نوش کرنا اور ان کی آمدنی بھی حلال نہیں۔

چوبیداری کا حق اور کھیتی کا کار و فروخت کرنا

ایک مسافر جو آج کل لوگوں میں عام ہے اگر غریبوں میں

نی خریداری ایک دوسرے پر تہمتا فروخت کرتا ہے۔ کوئی بھی

نکلی دکاندار یا کراں میں عام آدمی جرتی نہیں دیکھتے۔ جیسا

کہ آج کل کیا کرتے ہیں۔ پتہ اور پتہ کا سرس مرادوں کو

طعامات نے اپنے کاروبار کے ہیں اور مادی چلے جوروں

سے غریب نہیں دیکھتے۔ اور وہ دیکھا جاتا ہے کہ ایک لاکھ پر

فروخت کرتے ہیں اور اس بہت خوشی سے خرید لیتے ہیں۔

خود فروخت کی خرید فروخت صحیح نہیں ہے اس سے

حاصل شدہ مال حرام ہے۔

سودا یعنی کے لیے جھوٹی قسم کھانا

جہاں ضرورت نہ ہو کہ یہ قسم کھانے والی نہ ہو

بائی بیوہاں کو توہنی چاہیے اور بی بی بیوہاں کو توہنی چاہیے۔

بچے کے لیے قسم کھانا بھی برا ہے۔ حدیث میں ہے کہ قسم

کھانا تارک ہے۔ کہ اس کی قیمت میں خالص جائیں نہ

حاصل ان کے لئے تو اس سے تارک ہے۔

فقد ارزاق خرید کر گراں قیمت پر

ادھار فروخت کرنا

بچے کے پاس مال سے کہیں وغیرہ اسے زیادہ بیچے کہ

ضرورت ہے۔ اور وہ بچے کی قسم کھانے کے لئے ضرورت

پائی ہوئی ہے۔ خریدنے سے مال و زکوٰۃ کے نرخ سے کم خریدے

نہ اور زیادہ چنگ۔ ضرورت ہے اس لیے ہوگی اسے اور

بچے اس کے بعد کہ ضرورت ہے اس لیے ہوگی اسے اور

زکوٰۃ پر بیچے ہوئے مال میں اضافہ پر خریدتا ہے۔

بیموں دوسٹے ہیں۔ ایک کھیتی باڑی اور بیوہی سے

فائدہ اٹھا کر کم دلوں پر بیچنے والے کا بچہ تو ہوتا ہے مگر

انفاق و صحت کے خلاف اسے کی جگہ سے خریدتا ہے۔ اور

مسند اضافہ میں گراں قیمت پر بیچتا ہے۔ یہ جائز ہے مگر نقد اور

امداد کے درمیان قیمت کا فرق مناسب نہ ہونا چاہیے۔

تسلل پر خرید و فروخت

ایک چیز نقد کم قیمت پر فروخت کرے اور ادھار زیادہ

قیمت پر دینے کا کرے۔ یہ بیچ ۱۰۰ کے زمرے میں نہیں آتی۔

البتہ فروخت کرنے وقت نقد یا ادھار پر فروخت کرے اور

قیمت اور نقد کی قیمت ضروری ہے۔

ایک چیز نقد کم پر اور ادھار زیادہ پر بیچنا

مسند اضافہ قیمت میں ایک مسند اضافہ

ہے کہ ایک شخص زیادہ فروخت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ زیادہ

نقد لینے پر وہ ۵۰ روپیہ کا اور اگر نقد لینے پر وہ ۶۰ روپیہ کا

ہے مگر یہاں پر وہ ۱۰۰ روپیہ دے گا لیکن یہ سوائیں ہے اس

لئے کہ اس میں منافع میں چیز ہے۔ منافع یا وہ عکسہ یہ معلوم

ہو کہ باقی منفعی کے ساتھ نقد اور ادھار کی شرائط قیمت میں

کمی بیشی کر لگتا ہے۔ جہاں تک اس میں معلوم ہے اور اب تک

جو کہ کم سمجھتے ہیں۔ یہاں پر ہے کہ یہ بیچ جائز نہیں ہے اور

بیشی زیادہ سے کمی میں کمی ہوئی ہے۔ مسئلہ بیشی زکوٰۃ

ہے۔ کہ یہ علم اس وقت ہے جبکہ یہ اسے اول پر بیچا ہو کہ

نقد اور کم یا ادھار کر اس کے نقد یا تو میں یہ دیکھ دیتے اور

ادھار کی قیمت و زکوٰۃ دے دے اور اگر معاملہ اس طرح نہ ہو

خریدنے سے اس کو کہہ کر نقد کو نقد لینے کے لئے اس سے

ادھار کر کے خریدنے سے اس کو کہہ کر نقد لینے کے لئے اس سے

۱۔ ... یعنی زرع کا مسئلہ بھی ہے۔ مگر یہ اس صورت میں ہے کہ مجلس عقد میں یہ طے نہ ہو جائے کہ یہ چیز نقد لوگے تو اتنے کی ہے اور ادھار لوگے تو اتنے کی اور پھر مجلس عقد میں ایک صورت طے ہو جائے تو چاہے وہ مفتی صاحب نے جو مسئلہ لکھا ہے وہی صورت سے متعلق ہے۔

ادھار بیچنے پر زیادہ رقم لینے

اور سو ویلے میں فرق

کسی کی ضرورت سے نام نہ نہ فائدہ اٹھانا ایک چیز ہے اور سو ایک چیز ہے۔ اور پے کے بدلے پے بیع نہ زیادہ لیا جائے گا تو یہ سود کا لیکن چیز کے بدلے میں وہ چیز زیادہ بھی لیا جاتا ہے اور کم بھی نہ زیادہ لینے کو کس فرق تو کہتے ہیں مگر یہ سوائیس۔ اسی طرح اگر نقد اور معاوضہ کی قیمت کا فرق ہوتا ہے بھی سوائیس۔

ذیلر کا کہنی سے مال وصول کرنے

سے قبل فروخت کرنا

اس مختلف کہنیاں مال بنا کر تھو لوگوں کو اپنا مال فروخت کرتی ہیں۔ نیز لوگوں کو مل ان لوگوں سے خریدنا جاتا ہے۔ بعض اوقات ان لوگوں کے پاس مال کا اسٹاک (ذخیرہ) نہیں ہوتا اور وہ لوگ اپنے غرض کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ فروخت شدہ مال بعد میں اسی کہنی سے اتاری خرید کر پورا کر دیتے ہیں۔ تو اس بارے میں یہ حکم ہے کہ جو مال اپنے پاس موجود نہیں اس کی فروخت بھی جائز نہیں البتہ ایک صورت جائز ہے جس کو "تفحیسم" کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ امام تو آج نقد وصول کر لے اور چیز ایک مہینے یا اس سے زیادہ کی مہلت پر دینی طے کر لے۔ ایسا سودا چند شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

۱۔ جس معلوم ہو (مثلاً کپاس کا سودا ہوا)

۱۔ اور نوع معلوم ہو (مثلاً ایک دھیرا)
۲۔ منت معلوم ہو (مثلاً بلی قسم۔ یا سو سطر ادا)
۳۔ اس کی مقدار معلوم ہو (مثلاً اتنے ٹن) ان چار شرطوں کا تعلق مال کی قیمتیں سے ہے کہ جس چیز کا سودا ہو رہا ہے اس میں کوئی اشتباہ نہ ہے۔

۴۔ وصولی کی تاریخ متعین ہو۔ جو ایک مہینے سے کم ہونی چاہیے۔

۵۔ ارشدہ رقم کی مقدار متعین ہو۔

۶۔ جن چیزوں پر حمل و نقل کے معارف اٹھنے پیران میں یہ بھی طے ہو چکا ہو یا چاہیے کہ وہ مال کھان بکھریا گیا ہو۔
۷۔ چ کہن کے جدا ہونے سے پہلے مجلس خرید و فروخت میں پوری رقم ادا ہو جائے۔

اگر ان آٹھ شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو بیع مسلم قاسد ہے۔

مال قبضہ کرنے سے قبل

فروخت کرنا اور ذخیرہ اندوزی

اس ... زید نے کمر سے (جو بیرون ملک ہے) مال خریدا اور کمر کے جہاز سے زید کو روانہ کر دیا۔ جہاز سمندر میں تھا۔ زید نے سامان کا کچھ حصہ حارث نامی دان کے ہموار سودا کر دیا اور رقم کا کچھ حصہ بطور اجراء اس زید کو دیا کر دیا۔ جب کہ حارث مالک کے اس حصے کی رقم زید کو اس وقت اسے گا جب زید اسے یہ مال حوالے کرے گا۔

(۱)۔ جس وقت چہ زید کے ملک پہنچے اس وقت ہوا حارث کی طے شدہ قیمت خرید سے زید وہ تھا۔ تو حارث کو کون سی قیمت زید کو دے کرنی چاہیے۔ سو جو دیا ملے شرو؟

(۲)۔ جب جہاز زید کے ملک میں آ گیا تو اس وقت ملا کر

میں جو کہہ کرے اس سے ثواب و وقت خریدے کہ تم خدا کی قسم ہے؟

(۲) کہ بازار سے زید کے کنگہ آنے سے کچھ عرصہ پہلے
مارت اور کچھ عرصہ پہلے پانچویں کے واسطے اسے اپنے دو چھوٹے
گھر کے پاس جب پہنچا تو وقت کہیں سے نہیں آتا کئی گھنٹہ گزر
نے لگا اپنا ہاتھ ٹاٹتا کہ اس سے دھوس کیا میں نہیں کر سکتا
میں نے خود اسے غسل کر دیا وہاں تک جان نہ گئی کہ وہاں اس
شرن جو ان کو اپنے ہاتھ میں رکھتا تھا وہاں میں جب برقی پولی
کوئی شے نہ ہو مقدار میں خریدتی ہے تو جھوٹے نو پار کی دکانوں
پر لیتے ہیں کہ اس کی قیمت بڑھنے والی ہے، وہ کچھ منافع کی
ظاهر میں ہوتا ہے، عینی خرید بیٹے میں پھر بچہ دیتے ہیں۔ یہ
منافع ان کے لیے ہوتا ہے کہ ان کا یہ دفعہ مال دکانی ہے یہ ایک
عدالت پاس ہے اس کا مسئلہ اس طرح ہے کہ وہاں میں ہر ایک
بچہ اس کے گھر میں لے کر دکان کی قیمت بڑھا دیا ہے۔ یہ اس وقت
پس کے یہاں لکھا ہے کہ بازار کے مالکان لکھتی رہا میں صدق
کر رہا ہوں کہ وہ اسے نہ دے گا وہ اسے نہیں دے گا۔

(۱) صحیح حدیث یہ ہے کہ اگر آپ کو اپنے ہاتھ عام
دکان کے لیے چکی ہے یا اسے لکھنے کے دوران کے لیے ہے؟
(۲) تجارت کا اصول ہے کہ جو مال قبضہ میں نہ
آئے اس کا قبضہ نہ کرنا درست نہیں بلکہ اگر مال انہی کے
زیر کی ملک میں نہیں آتا کہ اگر وقت نہیں کر سکتا۔ یہ وہاں اس
سے بعد جتنے مال یا قبضہ میں آئے ہیں انہی پر قبضہ کی کو
خریدت کریں گے سب ان کا قبضہ نہ کرے۔ بہت زبردستی
تو اس سے بھی کہ وہ نہ کرے کہ اس کا جب قبضہ میں آئے گا
تو اس وقت قیمت سے زیادہ سے اس کو خریدت کرے گا۔

(۲) کہ جو پہلا مال قبول کرے اس لیے وہ ہمارا
آئیے میں نے اسے بعد قیمت مقرر کر کے عودا کرنا چاہیے۔ اگر
کافی سے کافی اس سے ویرانہ اور مال کو نہ دے گا کہ اسے قیمت

وہی ہوگی جو پہلے دوسرے سے چھٹی تھی۔

(۳) سارے کاروبار نامہ خرچ اس سے ہوتا
مسلوٹ کے جو ہیں۔ مال خرید کے لیے میں آئے کے بعد
اپنا وقت مل کر کے معاملہ کرے گا۔

(۴) آئندہ مال دکانی اسلام میں ناجائز ہے۔ غیر
اسانی وہ یہ ہے کہ عدالت میں ہے جو نہیں لکھتا اس لیے معلوم
کہ اسے اس قیمت پر دیا جائے کہ وہ اس کے کوئی مال نہ دے
ہے۔ معلوم ہے۔ لکھنے کے ذریعہ اس شخص کی ہے تمام مال
خرش کرے کہ کوئی مال نہ دے۔ حدیث شریفہ کہ وہ غیر لکھ
دکان کے لیے اس وقت کہ اسے اس میں اسے محفوظ کرنا ضرور
ہوتا ہے بلکہ وہ مال دکانی سے خریدیں وہ تکلف ہوتی ہے۔

چونکہ کچھ سے قبل مال فروخت کرنا کیسا ہے
پہلی نے اس بار سے لکھا اس کے آئے میں ہمارے
سے وقت صرف ہوتا ہے۔ صورت اس کی یہ ہوتی ہے وہاں
سے وہاں میں یہ نہ کہ اس کا ہے اس کی اطلاع میں ہوتی
وہ جاتی ہے کہ وہ مال دکانی جہاں میں آپ کو ان کے
جائے گا۔ (مختلف وجوہات کی بنا پر اس میں وہ ہونگی کوئی
راستی ہے) لیکن یہ مسئلہ اسے دکانی ہائیں جہاں کے نام سے
اس پہلے ہی راحت کر دیتی ہیں کہ وہ اس مال دکانی جہاں پر آ رہا
ہے اس کا سودا دے گا تو یہ مسئلہ ایک کی حیثیت کے ضمن پر
موقوف ہے کہ ایک خرید دکانی اس وقت سے مکمل ہے اور جب
کا ماحولہ ہر ملک میں ملے گا وہی قبول میں سے کرنا کہ اس
ہے کہ وہ مکمل کا قبضہ ہو مکمل کا قبضہ ہے اس لیے اس کے مکمل
سے پہلے اس کو خریدت کرنا چاہیے اور اگر ایک خرید دکانی
میں تو اس مال کی فروخت آخر سے پہلے چاہئیں۔

غیر دیکھے مال خریدنا اور قبضہ سے پہلے آگے پہنچنا
اس سے کہ اس میں مال خرید و فروخت کے وقت

سے نہیں دتا بلکہ نام یاد کر سے نکلا ہے۔ تو اس کا حکم یہ ہے۔ وغیرہ کیے خریدنا جائز ہے لیکن دیکھنے کے بعد اگر مل مطلوب معیار کا نہ نکلا۔ تو خریدار کو سد اخراج کرنے کا اختیار ہوگا لیکن جس چیز پر قبضہ نہیں ہوا اس کو فروخت کرنا جائز نہیں۔ قبضہ کے بعد فروخت کرنے کی اجازت ہے۔

ذخیرہ اندوزی

ذخیرہ اندوزی کی دو صورتیں ہیں اور ہر ایک کا حکم جدا ہے ایک صورت یہ ہے کہ کسی شخص اپنی زمین کا علیحدہ حصہ اور فروخت نہ کرے۔ یہ جائز ہے لیکن اس صورت میں اگر اپنی اور قلم کا تلف کر دیا جائے تو اس شخص میں جو ہو جائے اس کو اپنی ضرورت سے زاد و فائدہ فروخت کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

دوسری صورت میں یہ ہے کہ کوئی شخص غلہ خرید کر ذخیرہ کر لیتا ہے اور جب لوگ قحط اور قلت کا شکار ہو جائیں تب بازار میں لگاتا ہے۔ یہ صورت حرام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ملعون قرار دیا ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ بازار میں اس شخص کی فراوانی ہے اور وہ کوئی کوئی طرح کی نئی اور نکت کا سامنا نہیں۔ ایسی حالت میں ذخیرہ اندوزی جائز ہے۔ مگر کوئی نکتہ بازار میں ملے کہ وہ دکاندار بہت سے خالی تھیں۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ انسانوں یا چرواہوں کی خوراک کی ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا اس کے علاوہ دیگر چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے جس سے لوگوں کو غش لاحق ہو جاتی ہے یہ بھی ناجائز ہے۔

ضمیمہ از فقہی مقالات

quantities of commodities at specified future dates

"یعنی یہ وہ عقد تجارت ہے جس کا قصد کسی چیز کی معین مقدار کو مستقبل کی کسی معین تاریخ میں پچھلے خریدنا ہوتا ہے" اس تعریف کا حاصل یہ ہے کہ اس معاملے میں جس چیز کی تکلیف ہوتی ہے اس کی ہر دگی اور قبضہ مستقبل کی کسی معین ہر شیء میں ہوتا ہے۔

جہاں تک "عقد مستقبلات" (Futures) کے معنی طریقہ کار کا تعلق ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ یہ معاملات عام طور پر صرف ان بازاروں میں ہوتے ہیں جہاں اسی غرض کے لیے قائم کیے جاتے ہیں۔ ایسے بازاروں کو "سوق تجارتی اسلیم" (COMMODITY EXCHANGE)

کہا جاتا ہے۔ ان بازاروں کی بنیاد مہر شپ پر ہوتی ہے لہذا اگر کوئی شخص اس بازار میں جا کر فیوچر معاملہ کرنا چاہے تو اس

مستقبل کی تاریخ پر خرید و فروخت

انگل بازار میں تجارت کی ایک خاص قسم رائج ہے۔ جس کو عربی میں "المستقبلات" (FUTURES) کہ جاتا ہے جس میں کچھ مخصوص اشیاء کو مستقبل کی کسی معین تاریخ پر فراخت کر دیا جاتا ہے۔ آج کل عالمی منڈیوں میں اور خاص کر مغربی ممالک میں تجارت کی چھی صورتیں رائج ہیں ان میں اس صورت کا درجہ بہت زیادہ ہو چکا ہے اور اس تجارت کے لیے اب تو مستقبلات بازاریں قائم ہو چکی ہیں جس میں صرف ایک دن کے اندر کی لین کی تجارت ہو جاتی ہے۔

جہاں تک اس معاملے کی تحقیق کا تعلق ہے تو مندرجہ بالا آئینہ نیکاح میں اس کی تعریف ملے گی۔

"Commercial contracts calling for the purchase or sale of specified

کرے اس طرح اس چیز کے بعد اور گھٹیا ہونے کے اعتبار سے کسی اس چیز کی ملک قسموں کی وجہ سے کسی کو مل جاتی ہے اور یہاں قسموں کو خاص نمبروں کے ذریعہ متعارف کرایا جاتا ہے۔ مثلاً کہ ہم بعد ازاں "گندم جدید" "گندم سب" وغیرہ اور جو کہ ہے کی قسم کے ہوصاف معاملہ کرنے والوں کے ضمن میں ہوتے ہیں۔

لہذا اگر کوئی شخص جنوری میں ادب درجے کی ایک پینٹ گندم اکتوبر کی کسی تاریخ پر بیچنا چاہتا ہے تو وہ اس بازار میں اول درجہ کی ایک پینٹ گندم اکتوبر میں سپردگی کی بنیاد پر جس دنوں پر بیچنے کی اور اگر اسے گاہ جس میں اس کو بیع کی تاریخ ہو لہذا اس شخص ایک پینٹ گندم ان شرائط پر خریدنے کے لیے تیار ہوگا۔ وہ اس کی اس پیشکش کو قبول کرے گا اور پھر دونوں (بیع اور مشتری) کو آپس میں ملاقات کرنے کی بھی ضرورت نہ ہوگی بلکہ وہ ادارہ فریقین کی شرائط پر اسے کارآمد ہوگا۔ لہذا بائع (SALER) اس ادارے کے واسطے ہی سے اپنی پیشکش بازار میں متعارف کرائے گا اور مشتری (BUYER) ادارہ کے توسط سے ہی بائع کی اس پیشکش کو قبول کرے گا اور سپردگی کی تاریخ آنے پر وہ ادارہ اس بات کا ذمہ دار ہوگا کہ بائع کی طرف سے سامان سپردگی کرائے اور مشتری کی طرف سے فیس کی ملاقات کرائے۔

اور حقیقت میں یہ معاملہ ذاتی سودگی سے انجان نہیں ہوتا جس طرح ہم نے اس کی تفصیل بیان کی یہ نہیں ہوتا کہ مشتری میں سپردگی کی تاریخ کا انتظار کرے اور پھر اس تاریخ کے آنے کے بعد اس سامان (صحیح) پر قبضہ کرے بلکہ یہ ایک عقد جو بائع اور مشتری کے درمیان ہوا ہے جنوری سے اکتوبر تک ہوتا ہے جس میں شرائط بتا رہا ہے اور بعض اوقات صرف اس ایک عقد پر اس کی سپردگی کی تاریخ آنے سے پہلے ہی اس کی اس شخص اور جاتی ہیں۔ مثلاً کہ وہ نے غرض کو ایک پینٹ گندم اکتوبر میں سپردگی پر لگا دی اب

کے لیے اس بازار کا کبھی ہونا ضروری ہے۔ اور یہ کبھی شپ یا تو بیسے شخص کے لیے چادری کی چلتی ہے جو یا تو کئی مصنوعات بنانے والا ہو یا ان کی تجارت کرتا ہو یا ان کی بیرونی کے لوگوں سے تعلق رکھتا ہو۔ اور اگر کوئی شخص سپردگی نہیں ہے لیکن وہ اسی بازار میں کوئی مددگار کرنا چاہتا ہے تو سپردگی کے واسطے سے کر سکتا ہے (برابر راست نہیں کر سکتا) اور جس شخص کو کبھی شپ حاصل ہے اس کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ مستقبلیات (FUTURES) کا کوئی معیار کرنے سے پہلے اس بازار کے منتظمین کے پاس اپنا اکاؤنٹ کھولوائے۔ جس میں ہمیں مقدار کی رقم بروقت موجود رہے اور ادارہ کے قواعد و ضوابط کے مطابق رقم معاملات کے تصفیے کے لیے بطور ضمانت ادارے کے پاس رہے گی۔ اور عام طور پر یہ رقم معاوضے پر بحال کے وقت اس چیز کی جو قیمت ملے ہوئی ہے اس کے کسی بعد اور آئندہ مستقبل میں اس چیز کی جو قیمت بحالہ دانی ہے اس کے ساتھ فیصد سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اور اس رقم کے جمع کرنے کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ بعد میں فریقین کے درمیان اختلاف واقع ہونے کی صورت میں اگر ایک فریق اپنے ذمہ لازم ہوئے وہی رقم کی ادائیگی سے انکار کرے تو اس صورت میں اس کے اکاؤنٹ میں جمع شدہ رقم سے دوسرے فریق کے نقصانات کی جمانی کر دی جائے۔

اکاؤنٹ کھولنے کے بعد مستقبل کی کسی تاریخ پر خاص ہمیں مقدار کی چیز کی خرید و فروخت کی اجازت ہوتی ہے اور جس چیز کا عقد لیا جاتا ہے اس کی مقدار کوئی تجارتی یونٹوں (TRADING UNITS) میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کی ہر پینٹ اس خاص چیز (شی مصنوعیہ) کی صرف مقدار کو ذکر کرتی ہے۔ مثلاً گندم میں جو پینٹ مستحق اور ماٹھے کے ہر پانچ ہزار پونڈ ہیں۔ لہذا اب اس مقدار سے کہ میں معاملہ نہیں ہوگا اور معاملہ کرنے والے کو اختیار ہوگا کہ ایک پینٹ یہاں کا معاملہ کرے یا دو کرے یا کسی سے زیادہ

کہا اور ہے؟ کیا تم اس بارش پر اس گندم پر قبضہ کرنا چاہو گے؟
اس معاملہ کو آگے فریخت کرنا چاہیے ہو؟ اب اگر وہ مشتری اس
گندم پر قبضہ کرنے کا خواہشمند ہے تو اس صورت میں بائع وہ
گندم ممکن کو گندم میں بیچا کر اس کا نقد بقیہ نامہ حاصل کرے گا
اور وہ نقد بقیہ نامہ مال چھڑانے والے (یا مشتری) کے حوالے
کرے گی اس کی بنیاد پر اس گندم کی قیمت وصول کرے گا۔

اور اگر آخری مشتری گندم پر قبضہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس
عقد کی رجحان کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں یہ آخری مشتری
پھر سب سے پہلے بائع کے ہاتھ وہ بارہ عقد حق کرے گا اور اب
مبادلہ کا تعین قیمت خرچہ دار قیمت فروخت کے درمیان جو فرق
ہوگا اس فرق کی ادائیگی کی بنیاد پر ہو جائے گا۔ جیسا کہ تاریخ
سپردگی سے پہلے کے معاملات میں ہوا تھا اور اس طرح آخری
مبادلہ تک ادائیگی ہو کر ہی مکمل پائی جاتی۔

جہاں تک اس کے شرعی حکم کا تعلق ہے تو جو شخص بھی
شریعت کے قواعد اور معیار سے واقفیت رکھتا ہو اس کو اس
مبادلہ کی مندرجہ بالا تفصیل پر نظر کرنے کے بعد ذرا مزید تردد
نہیں ہوگا کہ یہ معاملہ شرعاً حرام اور ناجائز ہے اور شریعت کے
بہت سے احکام سے متصادم ہے۔

اس لیے کہ اس معاملے میں ایک ایسی چیز کی بیع ہوئی
ہے جو ابھی انسان کی ملکیت میں نہیں ہے اور شریعت کا قہر وہ
ہے کہ ”بیع مایا لم یملک الانسان“ جائز نہیں۔ چنانچہ
حضرت تیسرے میں حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ وایت کرتے ہیں کہ:
ایک مرتبہ میں نے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص میرے
پاس ایسی چیز خریدا کہ اسے لیے آئے جو ابھی میرے پاس
نہیں ہے تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں پہلے اس چیز کا
سود اس سے کر لوں اور پھر بازار سے خریدا کر اس کو اسے دوں

مردود گندم خاند کے ہاتھ جمع دے گا اور پھر خاند آگے خاند کے
ہاتھ فروخت کرے گا اور ہر شخص اپنا مبالغہ رکھ کر زیادہ دام میں
فروخت کرنا ہو گا۔ قیمت خرچہ دار قیمت فروخت کے درمیان جو
فرق ہوگا وہ اس خطرہ (RISK) کا مبالغہ ہوگا جو ہاتھوں سے
اس بدلت کے دوران براداشت کیا جائے گا کہ ایک شخص نے وہ گندم کم
قیمت پر خریدا یا زیادہ دام میں فروخت کر دی تو وہ شخص دونوں قیمتوں
کے درمیان فرق کو اپنا مبالغہ بنائے گی جبکہ یہ مطالبہ کر سکتا ہے اور
مشتری ہونے کی حیثیت سے تو بائع کو اس ادائیگی کی ضرورت
ہوگی اور نہ ہی بائع ہونے کی حیثیت سے بیع کی سپردگی کی ضرورت
ہوگی۔ نہ وہ مبادلہ ذکر ہو گا اگر غرض نے ذریعہ سے ایک ہی گندم
آؤ تو میں سپردگی کی بنیاد پر جس بزرگوار کی خریدی ہو اسے خاند کو
کیا بزرگوار میں ہو گا کہ فروخت کر دی تو اب غرض نے ذریعہ کو قیمت
ادائیگی سے کا گھر نہ خاند کو بیع سپرد کرے گا۔ البتہ ان دو عقدوں کی
بنیاد پر ایک بزرگوار فرق کے حصول کرے گا۔

اب ان معاملات کو نوٹ کرنے کے لیے وہ ادارہ بازار میں
ایک کمرہ مخصوص کر دیتا ہے جس کو ”کلیئرنگ ہاؤس“
(CLEARING HOUSE) کہا جاتا ہے اور بازار
میں جتنے معاملات ہوتے ہیں وہ سب اس کلیئرنگ ہاؤس میں
رجسٹرڈ ہوتے ہیں اور وہ ”کلیئرنگ ہاؤس“ اس بات کا ذمہ دار
ہوتا ہے کہ وہ پارے دن میں ہونے والے تمام معاملات کا
شام کو تعین کرے گا۔ چنانچہ مثال مذکور میں اسی روز شام کو اپنے
مبالغہ کے ایک بزرگوار ”کلیئرنگ ہاؤس“ سے وصول کرے
اس معاملہ سے الگ ہو جائے گا۔

بہر حال اس ایک عقد پر سپردگی کے مینے کے آئے تک
مستقل معاملات ہوتے رہتے ہیں اور جب کوئی کام ہی نہ آئے
گا۔ اس وقت دوبارہ کی طرف سے سب سے آخری مشتری کو یہ
اطلاع دی جائے گی کہ اس سپردگی کی تاریخ آ رہی ہے اب کیا کرنا

عداۃ ان تکم رحۃ التعلیۃ فرماتے ہیں

ومما نسب معوقہ و اعرج وہ عن هذه القاعدة
مافی القنبۃ . الاشبۃ التي توعد من البیاع علی وجه
المرح کما هو العادۃ من غیر مبیع کالعدس والسمج
والزیت ونحوها لم یشر اہا بعد ما تعدت صحۃ
لیجوز ذبیع المعلوم ہا . (امیر الراۃ ص ۲۵۹)

یعنی اگر وہ صورت جس میں علقہ حلیہ نے ساری سے کام

لیتے ہوئے اس کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ کر دیا ہے جو تعلیۃ میں
ذکر ہے اور یہ ہے کہ اگر یہ ضرورت کی وہ اشیاء میں کہ عادۃ
لوگ بیچ و خرید کے ضرورت کے مطابق ان کا دار سے لیتے
جس جیسے والی خلیہ نقل وغیرہ اور پھر ان اشیاء کو استعمال
کرنے کے بعد اگر کسی ان کی کٹ کر کے بیٹا یہ معاملہ بیچ
بے دار اس میں تعدد کی بیچ جائز ہوگی اس سے ظاہر ہوا
کہ حق کے نزدیک بیع الاخرہ " اعتباراً جائز ہے۔

باب الخيار

۱۔ اصح حبار الشرط لكل من العاقدین والمساقلۃ ایام اوقل لا اکثر الا ان یجوز فی اجزائی
الثلاث ای اذا بیع وشرط الخيار اکثر من ثلثۃ ایام لا یجوز البیع خلافاً للیعمۃ لکن ان اجیز فی
ثلثۃ ایام جاز البیع عند ابی حنیفۃ خلافاً لفرقہ (۲) بلان شری علی انه ان لم یفقد الثمن الی ثلثۃ
ایام فلا بیع صح والی اربعہ لاقان نقد الثمن فی الثلث جاز انما دخل الغاء فی قوله فان
شرع لانه فرع مسالۃ خيار الشرط لان حیدر الشوط انما شرع لیدفع ما یفسخ الضرر عن
نفسه سواء كان الضرر تاحیر اداء الثمن او غیره فاذا كان الخيار لضرر الناصر من صور
حیدر الشرط فالنصوص یحیی بہ یكون من فروع حیدر الشرط هذا اسی ذکر قول ابی حنیفۃ و
ابی یوسف و خلافاً للمحمد فانه یجوز فی الاكثر فهو جزی عنی مسلمہ فی الجوز فی الاكثر
(و ان حنیفۃ جزی عنی اقبلہ فی عدم التعمیز فی الاكثر ما یوسف النما لم یجوز مہنا حرمنا
علی القبیض وجوز ثمة لان ابن عمر فانه جوز الی شہرین (۳) ولا یخرج المبیع عن ملک
بالعد مع خياره فان قبضه المشتري فہلکۃ علیہ بالقیمۃ ای بیع بشرط حیدر البائع قبضہ
المشتري فہلک فی یدہ یجب علیہ القیمۃ لانه مقبوض علی سوم الشراء وهو مضطرب بالقیمۃ

باب الخيار

یعنی جائز بیچنے کے بیان میں خواہ وہ ایک یا دو یا
مشتري و یا دونوں کو

(۱) خيار کی مدت

بائی اور مشتري دونوں کو ایک یا ایک کو تین دن کا یا اس سے کم کا اختیار
دست ہے اور اس سے زیادہ کا درست نہیں۔ تو اگر بیچ ہوئی اور تین

دن سے زیادہ کا اختیار شرط ہو تو امام صاحب اور فقہ کے نزدیک بیع
قاسد ہے اور نہ نہیں کے نزدیک جائز ہے اگر تین دن کے اندر
انہوں نے تجارت نہ دے دی (یعنی بیچ کو نافذ نہ کر دیا) تو
امام صاحب کے نزدیک جائز ہو جائے گی اور عمر فقہ کے نزدیک
جائز نہ ہوگی۔ (اور فتویٰ امام صاحب کے نقل پر ہے)
قاعدہ۔ اور حدیث میں نہ ایک جائز ہے ایک مدت

مطلوبہ تک برابر ہے کہ جن دن کی ہونے خواہ ایک مہینے کی :-
ایک برس کی اور اس خیار کو خیار بشرط کہتے ہیں۔ دلیل امام
مساجد کی ۱۱ حدیث ہے جس کو روایت کیا دار قطنی اور بیہقی
نے کہ جہان بن مہذب بن عمرو الصادق دھکا دے دیتے جاتے تھے
خرید و فروخت میں تو فرمایا واسطے ان کے حضرت علیؑ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ جب سودا کرے تو کہہ نہیں خرب ہے اور
مجھے اختیار ہے تمہیں دن تک اور روایت کی عبدالرزاق نے
ابان بن ابی عیاش سے انہوں نے اس سے کہ ایک شخص نے
خرید ایک اونٹ اور شرط کی اختیار کیا چار دن تک تو باطل کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور فرمایا کہ اختیار تمہیں دن
تک ہے لیکن ابان بن ابی عیاش ضعیف ہے مگر مرصع ہے
اور روایت کی دار قطنی نے عرض سے نہیں لے لی مگر اسے
کہ فرمایا حضرت علیؑ علیہ وسلم نے اختیار تمہیں دن تک ہے
اور اس کی سند میں محمد بن مسلمہ و حرک الحدیث ہے اور صاحبین
کی دلیل صاحب دایہ نے یہ بیان کیا ہے کہ لیکن مرنے جائز رکھا
اختیار کو دینے تک وہاں ہر کا کتب حدیث میں نہیں ملتا۔

(۲) تمہیں یا چار دن میں پہلے ضرور دینے کی بیع

اور جو اس شرط پر خرید کر اگر تمہیں دن دامن نہ دلا تو
بیع نہ ہوگی تو یہ شرط جائز ہے اور چار دن کی اگر قید لگا دے گا تو
دست نہ ہوگی نزدیک شخص کے اور امام محمد کے نزدیک
دست ہوگی لیکن چار دن کی قید لگا کر اگر تمہیں دن کے اندر

قیمت را کر۔ عتوب کے نزدیک بیع درست ہو جائے گی۔

(۳) بیع کے خیار کا قاعدہ

بیع کا اختیار شے بیع کو ملک یا بیع سے نہیں نکال سکتا بلکہ وہ
شے مدت خیار تک یا بیع کی ملک میں رہتی ہے تو اگر بیع کے
اختیار کی صورت میں وہ شے مشتری کے پاس تک ہوگی تو
مشتری پر قیمت اس شے کی لازم آوے گی نہ نہیں۔

قاعدہ۔ تمہیں اس کو کہتے ہیں جو وہ پہلے بیع اور مشتری
کے فہم پر ہو اور قیمت جو اس کا نرخ بازار ہو اسے مثلاً ایک کپڑا
زیادہ خریدا چار روپے کا خریدا تو چار روپے تمہیں دے گا جب
پھر اگر تمہیں اس کی قیمت تمہیں حال سے خالی نہیں یا چار روپے ہیں
یا کم دیکھ اول صورت میں تمہیں اور قیمت مقدار میں مساوی ہیں
اور دوسری صورت میں تمہیں زیادہ اور قیمت کم ہے اور تیسری
صورت میں تمہیں کم اور قیمت زیادہ ہے تو اس مسئلہ کی مثال یہ ہے
کہ زیادہ خریدا کے ہاتھ ایک کپڑا چار روپے کا تھا اس شرط پر کہ
زیادہ نے اپنے واسطے تمہیں دن کا اختیار رکھا کہ اس خریدا میں
چاہوں تو کپڑا مجھ کو دلاؤ یا اس کی تمہیں لے لوں اور مردہ کپڑا لے
کر چلاؤ پھر اس کے اندر مدت خرید کے وہ کپڑا مردہ کے پاس
تک ہو گیا تو مردہ چار روپے تمہیں کے لازم نہ آویں گے بلکہ جو
تک وہ اس کپڑے کی قیمت اتنا دے نرخ بازار ہوئے وہ دینا
پڑے گی اس لئے کہ جب بیع نے خرید کیا تو وہ کپڑا ہی کی ملک
میں رہا تو گویا ابھی بیع ہوئی نہیں اور مشتری اس کی تصدیق خریدی
لے گیا ہے اور اس میں قیمت لازم آتی ہے۔

(۳) یخرج عن ملک البائع مع عیار المشتري وھلک فی یدہ بالنقص کھنہ ای اذا کان
العیار للبشری و نقص البشری لھلک او لعب فی یدہ یجب النقص ولا یملک البشری
ای اذا کان العیار للبشری لا یملک البشری عندہ حیث خلاف لھما (۵) و لعمرة الخلاف
نظھری هذه المسائل وھی قوله فشرء عرء بالعیار لا یفسد نکاحہ عندہ حیث خلاف لعدم
الملک و عندہما یفسد و ان وطیحا دھا لای بالکاح الا لھو ای ان وطیحا البشری فی

ایام الخیار بملک ردھا عندانی حبیبة لان الوطنی بالکناح فلا یكون معازة الا ان یتكون
بکرا لانه نفعها بالوطنی فلا یملک ان یرد عندهما لا یملک الرد یتکلف قیاً لان المشتري
لذملکها فیفسد الکناح فالوطنی یتكون بملک البیعت لیکون اجازة (۶) ولا یعتق قریبه علیه فی
مدة خیارة ای ان شرع قریبه یاخیرو لا یعتق عندانی حبیبة فی ایام الخیار خلافا لهما ولا من
شرافا لان یتکلف عند البیوع حرای قال ان یتکلف عبداً فهو حر فشرای بالخیارة لا یعتق فی ایام
الخیار عندانی حبیبة لعدم الملک (۷) ولا یعتق فی المشتراة فی العدة من امیراتها ای ان
اشتری امه بالجار فباعته فی ایام الخیار فهذه الحبیبة لا یعتق الاستبراء عندانی حبیبة لان
الاستبراء انما یجب بعد ثبوت الملک ولا یستبراء عن البائع ان ردت علیه فالخیار ای ان
ردت الامة المشتراة بالخیار لا یجب الاستبراء علی البائع عندانی حبیبة لان الاستبراء انما
یجب بالانتقال من ملک الی ملک ولم یوجد عندانی حبیبة حیث لا یملکها المشتري

(۴) مشتری کے خیار کا فائدہ

اور مشتری کو اگر خیار ہو تو وہ شے بائع کی ملک سے نکل جاتی ہے لیکن مدت کے اندر مشتری کی بھی ملک میں نہیں آتی۔ ام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک بائع کی ملک سے نکل کر مشتری کی ملک میں نہ جاتی ہے۔ اس صورت میں اگر وہ شے مشتری کے پاس تک نہ جاتی یہ عیب وار ہوگی تو مشتری پر ضمان لازم آئے گی۔

فائدہ۔ تو حاصل کلام یہ ہے کہ اگر بائع کو اختیار ہو اور وہ شے مشتری کے پاس تک نہ جوادے تو اس کو قیمت دینی پڑے گی اور وہ شے مشتری کو اختیار ہو اور وہ شے اس کے پاس تک نہ جوادے تو کچھ دینی پڑے گی۔

(۵) ثمر و اختلاف

ا۔ ایک شخص نے اپنی منگولہ لڑکی وہ اس کے ماتک سے خریدا بشرط خیار تو ام صاحب کے نزدیک کلاں نہیں فاسد ہوگا مدت خیر میں اس وقت تک ان کے نزدیک جب مشتری کو خریدی ہو وہ تو وہ شے ملک میں مشتری کے نہیں آتی اور صاحبین کے نزدیک فاسد ہو جائے گا اس واسطے کہ اس کو فدیہ مال ملک ہو گیا اور اگر بعد خریدیے کے مدت خیار میں نہ رہے اس سے وہی کی

اور لڑکی شیعہ ہے تب بھی عیب ملک ہے اور اگر کریمہ لڑکی ہے
سکر ہے نزدیک ام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک وہ غیر
بویا عیب نہ سمجھتے ہیں بلکہ بیکر ملک (اور حیوان کی طہار ہے)

(۶) غلام کو بشرط خیار خریدنا

آگے آٹھ مسئلے بیان ہوئے ہیں وہ سب مبنی ہیں اس بات پر کہ خیار مشتری میں تمام صاحب کے نزدیک وہ شے ملک مشتری میں نہیں آتی اور صاحبین کے نزدیک ملک میں مشتری کے نہ جاتی ہے۔ اور مشتری نے ایک غلام بشرط خیار خریدی اور وہ اس کا قریب نکلا (یعنی دور خرمن خرمن غلام بن کر اب الغرض میں ہو چکا) تو تمام صاحب کے نزدیک مدت خیار میں وہ آزاد نہ ہو گا اور صاحبین کے نزدیک آزاد ہو جائے گا اور اگر کسی نے یہ قسم کی کریمہ میں غلام کا ملک ہو تو وہ آزاد ہے اور بیکر ایک غلام بشرط خیار خریدی تو تمام صاحب کے نزدیک مدت خیار میں وہ آزاد نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک آزاد ہو جائے گا۔ فائدہ مزید یہ کہ کھانی کھانسی کی غلام کو خریدی اس کو وہ آزاد ہے بیکر خریدیے کے آزاد ہو جو عیب ملک کے نزدیک جایز

(۷) لونڈی کو بشرط خیار خریدنا

اور جس لونڈی کو بشرط خیار خریدی تو مدت خیار میں جو

بشر اس کو آوے گا وہ اختیار میں شمار نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک شمار ہوگا اور اگرچہ اس کو کچھ پروردگار تو پہنچ پر بعد

قیض کے اختیار و واجب نہ ہوگا نہ صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک واجب ہوگا۔

(۸) ومن ولدت في القعدة بالكحاح لاصبرام ولد له ابى ان اشترى زوجه بالخيار فولدت في ايام الخيار في بدائع لاصبرام ولد لشمسرى فبملك الرده عن ابى حنیفة وعندهما تصبرام ولد لاتها ولدت في ملك المشرى للابى ملك الرده عن ابى حنیفة فبملك المشرى وولدت في بدائع تصبرام ولد له بالاتفاق لاتها نصبت بالولادة فلا يملك الرده صارت ملكا للمشرى فالولادة وقت في ملك المشرى لا في ملكه تصبرام ولد له وملكه في بدائع عنده ان يقبضه المشرى باذنه او رده عنده اذ يقع القبض بالرد لم يملك المشرى اي المشرى بالخيار ان يقبض مشتراه ثم رده عند البائع فملك في بدائع فملكه في بدائع يكون عليه ان يقبض لان القبض قد يقع بالرد لان المشرى لم يملكه لم يصح الابداع بل رده الي البائع يكون ردها للقبض فيكون الهلاك قبل القبض عن البائع وعندهما لكن لما ملكه المشرى صح ابداعه ولم يرتفع القبض لكانه ملك في بدائع المشرى فيكون الهلاك من ماله (۹) وبقي خيار ما دون شري بالخيار وابراه بعهده عن لمة في القعدة لان المأفون لم يصب التملك اي ان شري عبد مأفون شيئا بالخيار وابراه بالعهده عن لمة في مدة الخيار لم يصب عواره عند ابى حنیفة وعندهما لا يصبى نه بالخيار لانه ان يقبض كان له ولادة الرده رده يكون لم يملك بغير عوض والمأفون لا يملك ذلك وعند ابى حنیفة لتمامه يملكه كان رده استناعا عن التملك والمأفون ولادة ذلك لانه اذا اوجب له شي فهو ولاية ان لا يصبى

(۸) اگرچہ منکوحہ حاملہ کو لڑکی کو بشرط خیاء خریدتا اور کسی شے کو خرید کر بائع کے پاس امانت رکھتا اور اگرچہ منکوحہ کو لڑکی حاملہ کو اس کے ملک سے بشرط خیاء خرید اور مدت خیاء میں وہ چنی یہ بائع میں تمام صاحب کے نزدیک وہ رده نہ ہوگی تو اس کو بیکھ سکتا ہے اور صاحبین کے نزدیک مشری کی ام والہ ہو جائے گی تو اب کب بیکھ سکتا ہے اور اگر مشری نے ایک شے کو بشرط خیاء خرید لیا اس پر قبضہ نہ لایا تو بائع سے بعد قیض کے بیکھ دے یا بائع کے پاس امانت رکھ دے اور بائع کے پاس رکھ ہو گئی مدت خیاء میں تو تمام صاحب کے نزدیک بائع کا مال ہوگا اور اسے رده نہ ہونے

قیض کے موجب رده ہے اور بیکھ نہ ہونے ملک کے اور مشری پر اس کی ضمانت نہ آئے گی اور صاحبین کے نزدیک مشری کا مال ہوا کہ ہوگا اور اس پر ضمانت لازم ہوگی۔

(۹) عبد مأفون کو شمس کی معافی

اور اگر عبد مأفون نے (یعنی جس کو مولیٰ نے ان کو تجارت کا رده ہوا) ایک شے بشرط خیاء خریدی بعد اس کے کہ اس نے شمس کی تو معاف کر دے تو تمام صاحب کے نزدیک خیاء اس کا مال ہے یعنی چاہے رکھے یا بائع کو بیکھ دے اور صاحبین کے نزدیک خیاء باطل ہوگا۔

۱۰۔ اے بطل شراء ذمی من ذمی حرم بالخیار ان اسلم لثلاث مملکتها مسلما باسقاط خیاره
ای اذا اشترى ذمی بشرط خیاره من ذمی حرم اسلم الماشتری بطل شرطه لانه ان بقى
فقد اسقاط الخیار بملکته المشتري فيلزم تملك المسلم الحرم وعندهما بعد الشراء
وبطل الخیار لانه لو بقى بملك ردها والرد يكون تملكاً والمسلم لا يملك تملك
احرم فهذه المسائل ثمره الخلاف (۱۰) من له الخیر یجبر وان جهل صاحبه ولا یفسخ
ملاعلمه ای ان فسخ من له الخیار لا یفسخ بلا علم صاحبه خلافاً لابی یوسف والشافعی
رحمهما لهما انه ان شرط علم صاحبه لم یبق لثامه في شرط الخیار لان صاحبه ان اخطى في
مدة الخیار فلم یصل لحراله فيتم العقد فيتضمن من له الخیار فان فسخ وعلمه في المدة
الفسخ والتم عقدہ و یورث شیء الغیب والتعین لا الشرط والردية خیار تعین ان مشری
احد الثوبین بعشرة علی ان یمن ایشاء و خیار الشرط یورث عبد الشافعی یسأ و
خیار الردية لا یتانی علی مذهب لان شراء عالم یبره لا یجوز عنده فی اظهر المولین ۲۰ یوان
اشتری وشرط الخیار لغيره فای احاز او نقض صحیح ذلك فان اجاز احدهما وفسخ
الاخر فالاول اولی ولو وجدنا فالفسخ اولی فانه ان شرط الخیار لغير الماقداما یشت مطرق
ایضا عن انعاده فلیست له اقتضاء فهو اذا اشتری علی ان لغيره بالخیار لا یبطل الخیار الا برضاء
اصحابه لیکون ناسخ المعدلین لم ورضی السامع بالخیار الغیر لا یقتضی و قد یعیار المشتري

(۱۰) ذمی کا شراب خرید کر مسلمان ہو جانا

اور اگر ایک ذمی نے ایک ذمی سے شراب خریدی یا شراب خرید
پر بعد اس کے خرید مسلمان ہو گیا تو صاحب کے نزدیک خیار
اس کا بطل ہو جاتا یعنی اب اس کو پھر نہیں سکا اور نہ لازم آئے گا
تسلیم نہ کر سکتا نہیں تاکہ ہو تملیک خدا اور امام صاحب کے
دیکھتے ہیں بل اس سے کہ حق اس لئے کہ اگر حق اپنی رہے تو
اور مدت انقضایا نہ لگے ہو اگر خیار مشتری مسلم اور مالک ہوں
نہر کا شرط ہو یا نہیں کسی یہ کہ مسئلہ ثمرات الخلاف کے ہیں۔

(۱۱) صاحب خیار کا خیار کو استعمال کرنا

اور جس شخص کو اختیار ہے وہ جب کو اور تمام کر سکے جو وہ چاہے
اگرچہ طرف دانی اس وقت حاضر نہ ہو وے اور صحیح نہیں کر سکا
جب تک طرف دانی نہ حاضر ہو وے اور امام ابی یوسف اور

شافعی کے نزدیک صحیح بھی کر سکتے ہیں اس کے حضور سے اور
اگر جس شخص کو اختیار تھا اس نے صحیح کیا چاہے کسی طرف ہوں
کے اور مدت خیار میں طرف دانی کو خبر صحیح کی ہو چکی تو صاحب صحیح
ہو جاوے گا اور اگر مدت خیار میں اس کو خبر صحیح کی نہیں ہو چکی تو
مواخذہ تمام ہو جائے گا اور جس شخص کو خیار یحب یا خیار
العیب ہے وہ اس سے اور وہ مرجع وہ تو اس کے وارث کو بھی خیار
رہے گا اور اگر اس کو خیار الشرط یا خیار الردیہ تھا تو وہ نہ کر سکتا تو
اس کے وارث کو نہ ہوگا۔

نہ وہ نہ خیار الشرط تو معلوم ہوا اور خیار الردیہ اسے کہتے ہیں
کہ کسی کو کچھ چیز خرید لی اور کچھ کے حدود پندرہ سال تو اس
صورت میں مشتری کو اختیار ہے پھر وہ اسے کا اور اختیار
العیب یہ ہے کہ بعد خریدنے اور قصہ کرنے کے صحیح میں کوئی
عیب نکلا تو اس میں بھی پھر اسے کا اختیار ہوتا ہے اور خیار

(۱۴) مشترک چیز کا خیار

اور اگر دو محصول نکل کر ایک چیز میں بی شریہ خیار اور ایک ان میں سے راضی ہو گیا تو دوسرا بھی واپس نہیں کر سکتا۔ یعنی اس کا بھی اختیار چاہتا رہا اس لئے کہ جو وہ بچھڑے گا تو جمع عیب دار ہو جائے گا یہ عیب شرکت اور اس میں ضرر بان کا ہے اور یہ عیب خیار عیب اور یہ پارہ دینے میں۔

فائدہ:- یعنی دو شخصوں نے مل کر خرید بعد اس کے عیب نکلا ایک راضی ہو گیا تو دوسرا اگرچہ راضی ہے بچھڑ نہیں سکتا۔ یا نہ دیکھے دونوں نے خرید بعد دیکھنے کے ایک راضی ہوا تو دوسرا راضی ہے نہیں بچھڑ سکتا اور دوسرا عیب کے نزدیک عیب ضرر میں جو راضی ہے رافع کر سکتا ہے۔

(۱۵) غلام کا مہیتہ وصف کے خلاف نکلنا

اور اگر ایک غلام کو خریدنا کسی شرط پر کرنا ہے یا تو بیعت ہے اور اس کے خلاف نکلا تو مشترک چاہے کل شخص سے لے کر بیسہ یا بچھڑ دے اس لئے کہ یہ امور اوصاف ہیں ان کے عوض میں نہیں انھیں ان کا شمار ہے۔

اور جو شرط نہیں کرنے کی نہیں کہ تو چاہ کر نہیں اور جو ایک کو چاہ کر نہیں اس سے اس شرط پر خریدنا جائز نہیں۔ فائدہ:- یعنی اگرچہ نہ کرنا اس میں سے ایک کو خریدنا اس شرط پر کہ نہیں دینے میں ایک ہند کر کے لوں چاہتا تو جائز نہیں کیونکہ یہ شرط خلاف قیاس و احتیاج خارج ہوئی ہے۔ بظہر حاجت کے طرف دفع نہیں کئے اور نہیں پڑوں سے حاجت مندرجہ سے جاتی ہے اس واسطے کہ غلام ایک عہدہ کا ایک سال ایک آٹھ سو چار کی ضرورت نہیں چاہیے۔

(۱۵) ایک گھر کی مدت خیار میں

دوسرے کو بطریق شفقت لینا

اور اگر ایک گھر خریدنا بعد ان کے مدت کے اور ایک اور گھر قریب ہی گھر کے ہوا اور اس نے شفقت کی راہ سے اس کو لیا تو دوسرے گھر کا بطریق شفقت نہایت کی شایہ کی چاہے کہ پہلے گھر کی خرید میں۔

فائدہ:- اس واسطے کہ اگر پہلے گھر کی خرید کر تمام نہ کرنا تو دوسرے گھر میں شفقت کا کوئی عیب ہو سکتا ہے۔

فصل فی خيار الرؤية

صح شراء ما لم يرد حلالا للمساومة وجمعه الله ركنه ثلثه الخيار عند الرؤية (۲۱) التي ان يوجد بطله وان رضى قبلها اي ان رضى قبل الرؤية يكون له حق الفسخ اذ ان الرضى ان يفسخ قبل الرؤية عند الفسخ يحكم انه عند غر لا يرد حتى لا يجوز ايجازه عند الرؤية (۲۲) لانها اذ باع شيئا لم يرد لا يكون الخيار اذ ان يرد بطله وحيثما لم يرد بطله لا يفسخ كالاتفاق والتدبير او يوجب حقه فيه كالتابع المطلق اي بدون شرط الخيار وان لم يرد ولا جازة قبل الرؤية او بعدا اي هذه التصرفات تبطل خيار الرؤية سواء كانت قبل الرؤية او بعدا وما لا يوجب حقه فيه كالتابع بالمعيار والمساومة والهيبة بالاستسليم بطله لا قبلها لان هذه التصرفات لا تريد عن صريح الرضاء وهو انما يطله بعد الرؤية اما التصرفات الاولى

فہی نفی لان بعضہا لا یضر الفصح وبعضہا لو جب حقانیتہ فلا یسکن ابطالہ (۶) والنظر الی
وجه الامۃ والصرۃ ووجه الدایۃ وکملہا وظاہر ثوب مطوی غیر معلوم الی موضع علمہ معلما
(۷) ويطور وکملہ بالنسبۃ او بالنسبۃ کثاف لا یطو رسولہ: لو کیل بالنسبۃ هو الذی ملکہ القصص
فقدان نہ کن وکیلا علی بعضہ مخالف الرسول فانیہ الذی امرہ ملائکہ ان یسلیم فالانیم
ادلم یسلیم الیہ لا یمکن ان یخصمہ بخلاف الوکیل وبعثہما نظر الوکیل بالنسبۃ غیر کثاف
لانہ وکملہ بالنسبۃ لا یطو ر لابی حنیفہ ورحمۃ اللہ ان نقص الذکامل بالنظر لعلہ ان ہذا دعائہ
امر بقصرہ (۸) وشرط رؤیتہ من الدار الیوم انت فان الیوم لان الروایۃ انہ ادلوی حیطان
الدار والاشعار ایستان من حارج کن کافیا وذلك لان دورہم و یستقیم لہم لکن مضاوۃ
لروایۃ الحارج کانت مغنیۃ عن روایۃ الداخل اما لان فانتاوت فاحش فلامن روایۃ الداخل

فصل فی اختیار روایت کے بیان میں

یعنی دیکھنے کے اعتبار سے بیان میں

(۱) اختیار روایت کا مفہوم و مطلب

جس چیز کو شہری نے نہ دیکھا ہو اس کا خبر لینا اور روایت
ہے اور جب اس کو دیکھے تو اختیار ہے چاہے اسی واسطے کو خبر
لے لے یا وہ کسی کو دے یا اگرچہ اپنے دیکھنے کے واسطے ہو چکا اس
کے لئے حق ہے۔

فائدہ: اور اس کی کوئی مدت مقرر نہیں تو جتنا رہے
نظر اس کے لئے حق تمام ہو سکے۔

(۲) خبر روایت کی مدت

جب تک کہ بعد دیکھنے کے کوئی بات ایسی نہ کہے یا کوئی
فصل ایسا نہ کہے جو دلالت کرتا ہو مضامندی پر۔

فائدہ: اور بعضوں کے نزدیک موقت ہے ہفتہ ایساں صحیح
یعنی جب دیکھ کے قاصر ہو جائے اور نہ کرے تو اختیار ماضی
ہو جاتا ہے لیکن صحیح اول ہے اور نام شرفی کے نزدیک یہ
خبر صحیح نہیں ہے اور اہل قاری دو حدیث ہے جس کو
روایت کیا دار قطنی نے ابو ہریرہ سے کہنا یا آنحضرت صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص خبر لے لے ایسی چیز کو کہ دیکھا
ہو اس کو تو دیکھے اس کے اختیار ہے جب دیکھے اور نہ دیکھے
اس کی عمر میں اور ہم کو دیکھے بہ نسبت کیا گیا ہے طرف و شیخ
حدیث کے لیکن روایت کیا یا نہ ہو حنیفہ نے شیخ سے انہوں
نے عمر میں میری حدیثوں نہ ابو ہریرہ سے اس کے
اور بھی مویہ ہے اس کی دو روایت کی اس کی ابی شیبہ اور یحییٰ
سے کچھ سے سرحلا کہ نہ پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جو شخص کوئی دیکھ کر یا نہ دیکھ کر اس سے خبر کو نہیں دیکھ تو
اس کو اختیار ہے جب دیکھے اگر چاہے تو ملے اور نہ چاہے تو
نہ ملے کرے اور حدیث مرسل حدیث ہے اکثر علماء نے دیکھ
اور اس کی حدیث ہے نام مالک اور امام احمد کا۔

(۳) دیکھے بغیر خبر کو صحیح کرنا

اور اگر شہری نے معاملہ صحیح کیا تو اس دیکھنے کے صحیح
جاری ہو جاتا ہے اگر اب دیکھنے کے وقت امر بکھر جائے تو
اجازت دے گا تو جائز ہوگی۔

(۴) بائع کو اختیار روایت حاصل نہیں

اور اس ضمن نے چھاپنی کے بغیر دیکھے ہوئے تو اس کو
نہایت نہیں ہے۔

اور اس کیلئے میں نفس ایسا ہے تو اس پر کس سے اس کا بھی دیکھ ضرور ہے پھر اس کے دیکھنے خیال ساتھ نہ ہوگا۔
 فائدہ ۔ اور درمختار میں ہرگز ہرگز نہ ہوگا اور نہ دیکھنا کھوں نہ ضرور ہے اور یہی ہمارا ہے پتا چھ کتب معتبرہ میں ہے۔

(۷) وکیل کا دیکھنا

مشرقی نے اگر کسی کو وکیل لینے کے لئے پہنچ کر قید کرنے کے لئے وکیل کیا تو وکیل کے دیکھنے سے بھی خیال ساتھ ہو جاوے گا نہ مشرقی کے قاصد کے دیکھنے سے۔

فائدہ ۔ یعنی اگر مشرقی نے ایک شخص سے کہا کہ تم میرا پیام پہنچاؤ قید کرنے کا یا تسلیم کرنے کا یا ملے سے اور اس نے پیام پہنچایا اور دیکھ کر کہہ دیا تو یہ دیکھنا اس کا خیال ساتھ نہ کرنے کا ۔ اور اگر مشرقی نے کسی کو وکیل سے خریدنے کے واسطے دیکھنا تو اس کے دیکھنے سے خیال ساتھ ہو جاوے گا نہ چاہر میں ہے کہ اس پر وفاق ہے یا نہ ہے اور صاحبین کا اہل و عیال انقضائے میں اختلاف ہے اور غایۃ الروطار میں جو اختلاف دیکھ خرید میں اور اتفاق وکیل بالیقین میں لکھا ہے بالکل ہے۔

(۸) گھر کو اندر سے دیکھنا ضروری ہے

اور اس زمانے میں اہل دار یعنی گھر کا دیکھنا اندر سے ضرور ہے کیونکہ زمانہ عاریت میں جب دیوار کی گھر کی یاد دہش ہونے کے باہر سے دیکھنا تو کافی ہوتا تھا اس واسطے کہ گھر اور باغ ان کے یکساں تھے نہ اب بہت فرق ہونے لگا۔

فائدہ ۔ اور صاحب فرمے کہ نزدیک دیکھنا بھی دیکھنا بھی کافی نہیں ہے اس کے لئے ان کو غریب کرنا بھی ایک ہو سکتا ہے۔ چلو اس پر غرضی ہے اس زمانے میں ہر ای طرح حکم ہے پتا چھ کتب معتبرہ میں ہے۔

فائدہ ۔ اور پہلا امام صاحب کے نزدیک بائیں کو بھی خیال تھا لیکن پھر اس سے جو فرمایا کہ یاد دہش کی گمانی نے پھر پہلی نے غرض میں اپنی دکان سے نہ ملنے نے جو مال خریدا حضرت عثمان سے تو کہا کیا اس سے کہ نقصان یا یا تم نے اس سے کہ حضرت عثمان نے کو مجھ کو اختیار ہے اس واسطے کہ میں نے بچا لیکن چیز کو جس کو نہیں دیکھا تو حکم بنایا ان دونوں نے میں میں معلوم کہ تو فیصل کیا انہوں نے اس بات پر کہ اختیار چھوگا ہے اور نہیں اختیار ہے حضرت عثمان۔

خیار رویت و شرط کا باطل ہونا

اور خیال الرزقۃ اور حق الشرط دونوں باطل ہو جاتے ہیں جب شے بیع میں مشرقی کے پاس آکر کچھ عیب ہو جاوے و مشرقی اس شے میں ایسا تصرف کرے جو قاضی سے نہ ہو۔ عیب صفا ہو تو نہ لکھو عیب برابر کر دے عیب ایسا تصرف کرے کہ غیر کا حق اس سے متعلق ہو جاوے عیب ہواں خیال کے اس کو بیچنے کے لئے باکرہ دیکھو نہ دیکھو اس میں عیب سے خود یہ تعینات دیکھنے کے لئے ہوں یا بعد ہر طرح خیال رویت باطل ہو جاتا ہے اور اسی طرح خیال الشرط اور اثر ای تصرف کرے جس سے غیر کا حق متعلق نہ ہو جاوے جسے شرط خیال اس کو بیچنے کی تکلیف شرط خیال میں وہ شے کہ بائیں سے نہیں نکلی یا باہر میں اس کو نہ نکلا کرے یا کسی کو یہ کہو کہ یہ عیب کے تو اگر یہ تصورات نہیں دیکھنے کے ہوں گے تب خیال باطل نہ ہو گا اور اگر بعد دیکھنے کے ہوں گے تو خیال باطل ہو جاوے گا۔

(۹) خیال کا ساقط ہونا

اور غرض کے ذخیرہ کو اور دکانی تمام کے منہ کو اور جانور کے منہ اور حصے کو اور بکے ہوئے کپڑے کے اوپر نہ نکلا کر اس میں شخص کو ضرورت نہ لکھنا تو خیال رویت ساتھ ہو جاوے گا اور

(۹) و بیع الاغیر و شراءه صح و له الخيار مشرط بان یسقط بینه البیع و یخلفه ای بینه
فما یفترک بالمس و یسقط فیما یتزک بالشتم و یموت فیما یتزک بالدوق و یوصف الغنار ولا
یعتبر لوفوفه فی مکان لو کن بصیراً یراد کما هو قول ابی یوسف ره (۱۰) و من رأى احد التوبین
ثم شرهما ثم رأى الآخر لهما ردعاً لا ردأً آخر وحده لتلازم تفريق الصفقة قبل التمام (۱۱) ومن
رأى شيئاً من شراءه حیران وحده متغيراً ولا لاقول للبیع لی عدم تعبیه وللمشتری فی عدم رؤیته
ای اذا اشتري شيئاً فقبضه فقال انما لي انه لم يصير حیران لا یكون لك الخيار فالقول للبیع مع حلفه
ولو قال المشتري لم اراه ولی الخيار فالقول للمشتري مع الحلف (۱۲) ولو اشترى عدل دلی و
قبضه باع منه ثوباً او وجب وسلم لم يرد به بحیرویة اذ شرط بل یجب ان شرط جیل من الناس فی
سوا لغيره فی الثوب الزلی یسب الیهم والا صل فی ذی و البعض یوجب تفريق الصفقة وهو قبل
التمام لا يجوز وبعد التمام يجوز لم یخیر الشرط و الرویة یصحان تمام الصفقة و غیر تعب بینه قبل
الفصل لامعده و هذا فیما اذا شرط الخيار لاحدهما ثم یحتقر الرضاء الكامل و کذا الدالیم المشتري
مشتراً اما ان قاله مشروط الخيار او شرط الخيار فلما جاز من له الخيار و المشتري قدر ای المبیع فیرضی
به فبعذ لك ان فیخی فهدتم الصفقة لحصول الرضاء الكامل یکن مع ذلك یمکن ان یكون
تبیع معیاً و المشتري لا یرضی به فیرسخ الخفد لذلك امر موعهم فلا یصح تمام الصفقة و ان
لم یصح التبیع فالخیج فی معرض الفسخ ان یهلك فی بدلیان فیرفع العقد فاذا اجتمع
الامر ان ای عدم القبض و وجود العیب فیرفع احدهما بالآخر فلا یتیم الصفقة و یظهر هذا علی
المسألة الشرع فانی و هی قوله ولو اشترى عبدين صفقة و قبض احدهما و وجبه او بالآخر عیباً.

(۹) نایمیا کے لئے حیار

الندعاً اثر بیع یا خرید سے تو درست ہے اور جب
خرید سے تو کسی کو اختیار ہے کہ وہ اگر ان کو ٹوٹا لے گا یا
سوگھ لے گا یا کچھ لے گا تو خیار ساقط ہو گا ان چیزوں میں ج
ٹوٹنے سے تنگے یا پھٹنے سے ان کا حال معلوم ہو گا ہے۔
(بیسے بکری عمر طوا) اور زمین یا مکان اگر اندھا خرید
کرے تو اس کا خیار ساقط ہو گا جب تک کہ اس کے

اصالب بیانات کے جائز اور امام ابو یوسف سے مروی
ہے کہ اگر ایک شخص کھڑا ہو جائے کہ وہ موت پینا
اس کو دیکھ کر بیٹا تو خیار اس کا ساقط ہو گا۔

فائدہ۔ جب یہ بھی کہہ دے کہ میں رضی ہو گیا اور کہ
میں نے زیادے کو اپنا ایک وکیل یا قاضی کر دیا ہو وہ کچھ
لیوے اور یہ مضارب زیادہ ہے قول امام صاحب کے جو تکرار
کے نزدیک دیکھا وکیل یا قاضی کا بھرن ملل سکے ہے۔ چاہیے

(۱۰) دو کپڑوں میں سے ایک کو دیکھنا

مرد و کپڑوں میں سے ایک کو کچھ کے دونوں کو ساتھ
خرید کر یا اور پھر دوسرے کو دیکھنا تو اب دونوں کو بیکر نکلتا ہے نہ
ایک کو جس کو نہیں دیکھا تھا۔

(۱۱) بائع و مشتری کے اختلاف کا حل

اور اگر مشتری نے اپنی دیکھی ہوئی چیز کو سول لیا یا اس
اگر اس کا حال بدل گیا ہے تو اس کو اختیار ہوگا ورنہ نہ ہوگا بھر
اگر مشتری کہے کہ بیع کا حال بدل گیا ہے اور بائع کہے کہ نہیں
بدلا ہے تو قول بائع کا مستحب ہے قسم سے اور اگر دیکھنے میں
اختلاف ہو یعنی بائع کہے کہ تو نے دیکھ کے خریدا ہے اور
مشتری کہے کہ میں نے ان دیکھے خریدا ہے تو قول مشتری کا
مستحب قسم کے مستحب ہے۔

(۱۲) گھڑی میں سے ایک تھان بیچ ڈالا

اور اگر ایک گھڑی تھانوں کی مولیٰ اور ان میں سے
ایک تھان بیچ ڈالا کسی کو یہ کہہ کر کہ اس کے حوالے کر دیا تو
خیار الرکابہ اور خیار الشرط ساقط ہو گیا البتہ اگر اس میں عیب
نکلتے تو جو دہائی دہاں ہے اس کو بیکر نکلتا ہے۔

فائدہ: چاہے میں اور اصل کتاب میں اس کی کیا عیب
نکلتی ہے کہ خیار الشرط اور خیار الرکابہ بائع ہیں قاضی صفد

کے مخالف خیار العیب اور اصل بیچ بیکر نے میں تفریق صفد
ہوتی ہے اصل تمام صفد کے اور تفریق صفد جائز ہے بعد تمام
صفد کے قبل اس کے اور خیار عیب منع کرتی ہے تو فی صفد کو
اصل قبض کے نہ جو قبض کے پس صورت مذکورہ میں بسبب
خیار عیب کے اگر بعض بیچ کو بیکر نے کا تو تفریق صفد جو تمام
صفد ہوتی نہ اصل تمام صفد اور اصل اس کی شرح و کتابہ میں
مستطوف ہے اور کیا چاہے میں نکلتا ہے کہ اگر وہ تھان بھر مشتری
کے پاس لوت آو مطلق بیچ ہو گئی یا عیب مردود ہو گیا تو طے و
الرکابہ بھر مردود نہ گا اور ان میں ابو یوسف سے مروی ہے کہ بعد
ستوط کے بھر مردود نہ گا کس کا حل خیار الشرط کے اور ان پر اعتماد
کیا نہ رہتی ہے اور درجی شہ ہے کہ بیچ کہ اس کو حاضری غاسا نے
فائدہ بائع رویت سے اصل قیمت طلب نہ کرے
اور اگر کوئی چیز خریدے بغیر دیکھے تو بائع مشتری سے قسم
دیکھنے کے وقت نہیں طلب کر سکتا۔

فائدہ: عین کے بدلہ عین

اور اگر قاعدہ بن نے باہم خرید و فروخت کی عین کی جو عین
عین کے مثلاً کتاب کا مبادلہ کتاب یا کپڑے یا گھوڑے سے کیا تو
دونوں کے واسطے خیار الرکابہ ثابت ہوگا اس واسطے کہ ہر واحد
مشتری ہے اس حاضری کا جس کو اصل ہوگا۔ درجی مطلقا دی۔

فصل فی خيار العيب

(۲) وللمشتري وجع بشئ عيباً نقص ثمنه عند التجرده او اخذه، نكّل ثمنه لانه لا يملكه
واخلت نقصانه رده عندا وللمشتري غيره ونقص ثمنه صفة العيب (۳) والابق والمولى مادون
سعر والبون في الفراض وسرفة صغير يحفل عيب اما قال بعض لان سرفة صغير لا يحفل ليس
بعيب وبالمع عيب امر عطف على معمولي عاملين محتلفين والمحرور مقدم فهو سرف
عندهما اي عند البائع والمشتري هي صفوة اي في صفوة مع العطل رده وان حدث عنده في
صفوة وعد مشتريه في كبره لا وجوز الصغير عيب بدأ الفرد من جن في صفوة عنده ثم
عند مشتريه له (وفي كبره (۳) ولبخر والدلر والرمال انكوله عند عيب فيها لآليه (۴)
والخمر عيب فيها (۵) والاسطوانة والذراع حيش بنت سبع عشرة سنة لا يقل (۶) عيب
لان ظهر عيب قديم بعدما حدث عنده اخر فله نقصانه لا رده الا برضى بائعه ككتاب طراه
لفظها لظهور عيب والبائعه اخذته كذلك فلا يرجع مشتريه ان باعته اي لا يرجع المشتري
بالنقصان ان باعته لان البائع كان نكّل له ما اخذه معيباً فالمشتري بالبائع يكون حياً
نقصه لا يرجع بالنقصان فان حازه او صفه احمر او لث الموقن بسمن ثم ظهر عيبه
لا ياحده بائعه يرجع نقصانه اي يرجع المشتري بنقصان العيب ولا يكون للبائع ان يقول انما
احده معيباً لاعتلاط ملك المشتري بالمبيع وهو الخيط والصنع والسمن

فصل خيار عيب کے بیان میں

ایسی عیب تک کے سب سے برا اختیار ہے جس سے عیب ہو گیا ہو۔

(۱) عیب اور خيار عیب کا مطلب

مشتري اگر کسی چیز میں ایسا عیب پاوے جس سے اس کی
قیمت نہ اس کے نزدیک کم ہو جاتی ہے تو اس کو اختیار ہے کہ
چاہے بھگدو کرے اور چاہے پورے سامان سے لے لے کر
اور مشتري کو یہ بھی چھوڑ کر بھی کہ اپنے پاس رکھے اور عیب کے
سب سے چھوٹے نقصان ہوا ہے اس سے بھگدو کرے۔

ناعدہ اور دلیل اس خيار کے ثبوت کی وہی ہے جو
بابت کی بخاری کے مطابق ہے اور ان مخالف سے راجع مسلمان

کی ساتھ مسلمان کے کسی عیب ہے اس میں اور خباثت اور
شر عیب اور رواجت اور شاپن میں ہے بیع المسلم
بالمسلم ما كان مسلماً حتی یقع مسلمان کی ساتھ مسلمان
کے وہ ہے جو سالم ہو عیب ہے اور مسلمان الی ذلک میں ہے
معتز سے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور وہ اس
سے کسی دبا بھر اس میں عیب پایا تو کچھ دایرہ اختیار سے ملی
اللہ عیہ السلام نے اس کو بائع پر۔

(۲) غلام اور لونڈی میں عیب

اور بھلاؤ کچھ مدت سفر سے کہ وہ اسے اور بھگدو کرے
ورنہ اور چوری کرنا یا سونڈی کا کھینچنے میں عیب نظر آئے

خدمت میں یہ باتیں قدم نہیں ادا ضرورتاً غلام کو عادت نہ کرنا
کی ہو اسے کیونکہ اس صورت میں خدمت میں طرح ہوگا۔ چاہیے
(۴) غلام اور لونڈی کا کافر ہونا
اور کافر زادوں میں عیب ہے۔

فائدہ: اس واسطے کہ عیبت مسلمان کی حشر ہوتی ہے
کا نرکی عیبت سے دوسرے یہ کہ اس کی آزادی کفارہ نقل میں
صحیح نہیں ہے تو اگر خریدی بشرط پر کہ وہ کافر ہے اور مسلمان
نکلا تو رد کرے گا اس واسطے کہ یہ قول عیب ہے۔ اور امام
شافعی کے نزدیک رد کرنا مکلف ہے۔

(۵) لونڈی کو ہمیشہ خون جاری رہنا یا اندر رہنا
اور ہمیشہ خزان جاری رہنا اور پیش نہ آنا، ستر و برسی کی
لڑکی کو عیب ہے اور ستر و برسی سے گھبرا کر عیب نہیں۔
(۶) کہ وہ کیونکہ ابھی داخل ہے بالغ نہ ہوئے گا

فائدہ: ستر و برسی کی تہ اس واسطے لگائی کہ یہ نہایت
دست سے بلوغ کی تہ ایک امام ابوحنیفہ کے عورت میں اور ان
دخوں کی بچوں عورت کے قول سے ہوگی تو پھر دینی چاہئے
کی جب بالغ ہو کر اسے قسم سے خواہ نقل فیض کے ہوئے یا
بعد فیض کے۔ چاہیے۔

(۶) مشتری کے پاس دوسرا عیب ہو جانا
اگر مشتری کے پاس آکر ایک اور عیب ہو گیا تو جو
عیب بالغ کے پاس سے تھا اس کے موافق نقصان کے دوسرے
پھر لے لے اور بیع کو رد نہیں کر سکتا مگر عیب بالغ رضی
ہوے پھر لینے پر حلال ایک شخص نے ایک کپڑا خریدے اور
اس کو قطع کیا بعد اس کے اس میں عیب معلوم ہوا تو جس
قدر عیب سے نقصان ہے اس کے موافق اسے پھر لے لے

ہوں عیب ہے اور جب عقل نہ رکھتے ہوں تو عیب نہیں اور
بڑے پن میں دوسرا عیب ہے۔ (حاصل اس کا یہ ہے کہ جو
عیب بالغ کے پاس ہوا ہے وہی مشتری کے پاس آکر ہوگا اس
لوٹنہ ثابت نہ ہوگا اور اگر بدل چاہوے گا وہ اس صورت میں خیر
نہیں مثلاً کھانے کے پاس چھوٹے پن میں چڑایا اور عقل رکھتا
ہے اور پھر مشتری کے پاس چھوٹے پن میں تو ایک عیب عیب کما
چاہئے گا۔ اس واسطے کہ سب چوری کا دھوکہ ہے یک ہے وہ
بے پروائی جو مرد لہوایت میں ہوتی ہے اور مشتری کو اختیار
پھر دینے کا ہوگا اور اگر بالغ کے پاس چھوٹے پن میں چوری
کی تھی اور مشتری کے پاس بڑے پن میں کی تو دوسرا عیب کما
چاہئے گا اس صورت میں مشتری کو اختیار پھر دینے کا نہ
ہوگا۔ اس واسطے کہ چھوٹے پن کی چوری کا سب بے پروائی
اور بڑے پن کی چوری کا سب بدعتی اور بدعتی ہے اور
ماحول آونے کی قید اس واسطے لگائی کہ اگر نہایت مستحق
ہوے کہ عقل نہ رکھتا ہو تو اس کا چوری عیب نہیں ہے۔ اور
اسی طرح بھانساں کا شمار میں نہیں کیونکہ وہ کراہے چاہیے اور
خون خولہ چھوٹے پن میں ہوئے یا بڑے پن میں ہر طرح
ایک عیب ہے تو اگر بالغ کے پاس چھوٹے پن میں بخون ہوا تھا
اور پھر مشتری کے پاس آکر خولہ چھوٹے پن میں بخون ہوا یا
بڑے پن میں یہ صورت میں اس کو اختیار دیا جائیگا ہے۔

(۳) لونڈی کے مخصوص عیب
اور مرد اور عیبت کی بدعتی اور زنا کا دینی اور حرام کی اولاد
ہوتی لونڈی میں عیب ہے غلام میں نہیں۔
فائدہ: اس واسطے کہ غلامی سے محبت و طلب ولد بھی
منظور ہوگا اور یہ باتیں اس میں نقل ہیں جو خلاف غلام کے کہ

اور نہ ہے تو نہیں پھر تک کر عیب دہنی رہی ہو وہ ہے
اس قلعے کے لئے پترے کے پنے پر اور اگر مشکی نے
اس کو کہے کہ یہ قلعہ بیخ و برباد ہے تب تمدن کا عرض ہو گئے
نہیں لے سکتے ان لئے کہ ہاں کہہ اختیار تھا کہ میں عیب
دلاؤں لیکن عیب نہ تھا میں اب حق سے مشغول
ہوں میں حق کا رونا تو دیکھنا نہیں لے سکتا اور اگر قلعہ کو

نے اس کو کہی یا اس کو کہی نہ کہی اور اگر یاد رکھے کہ وہ قلعہ
اگر راض ہو وہ عیب پھر تک ہے (یا مستخرج کے ہاں وہ
گلی میں رہا جو اس کے عیب معلوم نہ تھا نقصان کے اور
پھر یوں اور بھی تو مشکی پھر نہیں سکتا۔
تو وہ اگرچہ بیخ و برباد رہا اس کے پھر پنے پر لیکن
اس میں کوئی ملک مشکی کوئی ہے اور وہ نہیں رہتی۔

(۷) کہوا لواعده بعد روية عيبه من كماله جمع المشتري مفسدان العيب ان ذاع الطرب
المنحيط او المتسرع والسويق الملتصق بعزوية عيبه لانه بائع لم يصرفه بائع بل لم يبيع
فيل يبيع لم يكن للبائع عيبه معاً لا خلاصه منك المشتري به فلم يبطل حق الرجوع
بالنقصان (۸) او اعفاه فلهما مجازاً أو دهر أو استلذهما و مات غنده فلهما ي قبل روية العيب
صورة لمساك انه اشترى المشتري العيب مجازاً أو دهر أو استلذهما و مات غنده فلهما ي قبل روية العيب
في هذا المشتري لم يطلع على عيب و جمع بالنقصان و ان اعفاه على ما ان دفعه لواء اكل القطع
كله او بعده او ليس الثوب فتعرق ثم يرجع الدرس من الموت لا يبطل الرجوع بنقصان
عيب لانه لا يصح للمشتري فيه ولا اعتاق مجازاً لا بطله ايضا استحضاراً والنقصان ان سطره
لان الاعتاق لصحة عصار كالتفصيل و حله الامم بحسن ان للاعتاق له شبيهة شبهة ناقص في انه
صح المشتري و شبه بالموت في ان الاصل هو الأدمى الحرة فكان التملك هو الثاني و مان
العتق فهو عود الى الحالة الاصلية فان كان بصورة العيب العيب العيب ذلك المشبهة فلا رجوع به
بجلاء الموت بعد روية العيب فان حتى الرجوع له ثابت له و ان كان قبل روية العيب
اعتبر هذه المشبهة حتى يكون له فيه حق الرجوع راجعاً لمسائل الاخر فلا رجوع بالنقصان فيها

(۷) عیب معلوم ہونے کے بعد بیچ دینا

نہ اور بعد عیب معلوم ہونے کے اس چیز کو بیچ دیا
تب بھی تمدن کے اور پھر سکتا ہے ان کے تمدن میں صورت
میں مشکی میں اس میں عیب نہیں ہو سکتا کہ جس کے عیب بیچ کے
نہیں لے سکتے تھا جس حق جو اس کے عیب میں باقی رہے ہاں
تو تمدن دیا یہ میں ہے کہ اگر کسی نے ہاں خرید لیا اس

تو قلعے کے اپنے ہاں لے لے گا پھر اسے بعد اس کے عیب
معلوم ہو تو اب نقصان کے اور نہیں پھر سکتا اور اگر وہ
نہ لے لے تو نقصان کا لعل پھر نہ ہے۔

(۸) نام کو آزاد یا دہر کرنے کے بعد عیب معلوم ہونا
اگر عیب معلوم ہوا تو اس کو آزاد یا دہر کرنے کے بعد عیب معلوم ہونا
وادی خریدی اس کو مودہ خریدی اس کو مودہ خریدی اس کو مودہ خریدی

کے عیب معلوم ہوا تو نقصان کا بدلہ پانچ سے پچھڑ سکا جہاں اگر
بل کے عوض میں اس کو زائد کیا یا اس کو نقصان کر لایا یا کم یا زیادہ کر

یا بعض اس میں سے کھالیا یا کچرا خرید کے اس قدر پہنچا کہ پست
کیا جہاں کے عیب معلوم ہوا تو نقصان کا عوض پچھڑ نہیں سکا۔

(۹) و ان شری بیضا او بطیخا و فداء او عمارا او جوزا لکسوفو جند فاسداً فله نقصانہ فی
المنصع بہ و کل تعدی فی غیرہ و من باع مشرکہ و رد علیہ عیب بقضاء و بالقرارد و بیعتہ او منکول
و رد علی بائعہ و ان رد مرضا لا اشری شیانم بائعہ فادعی المشتري الثاني عبد علی المشتري
الاول و ثبت ذلك بالبیئۃ او بالانکول او بالاقرار فقصی القاضی فرد علی بائعہ کان فی ان
بخاصم البائع الاول قال فی الہدایۃ مصرع القضاء بالاقرار انه انکر الاقرار فثبت بالبیئۃ فان
قول المشتري الاول اذا انکر القرارہ بالعیب فثبت هذا بالبیئۃ صراکالہ فخر عند القاضی فان
الثابت بالبیئۃ کما ثبتت ہمانا فثبت ان لا ینکون فی ولایۃ الفرد علی الشافع الاول سواء الفرع عند
القاضی او انکر القرارہ فثبت بالبیئۃ لان الاقرار حجتہ قاصرۃ قاضی لاندۃ فی قولہ معنی القضاء
بالاقرار انه انکر الاقرار فلما تبین لم یجعل الاقرار حجتہ معصمۃ ولم یقل ان الفرد علی المشتري
الاول رد علی بائعہ بل فی ان یخاصم بائعہ فان المشتري الثاني اذا ثبت ان العیب کان فی
بد المشتري الاول و رد علیہ فالمشتري الاول ان البت ان العیب کان فی بد بائعہ و رد علیہ
واللہ او لفرق بین القرارہ عند القاضی و بین البت القرارہ بالبیئۃ لہ اذا الفرع عند القاضی
یکون طائعا فی اخذ المبیع بخصار کما اشتری من المشتري الثاني فلا ینکون فی ولایۃ الفرد علی
البائع الاول اما اذا انکر القرارہ بالعیب فثبت بالبیئۃ لم یکن طائعا فی الاخذ فیکون الحجتہ
بحکم المبیع کانہ لم یبع فیکون لہ التخاصم مع بائعہ و لتبیل هذه المسائل فیما اذا ادعی
المشتري الثاني علی المشتري الاول ان العیب کان فی بد البائع الاول فثبت للمشتري
الاول ان یخاصم علی بائعہ اما اذا ادعی ان العیب کان فی بد المشتري الاول فلیس فی ان
یخاصم علی بائعہ اقول فیہ نظر لانه اذا ادعی ان العیب کان فی بد البائع الاول و اقام علیہ
البیئۃ و اقصی علی المشتري الاول فہذا القضاء لم یقض قضاء علی البائع الاول و هذه البیئۃ لم تقم
علی البائع الاول و لا علی البیئۃ لان ما یبھی علی الغائب لیس سببا لمبیدی علی الحاضر

(۹) اگر وہ خرید بوزہ وغیرہ کا عیب

ہوا اور اگر خرید یا کھری یا کھریا اور ثمر خرید یا فروزے کے
وقت پیدا خراب نکلا کہ کھلا نہ ہو سکتا کل قیمت پانچ سے پچھڑ
برے اور اگر کھلا نہ ہو سکتا سوائے نقصان کے باقی پچھڑ ہے۔
فائدہ۔ اور اگر بہت سی خراب نکلا تو حق جائز ہو
ہو سکتی جیسے سو خریدوں میں ایک باور برے نکلا وہاں

(۱۰) مشتری ثانی کے پاس عیب کا نکلا

اور اگر مشتری نے صحیح کو کچھ ڈھاندا مشتری ثانی کو اس میں عیب
معلوم ہوا اور اس نے گواہ قائم کئے اس بات پر کہ مشتری اول
نے اقرار کیا تھا اس میں عیب کا انہوں نے دیکھا تھا اس عیب
کو جب صحیح مشتری اول کے پاس تھی یا مشتری اول سے حم

طوبی کی بات پر کہ میرے پاس یہ عیب نہ تھا اور اس نے
میرے اس قسم سے ارادے سے بیع کو مشتری علی سے مشتری اول
کہا۔ یا تو یہ مشتری اول اپنے بیع پر اس لئے کہ میرے پاس

ہے اور اگر مشتری اول نے بی رضاعتی سے مشتری اولی
تے دوشے پھر مشتری اول اپنے بیع پر نہیں پھر سکتا۔
فائدہ۔ اور دراصل اس کی اصل میں مذکور ہے۔

(۱) فان قبض مشتری و ادعی عیبا لم یجبر علی دفع لعمد حتی یحلف بانعمه او یقیم بیعة فخر له
او یقیم مرفوع عطف علی قوله لم یجبر و لیس عطفاً علی قوله یحلف بانعمه لانه جبند بکون
العمد البیئة عایة لعدم الجور لان الام البیئة یتبھی عدم الجور فلیزوم الجور علی دفع الثمن عند اقامة
البیئة علی تعیب فالحاصل ان مشتری اذا ادعی عیبا یقیم بیعة علی دعواه و یورد ان لم یکن له
بیئة یحلف بانعمه انه لا عیب و حیند یجبر علی دفع الثمن لاللیل العیب فاحدا لا یمن ثابت
ام اقامة البیئة علی وجود العیب و عدم الجور علی دفع الثمن حتی یحلف ان ان نصف قوله او یقیم
لله وجه و هر ان یكون المراد بعدم الجور علی دفع الثمن عدم الجور علی دفعه بشرط ان یكون
التمن واجبا فیکون بیع و هو معناه احد الامرین اما ان یحلف علی انه لا عیب فحیند یجبر علی دفع
التمن و اقامة البیئة علی وجود العیب فحیند یفسخ بیع و لا یقیم الثمن واجبا فحیند یتبھی عدم الجور
بشرط کونه واجبا و عند غیبة شهوده دفع الثمن ان حلف بانعمه و لزم علیه ان نکلی ان قال
ال مشتری شهودی عیب دفع الثمن ان حلف بانعمه او لا عیب و ان مکمل الذبیع لیت العیب (۲) فان
ادعی انافه قام بیئة اولاً لانه فی عمده لم یحلف بانعمه یا نکه لقد بانعمه و سنده و ما انی قط او لانه من حی
الرد علیک من دعوته هذه ان لانه ما یبق عندک قط لا بانعمه تحد احد و علیه هذا العیب و لانه لقد
بانعمه و سنده و ما یبق هذا العیب انما لم یحلف به لیس نظر فی انی الاول یمكن ان لا یكون العیب
وقت البیع فیحذف بعد البیع من التسليم و علی هذا التقدير للم مشتری حق الرد بعیبا و اما فی الثاني
فلان البیان یمكن ان یاول کلامه ان یكون المراد ان العیب لم یکن موجوداً عند البیع و التسليم
معنی ان وجود العیب عند کل واحد منهما متف یمكن ان کان موجوداً عند التسليم لا البیع فان
لفظ هذا الاحتمال غایب فی قوله لقد بانعمه و سنده و ما انی قط و احد کل واحد منهما و ما انی عند
وجود کل واحد یمكن ان قد یبق عند وجود التسليم لا البیع لیس کلمة فقط تنافی هذا المعنی لانهما
موجودا لعدم السلب فی العاض و لکن المعنی هر سلب العموم و عدم عدم بیئة مشتری علی
الجور عند یحلف بانعمه عندهما انما تعلم ان انی عند و احتفظ علی قول انی حیثه قد ذکر ان
ال مشتری الام بیئة اولاً لانه انی عمده فان لم تکن له بیئة یحلف البیان عندهما انک ما یحکم ان انی
عند مشتری القول علیه السلام "البیئة علی الجدمی و لیجوز علی من انکر فکفر شیء یثبت بالبیئة
عند الجور علیما یجوز علی الجور علی انکر و اختلف الصلایح علی قول انی حیفة و و ح عدم

الاصحاحات ان الیمن لا یجوزہ الاعلیٰ المعصم ولا یجوز عصماً الا بعد فیم العیب عنده فلا یسکن
 البات هذا ما یختلف لانه دور اما البیة فقد تقام لیصیر عصماً نکل لا یختلف لیصیر عصماً والفرق ان
 وجوب الخلف ضرور فاذا لم یکن خصماً فلا وجوب الا واما ان یفرض علیه بخلاف اقامة البیة اذ المدعی
 محسور فی مقامتها ففی اهلون من الایام ان یفرض علیه فیمس لیس طریقه لایات کونه خصماً
 لا یختلف (۱۳) و اگر قال الذم بعد التفایض یحتک هذا المعصم مع آخر قال المشتري بل
 هذا وحده فالقول له ای اذا ظهر لی المبیع بعد التفایض عیب لیرده المشتري و یطلب فتمس لیلول
 الیایع هذا التمس مغایب بهذا الشرع مع شیء اخر و یقول المشتري بل هو مغایب بهذا الشرع وحده
 فالقول له مع الیمن لان الاختلاف وقع فی مقدار المغبوض فالقول للتفایض کما فی العصب
 و کذا اذا انفصل فی قدر التبعیع و اختلاف فی المقسوم ای انفق فی ان التبعیع شأن و امتناعاً علی
 المقسوم فکان المشتري قد صحت احدهما فقط و قال الیایع بل فیتمسها فالقول للمشتري علی عامر

(۱۱) قبضہ کے بعد عیب کا دعویٰ

اور جس شخص نے بیچ پر قبضہ کیا بعد اس کے اس میں عیب کا دعویٰ کیا تو قاضی مشتری پر واسطہ دے قیمت کے بڑھانے کے لیے اس بات پر کہ میرے پاس بیچ دار نے جو مشتری یا مشتری کو بیوا قائم کر دیا ہے کہ بیچ دار نے اسے کیا عیب دیا ہے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ اصل صورت میں قاضی جس بیچ کو مشتری سے دلا دے گا اور دوسری صورت میں دوٹے بیچ کو بھرا دے گا تو جب تک ان دونوں امروں میں سے کوئی امر نہ پایا جاوے قاضی مشتری سے قسم نہیں دلا سکتا کیونکہ احتمال ہے کہ وہ قسم سے انکار کرے اور یا مشتری کو بیوا عیب دار دے پر قائم کر دے اور اب فقہائے قاضی یہ عمل نہ دیا ہے۔

یہاں اور مشتری نے کہا کہ میرے گواہ عیب ہیں تو جس بیچ کے گواہ کرے بشرطیکہ وہ بیچ تمسکھا ہے عیب نہ ہو جسے یہ اور اگر بیچ نے قسم سے نکال کیا تو عیب ثابت نہ جاتے گا اور وہ مشتری کے پاس سے بیچ کو بھرا دیا جائے گی۔

فائدہ۔ تو اگر بیچ نے عیب نہ دے پر قسم کر لی اور مشتری کے گواہ عیب نہ تھے اس صورت میں قسم مشتری سے دلا دی جاوے گی عیب نہ کر بیچ اس سے نکلا دے گا اور بیچوں نے گواہی دی اس شخص کے عیب دار ہونے پر بیچ پس تو قسم بھرا بیچ سے لے کر مشتری کو دلا دی جاوے گی اور بیچ بیچ کو (کنہ ہے)

(۱۲) غلام پر قبضہ کے بعد مشتری کا دعویٰ

تو اگر مشتری نے بعد غلام خریدنے کے اور قبضہ کر لینے کے دعویٰ کیا اس بات کا کہ یہ بھگوا ہے تو بیچ سے قسم لی جاوے گی جب تک کہ مشتری گواہ نہ دلاوے اس بات پر کہ یہ غلام میرے پاس سے بھاگا ہے اور جب وہ گواہ پیش کرے تو قاضی بیچ کو اس طرف سے وقفہ دے کہ قسم نہ لی و یطلب عیانتا نے اس نام کو کہ بہرہ و نیاس کو مشتری کے اور جب تک کہ بیچ نہ بھرا تو بیچ اس طرف سے کہ قسم لے لی مشتری کو بیچ اس کے روکا نہیں بچتا اور میرے جس طور سے وہ دعویٰ کرتا ہے یا اس طرف سے کہ قسم لے لی کہ نہ بھرا تھا میرے پاس سے ہرگز (کیونکہ وہ بیچوں صورتوں میں بیچ کو

محکمش تاویل اور بات نہ سنے کی نہیں ہے کہ اس طور پر قسم سے کچھ ملے گا اور اس مرتب سے قسمت دیوے کہ قسم خدا کی جس وقت اس نے چاہا تو اس وقت غلام میں یہ عیب نہ تھا یا قسم خدا کی جس وقت بچا اور تسلیم کر لیا تو اس وقت یہ عیب نہ تھا۔

فائدہ: اس واسطے کہ دونوں صورتوں میں بارگاہ کو محکمش بات سنانے کی ہے کیونکہ اس صورت میں ممکن ہے کہ برکت کا عیب بعد بیع کے قبل تسلیم کے حادث ہو گیا ہو اس صورت میں اس کا کلام سنا دینا ممکن ہے اور مشتری کا حق در عیب باقی رہتا ہے اور دوسری صورت میں ہو سکتا ہے کہ مراد اس بات کی اس کلام سے یہ ہو کہ بھانسنے کا عیب بیع اور تسلیم دونوں کے وقت میں نہ تھا بلکہ ایک کے ساتھ تھا۔

۱۲ اور اگر مشتری کے پاس گواہ نہ ہو تو برکت پر اور بائع سے قسم طلب کرے تو صاحبین کے نزدیک حاشی و بک سے قسم لے لے اس بات کی کہ وائدہ میں نہیں جانتا اس بات کو کہ یہ غلام مشتری کے پاس سے بھانکا ہے تو اگر اس نے قسم کھا لی تو دعویٰ مشتری کا لغو ہو گیا اور دفعہ بائع نے اس قسم سے انکار کیا تو پھر دوسری قسم دی جاوے گی جو بعد گواہوں کے قضا ہونے کو دی جانی تھی۔ (یعنی اسی تین مرتب سے)

۱۳ اور دوم صاحب کے نزدیک ایک قول میں جب مشتری کے پاس گواہ نہ ہو تو بائع قسم یا بک نہ دی جاوے گی۔ فائدہ: اس واسطے کہ قسم مرتب ہوتی ہے دعویٰ صحیح پر اور دعویٰ صحیح نہیں ہوتا البتہ قسم اور مشتری کی قسم نہیں ہوتا بائع کا جب تک عیب ثابت نہ کرے بیع میں گواہوں سے اور یہاں

گواہوں سے عیب ثابت نہیں ہوا پس عطف نہ دی جاوے گی اور اگر دعویٰ بائع غلام نے بھانکنے سے ہووے تو قاضی بائع کو اس طور سے قسم دے گا کہ وائدہ نہیں بھانکا میرے پاس یہ ہے یہ مرد یا عی شریک ہوا ہے یعنی بائع ہوا ہے اس واسطے کہ چھوٹی میں بھانکا سب نہیں دیکھا بعد بیع کے ہوا ہے یا نہیں اور ایک قول میں قسم دانی جاوے گی سو فیق مذہب صاحبین کے (اور یہی مختار ہے)

(۱۴) بیع و مقبوض میں اختلاف

اگر ایک شخص نے ایک لونڈی خریدی اور مشتری نے لونڈی پر قبضہ کیا اور بائع نے اس کے شمس پر اور بعد قبضہ کر لینے کے مشتری کو اس میں عیب معلوم ہوا اور بائع اس پھر کرنے کو لے گیا اور بائع نے کہا کہ میں نے میرے ہاتھ لایا اور اس میں دو جڑیاں چکی تھیں ایک یہ عیب وار اور ایک دوسری اور مشتری نے کہا کہ نہیں تو نے یہی انکی ان واسطوں میں چکی تھی تو قول مشتری کا ساتھ قسم کے مستحکم ہو گا اور اگر بائع اور مشتری کا اتفاق ہوا اس بات پر کہ دو قطر پاں چکی تھیں لیکن مشتری یہ کہتا ہے کہ میرے قبضے میں ایک ہی آئی تھی اور بائع کہتا ہے کہ تو دونوں نے یہاں صاحب بھی قول مشتری کا قسم سے مستحکم ہوا اس لئے کہ اختلاف حد مقبوض میں ہے پس قول قاضی کا مستحکم ہو گا جبکہ اگر غصب میں اور اس طرح اگر قبضہ بیع کا اتفاق کیا اور اختلاف یا قدر مقبوض میں یعنی مشتری کہتا ہے کہ دونوں کو مل گیا یہ تو محرک ایک ہی پر میں نے قبضہ کیا اور بائع کہتا ہے کہ تو نے دونوں پر قبضہ کیا ہے تو بھی قول مشتری کا مستحکم ہو گا خلاف۔

(۱۴) ولواشتری عینین صفتاً و لیس احدهما و وجدہ لولایاخر عیاباً استقصا لورثتهما ولولایہما
 رعائصب خاصاً لان الصلعة تمسک بالقبض قبل القبض لا يجوز تفريق الصلعة وبعدها قبض يجوز
 (۱۵) وکلی روزنی لیس ان وجد بعضهما وکله لولایه لانه اذا کان من جنس واستظهر کسبه
 واحد ولیل هذا اذا کان فی واحد واحد حتی لو کان لی وعتیر لیس بمنزلة عینین لولایه الذی لیه
 العیوب (۱۶) ولواستحق بعضه لم یرد علیه بخلاف الغرب لانه لا یضرب فی بعض الاستحقاق لا یمنع
 تمام الصلعة لان تمامها من ماء العائض و هذا بعض القبض مالو استحق البعض قبل القبض للیستحوی
 حق الفسخ فی البقی لتعریق الصلعة قبل التمام اما فی الغرب فلیبعض بعضه لولایه التجوز فی البقی
 (۱۷) ولفلایه العیوب وکوبه فی حاجه وضاء ولورکب لولایه فوسقه او شراء علفه ولا یقله منه فلا
 (۱۸) ولولقطع بعد لیس لولایه سبب کأن علی بعضه وده واخلطه لولایه صورة القطع اما فی القتل
 فلا یقل الاختصاص عند فی حیة لان هذا بمنزلة الاستحقاق عنده واما عندهما فیرجع بالمتبعان لان
 هذا بمنزلة العیوب لیس لیس بولایه هذا العیوب ثم یلایه العیوب فلیخص البقی لغاوت مالیهما کما لولایه
 جلیه جلیاً لیس لیس فی یدیه بالولایه لانه یرجع بفضل ما بین لیسهما حاملاً و غیر حامل و لای حیة ان
 سبب الهلاک کان فی بدالبع لا لولایه لیس فی یخصشتری یكون مضافاً الی ذلک السبب بخلاف
 الحسل لان الحسل لیس سبباً للهلاک (۱۹) ولولایه و بری من کل عیوب صح و ان لم یضرب
 عدالت لیس لا یصح بناء علی اصله ان البراءة من الحقوق المجعولة لا یصح عنده و عندنا یصح
 اذا سقط المجعول لا یضرب لانه لا یضرب الی المناقضة ثم هذه البراءة لا تشمل العیوب الموجودة و ایضا
 العیوب الحادث قبل القبض عند ابی یوسف و عند محمد و رحمہ الله لا تشمل العیوب الحادث

(۱۴) دو میں سے ایک میں عیب نکلتا

اور اگر وہ غلاموں کو ایک ہی مرتبے میں خریدے اور ان میں سے ایک پر قبضہ کیا اور کسی میں عیب معلوم ہوا تو چاہے دونوں کو رکھے ہر چاہے دونوں کو بیکسرہ سے اور اگر دونوں پر قبضہ کر لیا تھا تو صرف عیب اور کو بیکسرہ سے (اس واسطے کہ پہلا صفت سبب قبض کے تمام ہو گیا ہے تو تقریبی صفت میں کچھ ناست نہیں۔

فائدہ:- اور یہ نہیں کہ اگر کسی کو ایک کو بیکسرہ سے ایک کو رکھ لے اس واسطے کہ انکی صفت یکے تمام نہیں ہوا ہے سبب عدم قبض مشتری کے دونوں ملا سوں پر تو ایک کے بیکسرہ میں تقریبی صفت لازم آتی ہے تو تمام کے اور وہ جائز نہیں چاہے۔

(۱۵) موزون اور مقدور میں عیب نکل آتا

جو چیز پ یا ل کے کئی ہے (جیسے غلو وغیرہ) اگر اس میں سے کسی قدر میں عیب پایا یا تو خلوہ سارے کو بیکسرہ سے خواہ اس کو رکھ لے۔

فائدہ:- مثلاً اس بھر گیوں خریدے اور میر بھر میں اس میں سے کچھ عیب معلوم ہوا تو چاہے کل کو یا کسی کو رکھ لے چاہے کل کو رکھے اور یہ نہیں جو کسا کہ جتنا عیب دار ہے اس کو یا کسی کو رکھ لے اور باقی کو رکھ لے۔

نہ اور بعضوں نے کہا یہ عیب ہے کہ وہ سامی چیز ایک ہی طرف میں ہو اور اگر وہ غرضی میں علیحدہ ہوں تو وہ ہرگز دو عیبوں کے ہے۔ (جیسے دو بڑے گے ہیں کے ہر دو)

میں کسی عمر کے ہوشیار عیب کی طرف کو بھرنے کا ہے۔

(۱۶) مہج میں کسی کا حق نکل آنا

اور اگر مہج میں کسی قدر دوسرے کا حق نکل آوے اور مہج میں مہج پر قبضہ کر چکا ہو تو اس کو یہ اختیار نہیں کہ جس قدر اعتقاد حق سے ملے رہے ہائے کو بھیر دے اور اگر جس قبضے کے اعتقاد ثابت ہوے تو مہج میں باقی کو اپنی طرف سے ہٹا دے۔ ہر مہج اگر کچھ اور اس میں خود کو کچھ اور دوسرے کا حق ہو مہج کو اختیار ہوگا کہ باقی کو بھیر دے یا پس کر دے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ مہج اگر کچھ نہیں ہے لکھنا اور غیر ہے تو اس میں خود داخل جانا مہج کو کبھی نہیں کرتا اس واسطے کہ اس کو مہج ہائے سے بھیر لکھا دے کچھ سے میں بعض مہجوں کو خود اس میں داخل چاہے تو ضرور کرتا ہے۔ اس واسطے کہ مہج میں کسی حق پر قبضہ کرنے کے لئے خود وہ عیب نہیں ہے۔

(۱۷) مہج کے عیب کا علاج کرنا

یا اسے استعمال کرنا

اگر ایک خود غریب کر اس میں عیب پایا اور بھرا اس کا علاج کیا یا اپنی حاجت کے واسطے اس پر سوار ہو کر خود اس کا عیب سے گاس لئے کہ بد رفتا ہے اور اگر سوار ہو اس کے بھیر نہ کرے۔ لے یا اپنی ہا۔ نہ لے لے یا چارہ دے نہ لے لے جب علم چاہے چارہ دے یا اور باقی چارہ مانگن نہ ہو۔ (مثلاً دو گھوڑا شہر کو بھیج سوار ہوئے نہ چلے یا مہج میں چلے سے جائز ہو) تو زیادہ سافہ نہ ہو گا۔

(۱۸) مہج کے پاس غلام سے قصاص لیا جانا

اگر غلام نے بائع کے پاس چوری کی تھی یا غلام نے خود

اور مہج کے پاس تو اس کو اس کا ہاتھ کاٹنا یا خون کے عوض میں سوار ہونا یا تو اس سوار میں مہج میں غلام کو بھیر دے اور دونوں سواروں میں بائع سے مہج بھیر دے امام صاحب کے نزدیک اور صاحب کے نزدیک اس کی قیمت دونوں حالت کی لگا کر جو بھیر دے اور بھیر دے۔

فائدہ۔ یعنی وہی غلام کی اس سارق نہ ہو تو کیا قیمت ہے اور اگر سارق ہو تو کیا قیمت ہے لگا کر اس کو بھیر دے اور اگر سارق نہ ہو تو کیا قیمت ہے امام صاحب کے ساتھ قائل صاحب امام کی

جو چاہے ایک نوڈی حاسہ خریدی اور مہج کے پاس آکر عیب زدگی کے مرتبی

فائدہ۔ تو امام صاحب کے نزدیک مہج کی حق نہیں بھیر دے اور صاحب کے نزدیک وہ سوار اور غیر مال کی قیمت لگا کر اس کی چھٹی قیمت جو ہے اس قدر بھیر دے۔ ہا۔

(۱۹) بائع کی مہج کے عیب سے برأت

اور اگر بائع نے وقت بیع کے بعد یا اس میں بیع کے سبب عیبوں سے بری ہوں اور مہج نے اس کو مہج کر لیا تو یہ کہنا درست ہوگا اب کسی عیب کی جہت سے بھیر نہ کرے گا اگرچہ بائع نے نہ وہ عیب کا نام لیا ہو اور نہ نام شافی کے نزدیک درست نہیں اور بائع سبب عیبوں سے بری رہے گا خواہ وہ عیب وقت بیع سے ہو یا بعد بیع کے بعد بیع کے بعد ہو اور ایک امام ابو حنیفہ کے اور امام محمد کے نزدیک جو عیب بعد بیع کے نقل نہیں کے حادث ہو گیا اس سے بائع بری نہ ہوگا۔

فائدہ۔ وہی کو یہ فرق کا رہی تو اس سے امام ابو حنیفہ کے

جواب۔ ہر مطلقہ کو پہنچے ہیں جس سے ملک نے نہ ہو کر ڈال دیا
میرے مرنے کے بعد وہی اور ہر شہید وہ ہے جس سے ملک
کے کارکنوں کی طرف سے ہلکا کر دیا تو تو ان کو دیا ہے وہاں بیوی
میں تو ہر بیوی تو تو ان کو دیا ہے اور ہر بیوی نے تو ایک بیوی مطلقہ
ہر بیوی میں چار ہے اور ہر بیوی وہ حضرت سے تو تو کوئی کتاب
اختلاف میں نہ بیچ دیا جاسکے کہ ہر مرد سے دیا جاسکے کہ کاتب و زار
مرد سے کاتب سے ہے وہاں کوئی کتاب و زار نہیں ہے۔

(۶) مکاتب کی بیع

اور ہر بیوی۔

جواب۔ ہر بیوی کو پہنچے ہیں جس سے ملک نے نہ ہو کر ڈال دیا
میرے مرنے کے بعد وہی اور ہر شہید وہ ہے جس سے ملک
کے کارکنوں کی طرف سے ہلکا کر دیا تو تو ان کو دیا ہے وہاں بیوی
میں تو ہر بیوی تو تو ان کو دیا ہے اور ہر بیوی نے تو ایک بیوی مطلقہ
ہر بیوی میں چار ہے اور ہر بیوی وہ حضرت سے تو تو کوئی کتاب
اختلاف میں نہ بیچ دیا جاسکے کہ ہر مرد سے دیا جاسکے کہ کاتب و زار
مرد سے کاتب سے ہے وہاں کوئی کتاب و زار نہیں ہے۔

(۷) شراب اور خمر کی بیع

جواب۔ ہر بیوی کو پہنچے ہیں جس سے ملک نے نہ ہو کر ڈال دیا
میرے مرنے کے بعد وہی اور ہر شہید وہ ہے جس سے ملک
کے کارکنوں کی طرف سے ہلکا کر دیا تو تو ان کو دیا ہے وہاں بیوی
میں تو ہر بیوی تو تو ان کو دیا ہے اور ہر بیوی نے تو ایک بیوی مطلقہ
ہر بیوی میں چار ہے اور ہر بیوی وہ حضرت سے تو تو کوئی کتاب
اختلاف میں نہ بیچ دیا جاسکے کہ ہر مرد سے دیا جاسکے کہ کاتب و زار
مرد سے کاتب سے ہے وہاں کوئی کتاب و زار نہیں ہے۔

جواب۔ ہر بیوی کو پہنچے ہیں جس سے ملک نے نہ ہو کر ڈال دیا
میرے مرنے کے بعد وہی اور ہر شہید وہ ہے جس سے ملک
کے کارکنوں کی طرف سے ہلکا کر دیا تو تو ان کو دیا ہے وہاں بیوی
میں تو ہر بیوی تو تو ان کو دیا ہے اور ہر بیوی نے تو ایک بیوی مطلقہ
ہر بیوی میں چار ہے اور ہر بیوی وہ حضرت سے تو تو کوئی کتاب
اختلاف میں نہ بیچ دیا جاسکے کہ ہر مرد سے دیا جاسکے کہ کاتب و زار
مرد سے کاتب سے ہے وہاں کوئی کتاب و زار نہیں ہے۔

(۸) وبيع من ضم الي حوزة كفة حسب المي من ان مبيع لمن كل (۹) وبيع من ضم

الي مبيع او في غيرة محضه لان العذر محل للبيع عبد البصر ففلا لا يصرح الي غير

كذلك ضم الي وقف في الصحيح (۱۰) وبيع العوض بالخمر وعكسه اي البيع فاسد

في العرض حتى يعجب فيمنه قد انقضت وبيعك هذا بالقبض لكن البيع من المبيع داخل حتى

لا يملك على المبيع (۱۱) ولم يجر بيع سبك له بصد او صد الي في خطرة لا يوجد

عليها ملاحجة وبيع ان احدهما بلا حيلة لا لا داخل بصد ولم يصد منه حله حتى لو من بصد

وسد مدخله حوزة بصد لان ماله من فعل احبازي موجب للسبك واعلم انه ينقسم

كثيرا من سبكات في سبك واحد وقال لم يجر لكن لم يجر ان البيع داخل او فاسد وانما يجر

ذلك ان شاء الله تعالى فبيع السبك الذي لم يصد بصد ان يكون بيع باطلا بصد الا ان

مالدراهم والدخیر ویکون فاسداً اذا کان بالغرض لانه مال عمر مضمون لان المضمون مالا حراماً ولا حراماً فيه ومال السبک الذی صید والقری فی حظيرة لا یؤخذ منها بلا حيلة یتبع ان یتکون البیع فيه فاسداً لانه مال مملوک لکن فی نسلیه عسر (۱۱) ولا یتبع عسر فی الهوا یتبع ان یتکون مغللاً کبیع انصب قبل ان یصلاد (۱۳) وبع الحمل (۱۲) وانتاج یتبع ان یتکون مغللاً لان النتاج مضمون فلا یتکون مغللاً والحمل مشکوک الوجود فلا یتکون مغللاً (۱۵) والیس فی الصرع (۱۶) ذکره فی عین احدهما انه لا یضم انه لمن اودم الزرع فعلی هذا یطل البیع لانه مشکوک الوجود فلا یتکون مغللاً والثانی ان الثمن یزید شیئاً فشیئاً لمسلک البایع یحفظ بملک المشتري

از آراء سے کسی اور اس کا مالک ہو جاوے گا تب تک شراب میں باطل ہے یہاں تک کہ میں شراب کا مالک نہیں ہو سکتا تو جس کی طرف سے شراب ضرری ہے وہ اس کی قیمت دے گا۔

(۱۱) شراب سے پہلے پھل کی بیع

اور پھل سے بیع پھل کی رو یا میں پھل ذکر کے اثر رو یا اثری کے بدلے میں دودے اور فاسد ہے اسباب کے بدلے میں۔

فائدہ: اس واسطے کہ روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا عظیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: خریہ و یجلی کو پانی میں چٹک میں سے خطر ہے کبھی جھوکا ہے۔ روایت کیا اس کو امام احمد نے اور اشارہ کیا اس طرف کہ موقوف ہیں اس کا صواب ہے اور روایت کی امام ابو یوسف نے کتاب الخمر میں عزمین قطب سے کہ فرمایا انہوں نے نہ عجزم پھلی کو پانی میں چٹک دودھ کا ہے اور کھانا اس کے ان کے مسوا سے

اور اگر پھل کو فکا کر کے ایسے گڑھے میں ڈال دیا کہ بغیر ہل و پھیر کے اس کو نکال سکتے ہیں تو اس کی بیع جائز ہے اور بغیر جال یا غصت کے نہیں کچھ سکتے ہیں تو فاسد ہے اور پھلیاں دریا سے ایک طرف گڑھے میں آن کر قلع ہو رہی ہیں اور اس کی راہ دیا کی بند کر دی تو بیع اس کی جائز ہے ورنہ جس سے اور میں باطل ہے۔

(۸) آرزو اور غلام کو اور

بکری و حر وار کو ملا کر بیچنا

اور اگر بارے نے آرزو اور غلام کو ملا کر بیچا یا اگر کسی بکری اور حر وار کو (جس پر قصہ اللہ کا ہے) بیک کیا کیا تو سے یا اگر کسی کے نام پر بیچا گیا جو سے یا دونوں کے کر گیا تو دونوں کی بیع باطل ہوگی اگرچہ ہر ایک کی قیمت طہرہ کر دی ہوگی۔ فائدہ: حجازیوں کے کہ چچاش کے ان دونوں کو بدلے میں اور بیو کے ایک دہ بیعت ہے نہ ہر ایک کی اور ایک۔ یہی ہر دو کی۔

(۹) غلام و حر کو ملا کر بیچنا

اور اگر غلام اور حر کے ساتھ خروار یا غلام کے ساتھ ملا کر بیچے یا اپنی ملک کو شے دگی کے ساتھ ملا کر فروخت کرے تو غلام اور حر کی ملک کی بیع درست ہو جائے گی اور حر اور دوسرے نہ ہو سکی اور بیعت کی بیع جائز نہ ہوگی۔ فائدہ: اگرچہ ہر ایک کی قیمت طہرہ مل جائے نہ ہو۔

(۱۰) شراب اور سامان کا مبادلہ

اور اسباب کا بیچا بدلے میں شراب کے یا شراب کا بدلے میں اسباب کے فاسد ہے۔

فائدہ: لیکن یہ بیع فاسد ہے اسباب میں تو اگر ضروری اسباب پر قطع نہ کرے اس صورت میں اس کی قیمت میں ہے

(۱۲) اڑتے پر تودہ کی بیچ

بیچ، دوا میں اڑتے جانور کی۔

فائدہ۔ اس واسطے کو چلن بکڑانے کے دوحک میں نہیں آئے اور بعد بکڑانے کے اگر چھڑا دیا جائے تو وہ بھی جائز نہیں اس واسطے کہ اس کی تسمیم پر قہر نہیں ہے اور بیچ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بیچ سے روایت کی اس کو مسلم نے ابو ہریرہ سے اور اگر وہ پر ہمہ طور دیا ہو کہ وہ بیچ سے بلا ہو اور اس کے بلائے سے چلے آتا ہو تو بھی تکلف کے قہر پر ہے بیچ اس کی روایت نہیں آئی۔

(۱۳) بچہ کی بیچ جو ابھی پیٹ میں ہے

اور باطن سے بیچ کی پیٹ میں۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ حدیث ابی سعید میں ہے کہ بیچ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خریدنے سے اس چیز کے جو پیٹ میں ہے چر پاؤں کے یہاں تک کہ نہیں روایت کیا اس کو انہی جگہ نے اور روایت کی پر اور نہ ابو ہریرہ سے کوئی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ کیا ہے اس چیز کی جو زکری پشت میں ہوئے اور مادہ کے شکم میں۔

(۱۴) تہاج کی بیچ

اور بچے کے پیٹ کی

فائدہ۔ یعنی جیسے پیٹ کے بچے کی بیچ باطن سے دیکھے گئی اس بچے کے پیٹ کی جس کو عربی میں بطن اور بطن الخلف کہتے ہیں روایت کی بخاری اور مسند سے ابن عمر سے کہ بیچ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ سے بطن الخلف کی یعنی دلمہ الولہ کی اور ابن عمر سے بطن الخلف کے یہی تھی مصنف عبد الرزاق میں مسند صحیح بخاری ہیں اور یہی موقوف ہیں اہل بیت کے اور خرب ہیں از روئے قضا کے اور اسی طرف گئے ہیں امام احمد اور امام شافعی اور مالک نے اس حدیث کے معنی یہ

بیان کے قیام کہ جس چیز کو خریدے اس سے روایت ہے کہ جب اس کو بیچ جائے تو وہ بھی جائز ہے اور بکڑانے کا بیچ اس وقت میں راموں کو تو یہ بیچ بسبب جہالت یہاں کے فائدہ ہے۔ تہاجی

(۱۵) دودھ کی بیچ جو ابھی ٹھن میں ہے

اور چار نہیں بیچ دودھ کی ٹھن میں جانور کے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ حدیث ابی سعید میں ہے کہ بیچ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ سے اس چیز کی جو ٹھنوں میں جانور کے ہے اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ بیچ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے کہ بیچا جاوے جو یہاں تک کہ کھانے کے قابل ہوئے اور بیچ کیا جاوے اس بکڑی کے بیچ پر اور دوا میں روایت ہے کہ اس کو ضرر آئے تھم اس واسطے کہ اور روایت ہے اور کلام اس کو ابو ہریرہ نے اسرائیل میں تسمیم کے اور میں روایت ہے کہ اس کو موقوف ابن عباس پر اس وقت سے اور روایت ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے روایت کی ابن عباس سے کہ انہوں نے مصنف میں روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیچ کیا آپ نے اس بات سے کہ بیچا جاوے دودھ ٹھن میں اور گوشت بکری میں چربی اس کی یا مرغی اس کے یا اس کے کے یا کھانے اس کی جب زندہ ہوئے یا آتا ہو اس میں یا کھانے دودھ میں۔

(۱۶) ٹھنوں کے دودھ کی بیچ کیوں جائز نہیں

جاننا چاہئے کہ دودھ کی ٹھن میں بیچ جائز نہ ہونے کی دو وجوہیں ہیں ایک یہ کہ معلوم نہیں کہ ٹھن کے دودھ سے یا خون سے یا اس کو اس صورت میں بیچ باطن ہونی چاہئے اس واسطے کہ اس کے وجود میں شک ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ دودھ خود تھن سے ہوتا جاتا ہے تو بعد از روئے کے پسلیاں بڑھ گیا تو ملک بال کی مشغری کی ملک سے نکلے ہو جائی اور بعد چھین سے کہ بیچ جائز نہ ہو۔ فائدہ۔ اسی واسطے ہم نے اس کو جائز نہیں کیا تاکہ دونوں صورتوں کو شامل ہو جائے۔

(۷۱) والنسوة علی طهر الغنم لانه یقع الذراع فی موضع القطع وتکلی شیء یضمر الی المتاعه فهو فاسد (۱۸) وجذع فی سبعة ذراع من ثوب ذکو موضع قطعه او لافان البیع فیہما فاسد و لمرکز ثوب بصره القطع و یعد صحیحاً ان قطع او قطع الزراع قبل قسح المستری لان المقصد فیزال و صریح الفانص وهي ما یحصل من القصد بفساد الشکة مرة و هذا البیع یسیر ان یکون مایطو المائد کر هی: النظر فی الهواء (۹) ای: لمرایة و هی جمع النسر علی النحل بمنز معنوا ضعل کیلہ عرصاً مثل کیلہ حائل من النحر علی النخیل و عرصاً لمرکز المثل ان یکون النسر علی النخیل مثلاً بطریق الحرص لکیلی النسر المجد و فہذا البیع من البیوع الفاسدة بشکة الربوا (۲۰) و لعل الفاسد و الفاء الحیر و المتبادلة و هی ان یستأوا مصلحاً لزم البیع ان یفسد المستری و یرجع علیها صحیفاً او یفسد البائع الیہ فہذا البیوع فاسدة لان العقد البیع معنی باحد ہذا الاقلان لیكون کاشعاً

(۷۱) اذن کی بیع چیتہ پر

اور فاسد ہے بیع اذن بجزیر کی بیع پر اس لئے کہ محل قطع میں بخل ہوگا اور جس بیع میں بخل ہوگا وہ فاسد ہے۔

فائدہ: اور بسبب حدیث ابن عباس کے جو ارشاد فرمائی۔

(۱۸) چیت کی ایک کڑی یا تھانے کے ایک کڑی کی بیع

اور ایک کڑی کی چیت میں اور ایک کڑی کڑے میں اگر چہ اس کے نہ کے بلکہ چان یا ہوا سے یا نہ میں کی ہوا سے بھی ہو جائے لیکن اگر بائع نے غنم خرچ کرنے کے مشتری کے کڑی کو اکھاڑ دیا یا ایک کڑی کڑے کا نہ یا دار یا اس سے بیع اس چیز کی جو کھادی کے ایک بار جال مٹانے میں چھپے۔

فائدہ: اس مسئلے کا ان میں جو کھادی اور بیع کا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کھادی خریدا اسلئے ہے کہ غنم باری کی ایک بار کے غنم کی کہ کھادی کھادی سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث ابن عباس سے روایت کیا اس کو الیہ بائع نے

(۱۹) بیع حراہ

اور فاسد ہے بیع حراہ اور وہ یہ ہے کہ درخت پر کی بھجور کی بیع ہوگی۔

فائدہ: وراہی طریق سے کاٹا یعنی گیسوں کو بانی میں بیچے اس

کیوں کے بدلے میں جو کھادی کے الگ کئے جی ہوگی سے اور یہ کھادی جو کھادی ہے اس واسطے کہ اس میں گنم یا گنم کا ہے۔ بسبب شہادت پوری کے اور اس واسطے کہ بیع کیا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع حراہ اور کھادی سے روایت کیا اس کو مسلم نے ابو ہریرہ سے اور روایت کیا اس کو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے حاکم سے اور صحیح کہا اس کو ترمذی نے۔

(۲۰) بیع ملا مسہ بیع حصاة اور متبادہ

اور وہ حدیث صحیح ملا مسہ اور بیع حصاة اور متبادہ کی اس لئے کہ بیع متبادہ ہونی ہے مثلاً ایک غنم کے ان غنم سے مثل بے کے۔

فائدہ: یہ بیع بیع مبادلہ کی طرح نہ جالیت میں بیع ملا مسہ اسے کہتے ہیں کہ بائع کو مشتری نے غنم کی ایک چیز کا اس شرط پر کہ جب اس کو مشتری چھو لے تو بیع لازم ہو جائے اور بیع حصاة اسے کہتے ہیں کہ مشتری جب اس پر کھڑے کھڑے تو بیع لازم ہو جائے اور بیع متبادہ یہ کہ جب بائع بیع کو مشتری کے پاس بھیک دے تو بیع لازم ہو جائے اور بیع کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے روایت کی حدیث نے حدیث ابن عباس سے روایت کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملا مسہ اور متبادہ سے اور روایت کی مسئلہ اور چاروں صحابہ غنم نے ابو ہریرہ سے کہ بیع کیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع حصاة سے۔

(۲۱) ولا یباع ثوب من ثوبین الا بشرط ان یأخذ ایهما جزءاً ولا المرأی ولا اجازتها یباع المرأی ای الکلا باطل لانه غیر محرز وعلما جازتها فلا یباع اجازة علی استهلاكه (۲۲) ولا التحل الایع الکواراة الکواراة بالضم وکشدید معسل التحل اذا سعى من طین هذا عند ای حیفة و ای یوسف فیبع ان یتكون البیع باطلاً عندهما لعدم الحال المقنوم وعند محمد و الشافعی یجوز الاکان محزراً (۲۳) ودر القرویضه فعند ای حیفة یبعهما باطل وعند ای یوسف یجوز ان ظهر الغزو علی محمد یجوز مطلقاً (۲۴) وانیق الاممن زعم انه عند زعم ای قال فیهذا یبع فاسد لوجود الحال المقنوم الا انه لاقدرة علی تسلیمه فانه اذا مال المشتري انه عادی فح یجوز (۲۵) وکن امرأة فی فلاح لعل قال فی فلاح لان بیع المن فی التصرف و ذکر قلین امرأة انما یطل بیعه لانه من اجزاء الادسی فلا یتكون ما ذر له خلاف الشافعی و عند ای یوسف یجوز بیع لس الامة اعصاب اللحوء بالکل ولا می حیفة ان ارنی غیر غازل می اللحن علی بالیة علی اصل الادمية (۲۶) و شعر الخنزیر فان البیع فیه باطل و ان حل الانتفاع به للحوز ضرورة (۲۷) ولا شعر الادسی فان بیعه حش ولا الانتفاع به ولا جلد السیة قبل ذبده فان بیعه باطل و ان صح بیعه و الانتفاع به بعده (۲۸) کعظمتها و عصبها و صوفها و شعرها و لرنها و ورمها فان بیع هذه الاشياء صحیح و کذا الانتفاع به لانه الموت غیر حائل فی هذه الاشياء (۲۹) و ان قبل کالسبع خلطاً لمحمد حتی یجوز بیع عظمه و الاضغ و بعضه خلافاً لمحمد فانه کالخنزیر عند

(۲۱) ایک کی بیع دو کے بدلے بلا تعین

اگر کسی جائزے پر چنانچہ کپڑے کا دو کپڑوں سے بدلے تعین کر لیا جائے کہ دو کپڑے مشرقی جس تو چاہے اور باطل ہے چنانچہ گھاس کا زمین میں اس واسطے کہ وہ غیر محفوظ و متغیر ہے۔

جائداد میں کوئی ایک یا اس کے بدلے کو دو یا اس کی اجوداؤں سے زمین میں فائدہ نہ اس واسطے کہ روایات سے اس کی اجوداؤں سے زمین میں جو زمین حقائق سے انہوں نے اپنی فراش میں جہان میں زیور سے انہوں نے ایک مرد سماجی سے کہا کہ جہاں کیا میں نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جس مرتبہ ساتھ تھا میں آپ سے کہہ رہا تھا تھے مسلمان شریک ہیں میں ہیں بیڑوں میں باقی اور کھائیں اور آگ میں نہ رہا ہے کیا میں کو اہم ان کے سند میں اور ان قابل شیعہ نے مصنف میں اور اسناد کی این خریدی نے

کامل میں انہوں میں میں سے کہ بربر ماوی اس حدیث کا فائدہ سے اور مجوں و سماجی کا مضامین۔

(۲۲) شہد کی بیع مکھیوں سمیت

اگر باطل سے بیع شہد کی مکھیوں کی کہ جب ایک جھٹے میں شہد اور مکھیوں دونوں میں بیع مکھیوں کی بھی بہ بیعت شہد کے جائز ہو جائے گی اور امام نووی نے فرمایا کہ شہد کی بیع مکھیوں کی جب محفوظ و مفید رہا مستمسک ہو جائے تو اس کے لئے کوئی ہے اگر نہ ہو

(۲۳) ریشم کے کیڑوں کی بیع

اگر ریشم کے کیڑوں کی اور اس کے حرکت کی (یعنی جس کے اندر ریشم کے کیڑے پیدا ہوتا ہے) امام صاحب کے نزدیک صحیح ان کیڑوں میں ریشم کے آلودہ بیع کیڑوں کی ریشم کی بیعت میں درست ہے اور امام نووی نے فرمایا کہ ریشم کے کیڑوں میں درست ہے۔

فائدہ۔ ہر ایک قتل ہے سزا کا تھا کہ اس پر فتویٰ ہے درخت

(۲۳) بھاگے ہوئے غلام کی بیع

اور بھاگے ہوئے غلام کی بیع ناجائز ہے۔ (اس واسطے کہ حدیث ابی سعید میں ہے بیع کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلام کی بیع سے روایت کیا اس کو ابن عباس نے تحریر فرمایا ہے اس کے پاس گمان ہوا اس غلام کے ہونے کا (اس واسطے کہ وہ شہری کے حق میں جا کا ہو انہیں ہے بلکہ اس کے بعد میں ہے)۔

(۲۵) غور سے دو دھ کی بیع

اور پائل ہے بیع غور سے دو دھ کی اگرچہ برتن میں اور اس نے کہ وہ تیرہ ڈال کی ہے وہی نہ ہو گا ہاں یا بدعتی فائدہ۔ اور اہم ابی یوسف نے نزدیک لوبغی کے دو دھ کی بیع جائز ہے واسطے اعتبار ہرگز کے ساتھ کلی کے دو دھ م تانفی کے نزدیک مطلق جائز ہے۔

فائدہ۔ اور یہ کہ نہ سب کی طرف گئے ہیں نام حنا اور مالک بیع اٹھ دھ میں ہے کہ بیع اٹھ دھ بیع غور سے دو دھ سے آہم ہے یہاں تک کہ بعض شایگانے آنگھ میں ڈالنے کے لئے بھی بیع کیا ہے اور بعضوں نے جائز رکھا بعد کے واسطے۔

(۲۶) سوار کے بالوں کی بیع

اور پائل ہے بیع سوار کے بالوں کی (اس واسطے کہ بعض انہیں ہے کہ سوار سوار بیچنے کے لئے اس سے اٹھاں چاڑھے۔

فائدہ۔ اور اگر انہیں بدول خریدے نہ ملے تو سبب ضرورت کے خرید اس کی جائز ہے اور بائع کو اس کی بیع حرام ہے تو اس کی قیمت حلال نہیں بائع کے لئے اور پائل اس کا پانی کہ بھول بیچ نہیں آ رہا ہے۔ چہ اہم ابی یوسف نے نزدیک خلاف مام ہرگز کے درخت

(۲۷) آدمی کے بالوں اور مردار کی کھال سے اشعار

اور پائل ہے بیع آدمی کے بالوں کی اور حرام ہے بیع انہاں میں سے اور بھی پائل ہے کہ سوار کے جانور کے کھال کی بیع ناجائز ہے۔ فائدہ۔ اس واسطے کہ روایت کی ترمذی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمائی ہے کہ آدمی کے بالوں سے پائل کتاب اور یونس نے عبد اللہ بن قیس سے کہ آدمی کے بالوں سے پائل کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس مومنوں کی کہ بیع نہ تھا اور مردے کی کھال سے بیع ناجائز ہے۔ فائدہ۔ اور یونس نے فرمایا کہ اس کو بیچنا اور کام میں لانا درست ہے۔

فائدہ۔ اور یونس اس کی کتاب الطہارۃ میں تحریریں اور فتویٰ دلیل یہ ہے کہ روایت کی بخاری و مسلم نے عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت یونس کی ایک لوبغی کو ایک بکری کی حصد سے میں اور وہ مرگئی تو کڑے میں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا آپ نے کیوں نہیں کی عمر نے کہ اس کی اور بافت کر کے بیع نہ تھا۔ کہا صحابہ نے کہ وہ مرد ہے فرمایا آپ نے کہ مردے کا صرف کھانا حرام ہے۔

(۲۸) مردار کی ہڈی وغیرہ

اسی طرح مردار جانور کی ہڈی اور اون اور چنے در پائل اور سبب سے بیع لینا اور ان کا بیچنا جائز ہے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ ہر سب چیزیں پاک ہیں اور پائل اس کی کتاب الطہارۃ میں تحریریں ان میں عزت نہیں کرتی۔

(۲۹) ہاتھی کی ہڈی وغیرہ

اور ہاتھی جس درندوں کے پاس کی ہڈی کا بیچنا مردار سے بیع لینا درست ہے محمد بن عبد اللہ نے نزدیک جائز نہیں۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ امام محمد کے نزدیک ہاتھی جس سور کے نہیں انہیں چار سبب مردار سبب ہے اور اسی کی سبب ہیں بہت سی اہل بیت جن کا بیع فعلی باعث میں کتاب الطہارۃ سے گزارش

(۳۴) تیل و مرن مسیت قولنا

تیل کو اس طرح خریدا کہ یکن سبت قوال یس کے اور
بڑا حق کے کوئی ستر پانچ میر خریدا۔ میر کے خواہاں حق پانچ میر کا
جو روئے نہ تو یہ فاسد ہے اور اگر کسی طور پر خریدا کہ خیراتہ و خالی
یہ حق کا ان سے جاتا حساب مل کر اگر کسی سے نہ روئے راست ہے۔
فائدہ اس کے واسطے کہ چہا قیل خلاف دستور اور خلاف
مستحق عقد ہے کیونکہ افعال ہے کہ حق پانچ میر کا سودا۔ سودا گہ
نہاں اور اور قیل و باغی دستور اور موافق مستحقان عقد ہے اور
حکمل کی غیرہ سے خیرات کے اور بڑا حق پانچ میر کا سودا ہے۔

(۳۵) برتن میں اختلاف کا فیصلہ

اور بھی کہے میں خرید اور شہری بے بپ کیا جھیرے گیا
تو، پانچ ہزار کا کھلا تب بانے نے کہا کہ مر گیا اور تھا وہ
وہاں ہی رہا تھا اور شہری نے کہا کہ یہی کیا تھا تو شہری
کا ساتھ تسم کے معجب ہو گیا۔

فاتحہ دیا اس واسطے کہ بچے پر توغیبی مشنری تھا اور قرآن
قابضہ کا مستحق ہو گا۔ وہاں اس کی قید بھی کی گئی ہے
لہذا جو روٹی پہنچا اس میں بھی حکم ہے۔

(۳۶) نانی اور راستہ کی بچ

باطل ہے سوائے یمن واتی جسے فی جگہوں کے اور ہر مفسد کا
مردم جمع اور ہر ادا کا۔

فائدہ۔ یعنی ایک شخص کی زمین سے دوسرے کی زمین پر پانی بہہ کے جاتا ہے تو اس شخص کو زمین پر پانی بہہ کے جاتا ہے اس نے کیا زمین کا حق تو باطل ہے اور اگر ایک شخص کے مکان کا راستہ دوسرے کی زمین سے ہو کر جتاو کرے تو راستہ چھوڑنا صحیح ہے یہ شخص ملتا ہے کہا ہے کہ سیر سے یا رہ سیر کر رہا ہے جیسی دیکھا کر مائی بنی سے (مجھے خبر ہائے مجھت) اور

و سے بھی وہ تیرا مراد ہے یعنی اچھی جگہ جس میں سے کڑورتا ہے تو جانی سننے کی قسم دیکھو ان سے اپنے آقا کی بیخودا ہر یہ جان کر نہیں۔

فائدہ: یہ کہ اس کا غور و عرض نہیں مظلوم
ہوے اور جب اس کو غول و عرض بیان کرے اسے غلامی پر کوہ
ایک زمین کا غلام ہو جائے۔ جو یہ کہ ہے۔ حق اس کی ہیرا دل کر کر
مرد نے یابی بیٹی جلد کے جسم اس کے حوالہ اور جگہ بیان کر
ہے یہ بھی جائے: کر کر اس کا غلامی غلامی غلامی۔

ہذا اور قیام معلوم ہے اگر اس کے بعد وہ جان کر دے اور اگر نہیں جان لے، جب بھی اور مقصد ہے وہ وزارت کے افسر سے بھیجے، زمین میں جو تھانہ ہے اس میں کچھ اور یہ اور اس میں سے حق تسلیم، چینی پانی ہے، قاضی مراد ہے تو اگر زمین پر ہے تو کھول ہے اور اگر محبت پر ہے تو درخت علی ہے یعنی اس میں ہے کہ متعلق سے اس کی چیز سے جو ہائی نہیں کہ جتا، اب محبت کر جائے کہ

فائدہ: آئندہ لایٹ میسج اس کی بجائے ہمارے ہر قریبی دوست

میں نے اپنے غم کو بے پروا کر دیا ہے کہ کفر فقہاء نے روایتِ اہل سنت سے اخذ کیا ہے اور روایتِ اہل کفر اور اللہ نے سمجھ کر کہا ہے۔

۱۔ حیرت انگیز نظاروں پر ہے کہ وہ صرف حق ہے ہر مال نہیں
جسے اور یہ صحت یہ ہے کیا کسی طرف : عقاب جی سب اور او آئیں
حق معلوم سے متعلق اس کی طرف سے جو آتی ہے ۔

فائدہ یہ ہے کہ حق کرنے کا زمین پر ہے اور جو صحت مند ہو تو اعلیٰ اعلیٰ ہے۔

(۳۷) شراب و خمر پر کھلے زنی و دیکھنا

درستی سے دلیل کرو یا مسلمان کا: جی کو اس سے پہچنے
نہی دے شراب اور سحر کے اور احرام نہ ہے اسے کا غیر
محرم واسطے پہننے حکم دینے کے نزدیک امام صاحب کے
فائدہ سے کہیں نہیں ہے کہ اگرچہ اسے شوبہ تو مسلک کو صاحب سے

عن النعمانی قال: کان جدهما جری بسلک بالقیس، وبعث النعمانی فی القصۃ وکثر ما یسطر حقیقۃ
لو معنی فی ان شکر فی رد العسکری وحب علیہ المثل حقیقۃ فی ذوات الاحیال و العقل معنی
وہی القیادۃ فی ذوات المقوم (۳۳) وکلک مہمہ قسحہ قبل الفیض وکما بعدہ ما دام فی منک
العسکری ان کانہ القصد فی سبب الخلد کعب فرہم ما یومض انما القصد فی طلب
القصد القصد القصد بکون فی احد العومین انما لہ انصرط ان کان بشرط وشد کثیر ان یقدم
لہ خدمۃ ذکر فی الذمیرۃ ان قد اقول محمد ان عہدہا فکل واحد حق بفسح لان الفصح لحن
المشرع لا لحن احد اصحابہین فانہما راخصا ولفظ فان باعہ العسکری ورویدہ وسلمہ او اعطہ
صحیح وعلیہ فیستہ وفسط حق الفصح لانه تعاق بہ حق العہد واند بفسح خط لہ تعانی وانا
احتمع حق اللہ وحق العہد ورجع حق العہد لاجتہاد (۳۴) ولا یاجتہد البائع منہ یرد قسہ ان
الذبح انما یصح البیع بالذمیرۃ لا باحد المبیع منہ یرد انما لان المبیع محبوب بالنسب بعد النسخ
فان مات ہو فالعسکری احق بہ حقہ باحتیضہ ان ما ع شایعاً لاسد او وقع التفاسل ثم فصح
البیع ثم مات البائع فالعسکری حو حبس المبیع منہ باحتیضہ ولا یكون اسرۃ لعمول البائع

(۳۹) ایسی شرط جس کو عقد مستثنی نہ ہو

ارایع النعمانی کہ گئے ساتھ جس کو عقد مستثنی نہ ہو۔
انہما باہان اولیٰ شہادۃ و شہدۃ کی کوئی مدعا یہ کہ کوئی عیب ہوں
ان میں سے کہ باقی یہ علامہ اس شرط پر کہ یہ بیع تک
بہرہ صحت نہ کہ یہ تک جس صورت میں ہاں ہو تو ہے
بہرہ صحت نہ کہ یہ کہ ایک کے ان شرط نہ ہے کہ باقی نہ
نہ کوئی شرط نہ ہے و باقی نہ ہے و باقی نہ ہے و باقی نہ ہے
کہ کہ فی ذلک ما یوکل یا ان کا تمہ الاذی ہے کہ ان
صورت میں میں شہدۃ کی باقی نہ ہے کہ فی ذلک ما یوکل یا ان کا تمہ الاذی ہے کہ ان
بہرہ صحت نہ کہ یہ کہ ایک کے ان شرط نہ ہے کہ باقی نہ
کی شرط نہ ہے کہ یہ کہ ایک کے ان شرط نہ ہے کہ باقی نہ
قرآن کریم و حدیث و کتب کتب کے کہ ان کی صورتوں میں قصود
ہاں کہ کوئی عیب نہ ہے کہ فی ذلک ما یوکل یا ان کا تمہ الاذی ہے کہ ان

کہ کہ انہما باہان اولیٰ شہادۃ و شہدۃ کی کوئی مدعا یہ کہ کوئی عیب ہوں
ان میں سے کہ باقی یہ علامہ اس شرط پر کہ یہ بیع تک
بہرہ صحت نہ کہ یہ کہ ایک کے ان شرط نہ ہے کہ باقی نہ
نہ کوئی شرط نہ ہے و باقی نہ ہے و باقی نہ ہے و باقی نہ ہے

کہہ بی میں کہہ دست کی کوئی مدعا یہ کہ کوئی عیب ہوں
(۴۰) قیمت کی اوائل کی مجہول تاریخ

ارایع حنفی نے قیمت اوائل کے لئے یہ کہا کہ روز
تک یا میراں تک یا اسرار کے روز تک یا میراں تک یا اسرار کے
اوائل کا یا اسرار کے روز تک یا میراں تک یا اسرار کے

فائدہ۔ اب اس کے یہ صورت تک یا میراں تک یا اسرار کے
زمان ہوں یا میراں تک یا اسرار کے روز تک یا میراں تک یا اسرار کے
ان میں سے کہ باقی یہ علامہ اس شرط پر کہ یہ بیع تک
بہرہ صحت نہ کہ یہ کہ ایک کے ان شرط نہ ہے کہ باقی نہ
کی شرط نہ ہے کہ یہ کہ ایک کے ان شرط نہ ہے کہ باقی نہ
قرآن کریم و حدیث و کتب کتب کے کہ ان کی صورتوں میں قصود
ہاں کہ کوئی عیب نہ ہے کہ فی ذلک ما یوکل یا ان کا تمہ الاذی ہے کہ ان
صورت میں میں شہدۃ کی باقی نہ ہے کہ فی ذلک ما یوکل یا ان کا تمہ الاذی ہے کہ ان
بہرہ صحت نہ کہ یہ کہ ایک کے ان شرط نہ ہے کہ باقی نہ
کی شرط نہ ہے کہ یہ کہ ایک کے ان شرط نہ ہے کہ باقی نہ

اور شے مشتری کی ملک میں ہو اگر فسادات عقد میں ہووے یعنی
حد فاعلمین میں بیسے بیچ اور مکی ہوے میں دوسرے کے۔

فائدہ: اور اس کے معنی میں تمام فاضل تراویحی اور اگر
موتی میں اس کا کر کے تو فاضل نیز بیچ کر اور۔

فائدہ: اور اگر فساد کسی شرکاء کے سبب ہے اور شے باطل
نے یہ شرط لگا لی ہوگی مشتری کو جو ایک دیکھ دیکھ دیکھ تو جس نے

شرط اہلی ہووے اس کو بیچ واجب۔ ہر مہم کو کے نزدیک اور
میں جن کے نزدیک ہر ایک پر واجب ہے تو اگر مشتری نے بیچ

فاسد میں بیچ کر بیچ کر اور اگر فساد اس سبب ہو گیا ہے
غیر فساد اس کو اگر فساد یا تو بیچ شرکاء مشتری نے بیچ ہو جائے کے

اور اس پر قیمت لازم آوے گی اور بیچ فساد کا ساقط ہو جائے گا۔
فائدہ: اس واسطے کہ بیچنے سے حق فساد متعلق ہو گیا اور

بیچ فساد سبب حق فساد تعالیٰ کے اور حق العباد فساد ہے حق اللہ
تعالیٰ پر کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے اور فساد فساد ہے۔

(۴۴) بیچ فساد کے بعد

اور بیچ فساد کا بیچ کی تو بیچ بیچ کو مشتری سے نہیں
سے سزا ہے کہ اس کا نہیں پھیر دیا ہے اور اگر بیچ فساد

کے مرجع کو پہلے اس نے بیچ کر مشتری کا حق اور اگر
کے بعد اس کے اور قرض خواہ کو جو بیچے گا وہ واپس دے گا۔

فائدہ: جیسے دکان میں گھر راجن مر جاوے تو شے
مر جان کو بیچ کر دکان دیکھ مرجع کا کر رہی ہے بعد اس کے ہر

بیچے کے بعد فساد فساد کے اور قرض خواہ کو بیچے گا وہ

اور اگر اس کے بیچنے کی اور قبل اس وقت کے
نے کے بعد فساد کا۔ اور بیچ بیچ کے بعد اس کے اور اگر اس
موتی میں اس کے بیچنے کے۔

(۴۱) بیچ باطل میں بیچ کی حیثیت

بیچ باطل میں بیچ مشتری نے پس اس وقت ہوتی ہے
بعض اوقات کے نزدیک تو اس کے ملک ہو جائے سے مشتری پر

میں سزا ہے اور اگر بعض اوقات کے نزدیک مشتری پر نہیں اس
کی قیمت کا لازم ہو تو اور بیچ فساد ہے اور بیچ فساد ہے۔

(۴۲) بیچ فساد میں بیچ کا حکم

اور بیچ فساد میں مشتری۔ یعنی ہر بیچ کر ساقط کی
فساد سے نو اور رضا اس کی سزا ہے ہر بیچ کر ساقط کی

ہر بیچ کر لے اور اس میں سزا ہے (مستطاب) کے ساقط فساد
فساد میں بیچ کر اور بیچ فساد میں ہر بیچ کر ساقط کی

کا فساد ہو جائے گا اور اگر ملک ہو جائے ہر بیچ مشتری میں
ہر مشتری پر بیچ کا فساد ہو جائے فساد ہر بیچ

فائدہ: فساد فساد میں بیچ کر ساقط کی
میں بیچ کر اور بیچ فساد میں بیچ کر ساقط کی

بیچ کر ساقط کی اور بیچ فساد میں بیچ کر ساقط کی
بیچ کر ساقط کی اور بیچ فساد میں بیچ کر ساقط کی

بیچ کر ساقط کی اور بیچ فساد میں بیچ کر ساقط کی
بیچ کر ساقط کی اور بیچ فساد میں بیچ کر ساقط کی

(۴۳) بیچ فساد کا حکم

اور بیچ فساد میں بیچ کر ساقط کی
بیچ کر ساقط کی اور بیچ فساد میں بیچ کر ساقط کی

والجواب ان الباطل لا يبيع بعد التفاضل لا للمشتري وبيع مبدعه فيصير له مبدوعاً
ما جازية بغير فساد ما دامهم والنداء والنفاس في السنتين التجارية وبيع لا يظلم له
الرجوع وان رجع الباطل في البيع لا يظلم له الرجوع والفرق ان الباطل يبيع في العقد فيكون فيه
حيث يبيع فساد المالك وفي فساد المالك شبهة عدم المالك والشبهة منصفة للحقيقة
في الحرمة فان الباطل يبيع شبهة الباطل على المرحا والمريضة والنداء والمريضة في
العقد ولو كانت متعينة كان فيه شبهة انحصار سبب الفساد فيعدم الباطل يكون في تعين
العقد يبا شبهة فيكون فيها شبهة الشبهة ولا اعتبار لها هذا في البيع فساد المالك ما
انحصر في عدم المالك فيشمل الرجوع عند الباطل حقيقته يبيع في الرجوع في المصوب
لا يظلم له سواء كان المصوب مما يبيع كالجارية مثلاً او مما لا يبيع كالنخل والنداء
حتى في باع المذاهم المصوبه وحصل فيها ربح لا يكون طبعاً لان في الاول حقيقته الحث
وفي الثاني شبهة الحث والشبهة منصفة للحقيقة في الحرمة كما طالب ربح باطل اذ لا يظلم
له ثم يبيع بغيره بالتصادق ان ادعى على رجل مالا ففقد ربح فيه اجده في ثم تصادق على ان
هذا المال له ان ادعى عليه فالباطل يبيع لان المال لم يفسد به بدل الدين الذي هو
حق المذخر والمذخر ما جازية ما احد فذا تصادق على عدم الباطل صار كأنه استحق ما ملك
الدين وسئل المصوب مملوك ملك فانه يبيع في حق الباطل بغير فساد ولا
يؤثر ان يبيع فيما لا يبيع بالبطلان فان قيل ذكر في الهداية في المسألة السابقة لم ان كانت
فراهم الثمن فانه يبيعها بغيرها فانها تعين مبيع في بيع المذخر وهو الاصح فانه يبيعها
الغصب فهذا ينافي ما قلتم من عدم تعيين الدراهم والنداء بل يمكن شوقي ببيعها ما
لهذا العقد شطرين شبهة الغصب وشبهة البيع فاذ كانت فائضة اعتبر شبهة الغصب سبباً في
بيع العقد المذخر وانما لم يكن فائضة فالمشتري جائزاً بغير شبهة البيع حتى لا يفسد الفساد
الى مبدعه لما ذكرنا من شبهة الشبهة وبهذا التناول لا يضر في دفع الحرمة على ما عرف

(٢٥) شرح كامنات

اورنگ زہد میں المشرقی نے حق کو چاہا اور اس میں حق
کامیاب ہو کر حق کو چاہا اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق
اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق
اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق
اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق

یا شریفی اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق
اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق
اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق
اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق
اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق کو چاہا اور اس میں حق

وہاں سے باہر گئے اور پھوڑا دوا کرنا اور اس واسطے کہ وہ
کرنے سے غلّ آئے ہے کئی میں وہ وہاں سے یہاں تک
تو اگر کسی میں غلّ نہ آئے ہوتا تو کئی جاتی چھوڑ دیتا
تھی جیسے علی اور عثمانی ایک لشکر میں سوار ہیں اور کئی جاتی
مہلی ہے کہ وہاں آتے اور مضامین کے درمیان۔

(۵۲) ناخرم غلاموں میں جدائی ڈالنا

اور میں نے وہاں میں فرشتہ قریب حرم (۱) جاتی ہر ایک
ہوئے قریب حرم ہوتا حرم خود قریب چھوڑ دیا کہ وہاں کا
قریب غیر حرم چھوڑ دیا جاتی وہاں وہاں علی ہے چاہے کہ
وہاں سے چھوڑ دیا وہاں ایک شخص کو وہاں میں جاتی وہاں حرم
بہاں سے کئی میں سے یہ ہے نہ وہاں سے وہاں سے یہاں سے
اور وہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
وہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

غلاموں اور غلاموں کے تہ کو حلقہ علی ہر ایک کے
تہ یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
کئی میں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

وہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

(۵۳) بیانی

یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے
یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے یہاں سے

وہم نے وہوں پر یہی اس کو میں ہوں وہوں اور ہم سرانصداری تو
وہیں اور فرمایا کہ ایک سے ملے ہر خرید کر کے اپنے اہل و عیال کو
دے دو دوسرے سے کھڑی میرے پاس خرید کر لا سو وہ لایا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اس
میں کھڑی لگائی اور فرمایا کہ جا کھڑی لایا کہ ہر عیال اور میں چھو
پندرہ دن نہ دیکھوں اس نے یہ ایسا کیا جو رو آیا اور اس کو اس
درجہ حاصل ہوئے سو اس نے پندرہ ہوں سے کھڑا خرید لیا اور
کچھ سے کھانا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ خرید
حق میں بہتر ہے میرے آئے سے ان قیامت کے اور بدیع
سیاحی کا تیرے منہ پر کھڑے سبب سوال کے۔

طیہ آندہ ہم کے پاس ایک صداری سوال کرنے کو آیا تو حضرت
نے فرمایا کیا تیرے گھر میں کوئی چیز نہیں اس سے کہا کیوں نہیں
ایک کھل ہے جس کو تیرے میں اڑھتا ہوں اور کچھ بچھاتا ہوں اور
ایک پیالہ ہے جس میں میں پانی پیتا ہوں فرمایا کہ میں کو میرے
پس لے آ۔ سو وہ دونوں چیزیں لے آ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وہم نے ان کو لایا اور فرمایا کہ کون شخص ان دونوں کو خرید کرے سو
ایک مرد نے کہا میں ان کو جو عرض ایک درہم کے خرید کر رہا ہوں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا عیسیٰ یا مکی بنیہ
علی درہم کون ہے جو ایک درہم سے زیادہ دے تو ایک مرد نے
کہا کہ میں اڑھوں کھڑوں ہم کو لیں ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

باب الاقالة

(۱) ہی فسخ فی حق المتعاقدين و بیع فی حق الثالث الاقالة فسخ فی حق المتعاقدين بیع
فی حق غیرهما عند ابی حنیفہ فان لم یمكن جعلها فسخا فی حقهما یطل وقالہ انہ بیع
فی حق الثالث انہ یجب الشفعة بالاذلة فان الشفیع ثالثهما و یجب الاستبراء لانه حق اللہ
تعالیٰ واللہ ثالثهما و عند ابی یوسف ہی بیع فان لم یمكن جعلها بیعا فجعل لیسعا فان لم
یسکون تسطل وعند محمد عکس هذا فطلعت بعد ولادة المبیعة هذا تعریع علی كونها
فسخا اذ بعد اولادہ لا یمكن الفسخ فیطل عند ابی حنیفہ و عندهما لا یطل لانها تکتون
بیعا وصحت بمثل الثمن الاول و ان شرط غیر جنسہ او اکثر منه اذا تقاملا علی غیر جنس
الثمن الاول او علی اکثر منه فسدابی حنیفہ یجب الثمن الاول لان الاقالة فسخ عنده
والفسخ لا یکتون الا علی الثمن الاول لذلك الشرط شرط فاسد والاقالة لا یفسد بالشرط
القاسد فصحت الاقالة و یطل الشرط و عندهما یکتون بیعا بذلك المسمی و کذا فی
الاقل الا اذا تعیب ذلک ای یجب الثمن الاول اذا نقض لا علی اقل منه : فاذا تعیب نفع
یجب الاقل و هذا عند ابی حنیفہ و کذا عند ابی یوسف تکتون بیعا بالاول لان الاصل عنده
انہ بیع و عند محمد تکتون فسخا بالثمن الاول لا انہ سکوت عن بعض الثمن الاول
ولو سکوت عن الكل و قال کان فسخا فهذا اولی الا اذا عین عیب فانه فسخ بالاقول (۳) ولم
یمنعها هلاک الثمن بل المبیع (۴) و هلاک بعضه یمنع ففسده واللہ اعلم.

باب اقالے کے بیان میں

فائدہ: اقالہ کا ثبوت

اقالہ صحیح کا رد کرنا بعد قرآنی کے اقالے کا جواز ثابت ہے حدیث سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پھیر لے مسلمان نبی صحیح راہ کے گئے اقلہ قتالی غرض اس کی قیامت کے ان روزت کیا اس کو پورا ہوا اور اس کو لپٹے اور ہر روز سے اور کچھ کہاں کہاں جان اور حکم سے۔

(۱) اقالہ کی تعریف اور حکم

چنانچہ اقالہ صحیح کی کیا صحیح کا قرآن جامع اور مشرعی کے حق میں تو صحیح ہے اور وہ اس کے اور شخصوں کے حق میں مانع صحیح بدیہ کے ہے تو اگر صحیح مانع اور مشرعی کے حق میں نہ ہو سکے تو اقالہ باطل ہوگا۔ (اور مثال اس کی آگ آئی ہے) اور یہ جو معلوم ہوا کہ اقالہ غیر مانع اور مشرعی کے نزدیک مانع صحیح بدیہ کے ہے تو اس کا قاعدہ یہ ہے کہ وقت اقالے کے شفعی کو کوئی شخص نہ پہنچائے۔

فائدہ۔ مثلاً زید نے ایک مکان اپنا خرچہ دیا تو صحیح کہا اور شفعی نے اپنی رہنمندی سے اس وقت حق شخصہ مانتا کر دیا بعد اس کے اب اقالہ صحیح ہو تو زید جو مردہ کے حق میں تو یہ اقالہ صحیح شفعی کا جادے کا اور شفعی کے حق میں صحیح بدیہ تو اب ہجراں کو دعویٰ شخصہ صحیح سکا ہے درمیان۔

فائدہ اور اگر ایک غوطہ کی صحیح کوئی در بعد اس کے اقالہ صحیح ہو تو اب یہ غوطہ کی پر اعتبار اور واجب ہوگا۔

(۲) صاحبین کا موقف

اور یہ وقت کے نزدیک اقلہ صحیح ہے تو اگر صحیح و موثر صحیح تو صحیح شفعی کا جادے کا اور اقلہ صحیح کے نزدیک صحیح ہے اور اگر صحیح شخص نہ ہوگی تو صحیح غوطہ کی جادے کی۔ تو باطل ہے اقلہ صحیح

لیڈی میں جو بعد حق کے مشرعی کے پاس آئے کرے (مثلاً ایک غوطہ خریدی اور وہ مشرعی پاس آئے کر بعد کھس کے حق میں اس اقالے کو صحیح شخصہ سکے اس واسطے کہ حق میں زیادتی ہوگی اور یہ مانع صحیح بدیہ تو معلوم ہوگا کہ کیا یہ امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک باطل نہیں ہے کیونکہ اس اقالے کو صحیح مانگتے ہیں اور اقلہ ان ہی قیمت کے درست ہے جو اول مقرر ہوئی تھی تا اگر وہ بچے کے بدلے میں بھی ہوگی حق اور اقالے میں اثر نہیں یعنی جس اور قسم قیمت کی بدل گئی یا قیامت کہ وہ پیش کیلی قیمت سے غوطہ کی تو یہ شرابا طس ہوئی اور باقی پر پہلی قیمت کا صرف پھیر لازم آئے امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک شرابا طس ہے اس واسطے کہ امام صاحب کے نزدیک اقلہ صحیح مانع ہوں ہے اور صاحبین ہوتا مگر پہلی قیمت پر اور صاحبین کے نزدیک صحیح بدیہ ہے تو کہ پیش قیمت پہلی قیمت سے درست ہوگی لاکھ قیمت کی اس صورت میں درست ہے جب شفعی میں مشرعی کے پاس آئے کر کوئی عیب ہو گیا ہو۔

(۳) ضمن کا ہلاک ہو جانا

در صحت اقالہ جاگہ ضمن باقی نہیں ہے البتہ جاگہ ہو باقی کا صحیح صحت اقالہ ہے۔

فائدہ۔ یعنی اگر ضمن اقلہ مانع کے پاس تک ہو جاوے تو یہ اقالہ صحیح نہیں اس واسطے کہ ضمن مانع ہے صحیح میں اور اصل صحیح ہے اور وہ موجود ہے اس واسطے کہ صحیح تلف ہو جائے مشرعی کے پاس تو ہر حال اس کا نہ ہو سکے گا۔ شاذ یہ ہے کہ شاذ یہ ہے اور وہ زید کے پاس اگر مر گیا تو اب اقالہ اس کا نہیں ہو سکتا غلام مر گیا اور وہ جاگہ ہلاک کیا اور اگر بعد اقالے کے صحیح ہلاک ہوگی تو اقالہ باطل ہوگا اصل صحیح قائم ہو جاوے گی غرض۔

(۴) شفعی کا ہتھ حصہ تلف ہو جانا

اور اگر صحیح میں سے کسی قدر تلف ہو جاوے تو ابی قدر کا

جمع دیں۔ روئے بخلا۔ اور ایسا ہی اس کا اظہار یعنی اگر مومن
اس روئے کو کچھ اٹانے کے واسطے غلام کے ہاتھ چدروہ تو بیچے اور
اوغلام مراجم سے بچنا چاہے تو وہی روئے لاکھت بخلاوے
اور چدروہ نہ کیجے۔

فائدہ۔ اور دلیل اپنی اصل کتاب اور ہر ایک میں مذکور
ہے اور خود غلام میں جب یہ صورت ہوئی تو اگر خود ارادہ
ہو کہ تو بطریق اوقی مومن کو یا غلام کو وہی دام بخلا کر پڑا لے
جن دامن مومن یا غلام نے اس سے کھولیا ہے یعنی وہی روئے
میں دو تین صورتوں میں۔

(۸) مضارب کی خرید کو مرابحہ پر بیچنا
اور اگر مضارب کے پاس ہی روئے ہے بخلاوے اسے بیچنے کے
قرارداد پاس نہ ہوئے کہ وہ بیچے مضارب نے ایک کچھ خریدا
اور چند روئے کو مالک میں کے ہاتھ بیچا تو اگر مالک میں اب اسکو
مراجم سے بچنا چاہے ہر روز بیچت کرے بخلاوے۔
فائدہ۔ اس واسطے کہ نصف بیع یعنی اڑھائی روئے مالک
سے مضارب میں کی اور ہی طرح اس کے اٹانے میں حکم ہے
یعنی جبکہ صاحب مال بائع ہووے اور مضارب مشتری چنانچہ
ذکر اس کا کتاب المغنۃ میں آگے۔

(۹) فان اعوت الصبیحة او وطلبت ثیابا راح بلا حان ای لا یحب علیہ ان یقول ای اشتری بھا سلمیۃ
فاعوت فی یدی و عبد ابی یوسف والشافعی لزوم بیان هذا لانه لا شک انه بنقص فتمن
بالاعور او و ما قبل ان الاوصاف لا یضایها شی من الثمن معناه ان الاوصاف لا یكون لها حصة معلومة
من الثمن لان الثمن لا یزید بسبب الوصف ولا یقص یفوتہ علیہ ان هذا طبع منہ علی الامانة
فلا احتیاطات المسابقة لاحتساب هذا لکنما یجب بانه لم یات من البائع خروفا فانه صادق فی قوله
فتمت علی بكذا لکن المشتري اشترى بحال فعلیہ ان یسأله انک المشتري مکنا سلمیۃ معمورة
فیس نہ الحال فاد الفسر فی ذلك لا یحب علیہ البائع کشف حال لم یسأل عنها و ان ففتب
لو وطلبت بکثر الزمہ بیامہ فرض للور حرق تار للثوب المعشوی کالاولی و لکمرہ بنشرہ و طیه
کالکسۃ (۱۰) و من اشتری بقاء و راح بلا حان غیر مشترکہ لان التعمہ تم علم لزوم کل شئ و
کنا التوبة (۱۱) قل ولی ساقم علیہ ولم یعلم مشترکہ فقدرہ فسد البیع و ان علم فی المجلس غیر

(۹) بیع میں غیب آنے کے بعد مرابحہ
اور لو نڈی خریدی صحیح و مرابحہ اور مشتری کے پاس اگر
کالی ہو گئی (کسی آفت ہادی سے) یا وہ لو نڈی قبیحی اور
مشتری نے اس سے مرابحہ کیا اور مرابحہ چھتا ہے اس کو
مرابحہ سے تو اپنی اصل لاکھت بیان کرے اور اس کا بیان
ضرور نہیں کہ یہ لو نڈی اچھی تھی میرے پاس آ کر کالی ہو گئی یا
اس سے میں نے حمار کیا ہے۔

فائدہ۔ اور ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک بیان اس کا

ضرور ہے اور یہی مذہب ہے باقی انہ کا خیر ابو الیث نے کہا
ہم اسی سے قطع کرتے ہیں اور اسی کو ترجیح دیا کمال الدین بیان
الہام نے اور دلیل و قول کی میں میں مذکور ہے۔
نہ اور اگر مشتری نے خود آ کہ اس کی پھوڑ دلی یا کسی
اور نے اس کی آ کہ پھوڑی اور مشتری نے اس شخص سے عدت
لے لی یا وہ لو نڈی یا کہ تھی اور مشتری نے اس کا انہ بکارت
کیا حمار سے تو وہ صورتوں میں جس وقت مرابحہ سے بیچے تو
یہ کیفیت بیان کر دے اگر ایک کچھ خریدا اور خود بخلاوے اس کو

نے اسی غلطی سے جب تک کہ چاروں نے اس میں دروغاری
ہوئی کہ اور صانع مشائی کا وہ مطلب اس کا یہ ہے کہ اس
مشتری کے لئے جو حق کے میں وہ آپ یا کوئی باگئی اس سے
اور صحیح ہے کہ وہ آپ کا اس صورت میں مانگا اور کوئی اور نہ
کاٹی۔ یہاں پر مشتری کو ضرور نہیں پتا نہ وہ یہاں تک کہ
اس واقعے کے جس نے اس کو آپ یا کوئی یا کن دیکھ ہے تو یہ
کاٹی نہیں اور پر مشتری کے لئے کہ اس پر باوجود حق کے نہ پانچیں
مشتری کی حیثیت میں وہ بھی مشتری نہ ہوگا۔

۱۴۔ اور اس سے وہ چیز میں نکل گئیں جو بہرہ خیرین اور
ان کے ذمہ ہیں مگر کچھ میں تو ان کا حق نہ ہو۔ ان کا نام نہیں
اس میں اس باب میں روایت ہے کہ ان کی جگہ سے بھی
السی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن بیع الطعام
حتی ینحری فیہ عاصمان صاع الباع و صاع
المنحری یعنی مشتری سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاصم کی بیعت
سے منع فرمایا۔ و فقہاء اس میں دو صاع چاروں نے ہوں۔ ایک
صاع بیک کا اور دوسرا صاع منحری کا اور ان اشعور کی اسحاق
اور ابن ابی شیبہ اور دیگر ائمہ اہل سنت نے بالحد مقرر کیا
ہے۔ آپ نے اس حد سے اس حد میں اس حد سے نہ ہوں۔ جب
تو وہ صرف اور کمال کے لئے کہتے ہیں کہ اس حد سے وہ کہ
مشتری نے ایک ہی طرف سے آپ یا توں کے اور آپ اس کو حق
کرتے تو پر مشتری کوئی کے وہ وہ آپ کے اور توے تو مشتری
اس وقت اپنے خریدے مشتری حق اور آپ یا کوئی۔ یعنی یا وہ
صورت ہے جس کو خدا نے بیان کرتا ہے۔

۱۵۔ ایک شخص نے اس حد میں ایک کرشمہ میں سے اس
ایک حد میں پر تو یہ کہ حد کو تو مشتری نے ایک کر
شمہ میں کا ایک شخص سے خرید کر اسے اب اس حد کو تو
کر لیا ہے اس کر پر پہلے سہ ایک کی طرف سے یہ آپ کے لئے تو
پہلے سہ اس نے اس میں کو سہ ایک کے لئے یا پر اپنے
لئے یا تو جو کر ہو گا وہ اس صورت میں صاع یا اس مشتری
سے بیعت ہوئے اور جو چیز میں ان سے سہ ایک کی چیز میں صاع
اعتبار ہو گئے کے آپ کے لئے نہ ہوتے۔

(۱۴) قبضہ سے پہلے اس میں تصرف کرنا
مہر میں تصرف کرنا۔

۱۶۔ اور جیسے وہ آپ کے ہوتے اثر ہاں لینا۔ کچھ یا
اہل بیت یا کچھ یا اس کا یہ کہ ان کے بیعت یا بیعت کے ساتھ
تھیں۔ کہ یہ اہل بیت یا بیعت۔
۱۷۔ اس کی بیعت کے آپ کے اس پر قبضہ کر کے حد سے
ہو گا۔ کہ اگر خرید کر اس سے بیعت میں اور اس سے خوف نہ
ہو گا کہ اس کے سبب جگہ میں سے اس کے لئے وہ تحقیق نہیں
فہم سے خوف نہ لگے جائے۔ عہد ہوا میں حق سے روایت
ہے کہ آپ نے بارہوں اشعور کی حد نہ تعاقب منیب مسم میں
چچا اس وقت بیعت میں آجیج ہوں میں بارہوں کے اور
نیکاموں ہوا ہم اور چچا میں ہوا میں اور اس کے اور لیکن اس
و چار تو فرمایا آپ کے نہیں ہے مگر اس میں اس کے لئے اس
سے اس دن نے جب تک کہ حد نہ ہو تو اس کو اس حد سے
روپان میں کوئی معاملہ ہوا تو اس حد سے روایت ہے اس کو نہ لگتی
اور اس کو اور اس حد سے اور اس کے لئے اس حد سے کو اس حد سے۔

(١٥) والحمد لله والمزيد فيه على قيام المسيح لانه هلاكه قوته على قيام المسيح يتعلق بالمزيد لان الزيادة على الذين لا يصبح بعد هلاك المسيح لكن الحط يصح وعلى المسيح اى صح الزيادة في المسيح ويعنى مستحقة بالجميع يمكن ان يراه ان لانه يكون مستحقا لجميع الذين من الرائد والمزيد عليه والعشرى يستحق جميع المسيح من الرائد والمزيد عليه ويمكن ان يراه ان اذا استحق المسيح او الفس فلاستحقاق يتعلق بجميع مايقابله من المزيد والمزيد عليه فلا يكون الرائد صلة مستحقة كما هو مذهب الراى والشاعرى فيرفع ويزولى على الكل ان زيد على مابقى ان حط لان الزيادة والحيث التجديا باصول العقد والشفيح باعتد بالاقل في الفصلين اى في الزيادة على الذين والحط عنه ان في الحط فلان التحق باصول العقد واما في الزيادة فلان تحق بالشئ الاول فلا يملك المعير ايضا لانه الثابت (١٦) فلو قال مع عبدك من زيد عالم على سب ضامن كذا من الذين سوى الالف احد الف من زيد والزيادة منه ولو لم يقل من الذين فلاالف على زيد ولا شئ عليه وكل دين اجل الى اجل معلوم صح الاقرض فانه يصير بيع الاراهم بالاراهم سنة فلا يجوز لانه يصير ربو الان التد خير من النسيئة.

(۱۵) ٹھن اور طبع میں کمی و بیشی

خمس میں کسی اور ذیاتی کو درست ہے جب تک شیخ تو خیر ہے
یعنی کسی مطلقاً درست ہے اور زیادتی اس صورت میں جب تک
شیخ جائز نہ ہوئی ہو تو درست ہے (اور بعد ہلاک شیخ کے
زیادتی خمس درست نہیں اگرچہ بلائی شخص ہو اس طرح پر کہ
مشتري نے اس کو بیچا مگر اس کو خرید یا بیچا مگر خمس زیادہ کیا وہ بخار
اور اسی طرح جائز ہے زیادتی خمس میں (یعنی اگر بیچ ایشی خوشی
سے بیچے کسی کچھ اور بڑا حادہ تو درست ہے) اور ان صورتوں
میں نکل کا اتفاق ہو جاتا ہے یعنی اگر خمس مشتري نے بڑا حادہ
بائع اصل خمس اور زیادتی دونوں کا مستحق ہو جاتا ہے اور بیع نے
اگر بیع بڑا حادہ تو مشتري اصل شیخ اور زیادتی دونوں کا مستحق
ہوتا ہے اور ایک مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ اگر بیع
دوسرے زیادتی یا خمس درست نہ رہتی کسی شخص میری لئے تو
مشتري اصل خمس میں زیادتی بائع سے پھیرے گا اور اسی طرح

بالفعل کل جمع مع زیادتی کے مشتری سے وصول کرے گا۔

فائدہ: اس واسطے کہ یہ زیارتی شخص یا جمعیہ میں ہمال ہے
اصل عقد سے تو ایسا عقد اس قدر صحیح ہے کہ اس قدر خوشی پر واقع ہوا
خلافہ نے عمرو سے ایک روپے کو چارہ ام خریدے اور عمرو
نے اپنی خوشی سے ایک اور ام بلا دیا تو گویا اس سمجھا جاوے
کہ اگر یہ نہ عمرو سے روپے کے پانچ کو خریدے کسی طرح
اگر یہ نہ ایک روپے پر چارہ ام لیا آٹھ آنے پر چارہ ام لیتا تو
فردہ روپے یا سوار روپے اصل نہیں سمجھا جاوے گا۔

۱۰۰ اور امام شافعی اور دیگر کے نزدیک یہ زیادتی اصل
مقتہ سے نہ ملے گی بلکہ ایک عرصہ اسلام رہے گا قراب بعد
زیادتی ٹھننا یا بھیجے گا کہ عقدہ سراہی کرے تو غلبہ پر رہے اور
بعد کی بھی یا ٹھننا کے بھی چھوڑ دے اور یہ صورت
میں کم قیمت سے لے گا۔

ظاہر ہے۔ یعنی مثلاً زید نے عمرو سے ایک مکان خریدا اور

۱۰) پھر بعد میں نے یہ لکھا ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں کو
لے کر اپنے رب سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے
تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے اور اس کی گناہوں کو
میں سے مٹا دے۔

(۱۶) شہن میں ضامن کی ذمہ داری

اگر ایک شخص نے اپنا حق تو لیا ہے تو یہ کہ وہ
اس میں ضامن ہے اس کے لئے کہ اس شخص کی ضمانت
میں سے توبہ کرے اور اس کے گناہوں کو اس کے لئے
توبہ کرے اور اس کے گناہوں کو اس کے لئے توبہ کرے
تو اس کے گناہوں کو اس کے لئے توبہ کرے اور اس کے
گناہوں کو اس کے لئے توبہ کرے اور اس کے گناہوں کو
اس کے لئے توبہ کرے اور اس کے گناہوں کو اس کے
لئے توبہ کرے اور اس کے گناہوں کو اس کے لئے
توبہ کرے اور اس کے گناہوں کو اس کے لئے توبہ کرے۔

۱۱) اگر ایک شخص نے اپنے گناہوں کو
اپنے رب سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے
تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے اور اس کی گناہوں کو
میں سے مٹا دے۔

۱۲) اگر ایک شخص نے اپنے گناہوں کو

اپنے رب سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے

تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے اور اس کی گناہوں کو
میں سے مٹا دے۔

۱۳) اگر ایک شخص نے اپنے گناہوں کو
اپنے رب سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے
تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے اور اس کی گناہوں کو
میں سے مٹا دے۔

۱۴) اگر ایک شخص نے اپنے گناہوں کو
اپنے رب سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے
تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے اور اس کی گناہوں کو
میں سے مٹا دے۔

۱۵) اگر ایک شخص نے اپنے گناہوں کو
اپنے رب سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے
تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے اور اس کی گناہوں کو
میں سے مٹا دے۔

قواعد

(۱) اگر ایک شخص نے اپنے گناہوں کو
اپنے رب سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے
تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے اور اس کی گناہوں کو
میں سے مٹا دے۔

(۲) اگر ایک شخص نے اپنے گناہوں کو
اپنے رب سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے
تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے اور اس کی گناہوں کو
میں سے مٹا دے۔

(۳) اگر ایک شخص نے اپنے گناہوں کو
اپنے رب سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے
تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے اور اس کی گناہوں کو
میں سے مٹا دے۔

(۴) اگر ایک شخص نے اپنے گناہوں کو
اپنے رب سے معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے
تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے اور اس کی گناہوں کو
میں سے مٹا دے۔

فی غیر النسبة لم يعتبر المشبهة بماثلها ان المشبهة الذوق من الحقيقة علی ان لحد المشهور
وهو قوله علی السلا الذ اصحف البوعر فیهو کیف شسم بعد ان یكون یذایب ینیدعافلا
وعند التفعی الحس باخره لا یحرر النساء (۴) انتعیر والمز والنمر والطح کینے والذهب
والفضة وذن ادا و ان ترک کینا ی و ان ترک الکیل فی الاربعه العقدمة ولوزن فی الاحری
نقوله علی السلام الحقة بالحقة الحديث ویحمل فی غیرها علی تعرف قلب یحریح
المراتب متساویا وزوال الذهب بجنه متشابه کلا كما لم یحرر مجازة (۵) اختیار تعین الزوا
فی غیر صرف ملائم ط فقلین المتعیر فی مع الاموال الزوای ان یكون المصح معاً حتی لو لم
یکن معاً کان مسلماً فلا سلیه من شرائط اذالم یوجد شرط المسلم کان العقد یعد غیر سلم
فلا مدی النعین ولا بشرط التقایض فی المحطر ان لم یکن صفا حتی لو کان صفا بشرط
وعد الشافعی بشرط التقایض فی المجلس فی بیع الامام سواء بیع رجسه او خلافه و هذا
فی الاموال الزوای اما فی غیرها ان لم یکن معاً فان کار صا یحرر فیہ المسلم فان وجد شرط المسلم
یصح شرائطه بطریق المسلم فان لم توجد یفسد البیع وان لم یجزیه المسلم یفسد البیع لعدم النعین

فائدہ۔ پہلی صورت میں صرف ثمر ہے اور دوسری صورت
میں صرف محارم ہیں اور پہلی اس کی شرعیت قائم نہیں ہے۔

(۴) کیلی اور وزنی چیزیں

اور جو چیزیں اور کچھ، اور کچھ جیٹ کیلی چیزیں کے بارے
میں حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی کالی و وزن چیزیں ہیں۔
فائدہ۔ اس رائے کے تحت حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ
نے جو چیزیں کچھ اور کچھ کیلی قرار دی ہیں ان کی حدیث میں مذکور
ہو کہ ان کے لیے چیزیں ہوں تو ان کی حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی
حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی
حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی

حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی
حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی

فائدہ۔ جس کو کہیں ان کی حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی
حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی

حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی حدیث میں مذکور ہے کہ ان کی

(۳) قدر و جنس کے متعلقہ

مختلف ہونے کے احکام

تو جس قدر قدر و جنس دونوں برابر ہوں وہاں برابر ہوتا ہے
اور اجماع پر ہونے والی حرام چیزیں جیسے ایک سات تینوں کو بدلے
میں اور سات تینوں کے بیچے یا ایک سات تینوں کو بدلے میں
ایک سات تینوں کے بیچے ایک طرف اجماع سے پار ہو
طرف اجماع سے اور جہاں پر نہ تشریع نہ جنس وہاں انوں
پانچ درست ہیں اختلاف پر آسمان کو بدلے میں یا خرچوں
کے بیچے یا آسمان کو بدلے میں اور انوں کے ایک طرف
اجماع کے پار وہاں طرف اجماع کر کے کہہ رہیں یہ فقط قدر
سے یا فقط جنس تو وہاں زیادتی درست ہے لیکن اجماع پر جانا
درست ہے جیسے ایک سات تینوں کی بیع اور تھوہ و صاع کے کیا
ناجی زیادتی کچھ سکی بیع چھ زیادتی بیس کے کہہ سکتے ہیں
تو یہ بیع غلط درست ہے اور اجماع درست نہیں اور امام نے ان کے
نزدیک فقط اجماع میں فرض بیع حرام نہیں۔

تمیں (اس وقت کے) اصل میں دو کٹی ہے تو اس کا نر
(بازو) ہر زمانے میں کٹیں یہ فرق (وہاں) سرت میں
رہا ہو وہ (کا) ہوئے کی ہوئے کے، تو ہر ہر (اچ) نر
چاہئیں۔ (اس واسطے کہ، اصل میں وہی ہے تو استعمال ہے
نہ (بازو) ہر زمانے کے (اچ) میں (زمان میں) تھا کہ
ہوا ہو۔ (کا) جس کو (کٹ) نفع اس میں ہی (اچ) کا
(ن) اس کے (اس میں) تھا (نہی) (کا)۔

(۵) متحدہ کے وقت مہج کا تعین اور ضبطہ

ایران یوں ہی وقتِ تقدس میں گزر رہی تھی۔

[illegible]

فائدہ و - شرفی کی دنیا میں جدت پر جو بہن عادت ہے، اس میں دست بردار ہونے سے شرفی یا ایسا نام اختیار کرنے کو کبھی نہیں سمجھتا جس سے وہ جتن بھی چاہا کر دیتا ہو۔ شرفی کسی سے بلی نہیں مارتے اور نہ ہی القلم پر سحر کرتے۔

١٠٠) وما بيع الفلاس غلبس باجنهما خلافا لمحمد لأن نقل من الجان فلا نعي بالعين
فصار كما إذا كان غير اعاشها و كبيع الدرهم بالدرهمين ولها ان يثبتها بالمصطلح
والمصطلح العرفي لا يكون حجة على المتعارفين وهذا لا يثبتها لأنها قيد تصحيح القيد
ولا جنة الا تعينها وخروجها عن النسبة لانهما اذا خرج عن النسبة يكون اعيانها
مستوية لانهما لا يمكن ان يعطى شئين وبأحد فلسا عينا او بالضرورة اللحم بالحيوان خلافا
لمحمد فان عددنا ما بيع الحيوان بلحم حيوان من لحمه لا يجوز البيع الا اذا كان اللحم
كثيرا لحم ذلك الحيوان لكون الوارد في مقابلة اسقفه وعندهما يجوز مصطلحاته بيع
لحورون بما ليس بهورون (١) والذائق بحسنة كبة والارطاف بالارطاف والسرقة عند من
حبيذ وعندها وعد الشائع رخصتها لا يجوز ان يثنى ليرتفع بالدخول

(۶) ایک پیسہ کی بیج روکے برابر

ایک خوب چھپا ہوا شخص کی برائے میں دو چھپے شخصوں کے چہرے
میں وہ ایک جھوٹے سازش کا نشانہ تھے۔

فائدہ: اس دوائے کو ام ٹیڈ کے نام سے ایک ایک پیسے میں چلنی دارشیں میں بھیجا جا رہا ہے۔ دوائی دیکھیں اصل میں ڈاکو نے غیور بھارتیوں کو ملے۔

(۷) گوشت کی بیٹھ حیدان کے بدلہ

[illegible]

(۹) والغب بالزيت والبروطا او مبالوة بعثله او بالياس والشعر والرييب المققع بالمققع
منهما متساويا والدليل في جميع ذلك انه ان كان بيع الحسن بالجس بلا اختلاف الصفة
بحوز متساويا وكذا مع اختلاف الصفة لقوله عليه السلام جيلعا ورديها سواء وان لم يكن
بيع الحسن بالجس بحوز كيف ما كان لقوله عليه السلام اذا اختلف الموعان فبيعوا كيف
شئتم (۱۰) ولحم حيران بلحم حيوان احرم مضافا (۱۱) وكذا اللين (۱۲) وكذا الحل والدقل
بخل الغب وتحم البطن بالآلية او بالحم (۱۳) والخيز بالبر او الدقيق او بالسويق وان كان
احدهما مسينة وبه يفتى وانما يحوز بيع الخيز بالبر لان الجوز صار عددا هذا اذا كانا بقدري
وان كان الخيز نسبة والبر والدقيق نقدا يجوز عندنا يوسف وبه يفتى (۱۴) لا يبيع الجبد
بالردي من اربوبى والبسر بالصر الامتنوبا (۱۵) والبر بالدقيق او بالسويق او الدقيق
بالسويق مضافا او متساويا (۱۶) والزيتون بالزيت والسهم بالحل حتى يكون الزيت
والحل اكثرهما في الزيتون والسهم ليكون بعض الزيت بالزيت الذر في الزيتون
والنقي بالغير (۱۷) او يصرض الخبز ورونا لا عدد عندنا يوسف وبه يفتى ها عندنا
حقيقة لا يجوز لا وزنا ولا عددا للتفاوت الفاحش وعدة محمد يجوز بهما للتعامل وعندنا
يوسف يجوز وزنا للتعامل والحاجة لا عددا للتفاوت في احاده (۱۸) ولا يواين سيد و
عبد لان العبد راعه له ولاه (۱۹) ومسلم وحموي في داره ام في دار الحوت لان ماله
مباح فيجوز اخذه ماى طريق كان خلافا لامي يوسف والشافعي اعتبارا بالسمان في داره.

(۹) تزويج خشک کی بیع

اور درست ہے بیع نمور کی بدلے میں انگر خشک کے
جیسے جائز ہے بیع زباجھوے ہوئے نمبر کی اپنے ش سے
اور خشک سے اور اسی طرح جائز ہے بیع بھوئی ہوئی خشک نمور
کی یا گوبی بھوئی سونی خشک نمور یا انگر سے برابر (اور نمور
خشک اور انگر خشک سے بھی بر خلاف امام محمد کے در مختار)

(۱۰) ایک حیوان کے گوشت کی بیع

دوسرے کے گوشت سے
اور جائز ہے بیع ایک حیوان کے گوشت کے ساتھ
دوسرے حیوان کے گوشت کے آمیزہ بھی۔
فائدہ۔ یعنی گائے کا گوشت بکری کے گوشت کے عوض
اور اونٹ کا گائے بکری کے عوض نہیں گائے بھیش ایک منہ ہیں

(۱۱) دودھ کی بیع دودھ کے بدلے

اور اسی طرح ایک جانور کے دودھ کو دوسرے جانور کے عوض
میں کر دینا بیع درست ہے۔ (بخلاف بکری اور بھیر کے دودھ
کے کہ ان میں قاطعاً جائز نہیں کیونکہ انہوں ایک منہ ہیں چنانچہ دوی۔)

(۱۲) سر کر اور چربی کی بیع

اور اسی طرح ناقص نمور کے سر کے کی بیع حلال نہ کر
انگور کی کے اور بیٹ کی چربی کی عوض دینے کی بچھن کے یا
موش کی کی ویشی کے ساتھ درست ہے۔ (ناقص نمور کی
قید اتفاقاً ہے چونکہ اکثر سر کر ناقص بھی نمور کا ہوتا ہے اس
واسطے یہ لفظ نکلا۔)

اور اسی طرح بھیر بکری تو ان میں زیادتی کی درست نہیں ہے۔

(۱۳) روٹی کی بیج آنے سے

اور اسی طرح درست ہے روٹی کی بیج (اگر چہ گھوس کی ہو، بخار، عوش میں گھوس کے اور آنے کی کمی ہوتی ہے۔ اگر چہ ایک جانب ادھار ہوئے ای پر فٹوئی ہے اس واسطے کہ روٹی بھڑکی ہے اور بڑا ادھار ہو اور گھوس اور آٹا لقمہ ہو جب بھی جائز ہے، مایہ یوسف کے نزدیک اور ہی پر فٹوئی ہے۔ (اور امام الاصفہانی نے فرمایا کہ بھڑکی نہیں ہے اور بیج بخار ہے)

(۱۴) حیدر اور روٹی کی بیج

اور نہیں جائز ہے بیج زبد کی ساتھ روٹی کے اسی واسطے کہ روٹی میں سے مگر مادی اور اسی طرح بیج مگر مادی کی جیسی ہر کی عوش رطب جیسی ہوتی ہے مگر یہ روٹی۔

فائدہ۔۔۔ حیدر کہتے ہیں عشاء اور بھڑکوا اور روٹی کہتے ہیں غریب کو کہتے ہیں بعض عشاء ہوتے ہیں اور بعض غریب ہوتے ہیں اور روٹی میں سے قسم کی ہوتی ہے تو یہ نہیں جائز ہے جب میں ایک ہو کہ میں لا زیادہ دیکھو یا روٹی والا زیادہ دیکھو اس واسطے کہ حدیث چالیس میں ہے سچاھا و دیکھا سوواء یعنی حیدر اور روٹی کان چیزوں میں سے سب برابر ہیں کہا زبانی نے غریب ہے اس لفظ سے لیکن معنی اس حدیث کے اور ادا دیتے صحاح سے ثابت ہوتے ہیں۔

(۱۵) آنے کی بیج ستو سے

روٹی طرح جائز نہیں بیج گھوس کی ساتھ ستو کے یا گھوس کے ساتھ آنے کے یا آنے کے ساتھ ستو کے نہ برابر۔ (ابن تیمیہ)۔

فائدہ۔۔۔ اس واسطے کہ یہ چیزیں پک کر کھتی ہیں اور آپ میں ان کی زیادتی کی کا احتمال ہے کیونکہ یہاں زیادہ سویرے کے پرست آئے۔

(۱۶) زیتون اور تل کی بیج تیل کے عوض

اور جائز نہیں بیج زیتون کی ساتھ روٹی زیتون کے اور تل کی ساتھ تل کے تیل کے یہاں تک کہ روٹی زیتون یا تیل زیادہ ہوئے اس روٹی سے کہ زیتون اور تل سے نکلے تاکہ تھوڑا تیل جو زیادہ ہے عوض میں نکلیں نہ جاوے۔

(۱۷) روٹی کا لیٹن دین

اور روٹی کا عرض لینا قول کر جائز ہے مگر نہ جائز نہیں نام ابو یوسف کے نزدیک اور اسی پر فٹوئی بخار اور اس صاحب کے نزدیک بالکل جائز نہیں۔ (ابن سے بخار نہ بخار سے اور نام ختم کے نزدیک دونوں طرح درست ہے۔)

(۱۸) غلام میں سود نہیں ہے

مالک اور غلام میں سود نہیں ہے اس واسطے کہ غلام مع اس کے مال کے مال کے مال ہے مملکت کی۔ (یہ صورت جب ہے کہ عبد آزاد ہو اور اس پر وہین نہ ہوئے اور اگر اس پر وہین ہے تو زیادتی کی سود کی جائز ہے کی ہدایہ)

(۱۹) مسلمان اور حربی میں سود نہیں

اور مسلمان اور حربی میں اگر عیب میں سود نہیں ہے۔ فائدہ۔۔۔ اور زاد الاسلام میں سود ہوتا ہے اس واسطے کہ مال حربی کا حرام ہے تو جن اس کا کسی طرح ممکن ہو جائز ہے ایسا ہی ہے اسل میں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت جب درست ہے کہ زیادتی مسلمانوں کے لئے ہوئے لیکن جواب مسئلہ عام ہے اور ابو یوسف اور شافعی کے اور اہل اہل کے نزدیک درست نہیں کیونکہ عیوض حریت و زوال مطلق ہیں اور اس صاحب کی دلیل وہ ہے بخار یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم نے کو نہیں ہے بیابان و میان مسلمان اور حربی کے

فائدہ دہاں دہاں کے دہاوت کی اندر سے نے عبادت
ہیں عزت کے جو میں بیٹا ایک غلام ہے۔ روکو تو اس کا اپنے
بائع کے سے مگر یہ شرط کر کے خریدنا اور جو بیٹے کچھ مگر بیٹہ
کی ہوئی تو پھل اس کا اپنے بائع کے سے مگر یہ کہ شرط کر کے
خریدا اور نام پڑنے روہیے کی اصل میں کہ جو اسکی زمین
خرید کرے جس میں مجھ سے دہاوت ہیں تو پھل بائع کا ہے
مگر یہ کہ شرط کر کے خریدار۔

نہ ہر چند کہ زمین کی بددست کی ملک میں بائع یہ کہ
دے کہ ہمت محفوظ اور میر تقیہ قلب و کسر
ہوئے حبیب و مہما من حقوقہا یا من مرقعہا ہا یہ
جب کسی کیست بائع پھل بائع نہ ہوں گے۔

فائدہ دہاں دہاں کے یہ چیزیں حقوق اور مباح نہیں ہیں
البتہ اگر یہ ہے کہ کاکہ بھٹہ مکمل قبیل و کثیر ہوئے مہما
او غلبہا تو یہ چیزیں داخل ہو جاویں گی اس واسطے کہ اس
صورت میں بائع نے تصرف مطلق اور مباح کی نہیں کی ہا یہ۔

(۴) بال خانہ

اور دیت کی بیچ میں الا فائدہ داخل نہ ہو اگرچہ مکمل
حق ہوئے کہے اور نہ مال کی بیچ میں مگر جبکہ مال کی بیچ میں
مکمل حق ہوئے کہے دے گا تو بال خانہ داخل ہو جائے گا اور
مال کی بیچ میں داخل ہو جائے گا۔ وکل حق ہوئے کہے

فائدہ دہاں دہاں کے ہاں خانہ یکہ جدا دیت ہے اور
شے اپنے ہمسر کو نہیں ملتی ہوتی بخلاف منزل کے کہ وہ در
سورت اگر حقوق و مطلق شامل ہے بال خانہ کو جیسا ان کی
تفریق سے معلوم ہو چکا۔

(۵) ارادہ مسلک اور شرب

جیسے داخل نہیں رہا اور مسلک و شرب بیچ میں البتہ اگر

حقوق و مباح کی کو ذکر کر دے گا تو یہ چیزیں داخل ہو جاویں
گی اور ارادے میں ہر طرح فرادہ کو کر کے خواہ کہ اس
داخل ہوئی۔

فائدہ دہاں دہاں کے اور ارادہ ہے ہر طرح خاص ارادہ
کی ملک میں ہے یہاں وہ راہ کو یہ غیر فائدہ کی طرف ہے ہا
شارعہ ہر کی طرف ہے وہ داخل بیچ کے سے پتا چہ مگر اراقی
میں مصلحت سے مقول ہے اور کہ کہ وہ ہا عرض اس گم کے
دوران کے عمل کے برابر ہے اور دخول اس کا شارع عام
نہ ہے نہ جو یہ کہانی میں ہے اور مسلک و مکان ہے جس پر
پارش و غیرہ کا پانی بہتا ہے اور شرب کمر اول و سکون عالی
عبادت ہے پانی لینے کے جسے سے کذا فی اطلاق دی۔

فائدہ دہاں دہاں کے یہ ہے کہ ارادہ و اعتقاد اسے صنعت پر
اور بدل اس چیزوں کے صنعت خصوص نہیں اور بیچ سے ملک
نہیں شے مصلحت ہوتی ہے تو ممکن ہے کہ غرض مشتری کی بیچ اس
شے کی ہو یا نکالنا۔

فائدہ دہاں دہاں کے یہ ہے کہ کوئی دے لیا الا اعتبار مہر نہیں۔

فوائد

(۱) اگر کسی بیچ میں کوئی جو اس گھر میں ہوئے اس کی
گھر لے اور جو تکت زمین میں گرا ہوئے اور خانہ باغ جو گھر
مکمل فائدہ دہاں دہاں کے داخل ہے اور اول دیکھو کہ اس کی داخل نہیں۔

(۲) حق مال کی بیچ میں دیکھیں داخل ہیں جو دہاں میں
داخل ہیں کہ اسے یعنی دہاں۔

(۳) دہاں میں اور گھر باغ کی دیکھیں اور غصہ ان کے

تہاں۔ جیسوں کے مٹو اور مکمل اور دہاں میں و جزا جس پر وہ
کپڑے کوٹ کر صاف کرتے ہیں نہ میں نہ بیچ میں داخل نہیں۔

(۴) کہہ دے کہ میں نے یہ سب سنا ہے اور اس سے اگلے

(۵) اگر انحراف از خط و غیره را در میان بیاوریم

[illegible]

(۶) بیسے زچ میں اشیاء نقل ہوتی ہیں، نتیجہ ای طرح:

من الدار المحترقة والفتح والعالم المحجور

فصل في الاستحقاق

١٠١ : وهو جدير بالذكر ان استحدثت امة نبية وان اقرها لاصورتها اشترى رجل حازية فوجدت عنده فاستحقها رجل فانه باخذها ولد لها وان اقر به لادن البية حجة مظنة بظهورها منك من الاصل والاقرار حجة قاصرة انت انتملك ميروراً بصحة لا حيار فيدفع الميرورة بشئ انتملك بعد نقصان الزمان (٢) شخص قال لآخر انت تدين دمي عند الله واشترى لثني حرا فضمن ان لم يدر مكانه بالعه لانه لا امر بالشراء بصورتها مما ينسب عند تعذر الرجوع على البائع فباعه لخصر وعدي يوسف لاضمن عليه وواو علم لا ورجع عنه اى رجع هذا الشخص مما ضمن عني السابق ولا ضمان في الزمان اصلا اى ان قال انتهى لثني عبد فارتبه بيان حرا فلا ضمان عليه سواء علم مكان الزمان او لا لان الزهر ليس عقد معاوضة فلا يكون الامر به سائما للبسامة وقال في الهداية في صورة الحيلة ضرب اشكال وهو ان الدعوى شرط عنداى حيفه لحرية التعدي لتنافس بمسح صحة الدعوى فكيف يظهر انه حر

اور ایک یہ کہ خلیفہ کی جہتِ نازیدہ صرف وطنی کرے۔
 ملک کو کھینے لے سلطان اور خلیفہ نے نسبتِ لہذا کر دے
 ملک بنی گوشتوں سے جلاوت اور وہی تو اس صورت سے خلیفہ
 لہذا ورنہ دلائل کے گھٹتے۔

فائدہ فریق کی جگہ اس کتاب درج ہر درجہ شہادت
 یہ خود مرزا کا ہے۔ یہ بحث مطلقہ ہے۔ وفاق احمد

فصل جمع دوسرے کسی کی ٹکٹے کے بیان میں
 بعد کے باب میں جمع ہونے والی بات کی طرف توجہ
 دینے کے لئے اس کی طرف اشارہ کیا گیا۔

() لوط کی کاچی چھنے کے بعد کسی اور کا عہد ہونا
 ۔۔۔ آپ نے ایک لوطی غریب کی بیوی پر
 حسرت کی بات فرمائی کہ وہ بھی تجلی ہو مٹھائی ہے

تاکثر بہ صورت افراد ضرورت واقع ہو جاتی ہے ساتھ ثبوت ملک متعلق کی بعد انحصار اللہ کے خلاف صورت دلی کے۔

(۲) غلام کا آزاد نکلتا

ایک شخص نے دوسرے کسی سے کہا کہ تجھ کو خریدنے کی وجہ سے غلام ہوں اور اس نے خرید بعد خریدنے کے وہ غلام آزاد نکلا اور اس کے بانی کا پتہ نہیں اس صورت میں مشتری جہاں میں اس شخص سے جس نے اسے پیش غلام کیا تھا ملے گا۔ (اور امام

ابو یوسف کے نزدیک اس پر ضمان نہیں اور اگر بانی کا نشان نہ ہو تو جو ہے تو مشتری کو جو اس شخص کو بانی پر کرے گا غلام پر اور غلام اور وہ شخص بانی سے ملے گا جب اس کو پاوے گا بخلاف دین کے اس طرح پر کہ ایک شخص نے کہا کہ اس شخص سے کہ لکھ کر اس شخص کے لئے غلام دوسرے بیکر ظاہر ہو کر دوا کر دیا ہے تو نہ کہ نہ ہو کارہ ہے کہ راجحان کا نشان معلوم ہو یا نہ ہو اس لئے کہ وہ کہن حقد و حادہ نہیں بلکہ نہ دوا کرنا سنا کسی کی سزا ملتی تھی

(۴) ولا وجع فی دعوی حق مجهول فی دار فصول علی شیء واستحق بعضہا ای الدعوی حقاً مجهولاً فی دار فصول علی شیء ثم استحق بعض المصارف المدعی علیہ لا یرجع علی المدعی بشئ لان المدعی ان یقول دعوائی فی غیرہا استحق ولواستحق کلھا ودکن الغرض لان المدعی بہ داخل فی المستحق وفہم صحة الصلح عن المجهول ای دلت هذه المسألة علی ان الصلح عن المجهول علی مال معلوم صحيح وانما یصح لان الجهالة فیما یستحق لا یقضی فی المنازعة وقد یفل عن بعض الفتاوی ان الصلح لا یصح الا ان یکون الدعوی صحیحہ فہذه المسألة تدل علی ان هذه الروایة غیر صحیحہ لان دعوی الحق المجهول دعوی غیر صحیحہ وکتب فی مسائل الذخیرۃ لدل علی عدم صحة تلک الروایة ورجع بعضہ فی دعوی کلھا ان استحق شیء منها ای ان الدعوی کل الدار فصول علی شیء ثم استحق بعضہا یرجع نصف الدل (۴) والمالک باع غیرہ ملک فسخہ ولہ اجازتہ ان یبھی العاقدان والمبیع وكذلك الشئ ان کان عرضاً فسخہ عندا والمالک خیرہ مقصداً وهذا باع الفضولی وهو منقطع عند حلالا للشافعی وهو مذکور للمجهول وامانة عندنا ای ان اجازة المالك فلتشئ ملک له ویكون امانة فی بدالبايع وله فسخه قبل الاجازة ای للبائع حق الفسخ قبل اجازة المالك دفعا للضرر عن نفسه فان حقوق البائع اربعة الیہ

(۳) دار کے کچھ حصہ میں کسی اور کی ملکیت نکل آتا اگر ایک شخص نے دعوی کیا ایک حق مجہول کا ایک دار میں اور مدعا علیہ سے کہ وہ روپیہ دے کر اس سے صلہ کرے اور اس کے اس دار میں سے کچھ حصہ کسی شخص غیر کا ملک نکلا تو اس صورت میں مدعا علیہ دلی پر کچھ دینا نہ کرے گا اس واسطے کہ دلی یہ کہہ سکے کہ میری حق میں حصہ سنی کے سوا تھا اور اگر کل دار کسی اور کا نکلا تو اس صورت میں اجتناب مدعا علیہ نے

جو روپیہ صلحا دلی کو دیا ہے وہ سب بچرے گا اس مسئلے سے یہ مسئلہ سمجھا گیا کہ صلح دعوی مجہول سے جائز ہے اور بال معلوم کے اس واسطے کہ جہاں اس چیز میں ہے جو ساتھ ہوا ہے اس کی اور یہ جہاں استحقاق میں وہ سب سزاوت نہیں ہے اور بعض فتاوی سے متعلق ہے کہ صلح نہیں کیجے ہے مگر جب دعوی صحیح ہو چاہے تو اس مسئلے سے اس روایت کی عدم سخت معلوم ہوئی اس لئے کہ دعوی حق مجہول کا غیر صحیح ہے اور بہت سے

مراں کا خیرے کی دولت کرتے ہیں اس رویت کی عدم
اعتدال پر مسئلہ نہ ملے یعنی کل ادا کیا اور نہ سہنے
چکہ رویت کے بعد اس کے صلح کر لی بعد اس کے احوال
یا نہ ملے کسی کو مال کا ادا نہ ہو میں ان قدر مصائب و مص
بتوں سے بچ کر رہے۔

فائدہ: اشارہ دے گا کہ سورہ میں آدھا رہا اور
بازار کی صورت میں رہی دیکھ کر رہا۔

(۴) غیر کی ملک کو بغیر اجازت چھینا

ان کی کوئی شخص یا غیر کی ملک کو اس کے بیچ کر لے
قرہ طہ اختیار ہے یہ ہے کہ قرہ طہ یا خیر کر چاہے
بغیر اس صورت میں ہے۔ بان اور شہر کی اس حق باقی ہوں اور
اس طرح اگر کسی مرض ہو اس کا بھی باقی ہو جائے۔

فائدہ: مرض ہو چھین کر میں جو شخص ہو چھین کر میں
نہیں تھا نہ بھی قرب وغیرہ اور مقابل اس کے یہ ہے جو شخص
نہیں ہو چھین کر میں جو شخص ہو چھین کر میں۔
ہو تو اگر ملک نے اجازت دی کہ اگر ملک مال کی سر
پر ہے تو اس طرح کہ باوجود اجازت بھی اور باقی ہوں
نہیں چھینے۔ بل ملک کی اجازت کے اعلیٰ میں نہ کرے
اپنے اس کے کیونکہ حق حق کے ان میں اس میں ہے۔

فائدہ: ان کے مال کے باقی میں اس میں ہے اور نہ ملک
ہے کہ وہ اپنے مرض کے لئے حق و حق کرے۔ اس میں
نہیں ہو چھین کر میں جو شخص ہو چھین کر میں۔
کیونکہ یہاں حق و حق کر رہے ہیں بل ملک کے اور
بغیر اس میں ہے۔ اس میں اس میں حق و حق کر رہے ہیں
قرہ اصل مال کے اور مرضی غیر شخص ہو ہے۔

۱) و حار اعطى المشتري من الغاصب لايه ان احيز بيع الغاصب اى اذاع العاصد الغصب
المعصوب و عتبه المشتري فاحراز المالك البيع يعاد الاعناق و عه محبة لا تطفئ لكونه عليه
السلام لا ينفى فيما لا يملكه من ادم ولى ثبت فى الاخرة ثبت مستندا وهو ثابت من وجه در
وجه و نهما من المالك ثبت موقوفاً بتصرف مطلق موضوع لافادة المالك بيقود الاعناق
مربوباً عليه كاعتاق المشتري من الزاهر و لو باع المشتري من الغاصب ثم احوال بيع الاول
لا ينفذ الثاني لان بالا حازة ثبت ملك ذات للمشتري المثل عدل على المالك الموقوف
للمشتري الثاني انطه و لو قطع بده تم اجزاء و بده للمشتري اى قطعت بده العبد فاختار شها له
اجزاء المالك البيع فاحراز للمشتري لان المالك لم له من وقت اشتري فبين او القطع و في
على ملك المشتري فافاد له و تصدق بده لا على نصف فده اى اذاع العاصد لايه اعطى
نصف المص فافاد لا نطق بده من حيث تصدق اولى الزيادة شبهة عدم المالك (۲) و من
مشتري عده من غير مبدء فافاد بده على فافاد بده او مبدء لعدم امره بده فافاد لا على ان
افراد بده عده فافاد و طلب مشتر بده و بده الفرق بين الصورين ان اليه لا ينفذ الا عند
صححة الدعوى و هى المسألة الاولى لم يصح الدعوى للتقص و هى الصورة الثانية التقص
لا يصح صححة الافراد للمشتري ان يده الدافع فى ذلك فبحق الاعناق يعطى

(۵) کسی کا غلام غصب کر کے بیچ دینا

اور اگر ایک شخص غلام غصب کر کے بیکر اور اس کو ایک شخص کے ہاتھ بیچ دے اور اس کے مشتری نے اس کو آزاد کر دیا یا اصل مالک کی خریدی اور اس نے غاصب کی بیچ و بخر کا اس صورت میں مشتری کا حق نافذ ہونا ہے گا اور باوجود اس کے کہ وہ ایک نافذ ہو گا اس واسطے کہ فرمایا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے علیہ السلام نے نہیں لکھا ہے اس غلام کو بیچنے میں جس کا غلام نہیں ہوتا۔

کانہ و دولت بی بی اور دہلی نے تین مردوں شیب میں اپنی عہد سے رسمی اور تعلیمی کی دلیل میں جہاد ہے۔
 اور اگر مشتری نے غلام کو دوسرے کے ہاتھ بیچ دیا اور اس کے غلام نے غاصب کو بیچنے کی اجازت دی اس صورت میں بیچ جائی کہ خریدنے والی اس واسطے کہ اجازت سے اسے بیچنے سے عہد ہوئی ہے مشتری کی دل سے لے کر وہ مال و قوت مشتری عالی پر عادی دوسرے کو پاس کیا اور اگر غلام نہ کر جائے مشتری کے پاس کسی نے کاٹ ڈالا پھر مالک نے غاصب کی بیچ کو درست رکھا تو اس کی قیمت نافذ ہوتی مشتری کو اسے لے کر کہ غاصب ہوئی مشتری کے سے وقت خرچہ اس سے تو یہ قطع یہ ملک مشتری میں ہوا پس اس کی کو وہی مالک ہو گا و مشتری کو چاہئے کہ قیمت و تحفی اگر اس شخص غلام سے زیادہ ہو تو اس شخص کو بیچے اسے اور اس کے لئے یہاں شیب عام ملک ہے۔

نہ دہ۔ مطلب یہ ہے کہ غلام یا اگر کوئی شخص ایک ہاتھ دے تو غلام کی نصف قیمت اس کے مالک کو تاراج میں دینا پڑے اس لئے کہ آزاد ہونے کا حق اس میں نصف

است لازم ہوتی ہے تو اس صورت میں اگر قیمت یعنی غلام آزاد کر دیا جائے کہ اس شخص نے اس کا اس کے لئے مشتری نے غاصب سے وہ نہ خریدا ہے تو نصف قیمت اس کی اس کی نصف قیمت سے آزاد ہوئی تو اس قدر زیادہ ہو کہ اسے مشتری کی قیمت کی بجائے قیمت دینا پڑے۔

(۶) مشتری کا بیچنے کے بعد رجوعی کا مالک

نے اجازت نہیں دی تھی

کر زید نے مرد کا غلام بد اس کی اجازت سے کر کے ہاتھ بیچ دیا پھر کر نے خود غلام کو زید نے اور اس کا مالک نے کچھ کو اجازت بیچنے کی نہیں دی یا کو اس سے بیچا تو اس کا مالک یعنی مرد نے اور زید غلام نے زید کو اجازت بیچنے کی نہیں دی اور اس سے یہ کہ مقصود یہ ہے کہ بیچ کو جائز قرار دے کر نہ اس مرد کو اس مرد کو یہ کہ اس شخص نے بیچنے کی اس واسطے کہ یہ بیچنے کا حق نہیں ہے کیونکہ اس نے غاصب کو بیچ دیا تھا غلام کی خرید پر تو اس سے معلوم ہوا تھا کہ مرد کی طرف سے اجازت ہے اور اب یہ کہتا ہے کہ اجازت تھی کہ بی بی اس الیہ اگر بیچ اور غلامی کے غلام کو آزاد کرے کہ بھگوان مالک کی اجازت راجحی تو بی مرد ہو جائے کہ اگر مشتری غاصب سے کار بیچے تو اس واسطے کہ غاصب بیچ ہے بہت رفتاری کا اور بیچ کر اس کا رجوعی قرار دے۔

خاتمہ۔ اس راجحی کو اس صورت میں بھی کہ رجوعی میں غاصب ہے لیکن غاصب سے رجوعی بہت حد ماہر نہیں ہے تو مشتری کو جو ملتا ہے کہ بیچنے کی موافقت کرے اس کو بے اس رجوعی قرار دینا ہے۔

(۱) بیع مسلم کی تعریف

مسلم کہتے ہیں بیع کو ایک شے کی سی ضرورت پر کہتے ہیں جو بدعت و باطل اور غیرت نقدی جلاوت ساتھ شرائط معتبرہ کے (در سلف بھی اس کو کہتے ہیں) اور بیع کو مسلم نے اور غیرت کو رسی دہلوی اور دہلوی کہ مسلم اس پر غرضت کی وجہ سے مسلم کہتے ہیں۔

(۲) بیع مسلم کن چیزوں میں جائز ہے

اور صحیح ہے مسلم ہر ان چیز میں جس کی قدر اور صفت معلوم ہو سکے چنانچہ روپیہ سے۔ (اور جن چیزوں کی صفت اور نہ رسیوں سے معلوم نہ ہو سکے تو ان میں مسلم جائز نہیں جیسے دو چیزیں کہ عروق میں تفاوت ہے جیسے خرچہ کو دو مہنی اندر آجیت خرچہ میں کہ نہپ خرچہ میں چاہے میں (مثلاً ٹیوں یا دل آغلا وغیرہ)۔

بہر حال اگر مروت میں نہ کے۔

فہم وہ نہ لینی جس میں کہ نہپ میں اس پر کہ کہتے ہیں جو مروت میں جس کے آئے اور مروت میں کی قیمت سے روپہ اثری اور ہم رہتا یہ نکل سکے کہ بھی اگر چہ نکل سکتے ہیں لیکن چند مروت میں خلاف اور عرفا اور مروت میں نہ کے اس واسطے مسلم ان میں جائز نہیں۔

جو یا اگر کسی نئی سے نہپ کر جیسے لیا ایک ایک کا مال اور عرق اور مروت میں اور صفت بیان کر دے یا شمار ان چیزوں میں جو غریب غریب ایک ہی ہوئی ہیں۔

نہ کہ۔ لیکن چنانچہ اور بدلتی میں ان کے بہت فرق نہیں ہوتا۔

جو جیسے ارمات اندر سے پیسے کسی کی ایک ایک ساپے چھینے سے۔

فہم وہ نہ لینی جس میں کہ نہپ میں اس پر کہ کہتے ہیں جو مروت میں جس کے آئے اور مروت میں کی قیمت سے روپہ اثری اور ہم رہتا یہ نکل سکے کہ بھی اگر چہ نکل سکتے ہیں لیکن چند مروت میں خلاف اور عرفا اور مروت میں نہ کے اس واسطے مسلم ان میں جائز نہیں۔

جو اگر صحیح ہے کہ نہپ میں اس پر کہ کہتے ہیں جو بدعت و باطل اور غیرت نقدی جلاوت ساتھ شرائط معتبرہ کے (در سلف بھی اس کو کہتے ہیں) اور بیع کو مسلم نے اور غیرت کو رسی دہلوی اور دہلوی کہ مسلم اس پر غرضت کی وجہ سے مسلم کہتے ہیں۔

(۳) بیع مسلم کن چیزوں میں جائز نہیں ہے

اور نہپ میں اس پر کہ کہتے ہیں جو بدعت و باطل اور غیرت نقدی جلاوت ساتھ شرائط معتبرہ کے (در سلف بھی اس کو کہتے ہیں) اور بیع کو مسلم نے اور غیرت کو رسی دہلوی اور دہلوی کہ مسلم اس پر غرضت کی وجہ سے مسلم کہتے ہیں۔

میرے (بے) شتم رہا اس المال کی شہادت جب مقدمہ متعلق ہو
مقدار سے جیسے اس المال کی کچھ ہو یا دینی یا حدی اس واسطے
کہ مقدمہ میں چیز میں شقاق ہو جائے مقدمہ سے تو ضرور ہے
بیان مقدار اس کا (یہ کہ) اپنے اتنے ہیں یا غایا اس کا ہے اور یہ
لام صاحب کے نزدیک ہے اور صاحبین کے نزدیک جب
راس المال ممکن ہو تو اس کے بیان مقدار کی ضرورت نہیں اس
واسطے کہ مقصود وصل ہو گیا اس کی طرف اشارہ کر دینے سے
جیسے شیعہ میں یا جہت اجد سے اس (کے) شیعہ کی جہت کی
طرف اگر اشارہ کر دیا تو اس میں بیان مقدار ضرورت نہیں لہذا اور
حنیفہ کی دلیل ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ راس المال کے
دے یاہ یا شریاں کھوئی ہوئی ہیں اور مجلس مقدمہ میں مسلم اپنے
اس کو کہیں بدلتا ہے تو اگر اعادہ اور مقدمہ روپے وغیرہ معلوم
نہ ہو گا تو یہ تحقیق نہ ہوگا کہ اتنے روپے میں مسلم باقی رہی اور کبھی
ایسا بھی ہوتا ہے کہ مسلم وہ مسلم فی کی تعلیم پر اشد مذمت کرے

جائے کے قادر نہیں ہوتا سو کہ کو تو راس المال کا لازم آتا
ہے اور جب راس المال کا مقدمہ معلوم نہ ہو تو موازعت واقع
ہوئی ہاں اگر راس المال کوئی چیز امکن ہو تو اس کا مقدمہ
بیان کرنا ضرور نہیں کیونکہ کپڑے میں مقدمہ متعلق اس کی ذات
سے ہوتا ہے نہ اس کی مقدار سے اب واسطوں کی تفریق کرنا
ہے پھر شرط تو جائز نہ ہوگی مسلم وہ جنسوں میں بغیر بیان راس
امال پر ایک جنس کے۔

فائدہ۔ مثلاً اس درجہ دیے اور مسلم کی ایک کر میں
گیجوں کے اور ایک کر میں جو کے اور یہ بیان نہ کیا گیجوں کے
جس کے تھے روپے ہیں اور جو کے جس کے تھے تو یہ مسلم جائز
نہ ہوئی اور معلوم نہ ہونے راس المال کے۔

یہ یا مقدمہ میں بغیر بیان جسے پر ایک کے مسلم قیست
(جیسے مسلم کیادہ کہہ دیتا ہے ذکر ایک کر میں نہیں جسے ایک کا حصہ
معلوم نہ ہو اور مسلم کا معلوم نہیں کہ کتنا حصہ ہے مسلم قیست)

(۵) و مکان ایفاء مسلم وہ ان کان لھما مؤنذ و مثله الثمن والاجر و القسمة ای اذا کان المسلم
قبل شہادۃ لھما مؤنذ بحسب بین مکان ایفاء عند ابی حنیفہ و عندھما یوفیہ فی مکان العقد و علی ہذا
الخلاص الثمن والاجر اذا کان لھما مؤنذ و القسمة ای اذا اقتسموا الدار جملہ نصیب احدهما
شہادۃ لھما مؤنذ (۶) و ما لا حمل لہ یوفیہ حیث شہد ہوا الاصح و فی رابۃ انجماع القصر یوفیہ فی
مکان العقد تم لعارض من بیان شرط صحۃ المسلم ذکر شرط بقانہ فقال (۷) و قبض رأس المال
قبل الاقف فی شرط بقانہ فلو مسلم مائۃ نقداً و مائۃ دینار علی المسلم الیہ فی کبریر بطن المسلم فی
حصۃ نہیں فقط ای لا یشیع المساء لان العقد صحیح و هذا الشرط شرط الیفاء و یكون صحیفہ (۸)
ثم من خلاف قبض رأس المال ان المسلم لا یجوز مع حیار الشرط و حیار الرزقۃ لایہما یعتدان تمام
المسلم بخلاف حیار الثمن فانہ لا یشیع تمامہ فلو سقط حیار الشرط قبل الاعتراض صح خلاف الرزق

(۵) ساقویں شرط بیان مکان

بعض بیان نہ کان جہاں نہ مسلم قریب مسلم کیا کیا ہے
یہ اگر مسلم یا کسی چیز جو جس کی بار برداری نہ ہو رہی یا نہ ہے نام

ہو حنفیہ کے نزدیک حصار نہیں کے نزدیک جہاں یہ مقدمہ مسلم واقع
نہاں جس جگہ مسلم قیادت یا لازم آوے گا نہ ہی خلاف پر ہے جس لہ
اگر نہ راقیت جب ان میں بار برداری حصار کی نہ

(۷) مسلم کے باقی رہنے کی شرط

موسلم سے باقی رہنے کا شرط یہ ہے کہ وہ طہال مسلمہ یعنی
ایک دوسرے کے جدا ہونے کے لیے سے تو اگر مسلم کیا کسی نے
جوئی دوسرے کو سلفہ اور سقر میں تھے مسلمہ ہیں پر ایک کر میں میہوں
کتو باطن ہوئی مسلمہ ہرچہ قریش میں اور سلفہ میں صحیح ہو چکا ہے۔
قائد۔ کہ ہوتا ہے ساتھ فقیر کا اور فقیر ہوتا ہے آٹھ
کھول کا اور کھول کا ہوتا ہے قویق بارہ صاع کا ہوتا
اور کہ سات سو تیس صاع کا۔

(۸) **خیار شرط اور خیار رویت**

اور علم نہیں صحیح ہوتا اگر اس میں خیار اثر ہو یا خیار فیدائہ کی
 طرح یہ دونوں مانع ہیں تمام تسلیم کے البتہ خیار غیبی انہی میں
 سے تمام تسلیم کہ جو اگر اس کا خیار اثر یا کو عمل ادا نہ ہو تو قدریں
 کے صحیح ہو رہے ہیں۔ (اور عمل اس کی ادا نہیں ہو رہے)

[illegible]

(۹) کہ اور جو مسلم یہ ایسی چیز بیوت کے اسی میں
 بہار ہادی وغیرہ کی حاجت نہ ہو تو جہاں جائے مسلم یہ
 رب المسلم کو احوال کے گرد نہ لے کر یہی قول اسح ہے اور جامع صغیر
 کی روایت میں کہ جہاں یہ عقد مسلم ہوا ہے وہیں حوالہ لکھتے ر

(٩) و لم يجر التصرف في رأس المال والمسلم فيه كالشركة والتولية قبل فسخ صورة الشركة ان يقول رب السلم يا غير اعطني نصف رأس المال لكون نصف المسلم فيه ملك وصورة التولية ان يقول اعطني ما اعطيت المسلم اليه حتى يكون المسلم فيه ملك ومن صورة التصرف في رأس المال ان يعطى بدل رأس المال شيئاً آخر ومن صورة التصرف في المسلم فيه ان يعطى بدله شيئاً آخر ولا يشترط شي من المسلم اليه برأس المال بعد الاقالة حتى يقبضه قال الشيخ صلى الله عليه وسلم لاتأخذ الا تسلك اوراق مالك في لاتأخذ الا المسلم فيه غير تقدير المضى على العقد اوراق مالك على تقدير الحالة العقد ولو ضرى كواثره وروب السلم يقبضه فسخه لم يصح لانه اجتمع صفتان السلم وهذه الشراء فلا بد من ان يجري فيه الكيلان ولو امر بقرضه به صح اي لو استقرض برأ لا شترى من غير برأ فامر المقرض بقبض برأ منه فسخه المقرض صح لان القرض غايية فكانه يقبض عين حقه يرد عليه ان ما يقبضه في السلم ايضا عين حقه فلا يلزم الاستبدال فاحاط في الهداية بان ما يقبضه في السلم غير حقه لان الدين غير العين فالتسليم وان جعله عينه ضرورة فلا يكون استبدالاً لكن لا يكون عينه في جميع الاحكام ففي وجوب الكيل لا يكون عينه لكون قابضاً هذا العين هو ما ضمن الدين انذى له على المسلم اليه وكذا الواسع في السلم يقبضه له ثم

١٠٠) ولو كثر المسلمون اليه في طرف من طرفي السند بامره فحينئذ لو كان اتفاق في طرفه لوفي طرفه بامره المستثنى له بكل اتفاق لان في السند لم يصح احراز السند بالكل لا في حله في اليدين لا في اليدين فامره لم يصادف ملكه وانسلوا اليه على ملكه في طرف استداره من ربه وانسلوا على البيع لم يصح امر المستثنى لانه استعار الطرف من المانع ولم يخصصه فيكون في بدائع فذلك الحلقه التي يده وبها قال بعينه حتى لو كان حاضرا يكون فسد لانه عمله يضر اليه مخالط كبره في طرفه المستثنى بامره اي اذا اشترى حصة معينة فامر المستثنى ان يخلط في طرف المستثنى بغيره فبطل يفسد فانه لا يملك اليدين بامره وانسلوا فسد ملكه ولو كثر اليدين واليدين في طرف المستثنى ان بدأ باليدين كلتيهما وان بدأ باليدين فاعتدى حقه اي اذا اشترى الرهن من احد كوا بعضه السند واخره بعضه بالبيع فامر المستثنى ان يخلط الكبر في طرف المستثنى ان بدأ باليدين كان فسد اما في اليدين فليس كذلك لان اليدين فلا يملك المستثنى وان بدأ باليدين لا يصير فسد لان الامر لم يصح في اليدين فلم يفسد بها انه فسد في بدائع فخلط ملك المستثنى بملكه ففسد فملكه عند امي حصة في بعض النقص والبيع وعدمها المستثنى بالخيار ان شاء ففسد البيع وان شاء شارك في المخلوط لان الحلقه نسي باسرها ملك عند امي

(۱۰) رب السّلم یا مشتري کے

حکوم سے مسلمہ الیہ یا بائع کا نہینا

اگر مسلمانی نے رب تعالیٰ سے غم سے کسی کی صورت میں
اس کے دلوں میں غم کو اپنا دیا تو اسے غم شری سے تباہ
کئی صورت میں پہنچا دے گا۔ اب ہم اس شری کا نشانہ بن جائیں گے
وہ کرب کی صورت میں اپنے تشریف سے غم سے شری

کے لطف میں اس کی محبت میں جمع کو آپ کی قیادت شہری نے
تو رہا ہوا ہے کہ اگر آپ شخص نے علم میں کیا کہ کوئی ایک
کی بات نہ رہے کہ غریب کا وہاں سے یہ رہے جس میں نہال وہاں
وہاں سے بھی کہ کاغذ انشراح کیا ہوا اس کے علم کا کسی کو
ان قیادت شہری نے جہد شہر کیا ہوا ہے کہ اگر آپ اپنے ہم کاغذ ان
شہر میں یہاں صاحب کہہ دے جس شہری کسی کا کاغذ ان
چہ کہ کاغذ ان کے کہہ دے شہری کہہ دے چاہے حق کو
دے دے وہاں کہ میں ہاں کا شہر کہہ دے

١٠١ : ورواه مسلم عنه في ترويض المستغنيين في بلدته بصرى وبعث قيمتها يوم آتيتها إلى
 المشتري كما أخذ المسلم وحمل الأمة رأس المال وسلم الأمة إلى المسلم إليه ثم نقلا عقد المسلم
 ثم ماتت الأمة في هذا المسلب إليه في الثقال فيجب قيمة الأمة على المسلم إليه ثم دعا إلى رجل
 المسلم ونوعت ثم نقلا البيع إلى هي الصورة المذكورة أن كان الموت في الثقال حجب انتقال
 وذلك لأن صحة الأقال تعبد بقا المعقود عليه وهو المسلم فيه وكذا المتابعة في وجهه
 أي دبر أمة عرض فهلك أحدهما دون الآخر فنقلا لصح انتقال ولو نقلا ثم هلك أحدهما
 بقي الثقال لقوله وكذا إلى آخره فغيره بقي نقبل المتابعة وبيع بقيتها هي كالأرجح
 أمال الله في عبادة نقدم التفضل على التلاك وإله الصحة في صورة تامة عنه بخلافه

المشترى ما تضمن فيهما أي أن المشتري بالشراء لم يرد ما ساقى له ثم نفاذ المثل ما تمت إقامة في بلد المشتري
 ثم بين القائل ولو تمت ثم تذبذب لأصبح القائل (٢٠) ولو احتلف معاهد السلم في شرط الرداء
 والأجل فالقول لمعني أي قال المسلم إليه شرط الرادى وقال رب المسلم لم بشرط شيئاً حتى يكون
 العقد لاسداً فالقول قول المسلم إليه لأن وجه المسموع منع في الاحتراز للصحة لأن المسلم فيه
 راد على رأس الحان عدة فيكراه الصحة دعوى أنه يكون صواباً في حقه فكان معتمداً ونادى
 رب مسلم بشرط الرداء وقال المسموع إليه لم بشرط شيئاً فلو أحب أن يكون القول لرب المسلم
 عند أبي حنيفة لأنه يدعى الصحة فالجواب أن في صورتين القول لمعني الصحة عنده و
 عندهما القول للمسلم ولو احتلف في الإجل فقال أحدهما شرط الأجل وقال الآخر لم بشرط
 فأيضا ادعى الأجل فالقول قوله عند أبي حنيفة لأنه يدعى الصحة وعندهما القول للمسلم

(۱۱) بیع سہم میں اقلہ

[illegible]

(۱۴) شرط پابندت میں اختلاف کا حل

[illegible]

ضمیمہ راز: ”آپ کے مسائل کا حل“

صحیح مسلم کی شرائط

انہر قوت لغت واکروئی ہائے اور جی مجھے دو مجھے دو
میں ہا پوری شے کے حق مسلم کہانی سے اور جو چند
شخصوں کے ساتھ ہا ہے۔

۱۔ جنس معلوم ہو۔ ۲۔ نوع معلوم ہو مثلاً غلام شخص کی
انہم ہوگی۔ ۳۔ وجہ معلوم ہو مثلاً بھی وجہ کی ہو یا
اور سببی وجہ کی یا فطریا۔ ہے کی۔ ۴۔ مقدار معلوم ہو۔
۵۔ مہل کی تاریخ مقرر ہو۔ ۶۔ جو رقم اور ان کی ہے اس
ن مقدار معلوم ہو۔ ۷۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔

مسائل شتی

١٠ صح بيع الكلب والفهد والسباع عمن أو لأحد عتده وعداي موسى لا يجوز بيع
الكلب المفوز وعبد الشافعي لا يجوز بيع الكلب أصلاً، لأنه غير له نفس العبد وعينه
أنا يجوز إذا علم الاستباح به ويحللده (٢) وإلبي في البيع كالمسلم إلا في الخمر والخنزير
(٣) وهذا في عقد النكاح كالحل والنفقة في عقد المصمم حتى يكون الخمر من ذوات الأمثال
والخنزير من ذوات النسيم (٤) ومن روج متعينة في نفسها صح قلن و هي قد فويت
أو أفلا أي محرد التزويج (٥) يكون فائض والقباض أن يصير فائداً لها بعد بالشروع و
الاستحسان أن تعيب العتق أصلاً، علم نحن فيكون لها حلالات العيب الحكيم

باب مسائل متفرقہ فقہ کے بیان
میں فائدہ کھلانوں کی بیچ

یہاں باخوبی دینی کا فریضہ لڑنے کے لیے جی تگھنے کے واسطے تو
 پہنچنے پہنچ نہیں اور ان کی جگہ قیامت نہیں اور جس میں صرف کرنے
 والے پر کاموں نہیں اور قیامت ضعیف یہ ہے کہ کچھ سمجھ ہے اور
 تلف کرنے والے پر اور کے خلاف ہے اور یہی کئی کتاب
 انھیں ان کے فرجی ابو علی سے اور ان سے جو انھوں نے کئی دفع
 اور ان کو کہیں سے کہیں لکھا ہے۔ اور انھیں

(۱) کتے 'بھیتے' اور درندوں کی بیچ

ہمیں، بچہ کبوتر اور چیتے کی اور ہندوؤں کی پران ہے۔

کھانسی سے نہ ہوا پانچ گھنٹہ پہلے وہ
فائدہ نہیں رہا کہ کوئی جگہ تھوڑا سا آب صحابہ
ہیں تو اس کو حکم کہتے ہیں ہر وقت وہ طلب صحف کا یہ ہے
کہ کتا ہو چکا ہو نہ ہو خود کو حکم ہوا ہے کوئی کسی کی درست
جہاں یہ طواف ہے اب یہ ہوا کہ میری طرف سے نہ ہے اب
نہ ہے اب اس شخص سے فرماتے ہیں ہر وقت یہ شافی کے کسی کہتے
کی جگہ اس شخص اس واسطے کہ ایسے ہی انسانی نے کبھی کسی
ہر روز کے فریاد حضرت علی علیہ السلام کے لئے ہر روز

سے ہے اس لیے کہ غریبی اور فقرت کے کی آسروں کی پہچان کا ہے
جائے دل اور دولت کی فتنے کے ابو مسعود اسی کی ہے کہ صلح کیا
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم لے کر کی قیمت لے کر اور
قرعہ کی ہے اور حضرت ابو بکر کی ہے غافل گاہ کے کی اور دولت
تے ابو بکر کی ہے کہ ابو بکر کی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے فقرت
لے لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
وہ وسلم نے اس سے روایت کیا اس سے روایت کیا اس سے روایت کیا
ماہ کو کر کے کر کے کر کے کر کے کر کے کر کے کر کے کر کے
ہوئی اور صلح کے اور اس کا اور اس کا ہے اور اس کا ہے اور اس کا ہے
قاری و محدث ہے جس کو روایت کیا قرعہ کی ہے اور اس کا ہے اور
منہ یا حضرت مسیحی کہ عید اور اس کے صلح سے لے کر لے کر
قرعہ کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لے کر لے کر لے کر لے کر
حدیث جاری ہے جس کو روایت کیا اور اس کے صلح سے لے کر لے کر
اور اس کے صلح سے لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
الاضحیٰ نے منہ سے صلح سے لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
اور اس کے صلح سے لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
نے قیمت میں لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
وہ اس کو روایت کیا اس کے صلح سے لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر
لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر

2000 年 1 月 1 日以前, 凡在境内从事生产经营活动的纳税人, 凡符合下列条件的, 均属于小规模纳税人:

۱۷۔ $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$ کی مشتق $\frac{d}{dx} x^{-2}$ ہے۔

(۱۰) آزاد پرندے، جبراً

شہد کی نکاحی اور لٹائی ہوئی مٹھائی

اگر چہ نہتے کے طور سے یا سچے سینے آئینہ نہیں کی
زمین پر یہ جن کا یہ اس کی زمین میں جائزہ خود خود لیتے
تہہ ان کی پناہ کا اس کی ملکوت دو جاہیں گئے تہہ جب
وہ زمین کی اس لئے ارمیہ کا، کہ وہی ہوتے جو اس کی نگارے
ہیں تہہ صاحب زمین نے زمین کو اپنی اسی واسطے جو کہ ہوتے
وہ صاحب زمین کے ہوں تہہ اور جو تہی نے چھٹا کا یا کسی
زمین میں تہہ اس کا ملک ہو گا تہہ اس نے اپنی زمین شہد
تہہ چھٹا کا تہہ اس واسطے تیار کی ہو پانی ہو، یا اس کا پھنس
کیا اس میں نہ پھینا کی تہہ شہد کرنے کے واسطے بار بار
اور منہ کی چھائی کی لانے کے واسطے اور کسی سے پڑے پڑا
پانی تو وہ اس کا ملک نہ ہو گا بلکہ وہ پائے کا کی گئی اپنی
تہہ کچھنے والے نے پہلے سے پڑ پڑ اسی کے واسطے پھینا
تہہ تہہ تو اس کو نہ ملے گی اس نے اس ملے پھینا نہیں کہہ تھا
انہیں جب در اہم اور تہہ اس میں واقعی ہوئی تہہ کچھنے
تہہ ان میں سے بھی اس کی جودہ گئے۔

۱۰۰

(۱) اسیر سے متحرکین کرنا اگرچہ شرعاً ہے لیکن دواغی
 بیخوشی میں کسی کی بیخ گوشہ سے چن چن آگوارہ ٹھونڈا پیانی اس
 شخص کے ہاتھ چن جو شراب پیتا ہے اور کئے کا پاں ابرو مکہ
 روست نہیں کرے جو روبرو نے نول سے کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۲۔ اور کہتے ہیں: ہنسی، شہدے، جیسے کہ ان کے پاس ہے۔

(۳) اقل قیمت کا ٹیکہ جسے بتو جو جو بہت میں
 ٹیکہ پیسے سے ملے گا کہ ہوائی چارٹر ایک کمزوری کا من کے عوض
 ملے گا جو ٹیکہ

(۲) چچان پرند جانوروں کی دھبے کا جنم کا گوشت
حلال ہے۔ درست ہے مگر اس قدر دھبے ہو کہ اس کی قیمت فیہ
پیر ہو جائے۔

(۵) اگر ہم غرض سے غرضی کے کیا اس کی جیسے چھٹی کچھ

(۶) اور دیکھو کہ جانوروں میں سے کون سے جانور بھیڑیں اور انہیں کی طرح جیسے ٹکڑا وغیرہ درست شکل بہت قناری ہوتے ہیں۔
 لکھا ہے کہ جانور ٹیمت دار ہیں جیسے تنقور اور حامل قرچی اور بلی، کتا، بڑھک، زعمہ، جونیچ، کی کی درست سے

(۷) اور ماہیوں کی بیج اُکھان سے فائدہ حاصل ہو
 گا جس کو فقیر اور ملیٹ نے اس بوجاز رکھا ہے لیکن صحیح
 ہے کہ اگر غریب اور محتاج غرضی مخلص ہو جائے تو اس کی بوجاز سے۔

(۸) اور کیا یہ اور تہذیب ہے۔ میں نے یہ کہہ کر جتنا پیچیدہ
 اور خون ہر گھڑا مڑے اور اٹھ اٹھا کہ اس صبح ہے جب کوئی
 مہیب مسلمان جانتا ہے کہ وہ کون سا ہے کہ میں پھر اس کی

فقط ہمارے یہ مباح میں کوئی چیز کا حکم مقام میں نہ ہے۔
 اور اگر عجیب و غریب تو اس چیز میں جلدی شفا ہوگی تو اس میں
 قبول ہیں اسی طرح شرب کے پینے میں بھی جلدی شفا
 حاصل ہو سکتی ہے۔ کئی عجیب مسلم حادثے کے اختلاف سے
 لیکن حدیث صحیح میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا
 نہیں کی اس چیز میں تو تم پر حرام ہے۔

(۵) اور انہیں نہیں مانتی تھی کہ وہ سب سے بڑے اور اعلیٰ جاندار
ہے۔ سو ان کے منہ کے نور و انوار نہیں۔

بدلیں ان میں سے کسی کے راہ گرونی کو دے جہت سے تو کو
ساتھ اس کے کہا اہی الجہا سے کہ یہ حدیث غریب ہے
نہایت اور اس کی کتب حدیث سے میں کچھ نہیں دیکھتا یا
اس کو سمجھنے آتا ہو اس اور اس نے اپنی سند میں۔

(۳) سونے کی بیج چاندی کے عوض میں

و سونے کو چاندی کے عوض میں خریدنے سے اور انفل اور
تھیں کے لئے بھی درست ہے۔

نادر۔ اس واسطے کہ میں یہ کہی تو زیادتی میں
طریقہ درست ہے چنانچہ ان کا مجلس عقد میں یہ ان پر
میں بھی ضرور ہے۔

(۴) سونے چاندی کی بیج گھنٹس کے عوض

اور سونے کی بیج سونے کے ساتھ یا چاندی کی چاندی
کے ساتھ کی بیج کے ساتھ درست نہیں بلکہ ہمارے پاس
آخر چاندی اور نہایت زر گری میں مختلف ہوں۔
نادر۔ اس واسطے کہ باب ۱۲۰ میں یہ بات کہ فرما
کہ یہ اس لئے کہ یہ نادر ہیں۔

(۵) قبضہ سے قبل غنم میں تصرف

بیج صرف میں قبضہ کرنے سے قبل غنم میں تصرف کرنا
درست نہیں غلا ایک دیکھ دوں دم کے بدلے میں بیجا اور
ابھی اس اور یہ قبضہ نہیں کیا تھا۔ اس کے عوض میں ایک پنا
فرما لیا تو اس حقان کی بیج نادر ہو گئی۔

(۶) ومن ما خالفه تعدل الف درهم مع ملوق الف باغین و نقد من الثمن ملقا او باعها بالفض
الف بسبب و الف نقد ۱۰۰: او ما خالفه مبدا حینہ حصون و نخلص ملا ضرر معانہ و نقد
حسین فبا نقد لیس الفضة و هو الف في بيع الامة والمحبسون في بيع السيف مکت او
قال حذہما من لہما اما اذا مکت فظاهر لانه لبا ما خالفه نقد فبعد لصحة ولا صحة الا بان
بحمل المتصرف في مقابلة الفضة و اما اذا قال حذہما من ثمنہما فانه لیس معناه حذہما علی
انہ لیس مجموعہما لان ثمن المجموع الفان في الحارثۃ والعدانہ في السیف فمعناه
حذہما علی انہ بعض ثمن مجموعہما و ثمن الفضة بعض ثمن المجموع فلیحمل علیہ
محرراً للمحو ان فافترقا فلا یخص بطل في الحلیۃ فقط و ان لم یخص ملا ضرر مطلق اصلاً
ای ان لم یکن متخلص الحلیۃ من السیف ملا ضرر والمفرقا فلا یخص بطل في کلہما و وحدت
علی حاشیۃ نسخة المصنف مع علامۃ صح لکن لا یحط المصنف ہذا الا باحق وهو ہذا
انفصال اما کذا الثمن اکثر من الحلیۃ فان لم یکن لا یصح لقولہ و ان لم یکن یتمثل ما اذا کان
الثمن مساوياً للحلیۃ او اقل منها او لا یدری فاما لا یجوز البیع اما لتحقق الربوا او لانشیۃ

(۶) لونڈی کی بیج حقوق سمیت

۱۔ ہاتھ پائی اور ہزار روپے نقد وصول کرنے اور ہزار کوئی ہزار نقد
اور ہزار ہزار روپے نقد وصول کرنے اور ہزار روپے نقد وصول کرنے کے باوجود
زیادے ایک لونڈی جس کی قیمت ہزار روپے چوبیس اور ۱۰ اور شہر میں پیدا ہو گئے آپ ہزار روپے قیمت اس طرح کی اجلا
کے علی شہر ہزار روپے کے علی ہزار ہزار روپے کے ۱ کے (یعنی ہزار ہزار نقد وصول ہوئے ہیں وہ غریب کی قیمت

اس شمار کے جاویں گے اس واسطے کہ غوثی میں یہ بیخ حرف ہے اور اس میں تقاضی بدلین شرط ہے۔ ہمارے کہ مشتری ہزار روپے دینے کے وقت چھ دیا یا یہ کہ دیا ہو کہ اس ہزار روپے کو تو دونوں کی شمن میں سے لے اس واسطے کہ وقت سکوت کے ظاہر ہے کہ اس نے اس بیخ سے قصد اس کے بھی ہونے کا کیا تھا اور بیخ مذکور بھی نہیں ہوئی جب تک کہ ہزار بمقابلہ جائی نہیں جو میں اور دوسری صورت میں اس کلام کے سنی یہ ہو سکتے ہیں کہ دونوں میں سے ایک کی شمن لے لیتا اگر مشتری صاف کہہ دے گا کہ یہ ہزار روپے لونڈی کی شمن میں خاص تو سب غوثی میں فاسد ہو جائے گی۔

(۷) تلوار کی بیخ زیور سمیت

اسی طرح اگر ایک کتوا تہی جس میں پچاس روپے کا

زیور ہے سو روپے کا اور چھان نقد وصول کئے تو زیور کے دام سمجھے جنوں کے تو اگر بائع اور مشتری جدا ہو گئے بغیر نقلی شمن کے تو بیخ زیور میں نقد بائع ہوگی اگر وہ زیور تلوار سے بدوں ضرر کے علیحدہ ہو سکا ہے ورنہ دونوں میں بائع ہو جائے گی جانا چاہئے کہ بیخ اس تلوار کی شمن میں زیور ہو اس شمن کے غرض میں درست ہے زیور سے زیادہ ہوا بعض شمن بمقابلہ زیور اور بعض بمقابلہ تلوار ہوں اور اگر شمن ہزار روپے کے کم ہوں جو سے یا کچھ معلوم نہ ہو تو بیخ جائز نہ ہوگی۔

فائدہ: اس واسطے کہ اگر کم یا برابر ہے تو سود ہو گیا کیونکہ مشتری کتوا مفت چڑی اور اگر معلوم نہیں کہ زیادہ یا کم برابر ہے تو بھی شربہ سود کا ہے۔

(۸) ومن باع اثناء فضة و لھن بعضی ثمنہ لم یفتر فاصح فیما فیض فقط و انشور کافی الا ان ای صح البیع فیما فیض ثمنہ و لھن فیما لم یفرض ولا یشتیع الفساد کما ذکرنا فی باب السلم ان الفساد طار (۹) وان استحق بعضہ اخذ المشتري بقیہ بمحضہ آوردہ ای ان استحق بعض الاثناء فالمشتري بالخيار لان الشرکۃ عب فی الاثناء و فی صورتہ فیض بعض الثمن قد ثبت الشرکۃ لکن لا یكون للمشتري ان یبذل العیب لانه ثبت بوضی المشتري لان الشرکۃ انما ثبت من جهة لانه لقد بعض الثمن دون البعض ففراضیا بهذا العیب بخلاف الاستحقاق انما للمشتري لم یرض به فله ولاية الرد

(۹) برتن میں ایک حصہ کسی اور نکلا

اب اگر برتن کا نصف یا ٹکٹ کسی اور کا نکلا جائی گواہوں سے اس کا اشتقاق ثابت ہو جائے تو مشتری باقی کو بھڑاس کے حصے کے خرید کرے۔ بائع کو کچھ دے۔ اور فعل قلمہ اشتقاق کے مشتری اپنے حصے کو بائع پر داجی نہیں کر سکتا بسبب عیب شرکت کے کیونکہ یہ شرکت خود مشتری کے فعل سے ہوتی ہے تو وہ گواہ داجی ہو چکا ہے اس سبب سے۔

(۸) قیمت کا کچھ حصول وصول ہونا

اگر ایک شخص نے ایک برتن جادوی کا (خواہ سونے کا) کچھ اور کچھ قیمت اس کی مشتری سے حصول کی اور بعد اس کے جدا ہو گئے تو جائز ہو جائے گا اس مقدار میں برتن کی جتنی شمن پر بائع نے بعد کر لیا اور بائع ہونے کی باقی میں اور شریک ہو جائی گے بائع اور مشتری اس برتن میں اور یہ فساد کل برتن میں خالص نہ ہوا اس لئے کہ یہ فساد طاری ہے جیسا کہ سلم میں گزرا۔

[illegible]

فائدہ دینا، اس واسطے کہ شریعتِ عرف میں یہ ہے تو
مذہب کو اختیار ہو چاہے باقی کو بقدر چاہے دوسری سے
لو۔ یا پھر یہ عالمی قصہ جو خیریت چاہتا ہے، سچ کو دیکھو اور
مثلاً اس کی یہ ہے کہ برتن کو دیکھ کر پھر جہتِ مشرقی کے ذوالکلی
برتن خریدیں، لیکن وہ اس کے کل میں دوے دیئے بعد اس سے
وہ ان بدادہ تھے تو کثرتِ عرف میں سچ بہ ترسواں اور روکٹ
سے نہیں کہ اب کثرتِ اس برتن کا کئی ٹھکانے ثالث کا کچھ مشرقی

(٢) ولو استحق بعض قطعة لحره يمتد احد ما بقى بحصته بلا خيار لان الشفعة ليست ببيع

في قطعة النيرة لأن النعيص لا يشترط وصح بيع درهمين ودينارين وبيع كروبر وكر
 منبر بكرى وروكرى شعر هذا عندنا وإنما عند غيره والتأني في هذا يجوز لأنه قابل الحيلة بالحيلة
 من ضرورته لا تضيق على النبوذ وفي عرف الجنس في خلاف الجنس تعبير نصرته لنا
 بالمقابلة المحقة بحسن الصف المذكور وليس فيه تعبير نصرته لأن ما جبه ثوب استلج في
 الكال بمقابلة الكال فيكون الدرهمان في ثغله الدينارين والدينار في مقابلة الدرهم ويكون
 كروبر في مقابلة كرى الشعر وكر الشعر في مقابلة كرى الشو (١) وبيع أحد عشر درهماً
 بعشرة دراهم ودينار ما يكون عشرة دراهم بعشرة الدراهم أي درهم في مقابلة دينار
 (٢) وبيع درهم صحيح ودرهمين غائبين بدرهمين صحيحين ودرهم غلة الفضة ما يرد
 بيت العدل وياخذ التجار وأما يجوز هذا لتحقيق التماثل في الوزن وسقوط اعتبار الجودة

(۱۰) شیعہ کا کچھ حصہ کسی اور کا نکلا

[illegible]

موت۔ یہ ہونا کہ عیب نہیں چوڑی کے ڈسے
میں ان واسطے کہ بغیر نصیب سے کھانے لگے ہیں
مکافہ نظر سے کہ اس میں قطعاً غریب ہے۔

(۱۱) مختلف اجناس کی بیک و فوریٹیج

اور صحیح ہے بیچ دو سوا سو ایک، پناہی محض میں ایک
دو سو اسی سو، پناہ کے اور ایک، رنج تیرہ سو اور تیرہ سو تھے
میں دو سو تیرہ سو، دو سو تیرہ سو۔

فائدہ نہ دے خواہ ایک دو ڈر اور شافی سے نوا کیے جا کر ٹھیک نہ کہتے ہیں کہ یہاں برا چھٹی کاؤں کے خلاف کیا حرف بگھڑ سکتے ہیں کیونکہ صورت اول میں دور دورہ م کے عوض میں دور دورہ اور ایک دے بار کے عوض میں ایک دور دورہ ہو سکتا ہے اور صورت ثانی میں اگر ایک کھون کے عوض میں دور دورہ کر لیا جائے گا تو عوض میں دو گنا گہری ہو سکتی ہے۔

(۱۲) گیارہ درہم کی بیخ دس

درہم و ایک دینار کے عوض

اور گیارہ درہم ہلے میں دس درہم اور ایک دینار کے۔
 فائدہ۔ اس مسئلہ کی دس درہم کے بدلے دس درہم ہو گئے
 اور ایک درہم کے مقابلے میں ایک دینار دیا گیا اس طرح اس کے بدلے
 اور آٹھ سو پچاس کی بیخ مقابلے کی گئی اور اس کے جائز ہے کہ کوئی ہو سکا
 ہے کہ دس روپے مقابلے میں دس روپے کے اور ایک سو پچاس مقابلے
 میں آٹھ سو پچاس کے ہو جائے اور یہی خیر ہے جہاں روپے کا بدلنا

روپے سے ظہور ہوئے اور دس کی برابری نہ ہو سکے۔

(۱۳) دوزیف ایک کھر سے درہم کے

عوض ایک زیف اور دو کھر سے درہم

اور دوزیف اور ایک کھر سے درہم کے عوض میں ایک
 زیف اور دو کھر سے درہم کے زیف اور غلامی درہم کو کہتے ہیں
 جو بیت المال میں لیا جاتا ہے مگر سوداگر کے لیے نہیں جیسے
 نوٹے چھوٹے روپے اور یہ بیخ جائز ہے اس کے کہ دس میں
 سادات تحقیق ہے اور اعتبار وصف جوہر کا ساتھ ہے۔

(۱۳) وبيع من عليه عشرة دراهم من هي له دينار بها مطلقه ان دفع الدينار و فاضا العشرة
 بال عشرة اي لزيد على عمرو عشرة دراهم فباع عمرو و فبازن من زيد بعشرة مطلقه اي لم يصف
 فاضا بالعشرة التي على عمرو و صرح البيهقي ان دفع عمرو الدينار فصار لكل واحد منهما على الآخر
 عشرة دراهم ففاضت العشرة بالعشرة فيكون هذا الفاضل فاضاً لمصلحة الاول وهو بيع الدينار
 بالعشرة المطلقة و يباع الدينار بالعشرة التي على عمرو لم يعمل على هذا لكان مستلماً بديل
 الصرف و لا يجوز هذا الفايعة الدينار بالعشرة المطلقة لما لا يباع بالعشرة التي له على عمرو و صرح و يقع
 المقاضاة بنفس المقتد (۵) فان غلب على المهرم القضة و على الدينار المذهب فلهما فضة و ذهب
 حكما (۱۶) فلم يجز بيع المخلصة به و لا بيع حصه بعض الامتساويا و اما (۱۷) و ان غلب عليهما
 الفاض فلهما في حكم المرحمين فبيعه بالفضة المخلصة على و حو حلية السيف اي ان كانت القضة
 المخلصة مثل القضة التي في المهرم او اقل فولا يدرى لا يصح و ان كانت اكثر يصح ان لم يضرها بلا
 فاض (۱۸) و بحسب متفاضل يصح بشرط القبض في المجلس و اما يصح صرفا للمجلس الى خلاف
 المجلس لا يهي حكمه حينئذ و صرفا بشرط القبض في القضة بشرط في الفاض لعدم التميز

(۱۴) اپنے قرض خواہ کو دینار بیچنا

زید کہ اس درہم کو مراد آتے تھے یہی بیچا مگر نہ ایک
 دینار زید کے ہاتھ عوض دس درہم مطلق کے لیکن یہ نہیں کہا کہ
 عوض دس درہم کے نہ چھ پر قرض میں فروغ بھی ہو جائے گی اگر
 مراد دینار دیا تو اب ہر شخص کے دس درہم پر دس درہم دو
 گئے (لیکن مراد پر قرض واسطے کہ زید کے دس درہم کا مقروض تھا

اور لیکن زید پر قرض ہمارے قیمت کے دس درہم واجب ہوئے اب
 اگر دوسروں نے حصار کیا تو قرض اس میں ہو جائے گی اور وہ بیخ
 دینار کی عوض دس درہم مطلق کے نہ ہو رہا صرف بیخ ہو جائے گا اور
 بیخ کیا دینار کو عوض دس درہم کے جو مراد پر قرض میں نہ
 بھی بیخ بھی ہوگی اور حصار شخص عقد اور ہو گا۔
 فائدہ۔ اور یہ متاثر بیخ جانی ہو گا اس دینار کا مقابلہ

نہ ہدم کے تو ہم اور شرف تھے۔

(۱۵) ملاوٹ والے درجہ میں دینار کا حکم

نہر چاندی دراجہ میں غالب سے تودہ چاندی کے ٹکڑے
نے باد میں لے کر اڑھا کر باغ میں غالب سے تودہ
سے لے کر اڑھا کر باغ میں غالب سے تودہ

فائدہ یہ کہ جس چیز میں خونی لمبہ پانچواں اور سونے کی توہہ چچ غم شربت میں پانچواں اور سونے کی ہی ٹھوکی چاہے کئی ملٹا کر لیا جائے وہ پینے میں پانچواں ہے اور شہین و شے تو بلا اثر فی میں لیا جائے سونا ہے اور شہین مانے شے نہیں تو وہ یہ اثر فی جانے سونے ہی کا شکر کرنا چاہیے۔

ملوث والے در اہم و دیناروں کی بیچ

تو یہ درانہم ورتائے کی فتح درانہم ورتائے خالص سے
ان کی فتح آج بھی میں نہیں درست ہے مگر برابر ہر قول کہ
درست درست

فائدہ۔ اور قرطیہ لینا ان کا نہ درست ہوگا مگر وزن کر کے
خاص سے ساتھ لکھی جیسے ہر اسم کا جس کی کوئی سے بھی وزن کے
قرطیہ نہیں لے سکتے اسی طرح یہ وزن بھی اس سے معلوم ہوا کہ
ہر نام کے وزن میں جو نام اپنے اثر میں مرعوب ہیں ان کا قرطیہ پڑ
سکتا ہے جیسا کہ وزن کے خلاف شہادت جائز نہیں اس پر نہ صرف اس کی
یاد دہانی بلکہ یہ بات بھی کافی ہے کہ اگر اس میں کوئی ایسا
مستحق الہ وزن کی طرف کہ ہر نام کو دوسرے درجہ سے اور جو
دوسرے درجہ سے اس میں آجائے نہ ہو تو اس صورت میں عدو کا ذکر نہ
کرنا اور اگر ان کے ساتھ قرطیہ لینا نہ جائز ہو تو نہ کعدہ و اشعار
کی روایت ہو جو صرف کے درست ہوگا لیکن آخر میں شامی نے یہ نصیحا
سے ظاہر ہے کہ یہ صورت جو ہر حرف کی روایت سے ہو گئی جانتا نہیں
کیونکہ ان کا یہ سب سے کہ اگر قرطیہ کی تعداد نہ ہو تو اسے
مزدول سے اس وزن کی تکمیل سے خلاف مستحب ہوگا نہ کہ یہ مکمل

روزانہ خود کو اجالا کرو۔ جیسے اندر سے دے دے میں ہے۔ سب کانگ
 نصیر کرتے ہیں شہر پر بالکل افسانہ کہ تو یہ چمکا دے گا تو روایت
 ہے سرور اور نہ یہ مشہور ہے اس واسطے کہ اس شعر پر لازم آتا ہے
 اچھا میں نصیر کرتا ہوں روایت کرتے ہیں سرور حالت کلی اور ہر حال پر
 نہیں یہ افسانہ کیا اندر سمجھنے میں نہ آئی نصیر اور

(۱۷) جن میں ملاوٹ غالب ہو

۱۰۔ اگر کوئی نیک ہے اور چاہتی ہو کہ اسے جو وہ
 اور اس کا خلیفہ ملزم اس بات اور اس کے جہن تو اگر ایسے
 اور اس کے بیٹے اس کے چاہی سے ہو تو اس کا خلیفہ ملزم
 اور اس کے بیٹے سے ملزم ہے جو کہ وہ

فائدہ۔ میں اُن خائس چاندی برادر ہوگی اس قدر
چاندی کے چمکیں۔ ہم مفتوحہ میں ہے یا تم پر کچھ غلبہ ہو
چاندی ہوگی اور سر نہ پاؤں کوئی جو اس کو اس واسطے کہ
چاندی کو جلدی و قابل ہو کر چاندی کا کھنڈ ہو جائے۔

(۱۸) طالبِ مروت والے کنیٰ بیچائے منجھس سے

اور انکو ایسے دروازہ ملیں جو انہی دروازہ کے عوض میں ہوگی تو خواہر براہ اور کم تر یا وہ بھی درست ہے لیکن ضرور ہے کہ گفتہ محتاج نہیں کا و نیز جو محکمہ ملانہ ہو جائے۔

فائدہ کی پیشی سے اس مسئلے پر اسے ہے کہ ایسے
مردم دلائل علم میں نہیں آتے تو اب جس کو طرف
خلاف جس کے بغیر یہ بات کی کہ تو کر لیں اسے اس طرف
ایسے وہ ہم دلائل کا بھی کر اور تو کر کے دلائل کے فرض نہ
بھی رہا ہے۔ انکار باقی دی ایک صورت وہ صاحب
تغاب نے فرمیں گی کہ کوئی برہنہ ہو جائے یا اسے کہ
اعلام ہو کر کئی ہے تو اس کا حکم ان ہی وہ ہم دلائل کا ہے
جن میں ملوث نہ ہو۔

(۹) وان شریئ منعة بالدرهم المشترية او بالفلوس النافضة صح فان كسدت بطل ای كسدت هل تسليمها بطل عند ای حنیفة و عسجد لا یبطل فعند ابی یوسف بحسب قسمتها يوم البيع وعند محمد الآخر ما یعامل به الناس (۲۰) ولو سقر من فوساً فكسدت بحسب مطلقا هنا عند ابی حنیفة و عند ابی یوسف بحسب قسمتها يوم اللبس وعند محمد يوم الکساد كسافر (۲۱) ومن شری شیئ بنصف درهم فلوس او شاق فلوس او قیراط فلوس صح و علیه ما یباع بنصف درهم او ذائق او قیراط مباح ای اشتری شیئ بنصف درهم او ذائق او قیراط علی ان یعطی عوض ذلك النصف فلوساً صح و علی المشتری من الفلوس ما یعصی فی مقابلة ذلك النصف والقیراط عند الحساب نصف عشر المتقال و عسجد لا یجوز هذا انی لان الفلوس عديدة و تعدیرها بالذائق و نحوه ینسج عن الوزن ولنا ان النصف هو الفلوس و هی معلومة (۲۲) ولو قال لمن اعطاه درهم اعطی نصفه فلوساً و بنصفه نصفاً الا سیفسد البيع ای قال اعطی نصفه فلوساً و بنصفه ما ضرب من القصة علی وزن نصف درهم الاجبة فیلزم الربوا بطلان اعطی نصف درهم فلوس و نصف الاجبة ای اعطاه الدرهم و ذکر النصف ولم یقسم علی اجراء الدرهم فالتنصیف الاجبة منه و سلی بالفلوس ولو كرر اعطی صح فی الفلوس فقط ای كرر لعقد اعطی فی الصورة الاولى و هی تسیم الدرهم صح فی الفلوس ولم یصح فی الدرهم الاجبة لانه لما كرر اعطی صریحین

بازار پر سے قیمت دیوے۔

(۱۹) شخص کی ادائیگی سے

پہلے سکوں کا بندہ ہو جائے

ایک شخص نے ایسے درام کے عوض میں (یعنی میں میں) طوقی غائب ہے یا نہ ہے کیا ان قیوں کے عوض میں جو پہلے تھے باز میں ایک چیز خریدی اور انکی مشتری نے میں میں انکی انکی کر چلیں ان پر وہ بھی ایسے گا وہ ہمارے تمام خریدنے کے نزدیک صح باطل وہ جلد سے کی ہو رہی ہو یہ صرف کے نزدیک مشتری پر قسمت میں رہا یہاں جس کی جون میں کے کسی لازم ہو سکی اور نام کے لئے نہ ہو یکساں درام یا پیسوں کی ہوا خریدی دن میں دراج کے دن میں سے قیمت میں مشتری پر باز آوے۔

قاعدہ۔ تو تو ایام لئے سے توں پر سے لئے فی الحقیقہ اور درام اور خریدنے کے نزدیک جب صح باطل ہوئی تو مشتری اگر مریع ہوئے گا ہم سے تو کسی جمع، کچھ کو بھیج دیوے والا اس کا خرچ

(۲۰) جو سکہ قرض لیا وہ بندہ ہو گیا تو

ایک شخص نے پیسے پہلے ہوئے اور اس قرض پر یہ اس کے قرض قرض ادا کرنے کے ان کا جس پر ہمارا تمام ہو خریدنے کے نزدیک مشتری پر وہی پیسے لازم آویں گے اور اب وہ پیسے خالص کر دے گا تو قرض ادا ہو جائے گا اور اب اب وہ سکہ کے نزدیک قرض لینے کے دن جو قیمت ان میںوں کی تھی وہ بچا دے گی اور نام لئے کے نزدیک آخر روز میں چلیں کے دنوں میں جو ان کی قیمت ہوگی دے گا سے کی۔

فائدہ کہ پختی سے ہوتا ہے۔

(۲۱) آدمی یا ایک ذائق کے پیسوں کے عوض بیچ

ایک شخص نے ایک چیز خریدی نصف درہم کے پیسوں

کے بدلے میں بائیک دین کے ٹکڑوں کے برابر مہیا بائیک
قریباً اسے جیوں کے برابر میں تو سب سے درستی پر جتنے
بیسے نصف درہم کے بائیک دین کے بائیک قیراٹے و درہم
میں آئے ہیں اور آدھ آدھ گئے۔ (دو تکی پندرہ درہم کا ہوتا
ہے اور قیراٹ نصف دین یا ہوتا ہے) اور اگر کسی بائیک کو بیچ
بہ خرچ میں اس لئے کہ نفوس عدوی ہیں اور ان کی تکرار کرنے
سے ہاتھ بٹھانے والے معصوم ہوتے اور دینی ہونے کی بنا پر
وہ ان کے کہ جس قدر ظلم ہیں وہ وہ معلوم ہیں۔

فائدہ۔ اور ای طرح ایک درہم کے بار اور درہم کے
ٹکڑوں کے برابر میں کوئی چیز خریدی تو ہرگز ہے ہر ایک درہم
بوجھت کے اس واسطے کہ ایک درہم کے پندرہ درہم کے پیسے
جتنے درہم اس آٹھ چیم معصوم ہیں اور شریعت کے لئے اور
مگر اس کو نام نہ کہتے ہیں کیونکہ اس واسطے کہ ہر ایک درہم کے
خرید اور اس واسطے کہ ایک درہم کے درہم کے لئے ہر ایک درہم کے
فرد اور اس واسطے کہ سب سے خاص تر درہم کے درہم کے لئے ہر ایک درہم کے

(۲۲) درہم کے عوض جو کچھ پیسے

اور جو کچھ چاندی لینا

اور ایک شخص نے سوائے نوایک درہم یا درہم کا آدھ
درہم کے پیسے دے اور آدھ درہم کے بدلے میں چاندی کی
ایسی جو نصف درہم کے ایک تکی خریدی ہو تو اس کے لئے درہم کا آدھ
دینا یا نصف درہم کا۔ اور اس کے (پیسوں میں بھی اور اس میں
میں بھی جو درہم دینے کے لئے ایک درہم میں دینے کے لئے ایک
پیسوں میں چاندی ہو چاہے کی اور اگر پانچ کہہ کہ درہم کے
آدھ درہم کے پیسے اور ایک درہم چاندی کی تو سب سے کچھ
ہر ایک تکی میں (ایک درہم اس صورت میں اس کی جو ایک دینی
کم ہے نصف درہم سے ان قدر چاندی کہ درہم میں سے

مقابلہ ہوگی اور نصف درہم بائیک دینی یا درہم کے مقابلہ پیسے
چاندی کے اور اگر (درہم کا آدھ) کا آدھ کم درہم اس صورت میں
پیسوں میں کہا ایک درہم کے لئے درہم کے پیسے دے اور
اس واسطے کہ اس کی ایک دینی تکی اور درہم اس صورت میں
پیسوں میں دینی چاندی کی اور اس کی میں فائدہ۔

فائدہ اور اس واسطے کہ ایک تکی میں چاندی اس کی جیسے
پیسوں میں اس واسطے کہ ایک تکی میں چاندی اس کی جیسے
بھج ایک تکی پیسے میں شریعت کے حسب بائیک ملتوی کوئی بھی
درہم کے یا شریعت میں دینی پیسوں کے اس صورت میں شریعت
کو درہم کے تکی اس واسطے کہ درہم کے ہے اور اس کی ہے
اور اس واسطے کہ درہم کے اس واسطے کہ درہم کے ہے اس میں ان کے
درہم کے شریعت کی تکی اس واسطے کہ درہم کے ہے اس میں ان کے
درہم کے تکی اس واسطے کہ درہم کے ہے اس میں ان کے
شریعت کی کوئی نہ کہے کا کوئی درہم کا شریعت کی اور درہم کے
کی اور اس واسطے کہ درہم کے تکی اس واسطے کہ درہم کے ہے
اسبب احتیاج اس واسطے کہ درہم کے تکی اس واسطے کہ درہم کے ہے
اس واسطے کہ درہم کے تکی اس واسطے کہ درہم کے ہے اس میں ان کے
کلمت صحیح نہ چلائی تکی اور درہم کے تکی اس واسطے کہ درہم کے ہے
اور اس واسطے کہ درہم کے تکی اس واسطے کہ درہم کے ہے اس میں ان کے
نہیں دینی تو شریعت کی واسطے کہ درہم کے تکی اس واسطے کہ درہم کے ہے
اور اس واسطے کہ درہم کے تکی اس واسطے کہ درہم کے ہے اس میں ان کے
چاندی کے کوئی نہ کہے کا کوئی درہم کا شریعت کی اور درہم کے
اس واسطے کہ درہم کے تکی اس واسطے کہ درہم کے ہے اس میں ان کے
تکی اس واسطے کہ درہم کے تکی اس واسطے کہ درہم کے ہے اس میں ان کے
ان لوگوں کے لئے کہ ایک درہم کو درہم کے تکی اس واسطے کہ درہم کے ہے
قراردیتے ہیں ان کے لئے جو چاہے درہم کا درہم کا ہے۔

كتاب الكفالة

(٤) هي جملة دعاة إلى دعوة في المطالبة لأهل الدين هو الإصلاح و غند المعشر هي ضم الجملة إلى الجملة في الدين لأنه لو لم يثبت للنسب الحديث الأول لأن الحديث لا يعكروا عنه بل لو فقه أحدكم لا ينبغي عني الإحسان (٥) وهي صريحتان بالشس والمال فالأول يتعقد بكفالت بالنسب و يحوزها معناه به عن يده و يصفه و ينطق و يصمت و علي له إلى إزالته و يحيم أو فيل و يترمه احتضار الصكوك به من خلف المعكول له من لم يحضر و يحبه الحاكم و إن عمن وقت تعلمه لزمه ذلك (٦) و هو المصنف من كفاية له و لو أنه علمه بالعلماء فلا علمه بالعلماء أو القيد مثل فدا علمه بالعلماء له (٧) فيتمه (٨) و يذهب إلى من كفاية له حيث يمكنه تحاصصه و إن لم يزل الأذهان اليك فدا يرى

[illegible]

نہ کہو۔ تو جب وہ وقت آئے اور مکمل لیا اور فرماست

کتاب الکفالت یعنی نہانت کے بیان
میں کفالت کا معنی و مفہوم

(۱) کلمات کے معنی غلط ہیں لہٰذا اسے جہاں پر

ایک چیز کو دوسری چیز سے دہرایا اور مصنوعی شے شے بنانے سے پہلے اسے کھانسی کا مرض نہ سمجھا جاتا تھا۔

[illegible]

(۲) کفایت و تقصیر

سکالٹ: دو مشرب تہ ایک سکاٹ بائیس لیکی حاضر
 ضاعت دوم کی سکاٹ بائیس لیکی مایہ خفاشی اور جسم اول یعنی
 حاضر خفاشی ضاعت اول ہے اس قدر ضاعت (تخلی) ہے
 کہ زیادہ حاضر نہ ہو درست نہیں ہے اور چھری اسی
 حد سے ہے جس کو جاہت نہیں اور زیادہ اور تخلی ہے کہ زیادہ

کو قید کرے لیکن نہ قید کرے اس کو فی الفور بے کہے اس
 دانستے کہ کبھی تکمیل کو معلوم نہیں ہوتا کہ کس واسطے قاضی نے
 بدوی ہے اس لئے پہلے اسے وطریق کرے فکر حاضر کر دیا
 مکحول عن کو قید نہ کرے اور اگر مکحول سند غائب ہوا
 اس طرح پر کہ نشان میں کا معلوم ہو کہ تو حاکم متاسم کو قاضی
 صہبت دیتے کہ غائب اس کے پاس یہ ہے اور چلا آئے
 چلے آکر اس قید دہی مدت گزار جائے اور حاضر نہ کرتے تو حاکم
 متاسم کو قید کرے اور اگر مکحول اسے ایسا غائب ہو کہ اسی کا
 پتہ نہ نکال سکی معلوم نہیں رہا تو حاضر متاسم سے مہم اخذ نہ ہوگا
 اور نہ وہ قید ہوگا کیونکہ وہ غلام ہے چاہیے۔

(۳) مکحول عن کا مرجانا

اور اگر مکحول عن مرجنا اگرچہ غلام ہو تو حاضر متاسم
 بری ہو جائے گا مگر غلام نہ ہے۔

فائدہ: اس واسطے کہ وہ مکحول عن کے حاضر کرنے
 سے عاجز ہے اور اس لئے کہ اصل کس مکحول عن کو کھلا صحت
 حضور تہی جاتی رہی تو تکمیل پر سے احتیاج تاراج و اسی طرح

اور تکمیل مرجا سے جب بھی وہ مہم اخذ سے ہے بری ہوا کیونکہ
 وہ حاضر نہ کر سکتا اور اب قادر نہ رہا تسلیم مکحولیہ پر یہ سبب
 موت کے اور مال سے اس کے یہ حق اور تکمیل کر سکتے ہیں اگر
 وہ تکمیل پڑا مال تھا اور مرجنا تو اس کی جائیداد سے دین وصول کیا
 جائے گا اور اگر مکحول عن مرجنا تو وہی مکحول عن کہ پہنچتا ہے کہ
 مطالبہ کرے تکمیل سے اگر وہی نہ ہوے تو وارث اس کے
 قائم نہ ہے چاہیے۔

(۴) مکحول عن کا حاضر کروینا

ای طرح اگر تکمیل نے مکحول عن کو اپنی قید حاضر کر دیا
 کہ مکحول عن وہاں اس سے صہبت کر سکتا ہے تو بھی تکمیل بری
 ہوا۔ (جیسے شریا ایسی ہستی ہو کہ جس میں قاضی موجود نہ ہو
 واسطے صہبت عقد سے کہے) اگرچہ تکمیل نے وقت کفالت
 کے یہ نہ کیا ہو کہ کہ جب مکحول عن کو شہر سے حوالے
 کر دین تو شہر بری ہوا۔

فائدہ: کیونکہ مقصود کفالت کا حاصل ہو گیا اور وہ تسلیم
 ہے مکحول عن کی اس طور پر کہ مستحق اپنے حق کو ادا کرے۔

(۵) فان شرط تسليمه في مجلس القاضى وسلم في السوق او في مصر او بومى و ان
 سمى في بركة او في السواد او في السجن و قد حسمه غيره لافيل في زمانا لا يبر ابا تسليمه
 في السوق لانه لا يهاونه احد على احصاءه مجلس القضاء فغلب هذا ان سلمه في
 مصر اخر اما بومى او اذ اسمه في موضع يقدر على احصاءه في مجلس القضاء حتى لو سلمه
 في سوق مصر اخر لا يبر افي زمانا لعدم حصول المقصود قوله و قد حسمه غيره اى غير
 هذا الطالب فبنى انما لا يبر اهما اذا كان السجن سجن قاضى اخر اما لو كان السجن سجن
 هذا القاضي بومى او ان كان حسمه غير هذا الطالب لان القاضي قادر على احصاءه من سجنه
 (بسمهم من كفل به نفسه من كفالة اى تسليم المكحول به نفسه من كفالة الكفيل
 وبسليم وكيل: انكسب و رسوله اليه اليه متعلق بالتسليم والضمير يرجع الى المكحول
 نه ولو مات المكحول له فلو حصره و الثوارث مضافه به ان مطالبة انكسب تايم المكحول به

ابن زید بن ادعی علی بن اخیلا کہنے سے کہ ان لوگوں نے غداً فعلیہ
السال صحت الکفالة و بحت عبد الشرح عبود المسألة ادعی و جعل علی آخر مائة ذیاب
فکفل مسقه رجل علی انه ان لم یوف به عبداً وجب العانة فقولہ ہذا ای مالا مقدراً او لم لہ
یہ نہ او لا ای بین شعث علی رجب یصح الدعوی اولم یبین فی المسألة خلاف محمد بن یحیی
عدم لجواز عدا جیس علی انه قال فعلیہ العانة و لم یغل العانة عن المدعی علیہ فعلیہ ہذا
ان بین المدعی المسألة لانکون کمالہ صحیحہ ایضا کما اذا لم یبین الا ان بقول فعلیہ العانة
شیء یدعیہا و قبل انه منی علی انه لم یبین لم یصح الدعوی فلم یسم حب حضارہ الی
مجلس القاضي فلم یصح الکفالة بالنفس فلا یجوز الکفالة بالمال فعلیہ ہذا ان بین تکنون
الکفالة صحیحہ ولہذا ان لو قال فعلیہ عانة و علیہ المان غیر اذہ الممہود فان بین
الدعوی لظاهر وان لم یبین بعد ذلک اذا بین اتحقق البیان باصل الدعوی فبین صحة
الکفالة بالنفس فیرتب علیہا الکفالة بالمال (۸) ولا جبر علی اعطاء کفیل فی حدہ لخاص
ہذا عند ابن حبیہ رتعدہما یحجر فی حد الصدق لان فیہ حق العبد و فی القصاص لانه
حالی حق العبد ولا فی حیفة ان ماضی علی الذم فلا یجب فیہما الاستباق ولو سمحت
بہ یصح صحت ای نہ سمحت یسر من علیہ اتعد از القصاص فاعطى کفیل بالنفس صح

(۷) صفت کی وضاحت کے بغیر سو دینار

کی ذمہ داری نہیں

ایک شخص نے دینی یا سودینار کا مال پر پڑے کر انکی
صفت بیان کی تو دیکھ کر دینی کفر سے کھٹے پھر کوئی

اب مال علی کی کفالت کی ایک شخص نے صرف یہ کہہ کر
کہ اگر مال میں اس کا حاضر نہ کر دوں تو میرے ساتھ دو سو ہیں اور
اس نے حاضر نہ کیا تو بغیر اس پر سو دینار لازم ہوں گے۔ تحقیق
کے لئے ایک پر خلاف امام محمد ہے۔

نہ کہ نہ ہے اور نہ مذہب کی یہ ہے کہ جب کفیل نے
پہنچا دیا کہ دوسرے سو ہیں تو وہ کے نکاح سے مراد وہی سو
دینار ہیں کا دعویٰ مدعی نے کیا ہے اور مجاہد کہتے ہیں کہ کفیل
نے کفالت میں یہ نہیں کیا کہ میں سو دینار مدعی نے جوئی کی

ہے وہ میرے اوپر یہ آ کفالت کیجئے تو فی اور حضوں نے کہا
کہ کفالت خلاف کی یہ ہے کہ مدعی نے جوئی بھین کیا تو خود
اس کا دعویٰ کیجئے نہ تو اور مدعی غایہ پر حاضر ہونا واجب نہ ہوتا تو
کفالت میں کیجئے نہ دینی اس صورت میں مسئلہ مخصوص ہو جاوے
نکاحی صورت سے جب مدعی نے کفالت کے صفت بیان
انہی کی بیان نہیں کی ہے اور دینی اصل یہ جوئی کہ کوئی نے
کفالت کے بیان صفت نہ کیا لیکن بعد کفالت کے بیان
اس کا دعویٰ جوئی ہے حق ہو جائے گا اس لئے کہ نہ نوت ہے
ادب کی دینی میں نہ ہوا عمل مافی الجہاد یہ دین الوفا ہے

(۸) حد میں کفالت

دکتر کسی شخص نے مال علی پر دینی کیا تھا جس کا چارہ کا
(مثلاً حدائق یا صرہ) اور مدعی اقرار نہیں کرتا اور نہ
مدعی نے ابھی کوہ پیش کے تہ مال علی پر جبر نہ کیا جاوے گا۔

مقتصر عليه لأن الإفراء حجة قاصرة وكلمه ما هي قوله فيما يفرضه موصولة والضمير في هـ راجع الى ما في قوله فيما يفرضه اكثر منه مصدرة اي صدق الانجيل في افرازه واكثره اي بما يفرضه الكفيل ولو جعلت موصولة بفلسه المحض لانه حينئذ بقصر تقدير الكلام صدق الانجيل في الشيء الذي يفرضه اي من ذلك الضم والفتح الذي يفرضه الانجيل واكثره هو ما افرضه انكفيل والعرض ان الانجيل يصدق في اكثر لانه يصدق فيما افرضه الكفيل

کہہ بھیجیں گے تو اس کا میں ضمانتی ہوں تو کھاتہ صحیح ہو
جائے، مگر اگر وہ شرط مناسب نہ ہو تو کھاتہ صحیح نہ ہوگا
بچتہ ہوں کہ ہر اچھے بانی کے لئے کاتھیک ضمانتی ہوں
اگر اس طرح کھاتہ لے لی کہ جو چیز اس پر ہے اس کا میں ضمانتی
ہوں تو جتنا دل کو اسی سے اسی کا میں پر غور ہے ہوگا کھاتہ کو
وہ بچا ہے گا۔ راکر کھاتہ میں مسئلہ واپس تو کھاتہ میں
تو حلف کی ہے کہ اس کا میں ضمانت ہے کہ اس سے زیادہ
کا اگر مسئلہ مرا تو اس سے تو اس کا میں ضمانت ہے کہ اس سے
بہت زیادہ مسئلہ مرا تو اس سے تو اس کا میں ضمانت ہے کہ اس سے

قائدوں اور صورتوں کے جوئے شہادت کے قتل سے جو
 جسموں کی جوئے کی جوئے پر جوئے میں جانا ہے کہ اس سے زیادہ
 ممکنہ کہ نہ کا ممکنہ کی عزت و راز ہے اسے اس واسطے کہ جسم غیر کے
 انحال پر پیشہ ہوئی ہے نہ بطور قطعی۔

(۱۳) عربوں کی کفالت کے الفاظ

یہیے فیصلہ کیے گا کہ اس سے جو کچھ ترجیح ہے اس سے مدد ملے گی یا نہیں۔
 فائین سٹائن ہوں تو فائین سٹائن ہی رہا جاؤں گا۔ اگرچہ سٹائن یہ
 سمجھتا ہے کہ یہی فیصلہ اس کی حوصلہ نہیں کیے گا۔ مگر یہی ہے
 جو مجھے کھوکھلا کرے اس لیے میں اس فائین سٹائن ہوں۔

فائدہ۔ یہ زمانہ اتنا تحقیق کہلاتا ہے اس صورت میں اگر توح
کنج بھرتی مہالہائے کے تھیں وہ مشہور ہی کی نہیں تھیں گے۔

(۱۷) کفالت کو مشروط کرنا

نہ معلق کرے گا تا کہ کوثر کا سب سے بڑا پتہ مل سکے۔
 (کوثر کو قتل سے بچانے کے لیے تو اس کا میں صاحب بنی
 تھی اس لیے میں نے اس کے اگلے کتلتہ میں جی کی دوست
 قیوم سے کہا کہ اس کے پاس آئے اور کہیں اس کو کچھ اچھے بارہم

(١٥) والنظام مطابقة من شأن من اصلي و كفي و مطالعة فان طالب احدهما و مطالعة

الأخر ١٢٠ بعد خلاف المذالك اذا احتج احدنا بتعريض فان احدهما ينظم نعليه
يحيى اذا قضى الفرض بدليلك كذا على مبسوط شيوخ الاسلام فاداملك احدنا الايبك ان
يملك الآخر ١٢١ وتصح عام الاصل ولا يرد ثوبان مراد جمع عليه بعد اذانه الى طائفة
ولا يطالبه قبله بخلاف او كليل بالمشور فانه اذا اشترى كان له مطالبة الممن من موكبه قبل اذانه
الى السبع لان العثم من الموكل والموكل من الحكمة وان لم يامر له لم يرجع (٨٩) فان لم يرد
للكميل بالمال فله ما اراد منه سيده وان حسن الله حبه له لانه لعنه هذا الامر عام في معاملته بطله
وان ابوى الاصل ولو في الحال يرى الكميل وان امرى هو لا يرى الاصيل لان الذين على
لاصيل قالوا له قد عقر به البراءة في المطالبة بخلاف العكس وان ارجح الاصيل ناصر

میں ان کے لئے مال نہ دے گا۔ یہ کہہ کر وہ بھاگ گیا۔
تو اس صورت میں وہ فوت ہو گیا۔

تو مرد اس مسئلہ کے بارے میں غم و غصہ کیا کہ
یہ تھا کہ وہ اپنے مال کا وہاں پر مال لے گیا ہے۔ اگر تو اس کو
راجہ سے نہ ہوگا اور انصاف کے تحت اس کے مال سے اس
میں غم و غصہ ہوگا تو اس سے اس کا مال لے کر
مطالبہ کیا ہے۔ یہ کہ اس کے جان کے مال ہوگا۔

(۲۰) ماکھول کے کفیل کی برأت و شروط کرنا

اگر مالک نے برأت کر لی تو ماکھول کے لئے شرط ہے جسے
کے کہ اگر وہ اپنے مال سے اس کے مال سے اس کے مال سے
مطالبہ کیا ہے۔ یہ کہ اس کے جان کے مال ہوگا۔

خالد بن ولید نے اس سے اس کے مال سے اس کے مال سے
اور یہ چیزیں تھیں کہ اس کے لئے شرط ہے جسے

و لا یصح البراءة فی الا الکفالة ببراءة تعدد ایفاء من التکفیل کالحدود و الفصاح و الناصح
و خلاف النیر اعلو ان الکفالة یصلح لیس یصح لکن و هنک لا یحب علی التکفیل علی مراء
المرتب الکفالة بنالیہ السبع و تلک لار مایہ غیر مصبوبة علی الاصل فانه لو هنک
یصح البریع و یحب و الذلیم بخلاف الذلیم و المرهون ای سائل لکن یصح تسلیم المرهون
فان هنک لا یحب علی فالحاصل ان الکفالة سالیة الا عیان المرهونة بالبریع لا یصح الا
بالاعن المصوبه بتصفیة یصح ایضا خلافا لثبته و ۲۰ و تلک علی الناصح یصح ایضا
و المعتبر و المصدق علی سبب لشرایع مہ مصبوبة و لثبته و بالامانة کالمصدق و المستعار
و المستحقة و بالامانة و السکر کما لا یصح الکفالة ببراءة الودعة و الغرارة لا یصح ما یستلزم
المالک من ائتمان الذی یصح و کذا یصلح العاریة ۲۱ و بالجمیع غیر ذلک صدقة مبیعة
ولا یصح له علی تسلیم ذمة التکفیل عنه بخلاف غیر التکفیل و المستحق ایضا الحصر
علی ای ذلک کتب لثبته و ثبته و مہمة عدم سببها لیس علی ما ذکر فی الذمہ

کہا کہ اگر وہ مالک نہ ہو تو اس کے لئے شرط ہے جسے
نہیں جسے مالک نہ ہو تو اس کے لئے شرط ہے جسے

(۲۲) و یصح و یستحب جس میں کفالت صحیح ہے

یہ صحیح ہے کفالت اس میں صحیح ہے کہ اس کے لئے شرط ہے جسے
تکفیل کی یہ شرط ہے کہ اس کے لئے شرط ہے جسے

خالد بن ولید نے اس سے اس کے مال سے اس کے مال سے
یہ کہ اس کے لئے شرط ہے جسے
یہ کہ اس کے لئے شرط ہے جسے
یہ کہ اس کے لئے شرط ہے جسے

(۲۱) کہ وہ چیزیں جن میں کفالت صحیح نہیں ہے

اس میں شرط ہے کہ اس کے لئے شرط ہے جسے
یہ کہ اس کے لئے شرط ہے جسے
یہ کہ اس کے لئے شرط ہے جسے
یہ کہ اس کے لئے شرط ہے جسے

خالد بن ولید نے اس سے اس کے مال سے اس کے مال سے
یہ کہ اس کے لئے شرط ہے جسے
یہ کہ اس کے لئے شرط ہے جسے
یہ کہ اس کے لئے شرط ہے جسے

سے یعنی دفع میں اور در صورت مجرور دفع جرت کذا فی حق القاریہ۔

(۲۳) خاص جانور یا خاص غلام سے

خدمت کی ضمانت

اور صحیح نہیں ضمانت پر جوار دے کی کسی خاص جانور پر جو کر ایہ لیا گیا ہو۔ (اس واسطے کہ نقل کو قدرت نہیں اس بات پر کہ مستول حد کا جانور معین حلیم کرے۔ پر خلاف جانور غیر معین کے کہ وہاں قطعاً تسلیم کسی جانور کی لازم ہوتی ہے اور اس پر نقلی طور ہے) یا خدمت لینے کی ایک خاص غلام سے جو کرایہ پر لیا گیا ہو۔ (اسی وجہ سے کہ کڑی جانور میں)

ہیے ادا ت و ریت و مال شرت و مال مضرت مستزاد یا مضمون ہیں لیکن مجتہد باجوان کی کفالت درست نہیں بلکہ قاعدہ کا ہے۔ اس باب کا مضمون بغیر او چیز میں کہ در صورت واکہ ان کی کے قیمت ان کی واجب ہے ہوا سے جسے بیع پر بیع صحیح نقلی القبض کر دیا و یا بیع کے پاس صرف ہو جاوے گا تو اس میں مشتری پر واجب ہوگا نہ کہ بائع پر مگر قیمت لازم آوے گی مگر مخرجوں کی مضمون بالمدین ہے مضمون منہا و بیع میں ہیں جن کی قیمت یا خس واجب ہوتی ہے در صورت ہلاک چنانچہ مضمون ہوا بیع کا سود کا بیع اور مشتری پر بیعت کا بیع کی کفالت صحیح ہے اور ضمان پر واجب ہے جو ضمان پر واجب

(۲۴) وعن عبد مفسس هذا محمد بنی حجة ناء على ان ذمة العبد قد صنعت فلا يجب عليها الا ان يتولى واحد الامر من اهلها او يقره كفيل كفيل عنه في ايام حياته فبحر يكون الدين ديناً صحيحاً فيصح الكفالة وعندها اذا ثبت الدين ولو بعد مسقط يكون ديناً صحيحاً فيصح الكفالة (۲۵) وبلا يكون الطالب في المجلس ومحمد بنی باسقة وادبغه الخمر وادباز جاز وهذا الخلاف في الكفالة بالنفس والمال جميعاً الا اذا كفيل عن موزة في مرضه مع غيبة عودته صورته او يغفل المريض لوازله في غيبة الغرماء فكفل عنه ساع على من الدين فكفل واما يصح لان ذلك في الحقيقة ومبداً وادبلا لا بشرط تسمية المكفول له (۲۶) وبمثل الكفالة حر كفيل به لو عدلانه دين ثبت مع الساعلي واما قال حر كفيل به او عدل دفعه فوهم ان كفالة العبد به ينفي ان تصح ماله يجوز ثبوت مثل هذا الدين عنه لان العبد محل الكفالة فحصد دفعاً فهذا الوجه

میت نکل نہ مل پھوڑ جاوے۔ جب بھی اس کے دین کی کفالت درست ہے دلیہ و دلیہ و دلیہ و دلیہ کی اصل میں مذکور ہے۔

(۲۵) مکفول رہی قبولیت

اور کفالت درست نہیں جب تک مکفول نہ قبول نہ کرتی نفس میں نہیں میں ذکر کفالت ۱۰۷ ہے یہ مذہب طرہ میں کا ہے۔ و امام ابو یوسف کہہ دیک اگر مکفول کو بچہ اپنے اردو اختیار کرے جب بھی جائز ہو جاوے گی اور یہ خلاف کفالت بالنفس میں ہے نہ

(۲۳) مقروض مخرجوں کی کفالت

ایک شخص بہرین تمامہ مفسس مر یا بعد اس کے مچانے کوئی شخص اس کی طرف سے عرض خواہوں کے لئے کفالت کرے تو یہ کفالت درست نہیں۔

قاعدہ امام صاحب کے نزدیک ہر صاحبین کے نزدیک درست ہے ہر دلی قول ہے کہ کفالت پر کوئی شخص ضمانت کا دین اور کفالت کے نزدیک درست ہے ہر دلی مخرجوں کی

بهذا نسال مامره فقص عليهما في هذه الصورة قد كلف بهذا العمل من غير التعرض بقضاء القاضي بحالات المسألة المتقدمة فانما قص عليهما يكون ذلك من حق الرجوع على الأصل وهذا بخلاف ما عسر ولا يرجع عليه لأنه لم يذكر كان زعيمه ان هذا الحق غير ثابت بل المبدعي ممنوع فلا يكون له ان يطالب غيره قلنا المشرع كلفه ان يرفع سكاره و في الكفارة فلا امر قصه على الحسين قلنا ان افاد البيه غير انه كلفه فلا امر بغير القاضي فانما على الحقبة فقط

(۲۹) غایت و واجب شریک

میں کسی کی کفالت کرنے

اسلام نے گمراہی کو کھنکھارے میں لپیٹ کر اس بات پر مجبور کیا ہے کہ اگرچہ ہماری قوم نے ہزاروں سالوں سے اپنے مذہب کو بے غور و بے فکر سے اپنی قوم پر لپیٹ کر رکھا ہے اور یہ شخص مٹا کر کھنکھارے میں لپیٹ کر رکھا ہے۔
اس کا اس کے قسم سے قوت دہنی فیصلہ کر دے گا اس مال کا تمام دار
تعمیر و ترقی پر لپیٹ کر دے گا اور اگر دے گا تو اسے بکیرے کے
خانے میں لپیٹ کر رکھا جائے گا۔

نہی کے کھالے کی طرف دیکھ کر جو کچھ وہ نے بھرا غارت اور
 واپس ہوا ہے یا خاصے نے غم کیا ہے اس کی شکل وہی
 ہے اس لئے وہ غائب ہو گیا ہے۔ یہ تو خوشی کے، یہ
 کبریاں کمال ہو رہی تھیں تو کوئی مقبول نہ تھی۔

فائدہ :- اصل فرقہ بندی یہ ہے کہ جو کچھ دھرم ہے اس کے
 زیر میں نہایت اور میں سرحد کا کھل نہیں ہو اور وہ اپنی راست میں
 عقلم ہے اور عقلم نہیں عقلم اسے گائیڈ ہو اور ہم یہ نتیجہ میں
 اس کے جس طرح عقلم ہے سو ہی عقلم شمع و جانوں سے۔

فائدہ۔ آپ تک گفتگو اور لطیف مزاحیہ خاکستری جوچ
 واجب ہو۔ انہیں اس پر دلی مہر کا شکریہ ادا کیا جائے گا جو پھر نہ پر
 زور ہو گا کہ گفتگو کے لئے اس مسئلہ کی یہ ہے کہ کہیں نے
 دیکھتے ہیں وہی کی کہانیاں کی کہیں اس کا قصہ ہے فیصلہ کیا
 ہوگا۔ کیونکہ غایت پروردگار جب بولی ہے کہ کہانیاں اور کہانیاں
 کی کہانیاں میں اور کہانیاں کے کہانیاں کی کہانیاں کی کہانیاں
 کی کہانیاں میں اور کہانیاں کی کہانیاں کی کہانیاں کی کہانیاں

ہمارا ہرگز نہیں ہے نہ ہمیں ہمارے ہر گھنٹے خواہ مخواہ ہوا ہے
تھیں یہ بلکہ یہی کہ گھنٹے ہر گھنٹے ہر گھنٹے ہر گھنٹے (یا سب سے)
ہمیں ہی کہ گھنٹے ہر گھنٹے ہر گھنٹے ہر گھنٹے (یا سب سے)
ہمیں ہی کہ گھنٹے ہر گھنٹے ہر گھنٹے ہر گھنٹے (یا سب سے)

٣٠٠) ولو خشي الدرك نقل دعواه بعدة لا بد ترغيب للمشتري في الشراء، فيكون حيلة
 الاشراء بمسك المانع فلا يصح دعوى ملكيته (٣٠١)، ولو شهدوا وختموا لا نفع لان وختم لان
 المعهود في الرعان السابق كان الحسم في الشهادة ان صيانة عن التغيير والمضيق قالوا ان
 كتب في نصيبك مانع منك او بها مانع نافذ وهو كتب منها بذلك طلعت اى مطلعت دعواه
 بعد هذه الشهادة لان تخلفها لا تكون قرار بان المانع قد باع ملكه او باع بها مانعاً فافاد
 دعوى المالك لنفسه يكون مدعياً ولو كتب شهادته على اقرار العاقدين لا اى لا يظلم
 دعواه بعد هذه نكاحه بعد انقضاء المصداق (٣٠٢) (٣٠٣) ولو لم تحسم العهدة اى اضري

من ثوباً لم یصل أحد بالمهدة فاعلم ان ما حل كان تعهداً فله حیات بعد ان یتلک التحدیه
وللعقد وحقوقه وللمدرك فلا ینت احد ان یتلک ان التحدیه ان العیاض انی داصر العیاض
فلا یصح عند انی حقیقة وهو ان بشرط ان التحدیه ان التحدیه ان التحدیه ان التحدیه
کن وهذا ما حل خلافه فله علی هذا وعندهما یصح وهو محمول علی هذا ان التحدیه
ان العیاض ان التحدیه ان التحدیه ان التحدیه ان التحدیه ان التحدیه ان التحدیه
نعم کله انی ان التحدیه ان التحدیه ان التحدیه ان التحدیه ان التحدیه ان التحدیه
والفصلان تغییر حکم نشره ولان حتی البطلان التحدیه ان التحدیه ان التحدیه

(۳۰) شمن کی ضمان اقرار ملکیت ہے

زید ایک شے خریدنے کے لئے میری ضمانت لے کر آیا
اور اس نے ضمانت دیا کہ وہ کوئی شے خریدنے کے لئے
اگر کسی اور کی ضمانت لے کر خریدے گا۔ (حقیقی)
میرے لئے ضمانت دینا اور ضمانت لے کر خریدنا
میرے لئے ضمانت دینا اور ضمانت لے کر خریدنا
میرے لئے ضمانت دینا اور ضمانت لے کر خریدنا
میرے لئے ضمانت دینا اور ضمانت لے کر خریدنا

(۳۱) عیدہ مارکی تعہد لیق اقرار ملکیت نہیں ہے

اور اگر میرے لئے ضمانت لے کر خریدنا
میرے لئے ضمانت دینا اور ضمانت لے کر خریدنا
میرے لئے ضمانت دینا اور ضمانت لے کر خریدنا
میرے لئے ضمانت دینا اور ضمانت لے کر خریدنا

نہ نہ۔ قیاب دعویٰ ترک کا باعث ملکیت الی۔ کہ باوجود
شہادت متوں ہوا کہ اس نے ضمانت لے کر خریدنا
دعویٰ ہے چنانچہ فقہی سے اور شہادت سے اس کے لئے دعویٰ
واقعیہ ہو جائے کہ بعد اس کے ضمانت دینے کے لئے
تال کرنے کے واسطے کوئی شخص ہو کہ اس میں ضمانت
معلوم ہو اس کو نہ۔ کہنے کے واسطے۔
اور لیکن اس کے لئے دعویٰ میں یہ ضمانت کہ اس نے

اپنی ملک چھپا کر بیچنے کا قصد نہ کرے اور نہ شہادت کرے
یہ شہادت سنا اور بعد ازاں اس نے ضمانت لے کر خریدنا
بعد اس کے اس نے ضمانت لے کر خریدنا
اور اس کے لئے ضمانت دینا اور ضمانت لے کر خریدنا
میرے لئے ضمانت دینا اور ضمانت لے کر خریدنا

(۳۲) کفالت عیدہ اور کفالت خلاص و غیرہ

اگر کوئی شخص کفالت عیدہ اور کفالت خلاص
اس لئے کہ عیدہ۔ کہ کوئی شخص کفالت عیدہ اور کفالت خلاص
نہ نہ۔ قیاب دعویٰ ترک کا باعث ملکیت الی۔ کہ باوجود
شہادت متوں ہوا کہ اس نے ضمانت لے کر خریدنا
دعویٰ ہے چنانچہ فقہی سے اور شہادت سے اس کے لئے دعویٰ
واقعیہ ہو جائے کہ بعد اس کے ضمانت دینے کے لئے
تال کرنے کے واسطے کوئی شخص ہو کہ اس میں ضمانت
معلوم ہو اس کو نہ۔ کہنے کے واسطے۔

نہ نہ۔ قیاب دعویٰ ترک کا باعث ملکیت الی۔ کہ باوجود
شہادت متوں ہوا کہ اس نے ضمانت لے کر خریدنا
دعویٰ ہے چنانچہ فقہی سے اور شہادت سے اس کے لئے دعویٰ
واقعیہ ہو جائے کہ بعد اس کے ضمانت دینے کے لئے
تال کرنے کے واسطے کوئی شخص ہو کہ اس میں ضمانت
معلوم ہو اس کو نہ۔ کہنے کے واسطے۔
اور لیکن اس کے لئے دعویٰ میں یہ ضمانت کہ اس نے

نہ نہ۔ قیاب دعویٰ ترک کا باعث ملکیت الی۔ کہ باوجود
شہادت متوں ہوا کہ اس نے ضمانت لے کر خریدنا
دعویٰ ہے چنانچہ فقہی سے اور شہادت سے اس کے لئے دعویٰ
واقعیہ ہو جائے کہ بعد اس کے ضمانت دینے کے لئے
تال کرنے کے واسطے کوئی شخص ہو کہ اس میں ضمانت
معلوم ہو اس کو نہ۔ کہنے کے واسطے۔
اور لیکن اس کے لئے دعویٰ میں یہ ضمانت کہ اس نے

[illegible]

(۳۸) ایک مشکوٰۃ علیہ سے نقل

زید پر ہزار روپے کا قرضہ تھا مگر اس نے چاہا کہ قسطیں
معاہدہ کی طرف سے ہی ہزار روپے کا بعد اس کے خالد قسط
سوازیہ کی طرف سے سوازیہ کی طرف سے ہزار روپے کا پھر ہزار
ناملہ زید اپنے من کر کے اپنے ماتحتی کا قسط قسط کا قسط من جا
ن کے قسط سے صبر زید کا تو زید ہاں ہزار روپہ قسط سے جو
نوں کو کچھ روپے مراد کو کوار کے قسط کا قسط اپنے ماتحتی قسط
ہزار روپے قسط سے پھر نکالے۔

خاندانوں کا انگریزوں سے توڑنا تھا۔ نہ تو مسلمان تھے نہ شیعہ۔ پلہ بھڑے۔

کیا ہے سب یہ سے بھیجے جو کے کو کو دیکھ دینا کا خائن ۱۲۰
 ہے اس کی طرف سے جہاں ہاتھ چاہئے کہ یہاں نہیں تیریں
 ہیں ایسا قاتل کی قید اس واسطے کافی کہ اگر کرا، غلامہ ساتھ
 ہی خائن نہ لے نہ لے زید کے بچہ نقصان اچھے رستہ کی
 نہ میں ہو تو یہ پہرہ مسئلہ پر اے کا کیونکہ دونوں نے نصف نصف
 تقسیم ہو گا تو زید کے نسخہ درین کا خائن نہ تھی اس صورت میں
 حسب نصف سے زید کو اس کے صاحب رجوع ہو گا ورنہ بھی
 اس کے نصف کی اس واسطے قید کافی کہ اگر کرا اور نہ ہوا جا
 سے نصف نصف کے خائن ہوں نے پھر - واحد اپنے ساتھی
 کا خائن ہو گا تو بھی پہرا مسئلہ پر اے کا ورنہ اپنے ساتھی
 کے نسخہ درین کی حفاظت کی قید اس واسطے کافی کہ اگر کرا
 کے چارے دین کا خائن ملی اتو قب ہو پھر ایک اپنے
 ساتھی کے نصف درین کا خائن ہو تو بھی پہرا مسئلہ پر جاوے
 گا ورنہ اس مقام میں صدر اور شریعت نے صاحب رجوع پر
 ہوا نہیں ہے۔ بلکہ اس کے بعد - دے کے بر عمل کے

مطابق صورت اسخج ہوگا یہاں ایہ بات اور شکل کے طرف کیا گیا۔

(٣٩) ومن أثير الطائفتين أحدهما ككلمة لسان وجميع المسألة فيما إذا قلنا نكل منهما مالف عن الأصل ثم كمال كل منهما بنفس عن صاحبه فانه إذا أجمعتا بنفس الكفاية الاخرى كمال لان في الصورة التي احتجز بالصيغة عليها ابن أحمد بن سفي الكفاية الاخرى بمحمد عانة (٢٠) ولو فسخت المفاوضة اخترب الدين اياها من شريكها بكن دية لها عرفت ان شركة المفاوضة يتضمن الكفاية ولم يرجع اجمعهما عن صاحبه الا بصفة الذي والدا على النصف لما عرفت ان حجة الاستقالة راجحة على جهة الكفاية لأن في هذه المسألة اشكال و هو ان احدا المفاوضين اذا اشترى شيئا لم يسعها المفاوضة فالشائع ان طلب الثمن من مشركه ولا تعلق لهذه المسألة بمسألة الكفاية ان المشتري في النصف اصل وفي النصف الآخر ركيب فكل ما ادى ببعضه ان يرجع بنفسه عن الشريك لانه اشترى العدة صنفه واسد فصار الثمن ذميا عليه ولا يمكن فسده فكل ما يورده يؤديه من شريكه لم يرجع عليه بالنصف وان طلب اليانه النصف من الشريك يكون ذلك بسبب ان المفاوضة

تضمنت الکفالة فيكون كفيلاً في الكل الا ان تكفالة في النصف الذي هو ملك العاقد
لمحضت كفالة في النصف الذي هو ملكه اصلي من وجه بالنظر الى ان حقوق العقد
راحدة الى ان كفل يكون الشريك كفيلاً للنصف المتطابقة النصف توجه اليه بحكم الکفالة و
بالنظر الى ان الملك في هذا النصف وقع له ليكون في اداء نصف النصف اصلياً لما اداء
يكون واجعاً الى هذا النصف فلا يرجع الى العاقد و فيما زاد على النصف يرجع (۴۱) عهد
ان كونه عقد واحد و كفل كل عن صاحبه ورجع كل على الآخر بنصف ما اداءه عبدان قال
لهما المولى كانتكما بالالف الى سدر قبلا و كفل كل عن صاحبه فكل ما اداءه احدهما
رجع على الآخر بنصف ما ادى او انما قبله بعقد واحد حتى لو كانتهما بعقدين في الکفالة لا
تصح اصلاً اما اذا كانت بعقد واحد لا تصح فيها لانه كفالة ببدل الكتابة و تصح
استحساناً بان يجعل كلاهما اصلياً في حق رجوع الالف عليه و يكون عطفهما معاً
بادائه و يجعل كفيلاً بالالف في حق صاحبه فماداه احدهما يرجع بنصفه على الآخر
لاستواهما فان اتفق السبد احدهما في الاناء صح وله ان ياخذ حصه من لم يعده منه اصاله و
من الآخر كفالة ورجع للمعنى على صاحبه بما ادى عنه لصاحبه عليه بما ادى عن نفسه لان
العمل في الخيفة مقابل برقيتهما و بما جعل على كل منهما انصاعاً للکفالة و ما لا يجب على
عبدى حتى ينفى حال على من كفل به مطلقاً ثم عهد محجوز بمثل فانما لا يجب عليه الا بعد الحق

(۳۹) دو کفیلوں میں سے ایک کی ہریت

پر دوسرا ماخوذ ہوگا

اور جبری کر دیا غالب نے ایک کفیل کو تو مواخذہ کی

جاوے گا دوسرے شخص سے کل ذر کفالت کا۔

خاندان میں لئے کہ ہر ایک کفیل کل بڑا کا مکمل من

سے کفیل سوائے۔ بیش جب تک کہ مکمل نہ لے کر ہی کر دے تو

دوسرا پرے بڑا کا کفیل باقی رہا۔

(۴۰) شرکت مفادہ کے شریک

اور ضرور آدمیوں میں شرکت مفادہ تھی۔ (اس کا

یہاں کتاب الشریک میں ذکر ہے چنانچہ آپ دونوں جدا ہو گئے تو

صاحب دین کا اختیار ہے کہ وہ دونوں شریکوں میں سے جس

سے چاہے اپنا کس دین طلب کرے اس واسطے کہ شرکت

مفادہ حقیقتاً کفالت ہے نہ کوئی ان شریکوں میں سے اگر

دوسرے تو رجوع نہ کرے دوسرے ساقی پر مگر جب اعلیٰ

سے رجوع کرے تو اس قدر رجوع کر لے۔

(۴۱) دوسرا کتاب جو ایک

دوسرے کے کفیل بنے

اگر ایک شخص نے اپنے دو ملاہوں کو ایک ہی بار کتاب

لیا اور ہر ایک نے عقد کفالت قبول کیا اور ہر ایک دوسرے کا

کفیل ہو گیا تو جو ملاہم ان دونوں میں سے کچھ ادا کرے اس کا

آدھا دوسرے سے وصول کرنے کی صورت میں اگر مولیٰ

نے نقل ادا کے مال ایک کو ادا نہ کر دیا تو جس کو ادا نہیں کیا اس

کار نہایت خواہی ہے وصول کرے یا آزاد سے نہ ہو
اگر آزاد سے ہو تو آزاد کا جب سے پھیر لے تو اگر
مکاتب سے لے کر آزاد سے پھیر لے۔

فائدہ اس مسئلے کے کہ اگر مکمل کفالت اگر ہے۔ مولیٰ فوت
ہو تو اگر بقیہ مکمل ہو تو مکمل ہوگا۔ ورنہ اگر بقیہ
کے لئے واجب ہے تو بقیہ کے لئے بقیہ ہوگا۔

(۴۲) وان کفّل به حر کفالة مطلقه ای لم يتعرض العون والتاجیل يجب علیه حالان
السامع من الجلول فی ذلک لعدامه معسولان جمیع ما فی یدہ نعلیاء ولا منع فی الکفیل
ولو ادی رجع علیه بعد عطفه ای ان ادی الکفیل وکانت الکفالة بامر العبد رجع علیه بعد
عطفه (۴۳) ولو مات عه مکفول برفقہ والیم بینه انه لمدعه ضمن کفله قبضه رجل ادعی
رفقہ عید فکفّل اخر برفقہ فمات العبد لاقام المدعی بیته انه لم ضمن الکفیل قبضه لان
اوجاب علی المولی رده علی وجه تخلّف فبینه فالكفیل اذا کفّل فلو اوجاب علیه ذلک
بعاطف ما اذا ادعی لا علی العبد فکفّل الاخر برغبة العبد فمات العبد فلا شیء علی الکفیل
(۴۴) فان کفّل سید عن عبده او هو غیر حذیون عن سید فعفی فمات کفّل واحد لا رجع عن
صاحبه لان الکفالة رفعت غیر موجبه فخرج لان احدهما لا یستحب دیناً علی الآخر
وعد زعم ان کانت الکفالة بالامریئیت الرجوع لان السامع قد زال وهو طرفی (۴۵) وانما
قال غیر مدعیون فیصح کفالاته فان المولی ان امر العبد للمدعیون بالکفالة عنه لا یصح الکفالة

(۴۲) غلام کے مکفول غنہ اور کفیل ہونے

کے بیان میں۔ غلام کی طرف سے کفیل بننا
اگر ایک شخص مذکور میں مال کا ادویہ کا غلام پر واجب
ہے اور آزاد کے چنانچہ وہ مال جو غلام کو لازم ہوا اگر وہ
استغرض یا استعجاب اور حجت سے ہے یا ہر حال میں قید نہ کرے
بغیر فقرہ ہے کی ذیل کے بعد ہے کی ذیل کے ان کو فکھرونا
لازم ہوگا اگر کفیل نے مال کو فکھرونا کر غلام کے فقرہ سے ہوا
تو بعد از ادویہ غلام کے اس پر فکھرونا کرے۔ (۴۲ نہیں)

(۴۳) غلام مکفول غنہ مر گیا تو کفیل کی

ذمہ داری

ایک غلام قمار کے پاس مرے اس کا مولیٰ کیا کرے

ہے کہ غنہ ضامن کی ہی بات کی عمر سے کہ اگر تمام تہا را
ثابت ہوگا تو میں نہیں دوس کا بعد اس ضامن کے غلام مر گیا
عمر نے اپنی ملک نسبت اس غلام کے ملکوں سے حجت کر دی
تو بھر کو اس غلام کی قیمت دینی ہوئی اور اگر ایک شخص نے غلام
پر بھروسہ کیا غلام پر اس غلام کی طرف سے ایک شخص حاضر
نہیں ہوا بعد اس کے غلام مر گیا تو کفیل بھی بھروسہ نہ کرے۔

(۴۴) مولیٰ غلام کا کفیل بن یا غلام مولیٰ کا

اور مولیٰ نے غلام کی غلام کی طرف سے (اس کے علم
نہ ہو بعد اس کے علم کے) یا غلام غلام مر گیا تو بھروسہ
کی (غلام مولیٰ کے علم سے یا غلام کے) اور اگر غلام نے غلام
آزاد کر دیا بعد اس کے صورت میں مولیٰ نے غلام کی طرف
سے وہ بھروسہ نہ کرے اور اگر مولیٰ نے غلام سے وہ

دوسرے شخص کے اور صورت اس کی ہے کہ ایک شخص نے
 دانی سے کہ تیرا بعض جوان نکالنے پر آتا ہے اور اس کا حال
 قبول کر میرے اوپر لکھن مجھ سے ہے اور دانی یعنی دوشیا
 تو والہ کی ہوئی اور اس میں ان کی ہوتی ہو اور ایک
 صورت اور ہے کہ کفالت کی ایک شخص نے ایک شخص کی
 پاد میں اس کے غم کے بھرنا رات بھر کے در قبول کر
 شخص نے اسے تو صبح ہو جاوے گی یہ کفالت اور یہ کفالت
 حوالہ شمار کی ہوتی ہے جو اس شرط سے کہ اس
 میں عطا ہو کر ہے ہر ایک جو کفالت ہے۔

ذکر ہے۔ یعنی کہ ان میں تو مطالبہ کفایت اور مصلحت کی بات
 درویش سے رجحان ہے اور حال میں بعد صحت و عافیت جو حال نہیں
 رہی ہو جا رہے ہیں سے تو اگر کہتے کہ میں شکر کروں کہ میرا
 تکلیف کی کوئی توجہ وقتی میں حال کے ہو جاوے گا اور حال
 میں اگر شکر کروں کہ میرا صحت نہیں کہ توجہ کلمات اور جاوے
 گا اور حق میں ہے کہ صحت و عافیت زیادہ کی ہے کہ
 رخصت مندی کی کہ توجہ نہیں صحت و عافیت کی اس واسطے کہ اس کا
 احترام یعنی قبول کرنا یہ تعریف ہے قبول کرنا اپنے ذات
 سے نفی میں اور محض کام میں کیونکہ شکر نہیں بلکہ میں میں اس
 کا فائدہ ہے کیونکہ محض علیہ میں پر درویش نہیں کر سکتا عینہ
 اس میں اس میں ہو۔ کہ انی ام

یہ شہر کسی نہ کوئی عہد ماضی، گھر کا گھٹن ہے اور شاہانہ نہیں
 بھی شہر ہے تو اگر وہ مگر وہ کو تو سچے سو کا رسمت بھل شہر
 نہیں تو برائیں کا کو سچ ہے اور خیال میں بھی رہے اور حق اور
 بے شرانہ ہے تو صلیب کا خیال بدواری کی اجازت پر وہ
 ہے اور خیال میں بھل سے زیادہ مالہ ۱۹۰۷ء سے بھی بھل
 نہیں مگر خیال تو کہ ہے تو یہ بھی جا رہے شہر بانی خیال میں بھل
 کے وہ بھی اور ہے اور خیال کا سو شخص حوالہ میں ضرور ہے وہ
 خیال کا بے جو بھل ہے اور کسی نہ جانور کے جو حوالہ منتقد
 نہیں تو اس صورت میں کہ خیال کی طرف سے کوئی اور شخص
 جو جڑ ہے اور وہ کمال کے اور خیال میں یہ بھی گویا تھا
 بلوغ شہر ہے تو بھی کائنات میں جاتے ہیں اس پر ہی نے عمر
 سے دور ہے اس واسطے کہ یہ شخص ضرور ہے اور وہ شہر کا ہے
 تو یہ خیال میں منتقد ہے کہ اور خیال علی کا بھی نہیں جو
 میں اس کا ضرور ہے اور وہ میں ہے کہ خیال علی کی غیبت مانی
 صحت جو میں یہاں منتقد کہ اس کو بھل گئی اور اس نے جو کہ
 کہ تو میں ہے کہ کا اور اپنا حق نہ ہو میں ہے اور خیال ہے
 میں یہ شہر ہے کہ وہ میں گئی کا اور وہ بھل کہ اس کا حوالہ میں
 نہیں جس کا ہے یہ کہ اس کے ان کی اس کی

(۲) محفلِ نِ رَضَا کے بغیر حوائف

ہو، نہ رائے کی روایت میں حوالہ دے دیں

۳) ف: واذا كنت برئ للمحلل من الدين فانقول (۳) ولم يرجع عليه فاحتال اي لم يرجع
 للمحلل بعد علمه بالمحلل الا انك ترى حلف بموت المحتال عليه مفسداً او حلفه حكم حواله ولا يثبت
 عليها رق لا ولو كان نفسه المأماني فان تعيس المأماني معبر عنه عداً و عداً تنضيض و عداً اي خيانة
 الا اذا لم توف لاحد على ذلك الا بشهادة أو شهادة على ان لا مل له شهادة على الحق (۴) وتصح
 اسماؤه المربعة و يرأبها لا يحيا اي جرا المردع و هو شحان عليه عن الحوالة ببلانك ان يذهب في
 يده و ينقضه و لم يرأبها لا يحيا اي لم يرأبها بلانك المأماني المضمونه لان العسة تخلقه

وہاں ہیں ایسے المحیل علی المحتال علیہ فلا یطالب المحیل المحتال علیہ لانہ تعلق بہ حق المحتال مع ان المحتال اسوۃ لغرماء المحیل بعد موته انما قال هذا للبع توہم ان المحتال لما کان اسوۃ لغرماء المحیل بعد موته یكون حق المحیل منصفاً بذلك الدین راجعاً ان یكون للمحیل حق الطلب من المحتال علیہ فالعاصل حصہ من الحوائج بالدين وان كانت موجبة لطلب حق المحتال بذلك الدین لكنها امر مرتبہ من الزمہ حتی لا یكون المحتال احق بہ بعد موته المحیل (۵) وہی المستطافہ من المحتال علیہ ہی اذا كانت الحوائج مختلفہ بمرور مقبلہ بالتردیع او العفصوب او الدین فللمحیل طلب الترذیع والعفصوب والدین من المحتال علیہ

(۳ الف) محیل کا دین سے بری ہو جانا

جب حوالہ تمام ہو گیا تو اب محیل بڑی ہو گیا دین سے سبب قتل کرنے قتال کے حوالہ کو۔

فائدہ: لیکن برأت موت جیسا آدھ کا فائدہ برأت کا یہ ہے کہ اگر محیل مر گیا تو محیل اپنے دین کو اس کے ترک سے نہیں لے سکتا لیکن قتال کے ضمن میں لے رہا ہے محیل سے یا اس کے فرزندوں سے اس خوف سے کہ سبب قتل اس کا بلاک نہ ہو جاوے۔ شرعی

(۳ ب) تو اسے حق محتال کی صورتیں

اور نہ جو کہ نہ محتال محیل پر مگر اس صورت میں کہ اس کا تو اسے حق ہو۔ (تو ہی بائف مقصود دیا تو بائف مکرور عبادت ہے بلاکرت مال سے امان کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ محتال غیہ مفلس مر جاوے (یعنی ترک جہد ارادے دین محتال نہ چھوڑے) اور دوسرے یہ کہ محتال سب مکر ہو جاوے ہمارے کا ہر قسم کھاتے اور حوالے کے کواد نہ ہوں اور نہ نہیں کے نزدیک قوی اس صورت سے بھی کہتا ہے کہ قاضی قتال علیہ کے مفلس ہونے کا حکم کر دے۔

فائدہ: اس واسطے کہ نہ چھین کے نزدیک قاضی کا

مفلس کر دینا مستحکم ہے اور امام ابو سفیان اور شافعی کے نزدیک مستحکم نہیں کیونکہ کسی شخص کو اس بات پر اطلاع نہیں ہو سکتی کہ کوئی اس کی اس بات پر کشتال علیہ کے پاس مل نہیں ہے شہادت سے نفی پر اور وہ غیر مقبول ہے۔

(۴) حوالہ مستفیدہ

حوالہ دوم ہے آپس حوالہ ملحقہ در دوسرے حوالہ مفیدہ حوالہ مفیدہ یہ ہے کہ محیل کی کچھ حالت قتال علیہ کے پاس ہوئے یا قتال علیہ محیل کی کوئی چیز نصب کر کے لے گیا دوسرے یا محیل کا قتال علیہ بین ہوئے اور محیل حوالہ کر محتال کے دین کا اس چیز میں برتر اگر حوالہ کیا محیل۔ قتال کا اس دایمت پر قتال علیہ کے پاس تھی اور بعد حوالہ کے وہ امانت خوف ہو گئی محتال علیہ کے پاس تو اب یہ محتال رجوع کر سکتا ہے محیل پر اور اگر مقصوب پر حوالہ کیا اور وہ شے مقصوب تلف ہو گئی محتال علیہ کے پاس تو اس صورت میں محتال رجوع نہیں کر سکتا محیل پر اس واسطے کہ اس کی قیمت باقی ہے نہ یہ محتال علیہ کے برخلاف امانت کے کہ وہ غیر محفوظ ہے حوالہ مفیدہ میں محیل اس شے کو طلب نہیں کر سکتا ہے محال علیہ سے اس واسطے کہ اس سے حق محیل کا تحقق ہو گیا دوسرے اس کے بھی اگر محیل رجوع ہو جاوے کے اور بھی وہ شے محال بن جائے نہ وصول نہیں کی محیل علیہ سے تو

ابن کثیر نے یہ کتاب آٹھ خواتین میں لکھی ہے۔

(۵) حوالہ مطلقہ

حوالہ مطلقہ یہ ہے کہ کچھ حوالہ کو صرف نہ کہ اس کے اپنے
ان یا جن و ایام، مضمون پر جو قرار دیا گیا ہے اس
کو اس صورت میں بھی بعد ازاں کے اوٹھے اپنے حوالہ
پر سے لے کر ہے۔

فائدہ: یعنی کچھ حوالہ مطلقہ میں ایسے بزرگ یا کمزور
مضمون بعد ازاں کے بھی جن میں اس سے بڑھ سکتا ہے یا کچھ حوالہ
خاص ہیں جن میں اس سے بڑھ سکتا ہے یا کچھ حوالہ
عام ہیں جن میں اس سے بڑھ سکتا ہے۔

فائدہ: یعنی وہ مضمون جو مضمون پر جو قرار دیا گیا ہے اس
کو اس صورت میں بھی بعد ازاں کے اوٹھے اپنے حوالہ
پر سے لے کر ہے۔

۱۱۔ ولم یقلی احدنا علیہ او غده ی ثم نطل الحوالہ بالخذ للمجمل ما علی المجمل علیہ
او غده وهو الذین والمفتوی وادیدہ سواء کانت الحوالہ مطلقہ او معیده فہی اسطلفہ
ضاہرہ آما فی المنفیدہ للذل المجمل لیس فی حق لایحد من المجمل علیہ فادفع دفع الی
المجمل علیہ فقد دفع ما نعتی نہ حق المجمل فیضی الی حال علیہ (-) ولا یجوز قول
المجمل للمجمل علیہ غده طبعہ مثل ما حال الذی تحتہ لیس کان لی عیبک انی احد من حال
رجلا علی آخر معانہ دفع المجمل علیہ الی المجمل ثم طلب المجمل علیہ ذلک المعانہ
من المجمل فذلک المجمل انما احببت بعانہ لی عیبک والمجمل علیہ یکون علیہ
شایدیکون نقول لا للمجمل ولا یکون قول الحوالہ الفواز من المجمل علیہ حدہ لان
الحوالہ نصیح من غیر ان یکون للمجمل علی المجمل علیہ لیس (-) ولا یجوز المجمل
لمجمل عند ذلک احسنہ بدلی لی عیبک انی احد من المجمل والمجمل علیہ لیس من
المجمل علیہ لذلک المجمل ذلک المال من المجمل فذلک المجمل للمجمل قد
حسنہ بالذین الذین لی عیبک والمجمل یکون علیہ فذلک المجمل لا للمجمل ولا یکون
لحوالہ فادفع المجمل بالذین المجمل علی المجمل فی الحوالہ مسخضہ فی الوکالہ

(۶) کمال غایہ سے غیر شی یا دین واپس

لینے سے حوالہ کا طلب نہ ہوا

فائدہ: مطلقہ و معیدہ دونوں صورتوں میں اگر نہیں ہے
اور جس میں یہ قول مطلقہ سے لے کر حوالہ باطل نہ ہوگا۔
فائدہ: اگرچہ حوالہ مطلقہ یا معیدہ سے آواز نکالی جائے اور

نہ درج نہ کرے یا نہ کرے۔

(۷) مجمل اور محتمل علیہ میں اختلاف

آواز یہ ہے حوالہ کی صورت کے دین کا ہر پر سوچا ہے یا نہ
ہے اور سوچا ہے کہ اگرچہ اس سے صاحب نے یہ لے کر
کے ہر پر سوچا ہے کہ آواز یہ ہے کہ اس سے لے کر

کرنے کا کار کیا اور کیا کہ میرے آپ حیران کن نہ آتا تھا اور میرا
سکے پاس گواہیں ہیں وہاں سوئے میں قول بکر کا قسم سے معتبر
ہو گا اور بکر کا حوالہ قبول کر لینا آثار دین نہ سمجھا جاوے گا کیونکہ
دوا میں ضرور نہیں کھنکھلانی جیسے سے مدیون ہو کھنکھلے گا۔
فائدہ۔ بلکہ غیر مدیون پر بھی تنبیہ ہے اس کی نہ رہا سے۔

(۸) مجبیں اور محتال میں اختلاف

ای طرح اگر کھنکھل میں سے کہے کہ میں نے دالہ اس واسطے
کی تو کہ میرے قرض کو وصول کرے قتال سے اس میں تیرا مقروض

نہ تھا احتال یہ کہے کہ میرا مقروض تھا اس بات سے۔ اور کہ کیا تھا
قتال کے پاس کو نہیں ہیں تو قول کھنکھل کا قسم سے معتبر ہو گا۔
فائدہ۔ اگرچہ یہ خلاف ہے سختی حال کے اس واسطے کہ
دالہ اس غل اثنین من دعا الی دما کا ہے تو ضرور ہے یہ کہ
مجبیں میں بدعتی قتال کا مقرب ہو گا کہ دالہ سختی نکالتا بھی
مستعمل سے مجاز اور قتال پاس کو نہیں ہیں قرضے کے تو قرض
اس کا راجح قسم سے معتبر ہو گا اس بات میں کہ مراد میری قسط دالہ
سے نکالتا بھی اور صرف دالہ دینا قرار الدین نہ سمجھا جائے گا۔

۹) وبكره السفحة و هي اقراص لسقوط خطر الطريق في المعرب السفحة تضم الشس و فتح
الناء ان منفع لمي ناجر عالاً بضرير الاقراض لبدفعه الي صديقه في بلاد اخر وانما بفرضه لسقوط
خطر الطريق وهي تعرب سفنة وانما سمى الاقراض المذکور بهذا الاسم تنبيهاً له بوضع
لذوقه او المنابر في السفحة اي في الاشياء المستعرة كما يجعل الخصام حراً و يخافه المال
وانما ضمه لان كلا منهما احتمال لسقوط خطر الطريق ولان ضمها ان الانسان اذا اراد السفر وله
نقد او اذ اراد سأل الي صديق فوضعه في سفنة ثم مع ذلك خاف الطريق ففرض ما في السفحة
استأجره فالتحق السفحة على اقراض ما في السفحة ثم ناع في الاقراض لسقوط خطر الطريق.

(۹) سفٹیجہ

مراد ہے سفٹیجہ
فائدہ۔ سفٹیجہ عظم میں اور سفٹیجہ نامی اس کے یہ ہیں کہ اپنا
میں دے سے ایک یا دو طریق قرض کے نادان سے کدواں سے کدواں سے
اسے دے دوسرے شہر میں حاجت اس کی یہ ہے کہ غفر ماہ
سقوط ہو جائے اصل میں سفٹیجہ سب سے سلفہ کا اس قرض کا یہ
بہر اس واسطے دے دے کہ سفٹیجہ ہے۔ ہر چہ دیکھو اور دیکھو کے
مطابق میں ملتی اور ملتی ہو گئی نہ سمجھو اور دیکھو کہ اس میں
مال نہ کہ اپنا ہمارا ہے جانتے تھے کہ اس میں ہر نہ ہو ہے۔
نہ سفٹیجہ قرض نہ دے واسطے اور جو جائے خوف را کہے۔
فائدہ۔ ہندی میں اس کو بڑوں کہتے ہیں اور چٹا۔

اس میں فائدہ حاصل ہوتا ہے قرض دینے والے کو اس سے
مکہ ہے کہ بیت کہ بیت سے جو رشتہ میں اسامی
مسند میں مروی ہے سوار ہاں مدعب سے انہوں نے علامہ
ہدائی۔ کہ کیا کہ سائیں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے
خرا اور اس اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مکمل طرح جو
نفعاً چھوڑ دیا اس میں ہر قرض فائدہ دیکھنے اور بیان ہے اور یہ
حدیث ضعیف ہے سبب سوریں معجب کے مطابق ہے کہ
کہ وہ متروک ہے اور ایسے ہی میرے ان کے اور روایت کیا
نہ کو اس انہیں ہے چہ جہاں خوف میں اور نہ کہ انسا عدی
نے کمال میں چاہی سرے سے کہ کہ فرما رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اس سفٹیجہ حرام یعنی بڑی دیاں حرام

اور یہ چیزیں بھی شرط ہیں شہادت کی۔ یہی شرط ہیں تقاضی۔

(۲) فاسق کو قاضی بنانا:

اور فاسق علی ہے اسے شہادت کے تو اہل ہو گا واسطے
تقاضے کے صحیح اور فاسق کا ہونا تو بھی مگر واجب یہ ہے کہ عالم
اس کو قاضی نہ بنائے اور اگر حاکم نے فاسق کو قاضی بنا تو
توبہ ہو گا جیسے فاسق کی شہادت نہیں کرنا صحیح ہے لیکن چاہئے
تو اس کی جادو سے انزال کرے گا تو چھٹکارا ہو گا۔

فائدہ۔ اور فقہ میں ہے کہ اسی روایت پر فتویٰ ہے
اور شامی اور موطاویٰ اور فتح القدیر سے معلوم ہوتا ہے کہ بانی
اقوام میں اس مسئلہ میں سب مربوط ہیں اور یہی قول مانع ہے
انہی الہام نے کیا کہ اگر پادشاہ وقت کسی جہل فاسق کو قاضی
مقرر کرے تو تقاضا کی مانند ہوگی ظاہر ہونے کے موقع
اور وہ حق کرے غیر کہ فتویٰ ہے لیکن ادب ہے حاکم پر کہ
ایسے شخص کو قاضی نہ بنائے۔

(۳) قاضی فاسق ہو جائے

تو عزل واجب ہے

اگر قاضی عدلیہ قضائے وقت عادل تھا بعد اس نے فاسق
ہو گیا۔ (بہرہ اللہ و شہادت وغیرہ) کہ (توبہ نہ تھا۔ سے
معزول نہ ہو جاوے گا لیکن لائق ہو جاوے گا عزل کے) یعنی
واجب ہے حاکم پر کہ معزول کرے اس کو فتح القدیر میں بھی ظاہر
ہو جب بعد ازیں جس مشائخ خلیفہ۔

فائدہ۔ اور بخاری و مسند فتویٰ اور بعض مشائخ کے
نزدیک خود بخود معزول ہو جاوے گا اور قاضی ملتفی بھی نہیں ہو

سکتا اور بعضوں کے نزدیک ہو سکتا ہے اور معتدل بعضوں کے
نزدیک قول اول ہے اور بعضوں کے نزدیک قول ثانی۔

(۴) قاضی کے لئے مجتہد ہونا

اور مجتہد ہونا شرط ہے ولایت تقاضا کا نہ محنت فقہ کا۔
کا نہ وہ یعنی جو مجتہد ہو اس کا قاضی ہونا اولیٰ ہے اور
اجتہاد محنت تقاضا کی شرط نہیں ہے یعنی یہ نہیں ہے کہ غیر مجتہد کا
تقاضا صحیح نہ ہو۔

(۵) جاہل کو قاضی بنانا

تو اگر جاہل کو مہد فقہ دیا گیا صحیح ہے ہمارے
نزدیک۔ (لیکن امام شافعی کے نزدیک عقیدہ تھا جاہل
اور فاسق کو مطلقاً درست نہیں اور احتیاط اسی قول میں ہے
جس کو شافعی نے کہا لیکن باعتبار اس زمانہ کے غیر مناسب
ہے اگر ملو عدالت شرط ہو تو فقہ کا کام بالکل ختم ہو جاوے
گا) مگر حاکم کو چاہئے کہ اس کو اختیار کرے جو زیادہ قادر
ہے تقاضا اور نولی ہے۔

فائدہ۔ روایت یہ طبرانی نے ابن عباس سے کر فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص حاکم ہو اے
مسلموں کے امور کا بھر ستر کرے ایک شخص کو ایک کام پر
اور وہ جانتا ہے کہ ان کوئی میں مجتہد اس سے اور زیادہ جانتے
والا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا سرچوڑ ہے تو اس نے
خیانت کی اللہ اور اس کے رسول کی اور عافیت مسلمین کی اور
وایت کیا کہ تم نے مہد رک میں اور بطلانی رسولی نے
خلافہ سے مثل اس کے۔

(۶) ولا یطلب القضاء (۷) و صح الدخول فیہ لم یس یقل عدله (۸) و کره لمن خاف عجزه و حجه (۹) و من قلد سأل دیوان فاض قلبه و هی تحلیف الیہا الصدوک و المسجلات و الزم محسناً افریق لامن انکر الایس و ان اخریه المنزول لانه بالعرف الحق بواحد من الرعا یا رسیده الواحد لا یتفیل و الا یبادی علیه یم یعلیه ای ان لم یقف البیة علی المحسوس انکر بادی ان کل من له حق علی فلان یر فلان المحسوس فلیحضر مجلس القاضی فان لم یحضر احد یحبیه (۱۰) و عمل فی الودائع و علی الوقوف بالیة ابو باقر ارادی البید لا یقول المعزول لا یقبل قول المعزول ان قال هذا وریعة فلان دفعتها الی هذا الرجل وهو مکر الا انه اقر ذوالبید بالتسلیم منه ای من القاضی المعزول (۱۱) و یجسی للمحکم طاهراً فی المسجد و الجامع اولی ارج جلوساً طاهراً و هو جلوس المشهور الذی یاتی الناس لتقطع العصورات من غیر المختص بعض الناس بملک المجلس و عند الشفیع یمکره الجلوس فی المسجد لانه قد یحصر المشرک و الحائض و لنا جلوس الشی علیہ السلام و ایضاً القضاء عبادة و بحاسة المشرک من حیث الاعتقاد و الحائض لانه یصل خصوصتها علی باب المسجد (۱۲) و لو جلس فی داره و ذن بالدخول حار (۱۳) و لا یقبل هدیه الا من ذی رحم محرم او مبر اعاد مهادته فلیر اعهدا الدلی یکن بینهما خصومة

(۶) عہدہ قضا طلب کرنا

اور آئی کو اپنے کمرہ قضا طلب نہ کرے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص طلب کرے جس وقت کہ اور سال ۲۰ تا ۳۰ سال کا ہو تب وہ چاہے جس کی طرف جس کی طرف سے اس کو اعانت اور مدد دیکھ ہوئی اور جو شخص نہ روزی قاضی بنایا جائے تا ۲۰ سے نہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ کہ مہرود کرتا ہے اس کو یعنی اعانت کرتا ہے جس کی اوپر صواب کے روایت کر اس کو نہ لے اور اپنا اور آقا و ان میں نے اس سے۔

(۷) عہدہ قضا قبول کرنا

اور دست سے عہدہ قضا لینا اس شخص کو جس کو اعانت ہے اسے جس پر کہ عدل و انصاف کرے گا۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختیار کیا

ہے عہدہ قضا کر اس واسطے کہ قضا فرضی کا ہے واسطے انتقام سر مسلمین کے اور اس لئے کہ امر بالمعروف ہے حضرت علی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی بنا کر جس کی طرف ترکہا میں سے رسول اللہ بھیجتے ہیں وہ آپ کو عہدہ قضا پر اور جس کس ہوں اور قضا کو نہیں جانتا تو فرمایا حضرت نے قریب سے کہ اللہ دایت کرے فامبر سے دل کو اور عظیم داکر اپنے تباری زبان کو جس وقت چھڑا اس پر تبار سے پاس دوائی تو نہ فیصلہ کر دیا اس پیلے کے جب تک نہ تو شکوہ سر سے کی تو اب منہم نہ رہے نفیحت اپنے گھر میں فرمایا میں نے کچھ شک نہیں کیا میں نے کسی فیصلہ میں بعد اس کے روایت کیا میں کو امیر اور ابو اور تردائی نے اور حسن کہا میں کو اور تو نے کیا میں کو ان المدینے نے اور حج کیا میں کو ان عہدے نے اور اس کا ایک شاہ سے مدد رکھی را حکم کے ابن عباس سے اور روایت کیا تردائی

دیتا ہے اس کو چاروں عالموں نے اور صحیح کیا اس کو جاننے
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن ثم بحکم بعد انزل اللہ
لاولئک ہم القاسقون اور ظالمون اور کافرون
جو ظلم عظیم کرتے اس کے واسطے ۵۱۱ اللہ نے تو اس کا
ہے اور ظالم ہے اور کافر ہے اس سے بڑی عیب ہو گئی اس
لوگوں کی کہ جان بوجھ کر ہم الہی اور سنت رسول نے خلاف
وینار کا کام برائے دھتے صرف انہیں نصرتی کے پہلے کرتے
میں اور ان کے معنی ہیں آخر تک نہیں کہ ان کے لئے بھی
امید ہے لہذا اللہ تعالیٰ نے وعادوا علی السر والنسری
ولا عادوا علی الاثم والعدوان حد کو ایک دوسرے
کی ملکی اور پیڑ پھاڑی پر اور نہ حد کو اٹھا اور نہ دینی پر۔

(۹) سابقہ دستاویزات و قیدیوں کی پرزانی

جو شخص قاضی کی جگہ اس کو چاہئے کہ پہلے قاضی کا
دفتر طلب کرے جس میں دستاویزات درج ہیں جس سے
حالات کے قیدیوں کو دیکھے۔ (یعنی جو قاضی سابق کے قید
خانے میں قید تھے ان کے وہاں میں بغیر کے نہ ان قیدیوں
میں رہ جانے قید خانے میں ہیں اور حجاز اور غرض
قیدیوں میں سے افراد کے لئے جس کی یا اس پر کو قائم ہوں تو
اس کا جس قائم کئے یا اس کا حق کو لاؤ نہ کرے اور اگر وہ مگر
ہو تو قاضی معزول کا قول اس کے باب میں معتبر نہ سمجھیں
والت کہ غرض قضا کے قاضی معزول میں اس میں کسی سے
پرانی جگہ نہ تھی نہ اس کے ایک بہت مناسب مقرر کرنے کہ
جس میں لوگوں کو ملاں ظالم قیدیوں کو رہا ہو تو اس سے جس
مقرر ہوں لیکن قاضی میں تو اگر کوئی حاضر نہ ہو تو مقدمہ میں کا
اور نہ بعد کو رہا نہ اس وقت مذکور تھے قیدیوں کو چھوڑے۔

نہ نہ اور غرض میں ہے کہ بعد ملائی کرنے کے اگر کوئی
مقرر اس کا حاضر نہ ہو تو اس کو نہ مقرر نہ میں نے کر چھوڑ
ہوئے اور اگر حاضر نہ ہو تو نہ ہوئے ہوئے ایک معینے تک اور معاذی

اور بعد از اور دینی نے سزا دی جس سے کہ میں اللہ صلی اللہ
میں اس نے ہکا بھکا جان کو میں کی طرف تو پوچھ میں سے جس
کرم فیصلہ کرے تم جب کوئی مقدمہ پیش آئے گا کہ انہوں
سے کتاب اللہ سے فرمایا کرتا ہوں کتاب اللہ میں کیا سنت رسول
اللہ سے فرمایا کرتا ہوں سنت میں میں کہتے کیا انہوں میں
میں دینی ماننے سے روک کی زبان پر کوشش میں کیا معاذ نے
مگر بعد از سنت نے ہتھ اپنا میرے سینے پر اور فرمایا مگر ہے اس
نہ کہ تو میں دینی اس سے میں رسول میں اس کی کو میں سے
راہی ہو رسول اللہ اس حدیث سے نہ نہ تبت ہوں قیاس کا
ثبت نہ ہوئے بہت حدیث میں سے ثابت ہو اور نہ کیا قول اس
میں کا ہوں قیاس کی شرعی حیثیت میں میں نہیں کہتے۔

(۸) کزور آدمی محمد و قضا قبول نہ کرے

اور نہ کر دے (تحریری) عمدہ قضا لینا اس شخص کو
خوف کر دے یا جڑ ہو جائے کہ قضا یہ مقدمہ میں سے قاضی کے
مبارک ہوئے گا۔

نہ نہ تاکہ پہلے اس شخص کا نہ ہو یا اسے اور بعد میں
کہ مباحث اختیار نہ ہو قضا میں آئی ہیں نہ نہ یہ اپنے جس
پر اور حضرت میں اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کو قیاسی قضا
نہ نہ مگر بغیر چھری کے نہ نہ کیا اس کو اللہ اللہ اور چاروں
عالموں نے اور صحیح کیا اس پر نہ نہ اور ان جہاں سے مقرر ہے
نہ نہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
قاضی میں طرح سے ہوتے ہیں وہ ان میں سے جتنے میں
جانبوں کے اور ایک جہت میں ایک آدمی وہ جس نے کچھ حق
در فیصلہ مقرر اس کے کہ وہ جہت میں چاہے کہ ایک آدمی وہ
میں نے کچھ حق کو اور نہ فیصلہ کیا ساتھ حق کے اور ظلم کیا حکم
میں وہ جہت میں جو نہ کہ ایک آدمی وہ کہ اس نے نہ کچھ
حق اور فیصلہ کیا اس کا نہ دینی۔ یہ وہ بھی جہت میں جو نہ کہ

نہ اسے بعد میں کے ان کو کوئی نہ آئے تو اس کو چھوڑ دے۔

(۱۰) اموال و دیوت اور وقف کا فیصلہ

اور اس کے اصول و دینیت اور حاصل وقفہ میں کوئی عیب نہ ہو تو اس سے اموال سے قاضی معزول کے کہنے پر عمل نہ کرے لیکن اگر کوئی قابض اقرار کرے اس بات کا کہ وہ قاضی معزول نے یہ کوئی دلائل اور حاکم اوقاف سپرد کر کے اس کو قبضہ میں دیا ہے تو اس قاضی معزول کا قول مقبول ہوگا۔
 قاعدہ۔ اس صورت میں دو قاضی نہ چیزیں اس کو جس کی تلاش سے گا ہی کی بھی جاویں گی مگر جبکہ قابض نے پہلے نہ کے واسطے اقرار کیا اور فرما کر کیا کہ قاضی معزول نے اس کو سپرد کیا اور وہ قاضی معزول نے دوسرے شخص کے واسطے مقررہ کے لئے اقرار کیا تو اس صورت میں اس کو اس قاضی معزول کے تسلیم کے جواب میں دے اور اس وقت کے قاضی کے اقرار و دینیت و اقامت سے جو یہ مشکی کا کوئی شے وہ قاضی کو اس کے اقرار و دین کے سب سے بھر قاضی منصوب نیست و مشکل نہ ہو کہ تسلیم کرے جو قاضی معزول کا مقررہ قبضہ ہے۔

(۱۱) قاضی کی عدالت

قاضی کو چاہئے کہ مسجد میں یا مامان جگہ نہ قیام کرے اور مسجد جامع اور فی ہے اور باطن چھینے سے جو سوائے اس مسجد کی چاہے واسطے قلع نواح کے حاضر ہوئے کسی کی تخصیص نہ ہوئے اور نام شافعی کے نزدیک نہ ہو ہے چنانچہ قاضی کا مسجد میں اس واسطے کہ بھی نہیں حاضر شرک یا حاضر ہو جائے اور شرک جس ہے نہیں کلام اللہ سے اور جو شخص کوئی ہے داخل ہونا مسجد میں اور انوری داخل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و سلم نے مسجد میں چیز نہ تھپتھے فیصل کے اور بھی قطع ہوا ہے اور نجاست شرک کی از روئے اتفاق ہے نہ نجاست خارجی اور کھنڈ نہ داخل ہونے مسجد میں کھنڈ فیصلہ

کیا نہ ہے نہ مدراس کا دروازہ مسجد پر۔

قائدہ۔ چاہے میں ہے کہ دلیل ہماری قول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ کھنڈ نہیں مسجد میں داسے اگر الٹی کے اور حکم کے کہا دینی نے خرگ بدایہ میں قلت غریب بعد الفظ اور کوزہ اتفاق میں بھی یہ حدیث مقبول ہے لیکن حوالہ اس نے صاحب بدایہ پر کیا ہے لیکن معنی میں اس حدیث کے چند پیش آئی ہیں لیکن کیا اس کو پیش اس لیے اس نے فتح القدیر میں ایک حدیث بھیجی لی کہ ب بین و حکم سے اور دوسری حدیث طبرانی کی دن عباس سے اور روایت کی بخاری نے کہ لسان کر آیا حضرت عمر نے فرمایا کہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارادہ کیا یا انکر ماری نے حسن تک کہ دیکھا نبیوں نے حضرت عثمان کو کہ فیصلہ کیا مسجد میں اور ذکر کیا احمد اور روایت کی ابن سعد نے حقیقت میں رسید بن ابی ہریرہؓ سے کہ دیکھا نبیوں نے فرمایا کہ فیصلہ کرنے سے مسجد میں نزدیک قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کدائی الخ کھنڈا حوی نے کہا اتفاقاً اس مسجد بظہر زمان سائیں مناسب تھی اور دوسرے زمانے میں تو مناسب نہیں کیونکہ اب لوگ صاحب کا وہ بیجا چاہتے دینا نہیں کرتے اور بحال چاہتے جانتے سے حق انہیں کرتے اور یہ جو میں یہ کام کرتے ہیں جو ہرگز لائق نہیں۔

(۱۲) قاضی کا اپنے گھر میں عدالت بنانا

اور اگر قاضی وقف کے سے چھینے پتہ گھر میں اور اذن دے گا اسے قائم کوئی درست ہے۔

قائدہ۔ اور اولیٰ یہ ہے کہ مکان بھی وسط شہر میں ہوئے اور مشہور ہونا و گویا گاہے میں وقت نہ چھوڑے اور قاضی حکم نہ کرے اس وقت جب قلب اس کا مشغول ہو کر اور کے ساتھ یعنی خوشی اور غم اور تشویش یا شہوت یا نہایت عرو یا نہایت کرنی یا بلائی و نہایت حاجت کے اور

نہیں ہیں تو کہہ کر دیکھنا کہ ان کے لئے اس دن عذاب کیا ہے۔
 دیکھئے کہ ان کے لئے کیا عذاب ہے۔

(۱۳) قاضی کے لئے ہدیہ لینے کی شرط

قاضی کو ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ
 ۱۔ مجرب و باتجربہ ہو۔
 ۲۔ قاضی ہو۔
 ۳۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ
 ۴۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ
 ۵۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ

۱۔ قاضی ہو۔
 ۲۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ
 ۳۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ
 ۴۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ
 ۵۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ

۱۲: ولا يحضر لغيره الا عامه لعامة هي التي يحضر لخاصة
 راجعہ اتمہ لخاصة ان کثرت من قریب حیدر کالجذیہ و ۱۰: و شہد الخراف و بعد الطوبی
 ۱۱: و یسرى من الخصمین حوساً و ان لا یسرى ولا یسار احدین ولا یسقیه ولا
 یسحق ولا یسبح معه ولا یسیر به و لا یلته حجة و کذا فی بعض النسخ بقره شہد نکدا
 و کذا استعمله ابو یوسف فیما لا یجوز به و ذلک فیما لا یستند بشیء و لا یلزم
 ۱۲: و یحسن التعلیم و یزاد فیما یلحق فی القدر جرح و ان لا یلزم الخلاف المرویات
 فی تعیین مذاہب الحس و الاصح ان التفسیر بقاضی النی و انی قاضی سفارت حیوان
 لا یستحق فی ذلک بعینه ولی الحق ذلک ان امر قاضی لیس بالایمان و یمنع و لیس
 الحق بالمسئد ان لیس الحق بالیمنه فطلب ولی الحق الحس بحسب الخاص من
 غیر احتیاج انی ان یقر القاضی ما یلزم الحق یمنع و ان لیس بالایمان و یمنع و لیس
 بصورة الیمنه علی ما یستلزم و فی الامر و یلزم یمنع من الایمان بعد الامر

(۱۴) قاضی کے لئے دعوت میں جانا

قاضی کو دعوت میں جانے کی شرط یہ ہے کہ وہ
 ۱۔ قاضی ہو۔
 ۲۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ
 ۳۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ
 ۴۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ
 ۵۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ

(۱۵) اجنبی میں سے ہونا اور پکار پکاری کرنا

۱۔ قاضی ہو۔
 ۲۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ
 ۳۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ
 ۴۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ
 ۵۔ ہدیہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ

اور جب نصیحت طلب کرے تو اسے مسلمان نصیحت دے اس کو روایت کیا اس کو مسلم نے بلا ہر ہمت اور نصیحت دیا چنانچہ اس نے توبہ پا کر مگر جو کھسا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چوٹی چیں درست ہو گیا۔

(۱۶) مدعی اور مدعی علیہ سے برابر سلوک

اور جب مدعی مدعی علیہ حاضر اور دوسری طرف تو اس کو سامنے بخدا سے برابر ہے اور دونوں کی طرف توبہ کیساں کرے۔

فائدہ: اور دینے والے کو نہ بخدا دے کہ توبہ دینی جائز ہے وفضل ہے اور یہ برابر بخدا عام ہے کیر اور صغیر اور بادشاہ اور رعیت اور ذلیل اور شریف اور باپ کو بیٹے اور مسلم اور ذی کو مکر یہ کہ بادشاہ اور مدعی علیہ ہو تو قاضی کو لانا ہے کہ اپنے مقام پر ہے اور بادشاہ اور اس کے مدعی کو وہاں بخدا دے اور آپ سامنے جھگڑ کر فیصلہ کرے۔ روایت کی اسحاق بن راہوی نے اپنی مسند میں ام سلمہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص قاضی کو ہوسلوں کا تو چاہے اس کو کہداری کرے مٹھائے میں اور اشارے میں اور نظر میں۔

(۱۷) سماع مقدمہ کے آداب

اور کسی سے سرگوشی نہ کرے اور کسی کی ضیافت نہ کرے اور کسی سے ہنسی اور مزاح نہ کرے اور نہ ایک کی طرف ان دونوں میں سے اشارہ کرے اور نہ کسی کو کوئی دلیل یا حجت سکھلا دے اور نہ اس کی تعظیم کر دے اس طرح پر کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیجئے ہو اور ابوسف نے اس کو جائز رکھا ہے اس طرح کہ شاہ کو کاشی کے کتبے سے زیادہ امت حاصل ہو۔

فائدہ: ابوسف اور شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ جس شاہ پر نصرت اور جوت غالب ہو اور وہ شراعت شہادت سے کچھ ترک کرے تو مصنف نہ نہیں کہ قاضی اس کی اس طرح اعانت کرے کہ وہ گواہی دے جائے اور اس کی بشرط ملکہ کی تہمت نہ ہو

اور اگر ملکہ تہمت ہو جیسے مدعی چند سو کا روٹی کرے اور مدعی علیہ پانچ سو کا منکر ہو اور شاہ بڑا کی شہادت دے تو قاضی کہے کہ شاید مدعی نے پانچ سو معاف کر دیے ہوں اور شاہ کو اس سے علم حاصل ہو اور مدعیانی کے قول سے شہادت کو کوئی کے سوا حق کرے جس طرح قاضی نے تو بی ادبی تو یہ بلا نقال جائز نہیں ہے تعلیم و اصلاح نصیبین جائز نہیں کذالی حق اٹھیر۔

فصل مدعی علیہ کو قید رکھنا

(۱۸) کب مدعی علیہ کو قید کیا جاسکتا ہے

اور مدعی کا حق مدعی علیہ پر ثابت ہوے مقررہ سے مدعی علیہ کے تو پہلے قاضی حکم کرے مدعی علیہ کو ادا سے حق کا یہ صورت ناوہندی مدعی علیہ کے کہ مدعی درخواست کرے اس کے ہمیں کی تو قاضی کو جس مدت تک مناسب معلوم ہوے مدعی علیہ کو قید کرے اور اگر کماہل ہے۔ حق ثابت ہو جائے تو قاضی کو پکچھا ہے کہ قاضی حکم ان سے حق کے مدعی علیہ کو درخواست مدعی مجبوں کرے۔

فائدہ: اس واسطے کہ قید جزا ہے ناوہندی اور انکار کی توجہ حق افراد سے ثابت ہوا وقت ناوہندی مدعی علیہ کی جب ثابت ہوئی کہ قاضی ادا سے حق کا اس کو حکم کرے اور وہ نہ دے اور جب حق گواہوں سے ثابت ناوہندی و جہنم اور انکار مدعی علیہ کا تو پہلے سے موجود ہے اس لئے قبل حکم ادا سے حق قید کرے اس کا درست ہے اور مدت قید موعظ سے دوائے قاضی کی طرف اس واسطے کہ لوگ مختلف ہوتے ہیں باقتدار احوال کے بعض شریف ہیں ہوتے ان کو قہور فی مدت کفایت ہے اور بعض شریف ہوتے ہیں ان کو قہور سے جس سے ذہر نہیں ہو گا اور یہ جس اس واسطے ہے کہ مدعی حیل پا چنا غایر کرے اور ادا سے حق مدعی اس سے اور سے اکثر مدت جس کی باعتبار احوالات کے جوہرینے ہر اور ایک مہینہ درد دینے اور جن میں مردی ہیں گرجی ہوئی ہے نہ مدت جس موعظ سے دوائے قاضی کی طرف ہدایہ۔

خدا سے و سب الا فی العبد الا ان شغل لہ و قد ذکر فی تفسیر ہکذا بکتاب فاسی بعد الی
 لایسم سمرقند ان لایلا فاما سجدہ اعدی ان عذ فان المسمی بالعبادک اللہ حبہ کذا و
 کذا ای من مالکک و وقع سمرقند فی بد لہ الی اخر الکتاب و مجتمعہ ثانی و اصل الی فاسی
 سمرقند بسمہ المحکم مع العبد و بفتح سمرقند و ان لم یکن حلیہ کما کتب بقرک و ان
 کان فاحصہ و دہب الی سحر اللہ و لایسم العبد فی المدعی لاعمی و جہ انقصہ و باخلہ
 تقصلا نفس العبد و جعل فی علفہ سدا و حصہ صباۃ عن لسان عدد شہادۃ الشہود و
 کتب فی فاسی محروا حرات فکانہ و انہ ارجل ابہ العبد فلا و اصل لیلہ الکتاب
 و حصہ شہود الذین شہدوا فی عیدہ العبد بنہادو فی حضورہ و بطیر الیہ انہ منک
 المدعی لکی لا یحکم لان النقص غالب ہو بکتاب الی فاسی سمرقند ان شہود تہدوا
 محضہ و المحکم فاسی سمرقند علی التخصم و ہذا المکتب عن کتاتہ و ہر محصہ فوہ فیما
 تعل و غلبہ الساجدون لای حی حنوفہ و کتب ان یفر علی من یسجد علیہ و یحبہ عذہ و
 سلمہ شہد و ابو یوسف لم یشرط سنا عن ذلک و خیال الامم السرخسی فوہ فیما
 یوسفی شہادہ ان علما کاتبہ و حلیہ و عن ابو یوسف النعمان یشرط قول اذا کتب
 الکتاب الی یسارہ علی بان النقص شرط و ان کان فی بد الشہود نفسہ لای یشرط و انہ
 سم الی تمکون الیہ لم غلبہ الامحصرہ حصہ و شہادۃ حلیہ او رجل و امرئین فاد شہدہ الیہ
 یحب ذلک فای فوہ علیا فی محکمہ و حلیہ و ملکہ الساجد الذہبی و فوہ علی التخصم

(۲۲) وہ مقدمہ مات جن میں قاضی

دو مرتب قاضی و تحریر دے ملے ہے

و ترجمہ الی کتاب اہل حق اہل حق سب شہادت

میں جنہم سے مرتب ہیں وہ ملے ملے ہوا ہے

اسی و ملے کے کتاب میں ہے اسے اسے و ملے ملے

ہوئے تھے میں شہادت ہوا و ملے ملے لڑنے و ملے ملے

تو ملے ملے

تو ملے ملے کہ اسے قاضی کتاب نے پاس لیتے ہیں

و ملے ملے اور ملے ملے اور ملے ملے اور ملے ملے

ملے ملے اسے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

و ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے

مر جاوے تو جاری کی جاوے گی کتاب اس کے وارث پر۔

(۲۴) عورت کا قاضی ہونا

اور صحیح ہے قاضی ہونا عورت کا سب مقدمات میں ہونے سے حدود و قصاص کے۔

فائدہ: اس واسطے کہ فقہاء فقیر شہادت ہے اور شہادت عورت کی حدود و قصاص میں مقبول نہیں تو فقہاء بھی مقبول نہ ہو گئی۔ دراصل میں ہے کہ اگرچہ فقہاء عورت صحیح ہے ہونے سے حدود اور قصاص کے باقی مقدمات میں لیکن عورت کا قاضی بنانے والا متفقہ ہو گا بہسب حدیث بخاری کے کہ فرمایا حضرت علیؓ علیہ السلام نے نہیں فلاں پائیں گے وہ لوگ جنہوں نے یہ پر کیا کام اپنا عورت کو قاضی۔

(۲۵) قاضی کا نائب کون ہو سکتا ہے

قاضی اپنا نائب کسی کو نہیں جاسکتا مگر وہ قاضی جس کو اختیار دیا ہو بادشاہ نے نائب بنالینے کا تو اگر ایسے قاضی نے پڑنا نائب بنا پھر قاضی معزول ہوا یا مر گیا تو نائب معزول نہ ہو گا اسی طرح وکیل کو اختیار نہیں کہ دوسرے کو وکیل اپنا بلاوے مگر اس صورت میں جب وکیل نے اس کو اجازت دی ہو تو یہاں بھی پہلے وکیل کے معزول ہو جانے یا مر جانے سے وکیل وکیل معزول نہ ہو گا اس واسطے کہ وکیل وکیل اور حقیقت نائب ہے اصل وکیل کا نہ وکیل اول کا۔

لذکر: درایے میں ہے کہ جو شخص حاکم کی طرف سے اہم جہد ہووے تو وہ عظیم اپنا بلا سکتا ہے مگر اس کو اس بات کا حاکم کی طرف سے اختیار نہ ہووے کیونکہ جہد ایک شے موقت ہے خوف ہے اس کے فوت ہو جانے کا تو امر بانامست گویا ان بالاسکلاف ہے بر خلاف فقہاء کے۔

مگر شرط نہیں مگر یہ کتاب جب قاضی مکتوب میں پاس پہنچے تو قاضی نہ کرے اس کتاب کو مگر مدعی غیب کے سامنے اور دوسری بالیک مرد اور دو عورتوں کی کرے ہے جو کتاب نے کر گئے ہیں تو جب حکامین دکن کو ماہوں نے کہ یہ کتاب غلط قاضی کی ہے بڑھا تھا اس کو اس قاضی نے اپنے جگہ سے اور میر کی بھی اس پر رو دی تھی نیز کو قاضی کی میر کی کو کر کھولے اور مدعی مایہ کو سنا دے اور لازم کر دے اس پر حکم کہ۔

فائدہ: یعنی اس کو اسی کی رو ہے جو کتاب میں مندرج ہے مدعی علیہ پر جو امر لازم آتا ہے اس کا فیصلہ کرے۔

(۲۶) قاضی کا دوسرے قاضی کی

تحریر پر فیصلہ کرنا

اور قاضی مکتوب الیہ جب فیصلہ کرے اس کتاب کے ساتھ کہ اس وقت تک قاضی کا نائب قاضی ہووے تو اگر قاضی کتاب میں مکتوب پہنچے کہ مر جاوے یا معزول ہو جاوے تو کتاب باطل ہو جاوے گی اسی طرح اگر قاضی مکتوب الیہ کتاب پہنچے کہ اول مر جاوے تو بھی کتاب باطل ہو جاوے گی مگر جب کہ قاضی کا نائب نے بعد ازاں اس قاضی مکتوب الیہ کے یہ لکھ: یا ہوے کہ مسلمانوں کے قاضیوں میں جن کے پاس یہ خط پہنچے وہ اس کی قبول کرے تو مستحب الیہ کے مرنے سے باطل نہ ہوگی اور نام ابوجہفہ کے نزدیک یہ شرط نہیں کہ قاضی کا نائب قاضی یمن کو لکھے بلکہ کافی ہے کہ اجتہاد سے اسی طرح لکھے کہ یہ کتاب میں قاضی کے پاس مسلمانوں کے قاضیوں سے پہلے وہ اس کی قبول کرے کیونکہ یمن کی کتاب مکتوب الیہ کا محض ہے فائدہ ہے اور اگر کتاب پہنچے کہ اول مدعی علیہ

(۳۱) جو فیصلہ اجماع است کے خلاف ہو

وہ بھی منسوخ ہوگا

یہ مخالف ہر سب کا دلائل مستقیم کے حصے میں دل سے حکم کیا طاعت کا ہے نہ کہ مکہ کے لئے احکام ایسا کہ مذکور ہے۔
قاعدہ دوم: جس سے ایک درست حدیث کے کتاب منکاح میں

(۳۲) مجتہد فیہ مسئلہ میں قضاء

قاضی کا اجماع بن جانا

تو حاصل ہے کہ قاضی نے جب مسئلہ مجتہد فیہ میں حکم دیا تو وہ مجتہد فیہ میں علیہ ہوا جو کہ قاعدہ قاضی دانی کا قائل رہتا ہے۔
وہاں سے لیکن یہ صورت جب ہے کہ قاضی نول نے اپنے مذہب کے موافق حکم دیا اور جو پہلے مذہب کے خلاف حکم دیا تھا تو اس کا بیان آتا ہے اور یہی ضرور ہے کہ قاضی جانتا ہو اختلاف مجتہدین کو تو اگر قاضی نہ جانتا ہو اختلاف مجتہدین کو تو یہی قضا جائز نہیں اور نہ قاضی دانی اس کو جاری

کرنے اور اکل قضا ہیج کی مختلف ہو سکتی جس حکم میں قضا ہوئی ہے اس میں اختلاف ہو۔ اور جو قاعدہ میں اختلاف ہو۔
جیسے قاضی علی الخائب (اس کا بیان آئے ۲۱ ہے) تو وہ قاضی نول کے حکم کو دیکھنے سے نکل جائے گا اور وہ بھی دانی کو اس کا پتہ چلتا ہے ہاں اگر قاضی دانی کسی سر کو یہ قاضی نول کے قاضی وہ بھی علیہ ہوا جسے کتاب اگر قاضی نول نے پاس مراد ہوگا تو وہ مستثنیٰ نہیں کہ سکتا اجماع میں اتفاق اکثر مجتہدین کا کافی ہے تو جب اکثر قاضی امر پر حقیق ہو جائیں گے وہ مرعوف علیہ شکر کیا جاتا ہے اور حالت بعض کی مستثنیٰ ہو سکتی ہو یا میں بھی یہی اختیار کیا ہے۔
لیکن اصول فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ مخالف ایک شخص کا بھی مانا اختیار اجماع ہے اور امتناع نہیں ہوتا اگر سب کے اتفاق سے اور پرانہ میں سمجھا ہے کہ مسئلہ مختلف فیہ سے مراد وہ ہے کہ صدر دانی یعنی کسی پکار جائے کہ اختلافی ہو لیکن اس سے ہے کہ یہ ایک ضرور نہیں بلکہ اختلاف ثانی کا بھی معتبر ہے۔

قاعدہ اور ای طرح کا لگے اور امتناع کا اور یہ لوگ نہ صاحب ممکن سے ہیں نہ مستقیم میں ہے۔

(۳۳) والقضاء بحرمۃ او حلی یتقد ظہر او باطل ولو بشہادۃ زور اذا الدعا بسبب معین
حق لو ادعی جاریۃ ملکاً مطلقاً و اقام علیہ دلالت بینه وورق قضیۃ القاضی بہ لا یجوز لد و
طیحا لا لاجتماع لان الملک لا مدلہ من سبب و لیس البعض اولی من البعض فلا یمکن التماثل
سبب معین مثبت بہ الحل فان اقامت بینه زوراً نہ تزوجاً و حکم بہ حل لھا تمکینہ ہذا عند
ابی حنیفۃ و عبدہما بعد ظاہر اوی یسلم القاضی الزوجۃ الی الزوج و ہما مرقا بالتمکین
لا باطل اوی لا ینت الحل فیہ بینه و بین اللہ تعالیٰ و مذہبہما ظاہر و اما مذہب ابی حنیفۃ
فمنشکل جذا فان الحرام المحض کشف یمکون سبباً للحل فیما بینہ و بین اللہ تعالیٰ و جواہ
انما ندفع الحرام المحض و ہی الشہادۃ الکاذبۃ من حیث انہ اخبار کاذب سبباً للحل بل
حکم القاضی صار کاشاء علیہ جدید و ہو لیس حرماً ہی ہو واجب لان القاضی غیر عالم
بکتاب الشہود و القضاء فی مجتہد فیہ بخلاف رایہ ماسباً مذہبہ او عامۃ لا یتقد عند ہذا وہ
یفی و اما عند ابی حنیفۃ ان کان ماسباً مذہبہ یتقد و ان کان عامداً لم یفہ و ابیان و عندہما
لا یتقد فی نوحین لانه قضاء بما ہو خطاء عندہ و الفیوی علی قولہما و حمۃ اللہ علیہما

(۳۲) قاضی کے حکم کا نفاذ

اور نفاذ ہے قاضی کا حکم کو ہر اور باطن میں۔ (یعنی فی
اندہ فیہ) بلکہ بین اندہ فیہ کی شے کی حرمت یا طاعت یا اگرچہ
جموئی قاضی سے ہو سکے اور صاحبین کے نزدیک نافذ ہے ظاہر
میں۔ باطن میں جانا چاہئے کہ امام یا قاضی نے فرمایا کہ ایک اگر مدعی
ہوئی کہ اسے ایک شے کا سبب مبین یعنی سبب ملک کو بیان
کرے کہ جو جس نے کوئی مال دے اور کل قابل ہو حکم کے اور قاضی نے
جاننا ہو کہ یہ کوئی جو جس نے جس کو قضا نافذ ہے ظاہر اور باطن میں
نفاذ ظاہر سے مراد یہ ہے کہ اگر مثلاً مدعی نے ایک گھڑت یا جوئی
الکاح کا کر مینی پر میری نگو کہ ہے اور گھڑت نے الیحد کر کیا تب
مدعی نے کوئی جو جس نے جس کو دینے کا اس کے قاضی پر جس کو قاضی
گھڑت کو مدعی کے پر دکرے اور گھڑت سے کہے کہ تو اپنی ذات
پر نفاذ دے۔ یعنی اور نفاذ غیر و مال و مزوجت کا حکم کرے۔
فائدہ۔ اور خلاف باطن سے مراد یہ ہے کہ مراد کوئی اور
گھڑت کو جو ہر کا اپنے اور دور کر اور یا خدا نافذ مایل ہے اور
صاحبین کے نزدیک ظاہر کا حکم قاضی نافذ ہو گا۔ و باطن یعنی
خدا نافذ نہ ہو گا اور نہ کوئی درست نہیں ہوئی اور یہی سبب
ہے زور اور اثر شدہ اور قضا میں ہے کہ وہی پر نفوذی ہے لیکن
بغیر اثراتی میں ہے کہ کوئی امام یا صاحبین کا قوی ہے
نفاذ و باطن مذہب صاحبین کی ظاہر ہے اور امام یا صاحبین
کے مذہب پر یہ باطن ہے کہ حرم کھن کس طرف سبب ہو گا
صلت کا یہاں نہ بین اندہ اور اب اس کا یہ ہے کہ امام نے حرام
محض یعنی شہادت اور داغ کو اس جہت سے کہ وہ دروغ ہے
سبب صلت کا نہیں ہے بلکہ حکم قاضی کا محض انشاء عقد جدید
کے ہے۔ انشاء عقد حرام نہیں ہے بلکہ واجب ہے کہ کوئی
قاضی دروغ کوئی شہد کو نہیں جانتا۔

فائدہ۔ امام صاحب کی دلیل علی وہب جس کو ذکر کیا تھا
سے مسطور میں کہ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک
مجلس نے اس کے پاس جو مال قائم کر کے ایک گھڑت کے مکان
پر اور گھڑت نے انکار کیا تو حضرت علی نے حکم دیا کہ گھڑت کو کہ
جہ سے مراد باطن کو یا صحت نے کہ اس مراد نے نہیں نکاح کیا
ہے۔ کچھ سے اسے اگر آپ نے اسے یہی حکم کیا ہے تو آپ نکاح
پر صحت پہنچے۔ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس میں نہیں تہ یہ
کرنا نکاح کی۔ نکاح کر دیا میرا و دوسرے بدوی نے تو اگر
دوسرے میں طلاق منعقد نہ ہو آپ کی قضا سے تو آپ خود یہ
نکاح سے امتناع نہ کرتے باوجود کہ گھڑت صاحب بھی نکاح کی
اور مرد واجب تھا اس میں نکاح کر دے، دوسرے نہ اسے نکاحی۔
فائدہ اور جو جس نے فیہ الگائی کہ کوئی مدعی ایک سبب مبین
کے ساتھ ہو سکے تو اس کا فائدہ یہ ہے کہ اگر مدعی ملک مطلق
ہو گا مثلاً ایک شخص نے مدعی کیا ایک لوندی کی ملک کا اور مدعی
کوئی جو جس نے قاضی کر دے اور مدعی نے حکم کر دیا ملک کا اسے
مدعی کے قاضی پر اس نے مدعی کو باطن اس کی طلاق نہ کی باوجود
فائدہ اور یہ کہ کہا کہ کئی جو تو مل ہو حکم کے واسطے
واسطے کہ اگر کئی غیر قابل ہو گا جیسے دو عورت کسی کی منکوحہ ہو یا
معتد یا سرحد یا مدعی کی غیر مرد یا سبب مصاہرت یا رضاع تو
قضا نافذ نہ ہو گی اس واسطے کہ کئی صاحب نہیں ہے اس بات کا
کہ قضا نے قاضی انشاء عقد جدید کی جگہ پر ہے اور قاضی کا
جاننا اس واسطے شرط ہونا کہ اگر قاضی دروغ کوئی شہد کو جانتا
ہو کہ قضا نافذ نہ ہو گی کہ کوئی باطل ہو گا۔

(۳۳) قاضی کا اپنے فقہی مسلک کے

خلاف فیصلہ کرنا

اور اگر قاضی باطن میں مسلک مجتہد فیہ میں خلاف اپنے مذہب

باسب بدھت اس کی کہ اس طرح پاپ کو بھیجی تو اس میں
درست نہیں کر پئے کمال اعتراض ہوئے تارے کا قضا میں ہوگا۔
نہ کہ وہ اگر پاپ یا دوسری صغیر کا سبب ہو لیکن قصور
خرج ہو تو قاضی کو کچھ کہے کہ پاپ اور دوسری سے مال لے کر
کسی شخص حال کے پاس رکھا جو اسے اور بھارت۔

نو اذ (۱) بسبب مدعی علیہ چسپ ہے اور کسی طرف
اور القضا میں حاضر نہ ہو تو قاضی مدعی سے اجازت لے کر
مدعی علیہ کی طرف سے ایک دیکس بنا کر حکم کر دے نہ جحد
یعنی اس نے اس کی صورت میں یوں لکھی ہے ایک شخص نے قاضی کے
پاس آ کر دعویٰ کیا کہ میرا غنہ پر حق ہے اور وہ چسپ کر پھڑہ
ہے اپنے گھر میں تو قاضی نے غنہ کی شہادت کو اس کے اقرار کے لئے تو
اقرار میں شہادت کو نہ پاوے اور مدعی درخواست کرے کہ میرا غنہ کی
اس کے کان پر دوا کر دو اسے اور کوہوں کو اس بات پر کہ مدعی علیہ
اپنے مکان میں ہے اور گورنہ کہیں کہ میں ان کا نام دے دو کہ ہم
نے مدعی حریف کو دیکھا تھا تو میرا کہہ سکتے کہ ان کے مکان پر اور شہن
جتن سے یاد دہان کریں تو نہیں بھگتی ہے کہ یہ مدت طوفان
ہے راتے جائی کی طرف تو جس وقت میری زوجگی سے مدعی نے
درخواست کی کہ مدعا فیہ کی طرف سے وکیل مقرر کیا جاوے تو
قاضی اجازت مل کر دے گا کہ جو بھی مدعی مایہ کے مکان پر اور دروہی
چاروے میں مرتدین کو انہوں کے سامنے کہے قاضی اللہ قاضی
قاضی نے یہ کہا ہے تھو کہ وہ ضرر ہو تو اپنے مدعی کے بار القضا
میں اور میں تیری طرف سے وکیل مقرر کر کے حکم کروں گا اور
مدعی کے گواہ بدولت میرے قریبی کرنا ہو گا اگر حق میں حق دان تک
کرے بسبب شخصیت کو نہ چارین اور مدعی علیہ جو صورت ہو اسے تو
قاضی اس کی طرف سے وکیل مقرر کر کے مدعی کے گواہ سے
اور اس کے وکیل کے سامنے مدعی علیہ پر فیصلہ کر دے۔ لیکن۔
(۲) نہ مدعی نے وقت تحقیقات کو اسے لے کر پندہ

رس تک بلا جہد شرعی دعویٰ نہ کیا نہ وہ دعویٰ نہ بنا جائے کہ مگر وقت
اور میراث کا دعویٰ اس میں حول مدت مانع نہیں البتہ اگر تحقیق
میں گورنہ جہاد میں گئے تو دعویٰ وقت ہو جائے بھی مسوغ نہیں اور
بعض فقہ کے نزدیک دعویٰ امرت حاصل اور دعویٰ کے پندہ سال
کے بعد مسوغ نہ ہوگا وقت اختلاف سے یہ جہاد محسوب ہوئی کہ نہ وہ
اس قیود کا یہ ہے کہ مثلاً ایک عورت نے جس میں تک اپنے نہ وہ
کی حیات میں دعویٰ میراث کیا بعد اس کے چند گھر کیا یا اس نے
طلاق دیا تو عورت کا پاب و دعوئی اور سبب ہو گا اس واسطے کہ
اختصاصی طلب میراثت حوائج بابت موت سے حاصل دوا ہے اور
وقت تحقیقات سے کسی مدت تحقیقی نہیں ہوئی دعویٰ مسوغ نہ
ہوئے یہ لازم نہیں آتا کہ مدعی کا حق ہو یا استدہانہ کے
سابقہ ہو جاوے بلکہ اگر مدعی علیہ مقرر ہووے تو دعویٰ مسوغ
ہوگا اگر چہ مدت طویل نہ ہوئی اور حوائج۔

(۳) قاضی کو جب پائے جانے شرائط حکم کے حکم میں
تایید کرنا درست نہیں مگر قاضی جب سے یا شک و اشتباہ ہو یا
امید علیہ کی ہوا مدعی مدعا علیہ کوئی ان دونوں میں سے مہلت
مانگے اور ایک چھٹی ہو چلائی میں ہو یہ ہے کہ قاضی کو
اہل شہر کے قاضی پر اعتماد نہ ہو اور دوسرے شہر کے علماء سے فرائض
دریافت کرے تو تاخیر قضا سے بیکار نہ ہوگا۔

(۴) جو شخص اپنا حکم پلٹے یا ناجی درست نہیں مگر جس
صورتوں میں اگر حکم کی اپنے علم اور دانست پر مقرر نہ کیا حکم
کی قضا ظاہر ہوئی یا اپنے مذہب کے خلاف حکم یا در مختار۔

(۵) مسلمان بدوہی کی طاعت اس موقع شرع میں
وہ جب سے نہ مخالف شرع میں تو اگر بدوہی نے حکم دیا کہ
کہ جس سے تسمیٰ جائز ہے تو قاضی کو چاہئے کہ بدوہی کو
نہ مانگی کرے اس حکم نہ باز نہ لکھی اور چہ بعض فقہ نے لکھا
ہے کہ بعض شہر بدوہی نظر نہ درست ہے لیکن صحیح نہیں ہے۔

انکھیں نہتے چہرے سے اس کی دھڑکنے والی نگاہوں کی پیر ہے۔

فنان شریعہ ہے کہ وہ جو دوسری جہی کو مان ہے نہ کہ از
ہر تقدیر وہ وہاں سے ہو جو کوئی اگر نصف وہاں سے
زیادہ ہوئی تو بھی جہی کی اہل و عیال وہاں سے چلے
تھان روز تے وہاں قریب اہل و عیال وہاں سے چلے نہ صورت
اول میں کو یہ پیر کا مذہب یہ وہاں سے چلے کو یہ
مستطیل کا چلے نہ اس میں اس کے ساتھ وہاں سے چلے کا چلے
شریہ ہے نہ خلاف صورت وہاں سے کہ وہاں سے چلے
وہاں سے چلے کو یہ مستطیل کا مذہب وہاں سے چلے
کو یہ مستطیل کا مذہب وہاں سے چلے اس کی ہوس ہے۔

قائد۔ اور سب صورتوں میں مومن کے لئے بارگشتی کے لئے کفر یا بدعت یا بدعت ہے، لیکن جہاد میں ہے۔
 کوئی شخص نہیں ہے جو مظلوم اور مظلوموں کو دیکھے اور
 کوئی شخص نہیں دیکھے کہ اس کے لئے ہے۔

کسی کام کے لیے کسی حد درجہ خوب اپنے کے
دوسری جگہ پر چلے گئے ہر ساعت میں نہیں رہ گئے والہ
ہے کہ وہ نہ ہو گئے کوئی جگہ پر کسی حق کو دوسری جگہ پر

(۳) لکھ کے مہر و غیرہ کے متعلق

اَللّٰهُمَّ كَافِيْهِ

[illegible]

فائدہ : یہ سب تین قسمی درجہ تکلف سے زیادہ قیمت دیتے ہیں۔
 ڈاک کے لئے کیا رقم ملے گی، یہ ان سے ہی معلوم کرنا پڑے گا کہ کون کون سا
 دوسرا ملک جس کو ملے گا، اس کے لئے ان سے جاننا ضروری ہے۔
 ڈاک کے لئے تکلف میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوتا، یہ معمولی ہے۔

۱۲) ومن ادعى ان زيادة الشترين حرامه فانكره ترك الشترين حرامه من نه و طهيا لانه اذا
يعتبر المانع حصول الشتر من استعنى ذات رعد، مانع ليست نفسه لا سيما اذا حرم
استعنى فان جوده فسخ من جهه ۱۵) وصادق اشترى بعض عشرة ي ذل فبعت من فلان
عشرة درهم فان ادعى انها ربوا فليبرحه لا من ادعى اليه منوفه ولا من اقرضه الجواد
و حلف او اقرضه او لا متبناه اي ذل استرجع منه عشرة دراهم لان لا متبناه يدين على الكمال
والوفاء ما يردد اثبت الدليل كاشهره في النجاشي واستوفاه ما عقبه عشرة الزيف و يبرحه
من حسن الشتره التي قصه عامه على العاش لا ايضا بانسه الى الحد يكون فقتضا في الا
من رداء في الربف دون رداء في الشتره فانزيف لا يردده الشتر ويحرم فيه المعاملة الا ان يب المال
لا قبله فان يست اجمال لا يفس الا معترجه علة الجوده والشتره يردده الشتر والشتره ليانظر
وامرئى من الشتر والشتره ليانظر قبله معطل منكمه ريش المده قصه ردية وقيل العطب نفسه وهو
معرب بغيره و هي المعرب لها احدان والصفة تعرب مع توجه الى داخله بحاص مقرر بالصفة

(۴) نوٹڈی کی فروخت میں جھگڑا

ایک شخص نے دو ٹی کیا کہ نوٹ سے بچو سے یہ نوٹڈی خریدنے پر دینے کو سے انکار کیا رد ملی جھگڑا چھوڑ کر چپ زورم تو لب دہلی کو پہنچے ہے کس نوٹڈی سے لٹی کرے۔
فائدہ۔ اس واسطے کہ جب بائع کو محصول ٹرس حصہ دیا گیا مشتری سے تو اس کی مخالفت ہوئی اور یہ سبب ہے اختلاف
حق تو بدوہ و نوٹڈی طلب بائع میں آگئی تو دہلی اس دورست ہوئی۔

(۵) دراہم کے اقرار کے بعد قسم

دراہم میں اختلاف

ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے طوائف سے دراہم لئے ہیں پھر بدلی ہو کر دورہ پے زلیف تھے یا نہ تھے تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔ (یعنی قسم سے اس کا قول مقبول ہو گا اور اگر اس نے کوئی نیا کام اور درہم متفق تھے تو قول اس کا مقبول نہ ہو گا اسی طرح اگر ایک شخص نے قرار کیا کہ میں نے لائے سے کمرے سے درہم لئے ہیں یا نہیں

یا حق یا باطل کے کہا کہ میں نے جس قسم یا مبالغہ یا حیا میں نے بعد اس کے دیکھا کہ دوراہم زلیف با حقوق یا نہ تھے تو اس کی تصدیق نہ ہوگی۔
فائدہ۔ اس واسطے کہ یہ اتفاق و ولایت کرتے ہیں کہ اس اتفاق پر تو بعد اس کے دہلی تصدیق کیجئے سبب ہوگا۔

(۶) زلیف اور غیر چہ

جانا چاہیے کہ زلیف اور غیر چہ قسم سے ان دراہم کے ہیں کہ جس میں چاندی غالب ہے طوائف پر مگر یہ کہ چاندی اس میں کم رہی کی نسبت ہے نہ کہ کوئی تاپیں غیر چہ کا پاد ہے زلیف سے تو زلیف کو تاجر دیکھ کر لے اور اس میں معاملہ چندی ہوتا ہے مگر یہ کہ بیت طوائف زلیف کو بھی نہیں لیتا کیونکہ بیت المال میں نہیں داخل ہوتا مگر دراہم انہما سے کمرے میں اور غیر چہ کو تاجر دیکھ کر دیتا ہے بین خریدنی تعمیر میں اختلاف ہے لیسے یہ کہتے ہیں کہ دورہ درہم ہے جس کا کمرہ مت کیا ہو بعض نے کہتے ہیں کہ یہ دہلی جس کی خراب ہو اور متوق دورہ درہم سے کہ اس کا جائزہ دورہ درہم پے چھپ پرت چاندی کی ہو۔

(ب) وقولہ لبی لی عیبک شنی للمقر بلا لف بطل التواء وسئل فی عیبک لائف بعدہ بلا موجد لغوفان قال المدعی علیہ عیب دعوی مال ماکان لک علی شنی فط مقام المدعی البتہ علی الکف وهو علی العماء او الا براء فقلت هذه خلا فالزیر و جمہ اللہ لان القصاء بذمہ سبق حق کذا الامر وقد قال ماکان لک علی شنی فط فلا یضمن فی دعوی القصاء والا براء فلنا القصاء قد یکن بلا حق و کذا الامر فان المدعی قد یراہ عن حق ثابت فی رعمہ و ان لم یکن ثابت فی الحقیقۃ و ان زاد علی شکوہ ولا اعرفک ردث فی مال ماکان لک علی شنی فط ولا اعرفک ثم یقام مبدہ علی القصاء او الا براء لا تقبل لصدر التوفیق لانه لا یکنون بین انفس احدث اعطاء و معاملہ و براء بدون المعرفہ و ذکر المدعوی نہ تقبل ایضاً لان المصحب او المصخرۃ قد یامر بعض و کلاہہ باز حسانہ ولا یعرفہ نہ معرفہ بعد دلک فامکن التوفیق و علیہ ان امکن التوفیق هل یکن فی دفع المناقض او لا یمن ان یصور بالتوفیق اختلاف فیہ لمستخ وجہ الاول ان مع امکن التوفیق لا یصحق الشخص فحصل علی صیانة المدعوی عن الطلاق وجہ التامر انه لا بد لدعوی

من الصحة نقلاً فامكن الصحة لا يطلو حتى المدعى عليه ولا يعرف هذا القول في كل صورة
 يقع الشك في صحة الدعوى لا يغفل ان مكان الصحة كالمكان كما اذا ادعى البتة فليس بدونه
 قاله بعدد لا على الشراء فالدعوى على الشراء من غير ان يبين ان الشراء هل وقت البتة اذ بعدد لا
 نفس البتة لا به يحصل ان يكون الشراء هل وقت البتة وعلى هذا المقدم لا يصح دعوى الشراء
 على ما مره يحصل ان يكون الشراء بعد وقت البتة وعلى هذا التغيير يصح دعوى الشراء كما
 مر وقد وقع الشك في صحة الدعوى لان صحة البتة لان غاية ما هي ان الشراء
 كان معقفاً هل وقت البتة فيكون معنى دعوى البتة ان كتب استرجعاً منه لكي ارفع ذلك
 المقدم حياً مثله لم يذهب منه فلا بد من اقامة البتة على البتة لانه لم يكن له بية لا يصح دعواه
 ولا يطلو حتى المدعى عليه بالبتة وفي كل صورة لا يكون الشك في صحة دعواه حتى
 يلزم اطلو حتى المدعى عليه بالبتة يقول امكان الترفيع كالمكان كما اذا ادعى البتة على البتة
 او لا يراء بعد انكاره المدعى به اقامة المدعى عليه اذ اقام البتة على الشراء بعد وقت
 البتة قبل لا يحفظ هذه العبارة فانه كثير النفع لم يعلم ان المتناقص مما يمنع صحة الدعوى
 اذا كان الخلاص اذ لم يثبت لشخص معين حقاً حتى اذا لم يكن كذلك لا يصح صحة الدعوى
 كما اذا لا حق في على احد من اهل سمرقند دعوى شيئاً على واحد من اهل سمرقند

(۷) قرص صوفی ادائیگی کے بارے میں اختلاف

[illegible][illegible]

لیکن اسے رفعِ زبان سے مالِ دنیا قبول کرنا بھروسہ اور
 ہوشیاری نہیں اپنے دھرم پر ہی بھروسہ اور اوقات میں خدا اور
 رازِ محمدؐ کے ہر لمحہ میں اتحاد و یکساہی قہر و چہرہ میں
 نہیں جو اہل قوموں کے لئے ہے۔ مگر یہ اسے اپنی پناہ و
 محفوظی ہے۔ کہ ہر سب سے محفوظ و محفوظ ہے۔ اور ہر
 کے لئے ہے۔ اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں
 میں بدلے صفت اور کوسوں کے لئے ہے۔ اور ہر لمحہ میں
 نام کی ہے۔ اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں
 اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں
 ختم کی ہے۔ اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں
 حق میں ہے۔ اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں
 اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں
 تو ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں
 اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں اپنی اور ہر لمحہ میں

نزدیک ضرورت ہے کہ مدعی وکیل کی جگہ کی ضرورت کر کے اس قول کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص کوئی تو تعلق شخص سے ہوگا میں اصل کیا جائے گا کہ اگر وہ یہ نہیں کہے گا کہ کوئی مدعی کا بھائی ہے تو بخیر کہ یہ قول غلطی کی وجہ سے ہے کہ ضرورت ہے وہی میں سمجھتا ہوں تو صرف امکان محنت سے حق میں ملے کہ وہ اصل ہے نہیں کہے ایجابات حق مدعی میں کہتا ہوں یہاں پر شک واثق اور اسے محنت دھڑکی ہے تو یہاں امکان محنت کافی ہے ہوگا مثلاً ایک شخص مدعی ہوا یہ لایجب کو اس سے طلب ہوئے کہ گواہ یہ کہے کہ لاہر کا تو مدعی ہو گیا کہ لاہر گواہ کا کم کر پر ہوا یہ بیان نہیں کہ کہ لاہر میں کی گئی وقت یہ کہ ہے یا بعد وقت یہ کہ ہے سب تو یہ کو حق متین نہ ہو کہ اس واقعہ کہ احتمال ہے کہ شر اہل وقت یہ کہ اور اس صورت میں وہی باطل نہ جاتا ہے جیسا کہ اوپر فرما اور احتمال ہے کہ ش بعد وقت یہ کہے ہوئے اور اس صورت میں وہی گئی نہ جاتا ہے تو اب شک پر کیا محنت وہی میں تو سمجھ نہ کہیں کے کوئی شک سے اس واسطے کہ غایہ مدعی لایجب یہ ہے کہ شر تحقیق ہوئی گئی یہ کہ کوئی حق یہ کہ ہوئی ہوں کے کو بدلے میں نے اس سے مکان خرید تو نہیں وہ حقد

مخرج ذکر کیا ہو چر اس کی ملک میں رہا ان آگیا پھر اس نے یہ لایا تو ضرورت کا قلم کرنا گواہوں کا کہ یہ کہے کہ وہ دہشت ہو اس میں یہ اس کواد یہ کہے کہ تو کوئی اس کا گھج نہ ہوگا اور وہ علیہ فاقہ ملک سے باطل نہ ہوگا اور جس پر شک نہ ہو محنت وہی میں تاکہ از خود اسے باطل قرار دیں یہ کہ ساتھ ملک کے تو یہاں امکان تو اکثر کوئی ہے جیسا کہ قلم کرنے کواد وہی ملے اسے اور اسے مدعی کے یا اسے مدعی کے بعد انکار کرتے اسے مدعی علیہ کے مدعی اسے وراقم کرنے مدعی کے کواد وہی کے قلم کرنے کواد وہی شر کے بعد وقت یہ کہے ان صورتوں میں شہادت عقل ہوگی تو یہاں سے اسے کہ یہ اثر انفع ہے تو پھر ہاں تو کہ تاقض جب مانے ہے محنت وہی کا کہ لاہر ہاں منہ ہوا اثبات حق کا ایک شخص زمین کے واسطے تو اگر یہاں ہوا نہیں مانے ہوگا محنت وہی کا جیسا کہ کواد ایک شخص کے زمین حق ہے پھر وہی سمجھتی ہے پھر وہی آیا ایک شخص مائیں سرحد پر تو گھج ہے وہی اس کا کہ لاہر یہ گام پہلا شخص زمین کے لئے کہ وہ اسے کہے کہ یہ پھر یہ کوئی نہیں تو کوئی حق نہیں پھر وہی نہ کہے کہ باطل کتاب دے گا سب تاقض کے

(۹) یصح ذمہ و هو اقام البینه علی الشرا و و ثانی دیعب و دلت بینه بایعہ علی بوائعہ من کل عیب بعد انکارہ بیعہ اذعی و حل علی اخرانی انشیرت منک هذا العید بالق و سلمت الیک لانہ فظہر عیب فارده بالعیب فلیک ان ترد الخمن الی حکم الخصم البیع فاقم البندیہ بیہ علی البیع و ادعی لخصم براءۃ العمدی من کل عیب و فاقم بیہ علی ذلک لا تسمع للناقض و عند اسی یوسف تمسیع لیباساً علی المسأله المذکورہ و ہی ذاکان لیک علی ضے لفظ و الفرق لا بی حیثہ و محمد ان فی مسأله الذین ان الدین قد یقصیر و ان کان باطلا و ہذا دعوی الراءۃ من العرب یستند علی فباء البیع و قد انکرہ (۹۱) و ذکر انشاء اللہ تعالیٰ فی آخر صک یعط کلہ و عند ہما اخرہ و هو استحسان ان انا صک انوار ثم کتب فی اخرہ کل من اخرج هذا الصکب و طلب مالہ من الحق لدفع الیہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہو لہ انشاء اللہ بنصرہ الی التکلیف عند اسی حیثہ حتی یصل جمیع الصک و هو القیاس کما فی قولہ عیدہ حرر امرائہ طانی انشاء اللہ و علیہما یصرف الی الاخر و هو لاستحسان ان الصک للاستیطاق فالاستدہ یصرف الی ما بینه

۱۲۔ وَلَا تُمْسِكُوا بِعُرُومِ الْوَرْدَانِ فی نرکۃ فمسحب من العلم ماء أو الوردة منہم ولم یقولوا لا نعلم ثم حمس ولا وارتا آخر وهذا الاحتیاط ظاہر فی ان شہد ان شہدہ لم یعلم ما والیورنی ولم یقولوا لا نعلم لاجل عرمہا وارتا آخر فثبتہم الرکۃ بہم ولا یوجد منہم کفای وقد استدل بعض اصحاب دحد و منہم کفایا وهذا الاحتیاط حتم لانه ثبت حقہم ولم یعلم حتی لیس بہم ولا نعلم مع حد المتخول مد فی هذا حد ای حیثہم وعدہما یاخذہ اللہ حصہ کفایا غنیمۃ ۱۲۱ وغفرا فلو رد حجة انه لم ولا حجة فیما یبہد فلتحی لہ منفعہ یمزک باقیہ مع ذلک البیلا مکفایہ جہ ذلک لولا حد حد ای حصۃ فن ذلک قد احرازہ التبع فلا یضر بہ عدا لیس مدنیہ حاصرا وعینہما ان حد ذلک البیلا یمزک النظم فی بدہ ذلک الحاحہ حاتم شو حد ما و یحصل فی مناسی و ان لم یححد ترک النظم فی بدہ لایزال الکتاب و ذلک ترک فی بدہ لا یوجد منہ کفایا و لم یقول عطلہ وقیل یوجد ہو مد بالانصاف ای اذا كانت المسألة فی المتعین فیل ہو شئی مد بالاجلای بلہ ذلک النظم فی بدہ اذا لم یححد فلتحی سورۃ الاحقود لونی لانه مضمون فی بدہ و لو رجع فی بدہ کون مراد فلا لونی زلی وقیل یحتملہ عد لاجلای اتفاق ۱۲۲ ووصفہ عدان مالہ عسی کثر شئی ۵۰ ورمی اوما امزک صدقہ عنی مال الوکوفہ ہذا عندہ عید فرقیہ علی کل شئی فیسبہ لایطای للفتن و یحر اعمر یا حباب اللہ یا حباب للہ عالی وین لم یعد لایزک امزک منہ قریہ لایملک تصدیق بدہ امزک ولم یقدر شئی لاجلای اصول ان من قبل التحدیث بمسک لک و عیانہ فیرت یومد و صاحب الاستغفر ما یجد ج اللہ فی وصول شہد و اکثر ذلک شہد و صاحب الصباغ الی وصول ارتفعہ و اکثر ذلک منہ و صاحب الشہادۃ فی وصول مال اجازہ

(۱۲) گواہوں کے ذریعہ قرعہ خواہوں

اور رہنما علی تعین

نادرہ الی انوار اراشت و دران الرز سے عزت

بارتاش عزت کی بناء سے اور زکوٰۃ میں نے یکریا

مراد ان کے اور کئی وارث و قرعہ خواہوں سے کے شہد

ہے قرعہ افاق عزت ذلک بدہ کر مرکت

(۱۳) وراثت کے مرکان پر قہ بعض کے

خلاف وارث کا دعویٰ

تبع سے یک کر مرکان پر کے قہ میں ہے ان طرف

وہی یا مرکت قہ مانی کی یک کر مرکان پر کے قہ میں ہے ان طرف

مرکان پر مرکان پر کے قہ میں ہے ان طرف

تبع سے یک کر مرکان پر کے قہ میں ہے ان طرف

انہی ہاڑش بہت ہرگز سے اراشت

ہوئی گواہوں سے اور مرکان سے و مرکان سے مرکان سے

مانی قرعہ خواہوں سے مرکان میں ہاڑش سے مرکان سے

انہی ہاڑش سے مرکان میں ہاڑش سے مرکان سے

انہی ہاڑش سے مرکان میں ہاڑش سے مرکان سے

انہی ہاڑش سے مرکان میں ہاڑش سے مرکان سے

انہی ہاڑش سے مرکان میں ہاڑش سے مرکان سے

انہی ہاڑش سے مرکان میں ہاڑش سے مرکان سے

عدل تو مستوران لا یتصح تصرف بعد ذلک ولو اخیرہ فاسی او مستور الحال لا اختیار
لا حصارہ حتی محذور صورہ (۱۷) و کذا اذا جنے عبد خطاء فعم السید بجانہ باحار عدل تو
مستورین فبان التبع بعدد يكون مختار النفاذ و کذا اذا عم التمتع بیع الدار فمستک ان
اخیرہ عدل او مستور ان يكون مستکوتہ تسمیاً و کذا فی علم فلیکر مادامکما اذا سکت
و التسمی لمدی لم یباحر اذا سکر او مستوران يجب عنه التران (۱۸) مایصحہ التوکیل
لا یتصرط لہا ذلک حتی اذا اخیرہ فاسی بان فلا و کذا ما یصح فباع يجوز یبعد و ذلک لانه انما
یتصرط للعدو للعداۃ فی الشہادۃ لانہا التزام محض فلا بد من التوکید و اما التوکیل فلیس فیہ
مجبۃ الالتزام اصلاً فلا یتصرط فیہ شیء من وجہی الشہادۃ ای العهد و العدالۃ اما عول التوکیل و
بعوہ فالزام من وجہ فتن و وجہ فتن منہ لا یفنی بہ ولایۃ التصرف بکون التوام صورہ من
جنب ان التوکیل یتصرف فی حق نفسه بالعمول لیس بالتزام بشرط لہ احد وجہی الشہادۃ

(۱۶) کسی دور وکیل کے خبر کی میں تصرف کرنا

ایک شخص کو بیعت کیا میرے نے اور بھی اور جس کی حاجی
جداں کے میں سے کوئی چیز تو کے میں سے کچھ کافی تو کچھ ب بیع
س کی بخلانہ آئیں کے کرنا اور اگر علمانی بات کا نہ تھا اور اس
نے دینی تصرف قبیل کے مال میں کیا تو یہ تصرف جائز نہ ہو گا اور
یوسف کے نزدیک بھی ناجائز تصرف جائز نہ ہو گا جب تک
نے کہاں یا مستور کی تو اگر مراد کی خبر ہوگی تو اگر شخص اس نے
اور محض مجبور الحال (یعنی اس کا مالی معروضہ کی فاسق تہذیب
عادل نے ہی تو اس میں تصرف بعد اس کے صحیح نہ ہو گا۔

اذا عدل کیونکہ عدل اگر ایک خبر طاعت ہے اس میں شرطان دو
حدو یا عدالت اور آبرو میں کہ ہر ایک کی ایک فاسق یا ایک مستورانی
نے سنا تو ان کی خبر کا استہدہ نہ ہو گا اور وکیل کا عدل ثابت نہ ہو گا اور
اسکاتہ وقت جداں خبر پہنچنے کے ہر مل کے اوپر ملے ہو گئے۔

(۱۷) ایک عادل یا دور مجبور الحال کی خبر

کے معتبر ہونے کی تقریریں

یہ طرح اگر کوئی کو غلامی یا بیعت کی خبر دے عادل یا دور

مجبور الحال شخص نے سنا اور مولیٰ نے غلام کو بیعت کران
بیعت مولیٰ پر لازم آتا ہے کہ فاسق اور مستور نہ ہو بیعت نہ ہو
مولیٰ کو اختیار ہے خود عدل یا دور سے بیعت کیا ہو کہ عدل سے
کرے تو جب اس نے وغیرہ خبر عدلی کی تو یہ عدلی ہوگی
اس کو اور ان و باطل منظور ہے اسی طرح فاسق کو خبر کی بیعت کی اگر
ایک شخص عادل یا دور مجبور الحال نے خبر دی اور وہ پب و دیہات
شعبہ اس و باطل سوا ہے اس کا اس طرح اگر خبر نہ ہو تو ایک
عادل یا دور مجبور الحال نے خبر دی کی اور وہ پب و دیہات
قرنہ ہو جائے گی کسی طرح اس مسلمان وجود را لم ب میں
مسلمان واجب اور بھی در اسلام میں اس نے ہجرت نہیں کی
اگر ایک شخص عادل یا دور مجبور الحال نے خبر دی اس کا حکام شرع کی تو
وہ حکام شرع میں ہر لازم ہو جائیں گے۔

فانہ ان سب صورتوں میں خبر ہر ایک فاسق یا ایک
مستور الحال نے سنا تو اس کا حکم نہ ہو گا اور مجبور یا غیر
بظان شافعی و رضا اور وہ اس کے احکام ثابت نہ ہو گے۔

(۱۸) ایک فاسق کی خبر پر وکیل کا تقرر

نہیں کیا کرنے کی خبر میں دور مجبور الحال یا فاسق نہ ہو شرط

نیکر لک یک فاقہ کی قیمت بھی ادا کرتے ہوئے ہوئے کی ہو
تو اس کے بعد چنانچہ اس کے لئے نفی کے ساتھ ہوئے ہوئے ہوئے
فائدہ کے لئے اس کے لئے نفی کے ساتھ ہوئے ہوئے ہوئے
نہی کے ساتھ ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے

نہی کے ساتھ ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے
نہی کے ساتھ ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے
نہی کے ساتھ ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے
نہی کے ساتھ ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے

(۱۹) ولا یحیی قاضی أو عبده ن . ع عبدالمعمر بن ابی بایع عبدالمعمر بن لاجور الدائمن أو
أخذ لیسع لیسع فاستحق العبد فیرجع المشتري علی العرماء لانه تعدد الرجوع علی
الخاصی فیضمن نعرما . لان القاضی قد عمل لیه و من نفایس کانفاضی و ن . ع الرجوع
لیهم بامر قاضی فاستحق العبد أو مات قبل قبضه لیسع لیسع رجوع المشتري علی امر عسی وهو
عندهم لان العقد هو انوصر فعند الرجوع والموصی یرجع علیهم لانه عمل لاجنهم (۲۰)
والامرک قاض عالم عادل یفعل فیضی به علی مدامی رجوع او قطع او ضرب وسعک فعله
و صدق عدل حاصل مثل فاحس تفسیر دولم یضیق قول غیر عی القاضی امر عاب عدل او
جاء عدل او عالم غیر عدل او جامل غیر عدل فلازل ان قال فیسب یقطع بدین فاقطع
بده حازلک قطع بدو والخاصی الدانی ان قال قد فلا یضمن ان نسبه عن سبه فلاز احس
تفسیر دولم یضیق فیرجع لک قطع بدو و اما الاخر ان فلا یقبل فوجها (۲۱) و عسی
فاحس عز و قال لربما احداث مک القاضی به بعمر و لیسع الیه او قال نه فیسب یقطع
بدک فی حق و ادعی زید حده و قطعه طنه و قرب کویمه فی فضائه لان زید المال
افویکول الاحوال الفضا یقطع لیسع و حازن فعداته الظاهر ان القاضی لا یظلم و نقول لیسع
اما ان لم یقر کویمه فی رهن فخصه بل قال انه فعلت هذا قبل النقل او بعد النقل فان
انام یسے علی هذا فالقاضی یكون مبتلا فی هذا العمل و ن لم یکن نه سبه فانقول للقاضی

(۱۹) قاضی کیا یا امین کا قرض

خواتین کیلئے غلام کو بیچنا

قاضی یا قاضی کا امین اگر کسی نے غلام کو اس کے قرض
کے لئے بیچ کر بیچ دیا تو اس نے اس کے لئے غلام کو بیچنا
کے لئے غلام کی اور کا بیچنے کا قاضی یا امین قیمت
کے لئے غلام کی اور اس کے لئے غلام کو بیچنا
کے لئے غلام کی اور اس کے لئے غلام کو بیچنا

نہی کے ساتھ ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے
نہی کے ساتھ ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے
نہی کے ساتھ ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے
نہی کے ساتھ ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے

(۲۰) قاضی کی اقسام اور ان کے حکم کی حیثیت

جو قاضی کے قرض یا امین کا قاضی یا امین کا قاضی
جو قاضی کے قرض یا امین کا قاضی یا امین کا قاضی
جو قاضی کے قرض یا امین کا قاضی یا امین کا قاضی

ت کہے کہ میں نے اس سے قطع یہاں تک کہ نہ ہوا۔
 کا کھنکھایا ہے تو اس کا اٹھنا کٹ یا غبار کر یا رتوں میں گھر
 صرف اپنے قاضی کے کہنے سے یہ فعل اس کا جائز ہیں اور اگر
 دوسرے قاضی نے یہ کہا تو ضرور ہے کہ قاضی کو کہ سب
 اس میں کامد یافت کرے اور وہ قاضی جس میں کامد بھی
 طرح بیان کر دے (مثلاً) میں کہے کہ میں نے زنا کا اس
 سے اشتہار کیا جس طرح معترف ہے اور اس نے انکار کیا اور
 حکم کیا میں نے وجہ اور سبب سے کہہ کر یہ بے نزاکت
 جس سے ثابت ہوا اس نے مل نصاب ایک چاہے مکتول
 محرمات سے لیا جس میں کوئی شبہ نہیں اور قصاص میں کہے کہ اس
 نے کسی سے کیا بلا شیعہ کا یہ قویہ فعل کرنا اس کو درست ہیں اور
 اگر انہی طرح سبب کی جان نہ کر سکے تو درست نہیں اور
 تیری اور قاضی قسم کا قاضی کا توں پر مرقہ قول نہ دے۔

فائدہ۔ شریعت میں سبب اور قصص خود سبب قسم
 و مجہود ہوئے دلیا اور امام محمد کے نزدیک کسی قاضی کے کہنے
 سے یا فعل نہ کرے جو حقیقت ثابت ہو مگر نہ کرے
 اور علماء نے اس کو پسند کیا ہے امام سہروردی میں اور مومن میں
 ہے کہ اسی پر قاضی سے وہ غدار نہیں غدار اسی میں ہے کہ میں
 نے بعد ازیں کے صدور الخیرین فی شرح اب القاضی میں دیکھا
 کہ محمد نے تخمین کے قول کی طرف رجوع کی چنانچہ حاکم نے
 لکھا ہے رجوع کی روایت کی ہے اسی میں اس صورت میں قاضی
 قویہ تخمین کا ہوگا اور اسی قیاس کے موافق ہے۔

(۲۱) معزول قاضی کی وضاحت

اور معزول قاضی وہ ہے کہ جس نے قحط جو بزار
 روپے لئے تھے دوسرے روپے عاقبت کر کے لئے تھے اور وہ
 میں نے عمر و محمد کو کہتے ہیں اس نے تیرے اٹھنا کٹ کا حکم

کیا تھا تو اس کے حق میں تھا اور یہ نے معنی کیا کہ تو نے مجھ
 سے بزار روپے عاقبت لے لئے تھے یا تو کٹ کاٹنے کا حکم ظم
 سے مانع یا تو قاضی کی کہ قول یا قسم متیہ ہوگا جب زید اس
 بات کا اثر کرتا ہوگا کہ یہ فعل قاضی نے عاقبت قضا میں اس
 سے کہے ہیں اور جو اس بات کا ٹھکانا اور یہ کہتا ہو کہ تو نے یہ
 فعل مجھ سے کیا تھا کہ کیا تھا بعد غرض کہ تو آئندہ لے چے
 دعویٰ پر کوئی حکم کہے تو قاضی اسلئے دو جاوے گا کہ میں نے اس
 اگر یہ کہے پاس کہ انہیں جس قاضی نے قاضی نے قاضی معترف ہوگا۔

فائدہ (۱) کہ ایک شخص نے دوسرے کو قاضی کر دیا بعد اس کے
 جب باخود بھاؤ تو یہ کہنے لگا کہ وہ مرد ہو گیا قاضی اس نے میرے
 باپ کو قاضی کیا تھا جس سے میں نے اس کو قاضی کیا تو یہ قول قاضی کا
 مسوع نہ ہوگا اس واسطے کہ اس کے اشتہار میں کسی روز بھائی کا
 دو بارہ بھل جاوے گا جو شخص دوسرے کو قاضی کرے یہی کہہ کر۔

(۲) جو قاضی قاضی برادری ہے اس کی اجرت لینا
 درست نہیں جیسے نکاح کرنا سفیر کا یا سفی پر زبان سے قوی
 جان کر دینا اور خر و قرض پر اس کو اجرت دینا درست ہے اس
 طرح قاضی کو سبب و خیر ہائی کی کتابت پر اجرت دینا بقدر
 اجرت میں درست ہے یہی قول ہے۔

(۳) اور قاضی کا خرچ بیت المال میں سے دو جاوے
 گا اور یہ خرچ تیرا ہے جس کی معنی قاضی جو اپنے کوئی ضروریہ
 دینے چھوڑ کر کا بھڑا جتا ہے اس کا غرض ہے نہ اجرت تھا
 کیونکہ قضا عبادت ہے اور عبادت پر اجرت لینا درست نہیں۔

(۴) قاضی کو یہ پانچ کتابت کہ مایوں کا علیحدہ علیحدہ
 لے یعنی اس طرح کہ کہ ایک کے اٹھارہ دوسرے کو تیرا دوسرے
 محمد کو قاضی کی شہادت ایک ساتھ لینا چاہئے کہ چونکہ وہ قائم و تمام
 ایک مرد کے ہیں فقہ مذہبی الدار الخلفاء والاشیاء والظہار۔

اور یحییٰ میں دو مقبول ہے کہ فاسق اگر توکل میں صاحب
مریت اور جاہ ہوئے تو شہادت اس کی قبول کی جڑت کی سو یہ
ابو یوسف کا قول ہے کہ فی الواقعہ اس قول کو ضعیف کیا ہے
کمال الدین بن ابی امام نے فتح القدیر میں اس طرح کہ یہ تعلیل
ہے بمقابلہ نفس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسعہوا الذوی
غفل منکم یعنی کجاو کرو دو صاحبان عقل کو اپنے میں سے
مقیم یا اللہ تعالیٰ نے شہادت و عدالت سے مترجم نہیں ہے کہ
ظہر من زمانے کے خلاف ہے کہ شہادت فاسق کی قبول کی
جائے میں اسلئے کہ توکل خالی ہیں یعنی ہے اور ثابت ہو گیا
ہے فقہوں میں عدجہ غایت حتیٰ کہ مایل لوگ فکر فیل ہیں
تو تو پر جانے مشدہ است لیکن اگر ذی اور لازم آوے گا تصحیح
عقلی ہاں اور یہ مجاز ہے مگر عا اور عفا اور فقہائے متقدمین
سے بھی یہ منقول ہے قرآنی ۱۲ مرغانہ میں ہے کہ مقبول ہوئی
شہادت ذہنی کی اس واسلئے کہ فاسق اس پر علم ہی ہے اور اصل
میں وہ عید ہے فرمایا حضرت نے مکمل طوس ذہن سادہ
یعنی بہر مویج صاحب سعادت ہے اور ای پر اعتقاد ہے اچھی نظر
یہ ضرور ہے کہ وہ فاسق صاحب مریت اور جاہ ہونے کے
بالکل رذل ہیں اور دلیل تحریر مظہری میں فاسق نہ واللہ صاحب
مردم کہتے ہیں۔ بل ہی رمانہ هذا الفاسق اذا کان
وجہا دامرؤف بعف علی الظن انه لا یمکن فی
الشہادۃ ودلت القرانی علیٰ صدقہ بقیل شہادۃ
یعنی ہمارے زمانے میں فاسق اگر صاحب وجہ مریت ہووے
اور صاحب مریت اور غائب ہو لیکن فاسق پر کہ وہ جو سوے نہ
ہو سکے شہادت میں نہ قرینہ دال ہو اس کی راست کوئی یہ تو
قبول کی جاوے گی شہادت اس کی اور جامع الشہادت میں ہے
واما شہادۃ الفاسق فان تحریری الطاعنی المصدق فی
شہادۃ تغیل والاخلا یعنی شہادت فاسق کی اگر ترضی کے

کمال میں دور سے صدق اس کا تو قبول کی جاوے گی جڑت نہیں
قبول کی جاوے گی شہادت اس کی نہ کیا دور سے و فی القوی
المذمۃ هذا اذا غلب علیٰ طہ صدقہ و ہو معا
بحفظ و ظاهر قولہ و ہو معا بحفظ اعتمادہ یعنی
قبول شہادت فاسق یہ ہے کہ فاسق کے کمال غالب میں ہاں
کا صدق ہووے اور یہ ان باتوں میں سے ہے کہ یاد رکھی
ہو دیں گی اور ظاہر میں اس کا یاد رکھا جاوے یہ ہے کہ اس پر
اعتقاد ہے اور علی بن امام نے اس کے جو کما کر یہ تعلیل بمقابلہ نفس
ہے وہاں کا جواب یہ ہے کہ نفس صرف اس پر دالت کرتی ہے
کہ شہادت داندوں کی قبول کی جاوے نہ اس بات پر کہ فاسق
کی قبول نہ کی جاوے کیونکہ یہ معلوم خلاف ہے اور وہ ہمارے
صحاب حقیقہ کے نزدیک حجت نہیں ہے فالہم واستمع

(۹) شہادت کے الفاظ

اور یہ بھی شرط ہے کہ شہادت شہادت کہے۔

نادرہ۔ یعنی شہد جیسے مضارع جس کے معنی یہ ہیں
گواہی دینا ہوں میں اور شہادہ میں شہد کی یہ ہے کہ جیسے شخصی
شہادت کہتے ہیں یہاں میں لفظ شہادت مذکور ہے فرمایا اللہ
تعالیٰ نے واشہدوا ندوی عدل منکم اور یا واشہدوا
اذا نایعتم واستشہلوا الشہیدین من رجائکم واستشہلوا
علیہم اربعۃ منکم اور فرمایا حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
ان شہدت منی الشمس فاشہدوا الا فہم درہم ہاں
انکسے کر یہ ہے اور روایت کی ابن عباس نے فی علی علیہ
وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ایک شخص کو تو کہتا ہے انا شہاد
ہو لا کہ ہاں فرمایا اس کے منہ کو بھی دے دے مجھ سے اخراج کیا
اس کا اس عدلی نے راجعہ اس ضعیف کے اور بھیج کی اس کی تاکم
نے لیکن خط کی ہاں افرام

ہاں تو امر خدا نے غلام احمد کو کہہ دیا تھا کہ تم اپنی تحقیق کو
یہاں تک کہ میں یا بعض دوسروں کو اس کی خبر سے متنبہ نہ کرے۔

(۱۰) شاہد کی عدالت کی تحقیق اور فریق

حقائق کی جرح

امام احمد نے ایک قاضی کی عدالت میں
آگیا کر کے اس کی کیفیت عدالت وغیرہ دریافت نہ کرے
یہاں تک کہ وہ جرح نہ کرے۔

نہ کہ یہ کہ ایک روایت کی من بنیاد نے صحت میں
کتاب الجرح میں روایت میں شیعہ نے مسلمانوں کے اپنے اپنے
کے قیام کے لئے کیا اور ان کے لئے کیا اور ان کے لئے کیا اور ان کے لئے کیا
بسمت مسلمانوں میں بعض کے لئے یہ بعض کے لئے بعض کو
عدالت کی بنیاد پر کسی حد تک تو نے ایک کتاب صرف اپنی کوئی
کئے اور اس میں بعض مسلمانوں میں بعض کے لئے بعض کو
جو حد تک وہ کسی حد میں یا تو یہ حد تک وہ کسی حد میں یا تو یہ حد تک وہ کسی حد میں
تیسرا اور اس یا قیامت میں روایت یا اس کو کہ بعض کے لئے ایک
طریق سے کہ اس میں بعض مسلمانوں میں بعض کے لئے بعض کو
اس کو کہ اس میں بعض مسلمانوں میں بعض کے لئے بعض کو
ایک اور طریق سے مسلمانوں کو جس حد تک وہ کسی حد میں یا تو یہ حد تک وہ کسی حد میں

اور اس کی بنیاد پر اس کے لئے بعض کے لئے بعض کو
نہ کہ وہ قیامت کے لئے اس کے لئے بعض کے لئے بعض کو
کا بعض کے لئے بعض کے لئے بعض کے لئے بعض کو
زمانے میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے بعض کے لئے بعض کو

اور مسلمانوں کے لئے بعض کے لئے بعض کو
اور اس کے لئے بعض کے لئے بعض کو
بجائے اس کے اس بات کی کہ غیر الفروں فریقوں
الذہب بلو نیہ ثم الذہب بلو نیہ ثم الذہب بلو نیہ
شہودہم بعدہم یعیہ و یعیہ شہادہ شفق علیہ شفی
بیم قریوں کا قریوں کے لئے بعض کے لئے بعض کو
نہ کہ یہ کہ ایک روایت کی من بنیاد نے صحت میں
کتاب الجرح میں روایت میں شیعہ نے مسلمانوں کے اپنے اپنے
کے قیام کے لئے کیا اور ان کے لئے کیا اور ان کے لئے کیا اور ان کے لئے کیا
بسمت مسلمانوں میں بعض کے لئے یہ بعض کے لئے بعض کو
عدالت کی بنیاد پر کسی حد تک تو نے ایک کتاب صرف اپنی کوئی
کئے اور اس میں بعض مسلمانوں میں بعض کے لئے بعض کو
جو حد تک وہ کسی حد میں یا تو یہ حد تک وہ کسی حد میں یا تو یہ حد تک وہ کسی حد میں
تیسرا اور اس یا قیامت میں روایت یا اس کو کہ بعض کے لئے ایک
طریق سے کہ اس میں بعض مسلمانوں میں بعض کے لئے بعض کو
اس کو کہ اس میں بعض مسلمانوں میں بعض کے لئے بعض کو
ایک اور طریق سے مسلمانوں کو جس حد تک وہ کسی حد میں یا تو یہ حد تک وہ کسی حد میں

اپنی شہادت سنا کر گواہ کر رہا تھا تو اس کو یہ نہیں سمجھا کہ اصل شاہد سے گواہی سن کر یہ بھی شاہد علی شاہد ہو جائے گا کیونکہ اصل شاہد نے اس شخص کو شاہد بنایا جس کو شاہد با تھا اس کو۔

فائدہ۔ شاہد کی شہادت پر جو شاہد ہو اس کو عربی میں شاہد علی الشہد کہتے ہیں نہایت میں ہے اگر شاہد نے شاہد کو مجلس قاضی میں ادا کی شہادت کرتے دیکھا تو شاہد اولیٰ کو شہادت کے خلاف کہاں سے کہا۔

(۱۶) ولا يشهد من رأى خطه ولم يذكر شهادته هذا عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى لأن الخط يشبه الخط وعندنا يحل الماعلم أن هذا خطه لأن التعبير فيه لا دور لعل فيما ذكر أنه لا يشهد لا اختلاف فيه وإنما الخلاف فيما إذا وجد الفاضل شهادته في ديوانه لأن ما يكون نحت عنه بمن عليه التعبير لا خلاف الصك فإنه في يد الخصم (ن ۱) ولا بالتسامع بلا حضانة الآلى النسب والموت والنكاح والدخول وولاية الفاضل وأصل الوقف (۱۸) إذا صح بها عدلان أو رجل واحد لئلا إذا كانوا عدل ولا المراد بأصل الوقف أن هذه الضيقة وقف على كذا فبيان المصروف داخل في أصل الوقف أما الشروط فلا يحل فيها الشهادة بالتسامع

(۱۷) خالی تحریر پر گواہی دینا

لورہ و محض گواہی نہ دے جس نے چنانکہ ادا کیا اور
حادثہ اس کو یاد نہیں ہے نہ یہ امام صاحب کا ہے۔
فائدہ۔ خلاصہ میں ہے کہ امام عقیلم نے صحیح سور میں
اضابطہ کی لہذا اس سے روایت احادیث میں حکمت واضح ہوئی
باجد کثرت سلع احادیث اس واسطے کہ امام نے بارہ سو
مردوں سے سماعت کی مگر امام کے نزدیک حفظ شرط ہے وقت
ساعت اور روایت کے وقت بھی قوائم کے نزدیک شاہد گواہ
اور تاریخ اور مقدار مال اور صفت مال یاد رکھنا ضرور ہے تو اگر
ان میں سے کوئی چیز اس کو یاد نہ ہو اور اس کو یقین ہو کہ یہ میرا
خط ہے اور میری صبر ہے تو اس کو گواہی دینا اور کسی نہیں اور اگر
باجوہ اس کے گواہی دے گا تو وہ شاہد زور ہے کہ ان کی اس طرح
ہذا اس واسطے کہ خط مشابہ ہوتا ہے خط کے بارہ نزدیک
صاحبت کے درست ہے جب کسی نے پچھانا کہ یہ میرا خط ہے

اس واسطے کہ تبدیل اس میں بارہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ
اس میں اشکاف نہیں اور یہ شہادت سب کے نزدیک ناجائز
ہے بلکہ اختلاف اس میں ہے کہ قاضی نے شہادت پائی شاہد کی
اپنے دفتر میں اور قاضی کو حادثہ یاد نہیں تو صرف اپنی تحریر پر اعتماد
کر کے مدعا علیہ پر حکم دے سکتا ہے صاحبین کے نزدیک کیونکہ
وہ دفتر میں اس کے قبضے میں ہے تو اس میں احتمال تہیہ و تبدل کا
نہیں ہو سکتا اور امام صاحب کے نزدیک نہیں دے سکتا صرف
اپنی تحریر پر اعتماد کر کے جب تک کہ حادثہ یاد نہ ہو بخلاف
تسک کے یا اور کوئی دستاویز کے کہ وہ قسم کے پاس رہتا ہے۔
فائدہ۔ تو اگر کسی نے اپنی شہادت تسک میں لکھی پائی
ورہنا خط اس نے پچھانا لیکن حادثہ یاد نہیں ہے تو اگر تسک
عدلی کے ہاتھ میں نہ گیا ہو بلکہ محفوظ ہووے قاضی یا شدہ کے
پاس تو اس کو شہادت دینا درست ہے۔ صاحبین کے نزدیک
درست درست نہیں اور امام محمد کے نزدیک اگرچہ وہ تسک عدلی

تے ہر ماہیوت جب بھی شہادت دے، صحت ہے۔ جب کہ اس کو یقین ہو کہ یہ حوالہ ہے اگرچہ حوالہ دہتہ ہو کہ اس پر قہماں کر کے اسے کھائی انحراف ہے۔

(۱۷) بالغیر معائنہ کے اور سنی ہوئی خبر پر گواہی دینی چیز کی گواہی نہ دینی۔ حاکم نے کہا کہ یہ بھی ثابت ہے۔
 دوسرے سے حوالہ دینا، علیہ سے حوالہ دینا، اور دوسرے سے دیکھ کر دیکھنے کی چیز میں داخل ہونے سے مراد ہے۔
 سب سے اور کچھ اور دلیل (یعنی دلیلی روایت ساتھ نہیں) کہ اگر اولاد سے حوالہ دینی، جب تک کہ اس شخص کو سنی اولاد سے حوالہ دینا ہو تو اس کے قضا کی شہادت درست ہے اگرچہ اس نے جہاد نہ

کرتی بنا۔ اگر نہ کہ ہو اور اس وقت نہ شہادت دے۔
 قاعدہ۔ اصل وقت سے مراد یہ ہے کہ قضا دیکھان وقت سے قضا کی صحت پر نہ شرط اس سے ہے۔ اور جو اور وقت متعلق ہیں اس سے لیکن شرط میں ہے کہ بقول فقہ شریک وقت میں بھی شہادت سنی جائز ہے نہ ہی طرح میں نہیں۔

(۱۸) سنی ہوئی خبر کی گواہی کی شرط
 شرط اس کی یہ ہے کہ وہ گواہی اس کی اور عادل غرضوں سے پاک عادل مرد اور عورتوں سے خبر دینی ہو۔
 نہ کہ نہ مگر ہر ایک میں ہے کہ موت میں شرط گواہی کافی ہے کہ ایک عادل مرد یا ایک عادل عورت۔ ہے خبر میں ہے۔

۹۱ و بشہد والی جائس مجلس القضاء یدخل علیہ التحصیر انه قاض و رجل و امرأة یسکتان بیما و بیہما ایضا لا لزواج انہما عرصة و سنی سوی الرقیق فی ید متصرف کالاملاک انه نہ بقوله و رجل و امرأة عطف علی قوله حالی (قوله انہا عرصة عطف علی قوله انه قاض فہذا من باب العطف علی معنوی عاملین مختلفین و لبحرور مقدم لان جالس معقول و انہ قاض معقول بشہد و انما فان سوی الرقیق لان الاذنی لہ ید علی نفسه فیدفع ید العبر عن نفسه والعراد انسان یعبر عن نفسه حتی لو لم یعبر عن نفسه کالصبر والصخرة فانہما لا یعتبر بہما العبر ۲۰) فان المراد لفظاً ان شہادته باک۔ امع او محکم الید بطمۃ اقول ہذا یؤکد قول امی یوسف رحمہ اللہ ان بمجرد الید لا تحل شہادۃ بل بشرط ان یقع فی قلبہ انه ملکہ فانہ قد قبل ان قول امی یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر لا ینافی قول محمد رحمہ اللہ فی الروایۃ وذلک لان مجرد الید لو کان سبب للمملک لہا اصل عند الاظهار سبب الشہادۃ فاذا نیب انہ بشہد مجرد الید بطلت شہادۃ ومن شہد انہ شہد ذلی رید او علی علیہ فلیت وجر عیان لان معانہ الموت لا یكون الامن و احد الوائین فحضور الذنوی و الصلوۃ بمنزلۃ المعایۃ ولا یجری فی مثل ذلک الفلاس عانۃ

کے یا سبب دیکھتے تھے نہ تو اثر یہ کہ وہ گواہی ہو۔
 بہت سی شہادت اس کی۔

(۱۹) سنی ہوئی خبر کی شہادت کے الفاظ

(اور ضرور ہے) کہ یہ ان صورتوں میں قاضی نے
 میں ہے کہ شہادت دینا سبب صحت
 اور ضرور ہے کہ یہ ان صورتوں میں قاضی نے
 میں ہے کہ شہادت دینا سبب صحت

ای بات کی درست ہے کہ یہ چیز نزدیک ہو کر ہے۔

قاعدہ - اگرچہ اس نے سب ملک کا مشاہدہ نہ کیا ہو وہ بشرطیکہ شہادے کی میں مہم و یقین سوا جوتے اس بات کا کہ یہ چیز نزدیک ہے تو اگر ایک چیز جس پر کسی مفلس کے پاس نہ کچھ تو شہادت بالملک درست نہ ہوگی مگر اس دور غلام لٹاڑی سے مراد وہ غلام لٹاڑی ہیں جو عاقل ہوں یعنی اپنے دل کی بات بیان کر سکتے ہوں براہ ہے کہ بالغ ہوں یہ غیر بالغ تو ان میں صرف قبضے شہادت ملک جائز نہیں ہے اور اگر غلام جو بچی نہایت صغیر ہوں کہ اپنے دل کی بات کو بیان نہ کر سکتے ہوں تو ان میں شہادے سے شہادت بالملک دے سکتے ہیں مانند سارا شہادے۔

بچہ جس شخص نے یہ کوئی دلی کہہ دیا کہ وہ اس کے وقت حاضر تھا یا میں نے اس پر نماز جنازہ پڑھی تھی تو اسکی شہادت موت کے لئے مقبول ہوگی اس واسطے کہ موت وقت نہیں دیکھتے ہیں مگر ایک یا دو دلی تو حاضر ہونے میں یا نماز جنازہ پڑھنا شہادت موت کے ہے اور عاقلان میں انہیں نہیں ہوتا۔

ہم نے تو کہا ہے تو اگرچہ میں نہیں کہہ سکتے اس کو معاف نہیں کیا لیکن وہ مردے نزدیک مشہور ہے تو جائز ہے۔ اس میں تو کوئی بات نہ ہے کہ شہادت حلق و پیرانہ شہادت میں تو اگر اختصار کی نوبت نہ پہنچے تو بہتر ہے اور اگر لاشیں یا جسم ہفتاد کرے کہ مگر یہ کہ کسی کسی طرح یہ چاہیہ ہم کو کہیں سے معلوم ہو تو اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ ہمارے نزدیک یہ بات مشہور ہے اور اس کا قضاہ بیان پرندہ ہیں۔ مشہور ہونے کا حق ضابطہ ہے۔

(۲۰) مشاہدہ حالات کی بناء پر گواہی

ایک شخص نے یہ کہہ دیا کہ میں نے ایک شخص کو اس کے پاس تو مبینہ وعدہ فرشتہ کیا کہ میں تو اس کو گواہ بنادوست ہے یہ اسے قاضی ہونے کی ایک شخص نے دیکھا ایک مرد ایک عورت کو کہ ایک کھجور ہے ہے میں اس میں اس طرح اختلاف ملاحظہ کرتے ہیں جیسے مرد و عورت اس شخص کو اس بات کی گواہی بنادوست ہے کہ یہ عورت زانیہ اس مرد کی ہے یا ایک شخص نے کوئی چیز سوا غلام لٹاڑی کے کہ یہ کے قبضے میں اس طرح پر کچھ جیسے ملک کے شہر میں ہوتی ہے تو اس کو شہادت دینا

باب قبول الشهادة و عدمه

(۱) وقبول الشهادة من أهل الأحرار، والأخطابية أهل الإصواء أهل أصفاء الذہن، لا يكون معصم معصاهل السنة وهم الحبيرة، والقنرية، والمرواض، والحداد، والمطلعة، والمشيخة، وكل منهم اثنا عشر لفرقة قصار، والذين وسعين فرقا (۲) والبعض لفرق، واليه الذي هو كافر كالفرق بانه لعالي جسم، واليه الذي ليس بكافر (۳) وعند الشافعي لا تقبل شهادتهم أنفسهم فلما لم يقع في الاعتقاد الباطل، والأديانة، والكتب، عند الجميع حرام، وأما الخطابية فهم من علائق المرواض يحقون الشهادة لكل من حلف عندهم، وليس يرون الشهادة لشبهتهم واجبة (۴) وقدمي على مثله، وإن حالهامة، وعلى المسامس، والمسامس على مثله، إن كان من دار واحدة، وشهادة النعمي، يقبل عندنا، وعند مالك، والشافعي، رحمه الله لا يقبل، ثم عندنا ما تقبل على النعمي

واحد من ران خاطفة كالنصارى والسجس لان الكفر كله مله واحدة ولا تغفل على المسلم
وشهادة المستمن تغفل على المستمن فان كان من دار واحد وان كان من دارين كالترك
والروم فلا تغفل ولا تغفل ايضا على المسلم ولا ايضا على الذمي (۵) وعلى سبب الدين

(۱) مردہ کے پیچھے نئی ہوئی بات کی گواہی دینے

جو شخص پردے میں بیٹھا ہو اور اس سے پردے کی فز
میں شاید نہ ایک سلام سنا تو اس پر شاید کو شہادت دینا درست
نہیں مگر دو صورتوں میں یہی صورت یہ کہ شاید کو معلوم ہو
جدا سے یہ بات کہ اس کو غفزی میں سوا مقرر کے اور کوئی نہیں ہے
صورت اس کی یہ ہے کہ شاید کو غفزی کے اندر گیا اور وہاں
صرف مقرر کو دیکھ لیا بعد اس کے باہر آ کر دروازے پر کو غفزی
کے بیٹھ گیا اور اس کو غفزی کی راہ سوا دروازے کے اور کسی
طرف سے نہیں ہے اس پر مقرر نے کو غفزی کے اندر کی بات کا
اتر کر کیا تو شاید کو اس کی شہادت دینا درست ہے لیکن اگر
قاضی کے سامنے یہ کیفیت بیان کر دے گا تو اس کی شہادت
مقبول نہ ہوگی دوسری صورت یہ ہے کہ مقرر ہو رہا ہے شاید
نہ اس کا جسد دیکھا اور اس کی آواز سنی بعد اس کے دوسروں
نے شاید سے کہہ کر یہ فلاں صورت میں فلاں بن فلاں کی ہے تو
بھی اس کو شہادت اس کے بیان پر درست ہے اور اگر شاید
نے اقرار کرتے وقت اس صورت کا جسد نہ دیکھا تو اس کو گواہی
دینا اس کے اقرار پر درست نہیں مگر چہ دو گواہ اس شاید سے
کہہ دیں کہ مقرر فلاں بن فلاں کی بیٹی ہے اور جسد کی قید سے
یہ صورت نکل جاتی کہ اگر ایک عورت نے اپنا منہ کھول دیا
گواہوں کے سامنے اور یہ کیا کہ میں فلاں بن فلاں کی بیٹی
ہوں میں نے اپنے خاوند کو مہر صحاف کر دیا تو اب کو: اس کو
بغیر دوسروں کے بیان کئے کہ یہ فلاں بن فلاں کی بیٹی ہے
اتر کر پر شہادت دینا درست ہے جب تک وہ عورت زندہ ہے

کیونکہ ممکن ہے شاید وہ لوگ اس کی طرف اشارہ کر دیں اور
جب مرگئی تو اب بن گواہوں کو اختیار ہے دو عاقلوں کی گواہی
کی اس بات پر کہ مقرر فلاں فلاں بن فلاں کی بیٹی ہے شامی۔

(۲) قرائی تحریر کی پہچان ہو

جانے پر دعویٰ کا ثبوت

مدعی نے اپنی جہشوت دعویٰ میں خط اقراری مدعی جہ
کا پیش کیا مدعی نے اس سے انکار کیا اور قاضی نے اس
سے لکھوایا اور دونوں خط امیرین کی نگاہ میں یکساں ایک ہی
فصل کے لئے معلوم ہوئے تو قاضی الہدایہ کے غفزی کے
مواظف مدعی علیہ پر حکم ہاں مدعی کا کرد یا جدا سے گا اگر چہ قاضی
خاس نے اس کے خلاف کو صحیح کیا ہے اور بہت سے فقہانے
اس کو رد کیا ہے اور رد مختار میں قاضی خاس کی تصحیح پر اہم کر کیا ہے
لیکن اس صورت میں اتفاق ہے کہ اگر وہ خط محمد مرسم
مرف کے مواظف بہت مدعی علیہ کے انکار کی تصدیق نہ ہوگی اور
دعا اس پر لازم کیا جاوے گا اور اگر مدعی علیہ نے اعتراض کیا
اس بات کا کہ یہ میرا لکھا ہوا ہے اور مال سے انکار کیا یا
شہادت اس امر پر گزارا اس طرح پر کہ تاجہ دل سے معاف
کہا ہوا اس کو لکھتے ہوئے مدعی علیہ کو یا مدعی علیہ نے کلمہ کر شہود کو
سنایا ہووے اور وہ تحریر مسدود معنون ہو تو حکم اس ہاں کا مدعی
علیہ پر کر دیا جاوے گا اور اس کے انکار کی طرف التفات نہ ہوگا
یہ خلاصہ ہے تحقیق فقہائے متفرقین مثل حاکمی الہدایہ اور حوسنا
اور ابن عابدین شامی اور خطابی کا قائل ہوا مقرر۔

باب بیان میں ان لوگوں کے جن کی گواہی مقبول ہے اور جن کی مقبول نہیں

اگر وہ اس باب میں کسی گواہ کو کہے کہ اس بات کا کہ
کوئی کوئی کی گواہی ہے اس میں کوئی شک نہیں اس واسطے کہ
فہم کی شہادت قبول کی جائے گی اور فہم کی گواہی کو فہم کر دے
اس کی شہادت سے تو صحیح ہو جو وہ کا خلاف تمام امور کے
اور مذکورہ اور اور اصول نے کیا کی شہادت صحیح نہیں ہے
لیکن خلاف اکتھین میں ہے کہ کسی وقت فاضل نے فہم کر دیا
تو شہادت نہ دے تو جو وہ کوئی الغلط ہے اس لیے فہم کر دیا
اور یا ساتھ شہادت ادا کر دینے کے واسطے وہ کہے یا اس کو مانا نہ
دے تاکہ شہادت نہ دے اس کے واسطے وہ کہے یا اس کو مانا نہ
دے تاکہ اور فاضل نے اس کا ابطال نہیں کیا اگرچہ فہم
جانی اس کے بھان و فاضل ہو دے۔ ثانی۔

(۱) اہل ہوا کی شہادت

شہادت قبول کی جو اسے فی اہل ہوا میں ہوا ہے کے
جانتا ہے اہل ہوا میں قبول نہیں کیا کہ اس کا اعتقاد عقلی مست
ہے اس لیے اسے اعتقاد کے موافق نہیں اور اصول ان کے چھ
فرق ہیں جو یہ ہے کہ وہ انہیں خود اپنے اعتقاد معطل اور
ایک میں ہوا دہارتے ہیں تو اسے مانا نہ جہت فرماتے ہوئے۔
فائدہ۔ جب روایت ہے مہر اللہ میں مہر اللہ العالمین
ہے کہ اگر اہل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے
فرماتے ہوئے کہ یہ میری شہادت ہے تو اسے مانا نہ جہت فرماتے
تو ایک فرق یہ بھی مانا نہ جہت کہ وہ کوئی سا فرق ہے جو
انہوں نے اسے نہیں ہے اس میں ہوا دہارتے ہوئے۔ اسباب ہیں
روایت ہے کہ اس کو فرماتے ہیں اور انہوں نے روایت میں

ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ میں نے اور اہل ہوا میں ہوا ہے
اور وہ فرق سنت و شہادت کا ہے جس پر کہتے ہیں کہ بعد ہوا
میں ہے اس کو انہوں نے مانا نہ جہت فرماتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ
بعد اپنے فعل میں یا انہوں نے مانا نہ جہت فرماتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ
بے اثر ہے کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ
کی تکلیف کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ
اور جن اور انہوں نے مانا نہ جہت فرماتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ
کرتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ
اور یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ
میں اسے قبول کرتا ہوں تاکہ فہم کر دے اسے اور فہم کی شہادت قبول
کرتا ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ
ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ
کے ساتھ کوئی علامہ نہ رکھیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ
بیکار نہیں ہے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ

اہل ہوا میں اعتقاد کے لحاظ سے فرق

اور اپنے فہم و فرق کرتے ہیں کہ اسے ہوا میں ہوا ہے
اعتقاد کہ تکلیف تھا کیا ہے اور ان کا اعتقاد کہ تکلیف نہیں تھا
فائدہ۔ تو اسے اس میں قبول کرتے فرق اولیٰ کو اور
فہم کرتے ہیں فرق ثانی۔

(۳) امام شافعی کا موقف اور اس کا جواب

اور امام شافعی کے نزدیک ان میں سے کسی کی شہادت
مقبول نہیں ہے جب وہ اسے فہم کی شہادت ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ
اعتقاد کو اہل ہوا میں کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ
نہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ
افاق انہوں نے فہم کی شہادت ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ
رافعیوں میں سے ان کا اعتقاد یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کہتے ہیں کہ

کہا کہ اس سے کہ میں نے شہادت دے کر کھڑے ہوئے ہیں
کہ میں نے کروئے سے شہادت دے کر کھڑے ہوئے ہیں۔

قاعدہ - اگرچہ جھوٹی شہادت دینا حرام ہے مگر اگر وہ کسی سے کہے
نہ کہ یہ شخص کذاب ہے اور اس نے شہادۃ دے کر کھڑے ہوئے ہیں
یہ بھی حرام ہے کہ اگر وہ کسی سے کہے کہ وہ کذاب ہے
نہ کہ یہ شخص کذاب ہے اور اس نے شہادۃ دے کر کھڑے ہوئے ہیں
یہ بھی حرام ہے کہ اگر وہ کسی سے کہے کہ وہ کذاب ہے
نہ کہ یہ شخص کذاب ہے اور اس نے شہادۃ دے کر کھڑے ہوئے ہیں

(۴) ذمی پر ذمی کی شہادت

اگر ذمی نے ذمی کی شہادت دی تو اس کی شہادت درست ہے
مگر اگر ذمی نے ذمی کی شہادت دی تو اس کی شہادت درست ہے
مگر اگر ذمی نے ذمی کی شہادت دی تو اس کی شہادت درست ہے

قاعدہ - اگر ذمی نے ذمی کی شہادت دی تو اس کی شہادت درست ہے
مگر اگر ذمی نے ذمی کی شہادت دی تو اس کی شہادت درست ہے
مگر اگر ذمی نے ذمی کی شہادت دی تو اس کی شہادت درست ہے

کی شہادت درست ہے اور اس کی شہادت درست ہے
مگر اگر ذمی نے ذمی کی شہادت دی تو اس کی شہادت درست ہے
مگر اگر ذمی نے ذمی کی شہادت دی تو اس کی شہادت درست ہے

(۵) معاندین کی شہادت

اگر معاندین کی شہادت دی تو اس کی شہادت درست ہے
مگر اگر معاندین کی شہادت دی تو اس کی شہادت درست ہے
مگر اگر معاندین کی شہادت دی تو اس کی شہادت درست ہے

والکائنات فی حق مع الاشرک مائدہ فاعلی والشرک من الرحیف و غفرق انوار الدین و غیر النص
بعبیر حق و وجہ من المعز من الزما و شرب الخمر و راد البعض اکل من الیتیم بغیر حق
واکل الربوا و قد ورد فی الحدیث حنبوا السبع النمرات الذبک بانه و المسحر و حق
النفس فی حره الا عاقب و اکل الزمرا و اکل من الیتیم عمر حق و نقول یوم الزحف
و لکذا انحصرت النمرات العادات و قد قال علیہ السلام الذبک الاشرک مائدہ و غفرق
الوادی و حق النفس و الیتیم الغیور (۸) فانصحیح ان عدہ الاحادیث لیس

انحصار فانكبره كل ما حصر فاحصه كاللؤلؤة وكما حصر حجة التائب او امتنها بعض فاصح
غضبه في الدب ولي الأحرار اهل الامم بحواسي ورحمة الله تعالى كل ما كان شيعه بين
الحنس ومنه حصر حرمة الله تعالى والدين عبي كسودته بعد الاحزاب عن التكرار كاله
لا بد من عدم الاصرار على الصغيرة فمن الاصرار عن نصيحة كبيرة وقوله وعلم صواب
ماي حياء اعلم من بيان ان الانعام بالصغيرة لا يسلط العدة فقومه من احتساب
الى قوله وعتب صوابه تفسير الله في القول لان من فيه اجر وهو ان يجتنب لا يفعل
الصغيرة المدالة على ان الله قد انعم المرء كالاكل في الطريق وانزل عن الطريق

[illegible]

(A) کیمرہ کی تعریف

(۶) لکھنؤ پیر سے پرنسپلز گئے والے کی شہادت

۱۔ میں نے اس کی بات کو دیکھا ہے کہ وہ اس کی بات کو دیکھا ہے۔
۲۔ میں نے اس کی بات کو دیکھا ہے کہ وہ اس کی بات کو دیکھا ہے۔
۳۔ میں نے اس کی بات کو دیکھا ہے کہ وہ اس کی بات کو دیکھا ہے۔

(۷) کبیرہ گنہگاروں کی وضاحت

[illegible]

(۹) و لا تلف الاذا ترک لا عینان مستحقاً للدين والحصر (۱۰) و ولد الزنا والعمال و
 حد ما یک لا تقبل شہادۃ و نہ الزنا علی الزنا لانه بحسب ان یکون غیرہ کفہ و اما
 العمال من نفس العمل لیس بنفسی الا اذا كانوا اعوانا علی الظلم و قبل العمال اذا کن
 وجہ و امر و لا یحارف فی کلامہ نفس شہادتہ و ان کان قائمہ فقد یروی عن فی یوسف
 رحمہ اللہ تعالیٰ ان القاضی اذا کان کو حادہ لا یقبلہ علی الکذب فصل شہادۃ (۱۱)
 و لاحد و لمحہ و حریم و رضا عن الی مصاحفہ دس اعین و فی ردیۃ عن سی حنیفۃ نقیل
 فیہا یحری فی التذامع و هو قول زفر رحمہ اللہ تعالیٰ و عند ابی یوسف و الشافعی و حمید
 اللہ تعالیٰ نقیل اذا کان بصیراً عبد المحسن و ان غمی بعد الاداء قبل القضاء لا یقضی
 القاضی عند ابی حنیفہ و محمد و حمید اللہ خلاف ابی یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ و قوله اظهر

(۹) اکتف اور خصی کی شہادت

اور مقبول ہے شہادت قاتل کی یعنی جس کا قتل نہ ہو
 ہو کر اس صورت میں جب اس نے وہین و باغیا کچھ کر تھو نہ یہ
 نہ لاشی جب یا عدہ تحقیق نہ کر لے وہ تو اس کی شہادت
 مقبول نہ ہوگی اور تیار نامہ نہیں کی

نائدہ یعنی جس کے تھیں کٹا گئے ہوں اس واسطے
 اس میں اس کا چہرہ کھڑ نہیں ہے بلکہ جو اس کا ایک عضو
 ہوا یا وہ ایسا ہو کہ چھینے کی جا کر یا تھو کا تپ دے اور دایت
 کی اس الی شہادت نہ مصنف میں کہ حضرت قرآنے قبول کی
 شہادت علقہ نعیمی کی ایسی ہی ذکر کیا حسب ہر ایہ ہے

(۱۰) ولد الزنا اور عمال کی گواہی

اور ولد الزنا کی اس واسطے کہ یہ اس کے ماں باپ کا
 نہیں ہے اس کا من میں حق نہیں کہ وہ امام مالک کے
 نزدیک و سائیدہ کی کوئی زنا میں مقبول نہیں اس لئے کہ وہ
 سو ہے فکر و سر بھی نہیں ہے وہ در حال عدالت کی

نائدہ یہ حال صحاح میں کی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو

باشاہوں کی طرف سے ہاتھ چسپاں تھے وہ بے گنہگار نہیں ہیں
 جیسے جزیہ اور جراج اور غیرہ کو قہراً وصول کرنے کے لئے

بہتر بیگ گنہگار نہیں نہ ہوں غلام پر اس واسطے کہ اس میں غش
 نہیں اور بعضوں کے نزدیک جب عاں طاعتی و بے مذہب
 مرت ہو کہ یہود و کفار کے اپنے کام میں شہادت اس کی
 مقبول ہے اگرچہ مذہب میں ہوں وہ نہ کہ عرو کی ہے الی یوسف
 سے کہہ سکتی ہے و یہ ہوسے کہ تہ نہیں کرتا ہو کہ بے پروا
 شہادت اس کی مقبول ہے اور اگر اس کی تحقیق نہ ہو سکی

(۱۱) نسبی رضائی اور سرالی

رشتہ داروں کے لئے گواہی

اور ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لئے اور سہیلہ بچی
 کے لئے اور اپنے خرم رضائی ایسے رضائی ماں باپ
 بھائی اور سرالی کے لئے (مثل شہادت والدی) سے سر
 اور خرم رضائی کے اور بعض یہ سب درست ہے یا اور نہیں
 مقبول ہے کوئی حدیث کی روایت میں امام صاحب
 سے ہے کہ کوئی ائمہ سے لی ان بیچ اس میں حسن میں شہادت
 صحیح جو کہ ہے مقبول ہے اور کسی قول فرقہ ہے اس میں

روایت پر لائی گئی ہے کہ اگر کسی کو کسی مخلوق
سے کسی کو دیکھا اور وہ اس سے وقت اور شامی کے نزدیک
اولیٰ کی ہو۔ اس کی شہادت سے وہ حلالی سے سماعت میں رہے
جدا و جدا وقت کے مختلف شہادت کے۔
فائدہ۔ یعنی اس وقت یہ غیر واقعات شہادت کے نہ
کہ اسے یہاں ایک شروع کا فائدہ ہے یعنی اس وقت سے
اولیٰ وہ ہوتا ہے جس وقت قتل شہادت کہے یہاں ایک
خبر کا کہہ لینی جب شہادت میں کہتا ہے قتل کے
ساتھ اس کو وقت کے لئے شہادت کہتے ہیں۔
جس کو اگر ایک شخص وقت قتل شہادت کے کہتا ہے کہ وہ
اور اس طرح وقت کے لئے شہادت کہتے ہیں۔
قوسی جتنے کرے اور عاقل ہو تو قاضی کو بھروسہ کی شہادت کہہ
سکتا ہے مثلاً اس سے کہیں کہ میں نے ایک اور آدمی کو وقت کے
نزدیک دیکھا اس سے کہتا ہے اور میں قتل کا ہوا ہے۔
فائدہ۔ شامی کہتا ہے کہ اگر سب کتابوں میں قتل کی
بہرہ اس سے ثابت ہوتی ہے تو قاضی قتل کے قاضی کی ہوتا۔

۱۲) ومملوک و مملوكة و ذل و ان قاب امنا فان هذا لاننا قبل عند الله في ذل
لامن حد في كفرة فاسلم (۳) و عصب سب الدنيا (۱۴) ولا اصيله و فروع و وزوجه و
عمره في العدة لان قبل شهادته على من يماذبه و تغلب له و في الاصل اني اعمره على انعكس
في الروح و المعبر من حال الشفاعة و رحمه الله تعالى (۱۵) و سيد قهده و حكاه و شريكه
حيث يتبرك الله فان هذا لا تغلب للشريك في حبر من الشراكة (۱۶) و كذا لا تغلب
شهادة الاحير و في براءة النخب العاص الذي بعد ضرر استاذ ضرر غلبه و بعد دفع
عنه و قبل براءته الاجير صباهه او مشاهرة (۱۷) و صحت عمل امره فانهم يفعل
لردي تغلب شهادته فان عدم الغدر على الجماع و لن الكلا و تكسر الاصله غير مانع للقول

(۱۲) غلام اور محرم و فنی القذف کی

شہادت

اور جس قبول ہے شہادت تو میں اور اس شخص کی جس
کو کہ قذف چاہی اور اگر یہ قہر کرے۔ (۱۲) اور شامی کے
نزدیک بعد قہر کے قبول ہے رہی جانے قول اللہ تعالیٰ ہا
یے ولا تغلبوا انهم شهادة عدل لانی قہر کی گواہی ان
لوہوں کی جنہیں سے جسے زنا کی گائی اور حد کی ان کی انکر
ان شخص کی جس کو کہ قذف سے اسے قہر میں پڑی ہو جو
مصدق ہو چکے تو اب کی گواہی قبول ہے۔

(۱۳) دنیاوی دشمنی والے کی شہادت

اور جس سے قبول شہادت اس شخص کی جو دشمن ہو
بجانب دنیا کے۔
فائدہ۔ نہ اپنے دشمن پر اور نہ غیر پر اس واسطے کہ
عدالت دیاوی رکھنا حق ہے اور عاقل کی گواہی کی پر قبول
نہیں کی گئی تھی سمجھ جاتا ہے کیا اور واقعتہً اور چاہے اور
جست ہی آراء میں سے کہیں غلطی نہ کیا۔ (۱۳) اور شامی کہتا ہے
یہ ہے مراعات دنیاوی سے نہ کہ کہ ان کی شہادت سے
وہ اس کا دشمن ہو کہ نہ عدالت دیاوی کی چاہئے جسے ان کی
مشاور کی گواہی قبول پر اور چاہے یا جواز پر اور قہر وقت کی

مردودت کو سہ تو نہیں کہتی بلکہ وہاں مکرر سوہب ہے خطوط عدالت کا کوئی ذکر نہیں ہے فقہاء نے کہ وہاں سے مردود وہاں ہے نہ دیت سے نہ ہے قاضی ایک دفعہ ہی کہہ کر مریت یہ دیتے کہ جب اس کو پاوے گا پوے گا نہ لایا نہ لکھا ہے یہ شرط ہے اس سے ساتھ یہ دیت کہ ظاہر ہو جائے یہ امر کو میں یہ حالت میں نہیں لکھا ہے اس سے مکرر دین کہیں یہاں تک کہ اگر غریب اس نے پوچھا نہ عدالت اس کی ساتھ نہ ہوگی ہر مردود ہے ہفتی میں کر قید ہوا خطیہ غیر غریب کے بعد غریب کا کہ اس خیر کی حالت میں نہیں کہیں کہیں ہوں

میں بھی قید ہوئی ضرور ہے اس واسطے کہ چنانچہ اس نے اسے جب اٹھائے ساتھ لکھا یہ مرد میں اس میں کا طالع سوا گھر سے نہیں ہے تحفہ قرآن بعضوں کے نزدیک حرام ہے بعد بعضوں کے نزدیک نہیں تو وہ مقتدا ہے نہ وہاں کہ لکھا ہے اصل فائدہ اگرچہ صاحب دیندار نے غریب میں باطل صاحب ذرا لکھی وہاں اس کے شرط میں لکھا لیکن کتب میں ہے غریب میں بھی وہاں شرط ہے بالاصل اس کا ظاہر جو ہے یہاں ظاہر ہے قاضی اس میں خالی اور خیر و اور میں اور جی اور نہایت

(۲۰) ومن يلعب بالبطيور او بغیر اللباس انما قال للنبس لان من يهين لدفع الوحشة عن نفسه لا يهتبط الفحالة او يتركب ما يحديه او يدخل الحمام بلان او ما كل الرضا شره في البسوط ان يكون مشهورا ككل الربو لا الانسان فلما يسجوع عن السبوع الفاسد و كل ذلك ربا او يقامر بالترداد او المظنح او بفوق الصلوة بهما قال في الهدية او يلغس بالتردد او بالظنح نه قال فاما مجرد اللعب بالظنح فليس بفسق مانع لقول الشهادۃ لان لا اجتihad فيه ما عاينهم من هذا ان في الرد لا يشترط المغامرة او فوت الصلوة فقيده لمغامرة او فوت الصلوة في الرد وقع اتفاقا و هي المدخيرة من يلعب بالتردد فهو مردود لشهادۃ على كل حال (۲۱) او يقول على الطريق (او كل له ۲۲) او يظهر من السلف ابي الصحابة والعلماء المجتهدين المعاصرين رضوان الله عليهم اجمعين

(۲۰) کیو تر باز گانے والے چوسر وغیرہ

کھیلنے والے ٹنگے نہانے والے سودخور

اور بے نماز کی گواہی

اور جو شخص لکھا ہے چاہوں (جیسے بہتر بازی مرزا بازی وغیرہ) اور اگر کہوں ہی بالے نہ دیتے دفعہ دہشت کے اور درست ہے مردود فیہ کہ کوئی شخص لکھا ہو کہ لکھا ہو تو یہاں نہیں سبب مردود ہوا کی کہ دیتی یا مضبوط ہے (الصلی میں اس میں مردود ہے تو جیسے اصل میں لکھی رہا وغیرہ) یا گاتا ہے لکھوں کو جس نے کہ ان کے لئے اور جو اپنے لئے کہ

کاہرے واسطے دینی دہشت کے مردود سنا قاضی کہ یہ عدالت کو قاضیوں نے سوا اس سورت میں مذکور اولام و کلام اور نحویت ہر وہ تو وہاں قاضی نے اور قاضی یا کتاب لکھا ہے کہ کسی کا کبیرہ کا جو سوہب سے ہے (جیسے: روق قطع) صریح اور اصل یہاں ہے جہاں میں بغیر شہد کے (اس واسطے کہ کشف عورت حرام ہے ایسا نہ لکھتا ہے۔

فائدہ: لیکن شرط کی ہے یہ سوہب میں کہ ضرور مردود ہوا ہے میں اس واسطے کہ آدمی بہت کم غلام بات ہے یہ صرف مرد سے حال آگاہ و سبب میں وہ اصل میں کہ لکھی اصل۔

یہاں چوسر و خطیہ شہدہ و گھر کھیتا ہوا اور جہاں میں ہے۔

نوکہہ اور عداوت میں ہے کہ سلف سے مراد تابعین ہیں جیسے امام ابوحنیفہ اور قیہ صف کی افغانی یہاں واسطے کہ صرف مسلمان کو برا کہنا نہ ہو جب فسق سے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام نے کہ برا کہنا مسلمان کو گناہ ہے اور اقل کرنا اس کا نقص ہے روایت کی کہ کو جو دینی اور مسلم نے میرا اللہ بن سہو ہے۔

نواکدہ: (۱) غلو است ایسے دوست کی دوسرے دوست کے لئے نفرت میں مبتلا ہو کر دینی دوستی سے اس طرح کی کہ ہر ایک دوسرے کے مال میں ملا تانی تصرف کرے جائز نہیں۔

(۲) گودہ کی اگر دینی علیہ سے نہایت بھڑکتے بھڑکیں اور خصومت کریں تو ان کی شہادت مقبول نہ ہوگی اس لئے کہ اہدائی علیہ کے کاظم ہوئے۔

(۳) ای طرح مقبول نہیں شہادت جملہ ساز کیوں کی اور قائل تو یوں کی اور کاتبین استاذ پر است کی۔

(۴) درود اس کی اور کسان کے دوسرے وسیع اور کے اور حایہ اور قوالی کی واسطے امیر کے۔

(۵) اگر گئے کی اور لوگوں کی آپس کے کھیل کر دیش۔

(۶) اور بہت یاد کو اور پیروہ کہتے والے کی بہت سخت سے حشر حاکم واسطی۔

(۷) اور ترکہ زکوٰۃ اور ہموک حج یا ترک جمعہ یا جماعت ہموک سے زیادہ کھا جانے والے کی۔

(۸) اور نہا سب کی اور چاہنے والوں کی اہل کون بیٹے

والے کی: اللہ تعالیٰ اس تحقیق کے حرم نے شہادت فاسق میں ذرا کی جو کسان میں سب سے جس کسان کی شہادت بہت نفی کے کی جاتی ہے اور صورت وجود شرط نہ کرنا سابق کے شہادت قبول کی جاتی ہے ایسے سابق اور حال میں فاسق کو اختیار ہے نہ ہماہ عرف ہر موقع ہر وقت شہد کے عمل کرے۔

یہ شرط بھی کھینا ساقہ کرتا ہے عدالت کو نہیں بطریق میں چوکتہ افتادہ ہے اس کے چھ چاروں میں سے ایک چیز کی اور اس کے ساتھ دینی جاس کی مرتبہ عدالت ہوگی فوت صلاۃ اور شہادت علیہ صلب زور اسبہ شہادت شرط کلام سے نہایت ہو جاوے۔ فاعادہ چاہی میں ہے کہ شرط جو کہ فیصلے جو مرد و شرط کو بھر کر اس حد پہنچا دے لیکن باقی شرط خان کھینا بطریق کا عدالت کو ساقہ نہیں کر اس واسطے کہ ایسے کو اس میں مجاہد ہے اور اس سے سمجھا گیا کہ چہر میں بدنامی کرنا نماز کا تھا اور جانا خط و عدالت میں ضرور نہیں تو بدنامی کرنا اور نہ زکات کی کہ چہر میں جو مصنف سے قطع ہوئی افغانی ہے اور نہ فیہ میں ہے کہ کھینا چہرہ کا دیکھنا ہے شہادت کو اوپر ہر حال کے خواہ شرط ہو نہ وہ نامزادہ فوت و زیادہ ہو کہ لای الاصل۔

(۲۱) بے مردہ است و بے تہدیب کی گواہی

یا چہاب کرتا ہے راستے میں رہا ہے راویں۔

فانہ: واضح ہیں اس میں وہ افعال سب جو خلاف عزت اور حیاء اور تہدیب ہیں جیسے راویں فقط یا خیار پہنے ہوئے پہنایا لوگوں کے اور اپنا کو چھلانا اور دہن رہا کھا جہاں پر بے ادبی میں داخل ہے اور ایک لقمے کی چوری کرنا اور حد سے زیادہ دینی عمل اور نہایت کرنا جو سب اختلاف ہو اور کینوں اور زبیلوں کی محبت میں بیعتنا اور ہزار میں دل لگی اور شر و فعل کرنا قطع نظر کی۔

(۲۲) صحابہ و تبع: بعینہ وغیرہ کو

برا کہنے والے کی گواہی

یا علانیہ برا کہتا ہے ان کے چند اہل یعنی صحابہ کرام یا علمائے مجتہدین رحمہ اللہ کو۔

(۲۳) ولو شہدہ ابن ابی اوفی عن ابی زید و ہی بدعیہ صحت ان انکر لانی ان شہدا
ان لای جعل زید و یسافر انکر کذا و هو بدعی اوصی بحسب شہادتهما و اساقال و هو
بدعیہ لانہ لو انکر لانقل الشہادۃ کتہادۃ دانی العیت و مدبرہ و اوصی لہما و دعیہ
علی ایضا ای سح شہادۃ هؤلاء ان ادعی انہ لانی و دعی (۲۴) و ان شہد ان ایامہا
الغائب و کما یضغ وید و دعیہ لو کبلی و صحیحہ دیت ان القاضی لایملک حبس الوکیل
عن الغائب فلو حبس الوکیل حبس شہادتهما فلا یملک ثبوتہما یہما لمدکن التہمة بخلاف
الایضا لان الوصی اذا ادعی یقول الشہادۃ کتہیین اوصی و القاضی یملک ذلک
(۲۵) کالشہادۃ علی سرح محر دوہو ما یفسق الشہادۃ لہم بوجہ حلف للفسخ و البعد مثل
هو فاسق و انکر الربوا و اما استأجرہم صورة المسألة اذا اقام البیئۃ علی العدان فقام
الخصم البیئۃ علی الخراج ان کان نخرج حرجا محرنا لاعتراضہ الخراج و انما قلت ان
صورة المسألة ہمد لانہ لم یبق البیئۃ عنی العدانہ فاحصر محران الشہود فاساق و
اکتہ لم یو اذ ان الحکم لایجوز قبل ثبوت العدانۃ لایمبما اذا ابحرہ محران الشہود فاساق

(۲۵) جرح مجرد پر شہادت

اور متبادل نہ ہوگی شہادت میں مجرد پر اور جرح مجرد
ہے جس میں اعتبار ہوسکے نفس تمام کا نہیں خالی جو ذہانت کی
لئے ادا حق العیہ سے (یعنی ایسے نفس سے جرح ۱۲ سے جرح
موجب نہ ہوگی حق کا خلاف و البیان اس میں و نیز دانی اللہ
مجھے مدعا ایسے ممکن کہ شہود پر اس طرح سے کہ وہ قاضی میں یا
موجود ہیں یا مدعی نے ان کو اجرت دے کر شہادت کے لئے
مقرر کیا ہے صورت اس مسئلہ کی چوں ہے کہ بعد امد میں شہد
مدعی کے ہی میں کہ شہود قائم کے ان کی جرح پر تو انہ جرح
مقرر ہوئی متبادل نہ ہوگی اور اس طرح سے صورت ہم نے اس
دانی فروری کہ اگر تعدد میں تہود مدعی نہ ہوئی اور قاضی اس کے
کوئی شخص جو ضعیف و غیر کر دے کہ شہود حق ہیں یا نہ ہوا چوں یا
مدعی و جرح انکار میں کو لایا ہے تو کیوں ہو اور حکم جائز ہوگا قاضی
ثبوت عدالت کے غاص میں اس صورت میں جب وہ شخص قاضی
مقرر ہو جائے کہ شہود ہی قاضی ہیں۔

(۲۳) باپ کے دعوے کیلئے بیٹوں کی گواہی

و بیٹوں نے گواہی دی ان بات کی کہ باپ سے باپ
نے زید کو بھی جایا تھا تو زید مدعی ہے اس بات کا تو یہ
شہادت مقبول ہوگی اور اگر ہے تو مقبول نہ ہوگی جیسے سیت
کے ۱۰ دانوں یعنی ترخی تو وہوں نے باپ سے ۱۰ دانوں
میں تو نہ وہوں نے باپ سے و نفاس نے جن سے لئے بہت
کے کچھ لائی نصیبت کی ہے باپ سے ۱۰ دانوں سے زید
کی نصیبت کی گواہی تو اگر زید اپنے دعوے کو مدعی ہی
شہادت جائز ہے و نہ جائز نہیں

(۲۴) ماتمب باپ کے وکیل کیلئے بیٹوں کی گواہی

اور اگر ان بیٹوں نے گواہی دی ان بات کی کہ باپ سے باپ
نے یوسف سے زید کو وکیل دیا تھا ہے قرض اسوں کے کہ کا
اور یہ کہ مدعی ایسا کہ کا یا کار کسی صورت میں یہ گواہی
مقبول نہ ہوگی (چراغ کی اصل کتاب اور عدلیہ میں منظر ہے)

نہیں ان کے لئے صحت ہے نہ خارج محمد کا عام رکھا ہے خواہ اس شہادت عدالت شہادت عدلی ہو یا بعد شہادت ان کے کے اور صحت سے علماء کی طرف سے کہ ہوئے ہیں اور دفع کیا ہے اس قاضی (خطا بنی) اپنے ماہی میں اور یہاں پر ہے یہ جو قاضی تھیں ترک کیا۔

نہ ہوں۔ لیکن صحت نہ ہوں۔ جرح کرنا اس صورت میں کہ عدالت شہادت عدلی کو اس سے ہے جو بھی ہو اور جو عدالت ان شہادت کی ثابت نہ ہوئی ہو جرح محمد ایک شخص کا بھی ان شہاد پر مقبول ہے۔ علی انھوں نے قاضی کا جرح میں ہے کہ کسی پر اعتماد کیا مصنف نے اور ثابت کیا کہ وہ اس پر

(۲۶) و تقبل علی الزور المدعی بقسمہ لان الاقرار مع ادخل صحت التحکم ار علیہم عبد و محذور فی المظاہر و خارج احسن و قد وہ او شرکاء المدعی او ابہ اصاحہم مکذبا و اعطاهم ذلک مع کان لہم عدلہ او انہ صاحبہم علی کذا و دفعہ انہم علی ان لا شہدوا علی و شہدوا علی علی ان لا شہدوا علی و اعطاهم ذلک شہدوا و تضادہ الزور فحبب علیہم اداء ما اعطیہم فان فی هذه المصروفات الجرح معاً لشرع او للعبد علی الشہد فدخل تحت حکم القاضي فقبل ولو شہد عدل و لم یجرح مکذ حنی قال او همت بعض شہادتی قبل ای اخطأت بنسب ان ما یجب ذکرہ کما اذا ادعی المدعی عشرة دراهم فشهد علی الخمسة ثم قال سببت العطل علی الواجب عشرة او قال اخطأت بزيادة باطله کما اذا ادعی المدعی خمسة دراهم فشهد علی عشرة ثم قال اخطأت وقت عشرة مقام الخمسة فان کان فی المجلس قیمت الشهادة و فوزه اخطأت فی المجلس یقبل من العطل وان کان الموضع موضع شبهة لان المدعی اذا ادعی الخمسة لا تقبل الشهادة علی العترة لان المدعی یضرب مکذبة للمساعد فی غیبه هذا المجلس ان کان الموضع موضع شبهة لا تقبل لانه موضع التسل من المدعی لان لم یکن الموضع موضع شبهة کما اذا لم يذكر خطة الشهادة مع یزید فی مجلس اخر خطة الشهادة تقبل من العدل مع ان المجلس محتلف

(۲۶) مدعی علی کی جرح کے گواہ

ہاں قبول ہوں گے گواہ برتن مدعی علی کے اگر وہ گواہ کسی دین اس بات کی کہ مدعی نے اپنے شہر کے قاضی سے کہ آپ نے فرمایا ہے یا گواہ علی کہ وہ میں یا محمد علی عقد ہے میں یا احمد شراب پی کر رہے ہیں یا نہایت اگے نے ہوئے ہیں زمانہ کی چند شخص کو یا مدعی کے شریک ہیں یا اس افراد پر مدعی نے کہ میں ان کو اس کو اور اتر رہے سے کر لیا یا ہوں

ذات سے دانی کے یا مدعی ان گواہوں کو جرح کر دیا ہے کہ بے ال میں سے جو ایک ہے مدعی کے یہ میں نے مدعی کے گواہوں سے کہتے ہو ہیں پر مدعی کی جرح کر دیا ہے کہ وہ میرے اوپر اور وہ وہ چاہے ان کو گواہوں کو کہ چکا ہوں اور باوجود اس کے انھوں نے شہادت دے دی۔ (یا یہ گواہ مدعی کا قریب یا باپ ہے یا ان گواہوں نے کہی کہ گواہوں نے سے ان کو اب صورتوں میں شہادت شہاد مدعی علی کی بابت

کہ مجھ کو زید نے بھی سارا قہر و زور زید کے قبول ہوں گے۔

(۳) گواہ ارادہ کے معتبر ہیں گواہوں سے رضامندی کے انکار ہوں گی تاہم انہیں چھوڑوں۔

(۴) اور اگر تارائیں تلف ہوں یا تارائیں جان نہ کر رہیں تو گواہ رضامندی کے معتبر تھے یا نہیں گئے تو ہی رضامندی کی کوئی ہے گواہ سے صحت ہمدانی اور قبول مدنی صحت عقد کا دلی ہے قبول سے مدنی شدہ کے۔

(۵) قبول بیع مقدم ہے قبول رهن پر قبول بیع و مقدم ہے قبول بیع و بیعت پر۔

(۶) شہادت ناقصہ و دوسرے شہرہ کامل نہ ہوتے ہیں جیسے دو شہادوں نے شہادت انی اس بات کی کہ یہ مکان زید مدنی کا ہے اور دوسرے شہادوں نے یہ چور اگر دیا کہ وہ قتلے میں مدعا ہے کے ہے و دوسرے شہادوں نے ملک کی کوئی مدعی شہادہ و دوسرے شہادوں نے مدعو اس کے برائے کر دیئے یا دے شہادت انی اس امر اور نسبت پر ضرور ہے اس کی تعیین کر دی اگر ایک شہاد نے انکار دیا اور شہادوں نے کہا کہ ہمارے گواہ اس کے موافق ہے تو نہیں قبول کیا جائے گا جہاں تک کہ ہر شہادہ نہ جدا جدا گواہوں سے۔

(۷) شہادت جب باطل ہو جاتی ہے بعض میں باطل ہو جاتی ہے کل میں مثل اس کی یہ ہے کہ بھائی بہن نے ایک زمین کا دعویٰ کیا تو بہن کے زوج و دوسرے شخص نے گواہی دی تو بہن اور بھائی دونوں کے حق میں مقبول نہ ہوگی اور یہ قول مستحکم کا ہے اور اربعہ سنت کے نزدیک جائز ہے کہ شہادت بعض میں باقی رہے اور بعض میں باطل ہووے تو اگر انجملہ یہ ہے کہ دو کافروں نے مسلم اور کافر پر کھڑے کی چوری کی گواہی دی تو درجن قطع مقبول نہیں اور کافر پر نصف کھڑے کا حکم دیا جاتی صورتیں اس کی مذکور ہیں اشیاء میں اور بخلاف اشیاء۔

جرح کے مقبول ہوگی اس واسطے کہ صورت زورہ موجب ہیں حتیٰ شرع کے یا حکم مدعو و داخل ہوگی یہ شرع تحت حکم و جہتی کے تو قبول کی جاوے گی اور اگر ایک شہادہ قابل تھا اور اس نے جس شہادت میں بعد اداۃ شہادت سے کہا کہ بعض جگہ میں قبول کیا تھا اور دویان کیا تو شہادت اس کی قبول کی جاوے گی۔ جیسے کہ مدعی نے دعویٰ کیا کہ روپے کا اور گواہ عادل نے شہادت دی پانچ روپے کی بھر دی مجلس میں کہا کہ پانچ میں بھائی کیا تھا ملک دس روپے مدعی کے چائیں یا مدعی خط کار ہو ضرورت پر جیسا کہ مدعی نے دعویٰ کیا پانچ روپے کا و گواہ نے گواہی دی کہ روپے پر پھر کیا اسی مجلس میں کہ خطا کی میں نے اور کہا میں نے اس مجلس میں پانچ کے تو مقبول ہوگی شہادت اس کی اور یہ قول قبول کیا جاوے گا شخص عادل سے شرطیکہ اسی مجلس میں ہووے اگرچہ تمام شہادہ کا ہووے اس واسطے کہ مدعی نے جس جہت دعویٰ کیا پانچ روپے کا تو نہیں قبول کی جاتی ہے شہادت اس پر گواہ مدعی خود بھارتا ہے گواہ کو اور بعد مجلس بدل جانے کے اگر مقام مقام شہادہ کا ہووے جیسے صورت زبانی شہادت میں تو نہیں قبول کی جاوے گی شہادت شہادہ کی اس واسطے کہ اس میں ہے مدعی کے بھائی کا زور اگر مقام مقام شہادہ کا ہووے جیسا کہ شہادہ نے خطا شہادت کا ذکر نہیں کیا تو دوسری مجلس میں اس کو بیان کر سکتا ہے۔

فوائد

(۱) گواہی اس کی کر ڈی دفر سے مرثیہ مولیٰ بالمقبول ہے اس کو اس سے کہ وہ دفر سے اچھا ہو کر مرثیہ۔
(۲) مقبول کے وقت نے گواہ جو دفر کے زید پر کہ اس نے مقبول کر ڈی کیا اور ماثرہ الاور زید نے مقبول کے کما اقرار پر

(۳۷) و بشرط موافقہ الشہادۃ للعدوی کا اتفاق اشاحدین لفظاً و معنی عبد ابی حنیفہ (۱) عبد حمدا لا بشرط اتفاقہما لفظاً و معنی بل یکفے اتفاقہما معنی (۲۸) فتوہ ان شہد احدهما بالغ و الآخر بالصرح أو مائة و مائین أو طلبة و مطلقین و قلت ای شہد احدهما بیانہ و الآخر سماعیہ از شہد احدهما مطلقہ و الآخر محققین از ثلاث فایہ ترد عبد ابی حنیفہ و احدهما یقبل علی الأقل اذا ادعی لعدوی اکثر حتی اذا ادعی الاقل بکون العدوی مکد بالشہاد الاکثر و قلت علی الف فی دلف و مائة و مائین فی شہادۃ احدهما بالغ و الآخر بالغ و مائة ان ادعی العدوی الاکثر حتی اذا ادعی الأقل بیان فیل لم یکن الا الف او سکت عن دعوی البیہ الرافدۃ لم تقص شہادۃ مثبتہ الزیادۃ و اما ان قل کان اصل حلی الطاوحنۃ و لکنہ استوفیت المائدۃ او امرأۃ علیہا قبل شہادۃ لتوفیق (۳۹) کقطعة و طلبة و بعد و مائة و مائة و علیہ ای کتھاہدہ علیہما مطلقہ و الآخر بطلۃ و نصف و شہادۃ احدهما مدانہ و الآخر مدانہ و عشرة فان شہادۃ مقبولة انما فی لاتفاق علی الف و علی المطلقہ و علی المائدۃ بل سکت ان فویہما الظہر و فرق ای حنیفہ صحیف و هو انہما متفقان علی الف فی شہادۃ احدهما بالالف و الآخر بالالف و مائة غیر متفقین فی شہادۃ احدهما بالالف و الآخر بالالفین

اقل پر قبول کی جوت کی (یعنی صورت) میں کسی بیزار کی صورت دینی میں حلی اور صورت ثالث میں ایک طریق کے ثبوت کا نام ہے (۱۰۵)

(۳۸) مدعی اور شہادت میں اختلاف

جب مدعی اکثر کا دعوی کرتا ہو اور جرحی اقل کا مدعی ہو تو شہادت باقی مردہ ہوگی۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر خود بخود شہادت کرتا ہے اور اسے شامہ بی بیزار یا وہ بیانا کرتا ہے دعوی سے اگر ایک دانے بیزار کی گواہی دے اور دوسرے نے ہزار اور ایک سوئی تو شہادت ہزار پر قبول ہوگی اگر مدعی بیزار اور ایک ہوگا دعوی کرتا ہو اور جرحی بیزار کا دعوی کرتا ہو تو اس طرح پر کہ کہے کہ یہ ہے مدعی کا بیٹھیں میں کہ جرحی یہ یا حکومت کرتا اس سواریہ تاکہ سے خود قبول کی جاوے گی شہادت اس کا ہوگی جو بیزار مدعی بیان کرنا ہے البتہ اس صورت میں اگر مدعی بیان آجیہ کر دے اسے مدعی اس پر ہزار اور ایک سو بیزار کا قائل

باب گواہی میں اختلاف ہونے کے بیان میں

(۳۷) شہادت و دعوی اور شہادت میں موافقت

شرط ہے موافقت شہادت اور دعوی میں اس طرح کہ بیان میں دعوی شامہ کے خلاف و حلی نزدیک امام صاحب کے (۱) طلاق کفری سے مراد یہ ہے کہ وہاں شامہ کے خلاف و حلی میں ہزار ہوں تو دعوی خلاف و بعدہ یا اس خلاف کا دعوی ہو تو اگر ایک شہید کی گواہی دے اور دوسرے مدعی کی گواہی دے تو قبول ہے اور صاحب کے نزدیک صرف اتفاق معنی دانی ہے اگر ایک شہید نے ہزار کی گواہی دے اور دوسرے نے ہزار کی یا ایک نے سو کی اور دوسرے نے دوسری یا ایک نے ایک طلاق کی گواہی دے اور دوسرے نے اوصاف کی یا تین جان کی تو اسے مدعی کے نزدیک یہ شہادت باطلہ ہوگی (۱) و در اقل و اکثر کسی کا خبر نہ ہوگا اور صاحب نے کے نزدیک

تے زہری خلاف کا بیان ہے اور طحاوی نے صحاح میں کہا ہے۔
 قاضی جانچنے کے یہ اختلاف اس صورت میں
 ہے کہ مدعی کی سرگرمی ایک مسئلے کا کرے اور اس کا رنگ بری
 نہ کرے اور جو اس کے رنگ بیان کرے اور ایک گواہ کے
 خلاف اس کے رنگ بیان نہ کرے شہادت بار دوم متصور ہے زہری
 کی اس رائے کے مدعی خلاف کرتے ہیں ایک تادمی قول۔

شخص پر شہادتوں میں اختلاف

اگر ایک شہادے والی اس بات کی کہ یہ لاف بیانیہ
 بڑا کہ یہ سب ہے بڑا کہ یہ سب ہے اور دوسرے نے بڑا کہ یہ سب بیان
 ملے تو ثابت ہوں گی اور دوسری کے لئے یہ معتد ہے مختلف ہو
 جاتی ہے۔ اختلاف اس میں ہوا ہر قسم پر ایک گواہ متقبل نہ ہوگا
 (زہری کے مدعی دعوی آخر کو دعوے باقی کا بخیر)۔

(۳۵) آزادوں یا غلاموں یا غرض پر اختلاف

اگر ایک شہادے والی اس بات کی کہ میں نے زہری

کیا اس غلام کو یا اس کی خصال سے یا کہ وہ کس میں بی گواہ بن گیا
 غرض میں بڑا کہ وہ دوسرے کے اور دوسرے نے بڑا کہ وہ دوسرے کے
 کے اور مدعی ظلم ہے اس کے دعوئی میں اور قاضی ہے اس میں
 تے دعوئی میں اور دوسرے کے دعوئی میں اور قاضی ہے اس میں
 ہے (ظلم کے دعوئی میں اور دوسرے کے دعوئی میں اور قاضی ہے اس میں)
 فائدہ۔ قواعد فقہی آخر کا دعوئی اس میں اور قاضی ہے اس میں۔

یہ دعوئی اگر مدعی موت ہے یا دینی عقول ہے یا عین
 ہے یا شہر ہے تو ظلم میں کا قاضی دینی کے ہوگا۔

فائدہ۔ یعنی اگر شہادے میں مختلف ہوں گے لفظ آخر
 قاضی کی ہوا ہے کہ شہادت ضرور ایک اور دوسرے کے اور
 اور متقبل ہوں۔ فائدہ۔ اگر مدعی دعوئی کرتا ہے نفس کا تو نہ
 متقبل ہوگی شہادت اس شہادے کی اور زیادہ بیان کرتا ہے اور
 اور دعوئی کرتا ہے اکثر کا تو شہادت اس پر متقبل ہو
 ہوا ہے۔ کہ الی الاصل اور شرح علام نے اس پر
 اعتراض کیا ہے جو اس میں مذکور ہے۔

۳۶۰۔ والحدارة كالبيع هي اذن المدة وكذلك بعدها اذ هي اذن المدة المقصود هو العفا.
 فلا يصل لشهادته و بعد المدة يكون الدعوى من الاجور و هي بدعي الاخره فيكون
 كالدعوى البدعي جعل كما يعمل في دعوى تدعى وصح المكيح بالغ استحصانا و قال اذ
 فيه بعد هذا هو القياس لان المقصود هو العقد من النجاس فيصار كالبيع راحة الاستحسان
 (۳۳) ان المال في المكيح مع ولا اختلاف فيما هو الاصل وهو العقد فثبت ثم وقع
 الاختلاف في النفع فيقصر بالاكل و يسوى دعوى اقل النجاس او كثرهما في التصحيح و
 قد قيل ان الاختلاف في دعوى الروحة اعني دعوى الروح الا تقبل انما اذا المقصود
 هو العقد ولا المال و في جانب الروحة يمكن ان يكون المقصود هو المال لكن التصحيح ان
 الاختلاف في النقص (۳۶) و لو لم يجوز لشهادة الارث فلو مات و تركه ميراث له او مات
 و ذاق ملكه او في يده اذا قال الشهود كن هذه سورت و هذا لمدعي لا يقضي للوارث
 حتى يجر الميراث الى المدة حتى يقو لهم مات و تركه ميراث له الى اخره خلافا لابي يوسف
 فانه لا بشرط الميراث عنده فان قال كان لابي اخاه او ادعاه او اجاره من هي بدعي لا يجوز لان

بد الجسم و المودع و المستاجر فائصال مقام بدہ فلا حاجة لی تحریر و شہد
مدعی مد کذا و دت ای شہد کہ کان فی بد المدعی متذہب و المدعی انہ لیس فی
بد المدعی عند المدعی لا تقبل لان البد منوعۃ الی بد ملک و بد امانۃ و بد ضمان
فتعذر لاعتناء باعداء الد المدعی و عند ابن یوسف تقبل وان اقر المدعی علیہ
بد ملک او شہد بامہ اقر بد المدعی صح لان جہالۃ المدعی لا تمنع صحة الاقرار

(۳۶) اجرت میں اختلاف

اور اجرت میں اگر قبل ٹکڑے مدت کے اس قسم کا
شہد بن میں اختلاف ہو (یعنی ایک ٹکڑے نے ملازمت دیکھنی
کی سو دینے بیان کئے کہ دوسرے سے سو دینے بیان کیے کہ
تعم من فاعل علی کے ہوگا یعنی شہادت ہر طرح سے باطل ہو
گی خواہ مدعی اکثر دعویٰ کرتا ہو یہ قائل کا) اور اگر بعد ٹکڑے
کے یا اختلاف ہو تو اگر حکم میں فاعل دعویٰ بن کے ہوگا (جس
پر حق بھی ٹکڑہ دیکھ دیکھ دونوں کی اس میں مذکور ہے)

(۳۷) مہر کی مقدار میں اختلاف

اور اگر ان میں اس قسم کا اختلاف ہو یعنی ایک کو دس
تھکان چاہیں اور دوسرے کو پچاس اور دوسرے نے چار اور پانچ سو چار
قوس پر کمان بھی ہو چوڑے کا اکثر یا کم ایک امام صاحب کے
(یعنی خواہ مدعی زون ہو یا نہ جو قائل کا دعویٰ ہو یا اکثر کا اور
تعداد) اور صاحب کے نزدیک شہادت دہلی چاہے مدعی اور قائل
ضعیف ہو ہے کہ یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب مدعی
زوجہ ہو اور اگر مدعی ہو تو شہادت اعتدافا قبول ہوگی
لیکن کئی ایسی قس ہے کہ ہر صورت میں اختلاف ہو

(۳۸) وراثت کے دعویٰ کی گواہی

اور اس قسم ہے میراث کی گواہی ہے شہادہ جو میراث کرنا
خلاف مدعی کے یعنی یہ کہ میراث میراث اور جو دیکھ اس نے
مدعی کے دیکھے میراث چھوڑا یا بن کرنا کہ میراث مدعی کا میراث
اور امام سہت یہ چیز اس کے قیضے میں بھی باطل میں بھی ہو یہ

جو کہا کہ یہاں مدعی کے میراث ہے تو اس پر قیضہ دیکھ جائے
کی اور امام سہت کے قیضہ کے میراث میراث نہیں

قاعدہ اور قیضہ قیضہ طرف میں ہے اور میراث کے
ساختہ و باقی اور ضرور میں ایک ہے کہ سب پر رخصت مدعی کا
ہو کر کہ مدعی میت ذمہ دہائی لگا ہے یا سو یا یا چو ہے
دوسرے یہ کہ سوا اس کے اور کسی کو میں وارث میت کا نہیں
ہو گا اور میت کا ہم بیان کرنا ضرور نہیں اور میراث

چو تو اگر شہادے سے یہ کہہ دے کہ یہ چیز مدعی کے وہ کی
تھی یا کو میراث یا امانت یا مالک میں وہی تھی اس شخص کو جو
کا جس سے تو یہ نہ ہو چاہے یا یا ذکر میراث کے اگر وہ
شہادہ دے کہ گواہی اس بات کی کہ یہ چیز مدعی کے قیضے میں
تھی تو میراث سے اور وقت دعویٰ کے وہ چیز اس کے قیضے میں
نہیں ہے تو اس شہادت سے ملک مدعی کی ثابت نہ ہوگی اس
واسطے کہ شہادت مجبور ہے کہ کوئی گواہوں سے یہ نہیں بیان کیا
کہ مدعی کے قیضے میں ہو ملک تھی اور بعد چند قسم کا ہوتا ہے
بطریق طلب اور وہ میت اور ضمان اور وصیہ اور قضا اور زکوٰۃ
اور یہ میت کے شہادت قبول ہوئی ہاں اگر مدعی طلبے کے اقراء
کو کہ یہ چیز مدعی کے قیضے میں تھی یا گواہوں نے مدعی حید کے
اس قرار پر کو قبول دینی تو شہادت ہو چاہے کی اور ملک یا
کی ثابت ہو چاہے کی اس لئے کہ جہالت مقررہ ملک نصحت
اور ان کے (اسی طرح اگر گواہوں نے یہ کہا کہ یہ چیز مدعی کے
قیضے میں ہو ملک تھی جب بھی صحیح ہو چاہے کی اور بخلاف

میں نے اس بار میں بھی صبر کیا۔ یہ بے کراہی کی گواہی کے لئے تھا۔ میری طرف سے جو کچھ ہو سکتا تھا، میں نے کیا۔

(۴۶) امام شافعی کا موقف

میرا ہر شاغی، تیرے ایک چار، ایک چار، ہوا ہے کھینچ کر
 کہو کہ شہادت پر جا رہا ہوں اور کوئی تو اس امور پر صورت
 دے سکتا ہے کہ اس کی شاہدوں میں ۔۔۔ ایک ایک کی
 شہادت ۔۔۔ ایک ہی ایک ہو جوتے ۔۔۔

(۳۲) قرعی کو دہانے کا طریقہ

نورانی دماغ کے عصبی نظام کے ذریعے یہ سب کچھ ہوشیاری کے ذریعے ہوتا ہے۔

کوئی ایسا بھڑواہی شہادت ہے جس سے کہی۔

خانہ: یہ قول جو تم کو کہتا ہے اور اسے پھانسی دیا جائے گا۔
 خدا اور اس کے رسول پر ایمان لانا، اور اللہ کے رسولوں میں سے کسی ایک پر ایمان لانا۔

(۴۳) اصل گواہوں کی عدالت کا ثبوت

گز فرمایا کہ وہاں پہنچ کر وہاں کی عداوت چلانے اور میرے قتل کے
 جوہر بے غایت نیک عقدہ نہ دے گا کہ وہاں میں سے ہر ایک نے
 دوسرے کی غدیلی کی جا سکتی ہے اور اس طرفی اور اسی کا وہاں کی
 عداوت چلانے کے لیے تو قسمی میں نے عداوت چھتیکر کر دی ہے۔

فائدہ دے یعنی انسانی اعلیٰ نوعیت کا حاصل و درجہ ہے کہ جسے
جو انسان کی ہدایت کے لئے سب سے اعلیٰ نوعیت کی
شہادتیں ہیں کہ وہ نہیں ہے نہ وہ اعلیٰ نوعیت کا ہے
اور اعلیٰ نوعیت کا ہے اس کا خلاف ہے کہ وہ اعلیٰ نوعیت کا ہے
اور اس کے خلاف ہے کہ وہ اعلیٰ نوعیت کا ہے۔

وإن اشكر لأهل الشهادة بطلب شهادته فرعه ولو شهد أن أقبل على عزة بنت
عز لمضوى ولا أخيراً لمعرفتها و جاء المدعى بأمر أنه لم يشهد بها هي أم لا فليقل له هات
شاهدك أنت عزة أعلم أن العزم من هذه المسألة أنه لا يشترط أن يعرف الفرع المتهود
عليه ما يقال للمدعى هات شهادتين يشهدان أن الذي حضرته هو متهود عليه وليس
الفرع له إذا شهد على قاتله بنت فلان لمعرفتها يكون المسند تاماً ويكون المتهود مذكور
لأنه إذا لم يذكر الجدة والأبوان يسب إلى السكينة الصغيرة لأن القدر من إلى القسبة
الخاصة ليس نسبة وليس الشهادة عند أبي حنيفة ومحمد خلافًا لابي يوسف رحمه الله
يعني فإن ذكر المتهود لا يشترط عنده فلا يشترط ما يفرض مقامه من ذكر السكينة و المجهول
وكذا الكتاب الحكيم أي إذا جاء كذب المدعى إلى القاضي ولا يعرف المتهود لا يستفيد
عليه قيل للمدعى جاب شهادتين أن هذا هو المتهود وعنه فإن قالوا فيها نصية لم يجوز حتى
يأبى إلى قهرها أي فلا هي الشهادة على شهادة الكتاب الحكيم نصية لم
محرفان هدد النسبة عامة به أعلم أن هذا في العرب أي في العرب فلا يشترط ذكر
المتهود لأنهم صهر الزنايم بل ذكر الخاصة يقوم مقام ذكر الجدة ومن أقر أنه شهد و ذكر أشهر
ولم يعرف أن شريحا كان يشهد ولا يعرفه يعني إلى ما قلناه أن كان موافقا إلى قوله أن لم يشهد

موقب شد اجتماعهم ليقول انا احضامه شاهدا زورفا حذروه و حذروه الناس وقالوا بوجه صريحا ربحه وهو قول الشافعي فان عمر صرب شهد الزوراء بعين موافقا وسخمو وجهه وقد قيل اتعا وضع المسألة في الاقرار لان شهادة الزور لا تعلم الا بالاقرار ولا تعلم بالبيئة الحق قد يعلم بشون الاقرار كما اذا شهد سموت زيد او بنى فلانا قتله ثم ظهر زيد حيا وكذا اذا شهد بترؤبة الهلال فضضه ثلثون يوما ونيس بالسماه علة ولم يروا الهلال ! مثل هذا كثير

(۲۳) فرعی شہادت باطل ہو سکتی صورتیں

۱۔ اہل جوہنی ہے شہادت فری گواہوں کی مگر اصل گواہوں نے شہادت سے انکار کیا۔

فاندہ پتا فری اصوں نے یوں کہ کہ ہم گواہیں اس عقد سے کے یا نہ نے ان کو گواہیں کیا یہ ہم نے گواہ کیا گئی شد یا ہم نے یا اصلی گواہ بخلاف یا کوئی نہ وادھ سے ہو گئے یا انہوں نے منع کر دیا فری گواہوں کو گواہی سے اور اگر ہر کسی گواہ وقت مستفاد کے چپ ہو رہے یعنی نہ انکار کیا نہ التواۃ شہادت فروغ کی قبول کی جاوے گی اور نہ زیادہ عمر دے گا ہی وہی کہ ہم کو کر اور خلد نے گواہ کیا تھا اس بات پر کہ مسرۃ زابیت عز قبیلہ مصر کی نے اقرار کیا تھا بزرگ نے یہ کیا اے خداں کے ہو کر اور خاند نے کہا تھا کہ ہم اس عورت کو بیچنا تھے جس بعد میں کے دی ایک عورت کو لایا اور اس نے کہا کہ یہ احق عورت ہے جس پر گواہی دیا اور عمر دے اس پر زیادہ عمر دے یہ کہ کہ ہم نہیں جانتے اس بات کو کہ یہ وہی عورت ہے یا اور کوئی تو مدلی کو حکم دیا کہ کو تو اس بات کے دو گواہ لاکر یہ عورت وہی فلاں عورت ہے جس کا ہم بربید زیادہ عمر دے بیان کیا ہے۔

فاندہ۔ اور اصل کتاب میں اس مسئلہ میں تفصیل کی ہے۔ اسی طرح ایک قاضی کا خط جو دوسرے قاضی کے پاس جاوے اور خط لے جائے دے گئے گواہی ملیے کو بیچنا تھے وہاں تو قاضی کو کتاب الی مدلی سے کہے کہ لا دو گواہ اس امر پر کہ یہ شخص جس کو کتاب ہے وہی مدلی علیہ ہے جس کو قاضی کا تب نے کھیا

۲۔ اگر کچھ گواہوں میں سے کوئی کہ میں نے سہی صبر کی نسبت طرف صبر سے کر دی تو یہ جو تخت ہو گا جب تک کہ اس کی نسبت خاص قریب ہو گی طرف بیان نہ کریں یا امر عرب میں ہے اور میں غم میں تو ان لوگوں نے اپنے اسباب متعلق کر دیے تو خطہ ذکر چٹیک کا کام تھا جسے ان کے انکے ذکر کرتے تھے۔

فاندہ۔ گھر کہتے ہیں اسوائے عرب اور انہوں کو جو جس شہادت نے اقرار کیا کہ میں نے شہادت دروغ دی تو اس کی تفسیر کر دی جاوے گی اور نہیں ضرور دیا جاوے گا مگر عرب اور جہنم سے اس واسطے کہ شرعاً

فاندہ۔ قاضی کو کہتے تھے عقرب کیا ان کو عربی خطاب ہے۔ جو بھوتے گواہ کو تفسیر کرنے کے لئے ضرور ضروری ہے تھے لہذا عدلیہ کی اس کو گواہ میں اس نے کتاب لایا جس۔ بیان تو اگر وہ گواہ بازاری ہو یا تھا تو اس کو اس کے بازار میں روانہ کرتے تھے ورنہ اس کی قوم کی طرف جس وقت دو لوگ جمع ہوتے تھے اور کہا بیچتے تھے کہ شرعاً نے تم کو حکم کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو وادھ ہم نے شہادہ زیادہ تو پر ہر گواہی سے اور آگاہ کر دو جو لوگوں کو اس کے حال سے کہ یہ بیچ کر رہی اور صاحبین کے کفر ایک اس کو کفر سے شرب و سرگرم ہو گی۔

فاندہ۔ اور فقہ برائے ان کی بات قاضی کی طرف مطلق ہے چاہے ہزاروں کی قرآن متعلق کا ہے بدلیل اس بات کے کہ حضرت عمر نے دیکھ کر کہ وہ کو کچھ لیں کفر سے اور بیان کیا نہ اسکا۔

فاندہ۔ روایت کہ اس کو گواہ لایا شہادت مصنف میں

کے لیے جو کہ وہ اپنی اپنی سے کرتے۔

ان کے ساتھ کچھ کچھ بھی رہے ہیں اور ان کے ساتھ
ہاں وہ اس کے ساتھ چلی گئی تھیں۔ ان کے ساتھ
تو وہی چیز تھی کہ ان کے ساتھ ہی رہیں۔

(۳) قاضی کے حکم کے بعد پھر جانا

اور یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔

ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔

(۴) کچھ عواموں کا منحرف ہو جانا

اور ایک گروہ بھی تھا اور ایک گروہ بھی تھا۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔

جو کہ ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔

ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔

ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔
ان کے ساتھ رہے ہیں اور ان کے ساتھ رہے ہیں۔

۱۰۔ و غیر خالص الاصبہ منہم ذائقہ طبعی برآئدا شہدا باطلان قبل المصلیٰ نور جہان حبیب
 نصیب البیتر اما بعد۔ لادحول فلا ان لیمہم تا کد مال دحول فلا مالک و ۱۰۔ و صلی فی العین
 القیۃ و ۱۰۔ و فی القیۃ من الذبۃ فحسب ائمۃ الشہداء و وید القل عسروا فانقص و بد نہ
 رجع یحب اللہ عہدہ و عہد الخفافۃ و رحمۃ اللہ تعالیٰ عین و عین ارجح بالرجوع
 لآلہ منہ بولہ یا شہدۃ حلل شہدۃ و شہدۃ و علفط فوہ لآلہ منہ مسالہ منہ لا لا تعن
 نہ مروج الخراج فاذا ذل لاصل مہ شہدۃ الخراج عین شہدۃ لا سلف الی فوہ ولا
 یحسن و ان قال شہدۃ و علفط فلا یسمان عہد ہی حذافہ و ہی یوسف و یحسن عہد
 محمد و ابو رجح لاصل و الخراج عہد الخراج لفظ ہذا عہد ہی حیثہ و ہی برستی لال
 القضا و وقع شہادۃ الخراج فہی عہد فوہ قصاف الحکم الیہا و عند محبت و رحمۃ اللہ تعالیٰ
 ان ما یحسن الاصل و ان عہد صبر الخراج و فوہ الخراج کذب اصحی کو علفط فیہا لیس
 نسبی و ان کذب الاصل لا یثبت بولہ الخراج و الخراج مہ مرجع عین شہادۃ فلا یلقت الی
 فوہ و صبر الخراج مہ مرجع عین شہادۃ عہد عہد ہی حیثہ حلل الیہا لان شریکیۃ
 حعب لعیادہ شہادۃ ۱۰۔ لا شہادۃ لاحتسار ای شہادۃ الخراج لویا و شہادۃ شہادۃ
 عین احتسار لویا و رجح عہد لاحتسار لویا و شہادۃ لاحتسار عہد و محبت
 و ان ف الحکم الیہ حذافہ شریکیۃ و عہد مہا لہر کی علی شہادۃ لاحتسار کما یحسن
 شامہ الیہ ۱۰۔ لا الشرف الا حذافہ ای شہادۃ حذافہ عہد علی عہد مہا لہر و شہادۃ
 امر او عین و عہد لہر عہد بالحق و رجح لہر صبر شہادۃ نسبی لایہد مہا لہر الخراج

(۸) آؤر دینی علماء کی گواہی سے ربوہ

اور اگرچہ ان کے گواہی دینی کی ہی شخص نے اپنے
 ظاہر و باطن کے لیے عہد کے لیے ان کے لیے عہد کے لیے
 نے ہووے گا ان کے لیے عہد کے لیے

فانہذا اور ان کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے

(۹) گواہی قبل سے رجوع

فانہذا اور ان کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے
 رجوع سے رجوع کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے
 و عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے
 عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے

(۱۰) عہد کے لیے عہد کے لیے گواہی سے ربوہ

فانہذا اور ان کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے
 عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے
 عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے
 عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے
 عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے عہد کے لیے

ثانی کی جانی میں سطور ہے (۱) اگر بعد حکم کے فرقی گواہوں نے رجوع کیا تو میں پر ضمان لازم آوے گا اور اگر اصلی گواہوں نے رجوع کیا، درہیکہ کہ ہم سے فرقی گواہوں کو گواہ نہیں بنایا تھا، گواہ بنایا تھا، لیکن ظہنی کی ہے تو ان پر ضمان نہ ہوگا نہ وہ ایک امام اور حنفی اور امام ابو حنیفہ کے لئے اور امام عوفی کے نزدیک ملان ہوگا اور اگر فرقی اور اصلی گواہوں نے سب نے رجوع کیا بعد حکم کے تو ضمان صرف فرقی گواہوں پر ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک مشہور علیہ کو اختیار ہے خواہ تادین اپنے نقصان کا اصلی کو ہمین سے کیوں سے بافری گواہوں سے اور اگر فرقی گواہوں نے بعد حکم کے کہا کہ اصلی گواہوں میں سے ہوں تو میں نے انہوں نے عقلی کی تھی میں شہادت میں تو اس قول کی طرف التفات نہ ہوگا مگر یہی جہ توضیحی کو عدالت گواہوں کی بناتا ہے اگر اس نے بعد حکم کے رجوع کیا یا نہ کیا ہے تو ضمان ہوگا نہ ایک امام صاحب کے من کے کہ ترک کے سبب سے شہادت شرعی اور صاحبین کے لئے ایک صاحب نہ ہوگا۔ (لیکن اگر اس نے یہ کیا کہ جس نے ترک یہ ہے یا تو امام صاحب کے نزدیک بھی ضمان نہ ہوگا)

(۱۰) احصان کے گواہوں کا رجوع کرنا

اگر چار گواہوں نے شہادت دی ایک شخص پر زانی اور وہ آدمی اسے شکستے ہوئے پر حاضر ہو کر آیا یہ بعد احصان کے گواہوں نے رجوع کیا تو وہ ضمان دیتا ہے۔ (لیکن اگر زانی کا رجوع کرے گیٹے ضمان ہوں گے دیتے کے)

(۱۱) غلام کی بشرط آزادی کے گواہوں کا رجوع

اگر دو گواہوں نے کوئی دہی اس بیعت کی کہ یہ اپنے غلام کی آزادی کو طمان امر پر عقلی کیا تھا اور وہ گواہوں نے یہ گواہی دی کہ وہ غلام امر پایا کیا اور دشمن نے حکم کر یا اس غلام کی آزادی کا بعد اس کے سب گواہوں نے رجوع کیا تو تادین ان دونوں گواہوں پر لازم آوے گا جنہوں نے یہ بیان کیا تھا کہ یہ اپنے غلام کی آزادی کو طمان امر پر عقلی کیا تھا (اور جو نکلا چکے گواہوں نے رجوع کیا تو اس میں مشابہہ اختلاف ہے۔)

کتاب التوکیل

(۱) جاز التوکیل (۲) و هو تفویض التصرف الى غيره و شرطه ان يملكه الموكل التصدير المستصوب يرجع الى التصرف و الظاهر ان المراد مطلق التصرف لان عبارة الهداية ممكنة من شرح الموكلة ان يكون الموكل معنى بملك التصرف بان يكون حراً عاقلاً بالغاً او مالهياً و ان اريد بالتصرف التصرف الذي لا مطلق التصرف يكون قوله لا فعل اي حيلة و حقه الله تعالى فان المسلم اذا وكل العبد بيع السمر بحدوده و مطلقه التوکیل و مقصده اي بفعل ان البيع مائل للملك و الشراء جالب له و يعرف العبد البير من الفاحش و يقصد العقد حتى لو تصرف ههنا لا ينافي عن الامر فصيح توکیل الحر البالغ و المأذون مثلهما و لو قال كلا متهمان لكان استحال لانه توکیل الحر البالغ مثله و المأذون و توکیل المأذون مثله و الحر البالغ و المأذون و المأذون و المأذون الذي اذنه الرلي و العبد الذي اذنه المولى و عبيد بعض و عبد المأذون و يرجع حقوق العقد الى موكلهما دونهما اي ذوو كل و الحر البالغ او المأذون صبي محجور او عبد المحجور و يرجع حقوق العقد الى موكلهما ولا يرجع اليهما

کے ذمہ بی تقسیم کرے گا یعنی اوطاف مشتری سے گریہ بیع کا
بشر سے باقیہ کرے یا بیع پر اگر مشتری ہا بیع ہے یہ بقدر
کرے کا شری پر اول صورت میں اور شری اس سے مانگی جاوے
کی دوسری صورت میں اور اس سے قصہ موت ہوگی بصورت
میب نکلے کے بیع میں اول صورت میں اور دوسری صورت
میں اگر مانگی سے بصورت میب نکلے کے دوسری صورت میں
اور قصہ موت کی جاوے گا شری کی بابت لڑائی جزی کے جو اس نے
پائی ہے جب تک وہ جزی سے کہے بقدر میں ہے اور جب اس کی
کو قصہ موت کے قریب وہ نہ کرے میب کے سبب سے ہے کہ
کے مان کے اور اگر لکھ کی خریدی ہوئی ہو یا بیع کے اور
اس کی نکلے کی خریدی ہوئی ہو یا بیع کے سبب سے ہے کہ

قارہ - یہ اور مذہب ہے اور نزدیک مائش فی
عرف اللہ کے سبب حقوق راجع ہوتے ہیں صرف مائش کے
لیکن جائز چاہئے کہ حقوق دو قسم کے ہیں اولہ اور حقوق جو
میں کے سے ثابت ہوتے ہیں دوسری پر اور ایک وہ
حقوق جو مکمل پر ثابت ہوتے ہیں دوسری کے تو مکمل قسم
کے حقوق سے بقدر مانجیہ پر مطلب کرنا شری کا مشتری

سے اور قصہ موت کرنا میب میں اور بیع کرنا شری کا بصورت
و تحقیق میں میں بیع کرنا اور کی نکلے کی صورت میں تو اس قسم
کے حقوق میں مکمل کو اختیار ہوتا ہے جس میں اس پر قبضہ ان کی
واجب نہیں یہاں تک کہ اگر وہ بازر ہے تو موکل ان افعال
پر اس کو جزی نہیں کر سکتا اس واسطے کہ وہ جو اس کے ان کا سون
میں کہ میرا کر سکتا ہے موکل ان کا سون کے لئے اور قریب
ہے کہ اسے گا جزیہ ان اس کا کتاب اعتبار میں اور اگر
و میں مراد ہے تو اختیار ان حقوق کا اس کے ورثہ کو ہوگا تو
قارہ نہ ہے یہ افعال نہ کہے تو مکمل روئے کے اسے صورت
کے موکل کو اور ادا شری کے سزا یکہ روئے کے کام کر سکتا ہے
بغیر روئے کے روئے کے ہوئے اس کے وارثوں کے مکمل
لئے اور بیع کرنا کرنا اس کے درت کا موکل کو مکمل
نہ ہوا ان اپنی طرف سے واسطے قبضہ ان حقوق کے سبب بھی
موکل کرنا ہے اور دوسری قسم کے حقوق جیسے تسلیم کرنا بیع و
طرف مشتری کے یا تسلیم کرنا شری کا طرف بیع کے ان میں
وکیل مدعی علیہ دیا جاتا ہے صرف ثانی کا تو مدعی کو ہوتا ہے کہ
ان کا سون کے لئے اس پر جزی کرنا کہ مدعی الارض

۸: و ثبت المذکب للموکل لقتلہ فلا یصل قریب و مکمل شراد فی ہذا مشتری ولو تخیل
فلا یصح ان یثبت المذکب للموکل ابتداء و عند بعض المفسرین یثبت المذکب اولاً للموکل ثم
بیتل منہ لی ماکلہ بسبب عقد بیع و ینتھما و ان لم یکن مفسر طائیل معتضی فلو کین الماسق
فعلہ التبرجیع الاول انوار کل احدان یشتری قریب من مملکہ فلیتبرجع الی بیعی عمر التبرکیل ذمہ
لو یسلک و علی التبرجیع الثانی لا یعتق ایضاً لانه یثبت للموکل ملک غیر مفسر فلا یعتق

(۸) مکمل کی خرید پر موکل کی صفت کا ثبوت
اور سب سے مکمل خرید ہے اسی وقت سے اسی
میں ملک مکمل کی ثبوت ہوتی ہے تو مکمل نے اگر اپنے قریب
محرور پر آتا تو آزاد ہوگا (اس واسطے کہ مکمل اس کا مالک)

نہیں ہوا اور بعض مفسرین کے نزدیک ثابت ہوتی ہے ملک
اولاً مکمل کے لئے بیع کرنا سے طرف موکل کے مکمل ہوتی
ہے اس لئے کہ عقد ان ہی دونوں میں جاری ہوتا ہے جس
اس طریق پر بھی آزاد ہوگا اس لئے کہ مکمل کے لئے ملک
نہیں مقرر نہ ہوتی ہے پس آزاد نہ ہوگا۔

(۹) وحقیق عقد نصفہ الیٰی ہو کلمہ کنکاح و خلع و صلح عن انکار او دم عمد و عقی علیٰ مال و کتابہ و حق و تصفی و اعارة و امداع و رهن و افراض تنطبق بالموکل لایہ فلا یطالب و کیل المذبح بالمهر ولا وکیل عرس بتسلیمها ولا بدل النخل و للمعتزلی منع التمن من موکل بایہ فاذا دفع الیہ صلح و لم یطالبہ بایہ فاما اعلم ان فی بعض هذه الامثلة نظر انی انہا یصلف الیٰی الوکیل از الموکل اما اسع والاجارة فلا تنک انہما مستثنیان عن ذکر الموکل فہما من القسم الاول و الذکاح و المخلع لا یستثنیان عنہ فہما من القسم الثانی و اما الصلح فلا فرق فیہ بین ان یتکون عن قرار او انکار فی الاضافة فان بهذا اذا ادعی ذلک علی عمرو فوکل عمرو و کمالا علی ان یصلح بالمعاذ فبقول وید صالحہ عن دعوی الدار علی عمرو بالمعاذ و یقبل الوکیل هذا الصلح بتم الصلح سواء کان عن اقرار او انکار لایہ اذا کان عن افراد یتکون کالبيع فیرجع المحقوق الیٰی الوکیل کما فی البيع فتسمیہ بقول الصلح علی الوکیل و اذا کان عن انکار فہو قضاء یمن فی حق المدعی علیہ فالوکیل ملزم مطلقا فلا یرجع الیہ المحقوق

(۹) موکل کی طرف منسوب امور کے حقوق

اور جو شرط دیتے ہیں کہ کس میں داپ ہوگی کی طرف نسبت کرتا ہے جیسے نکاح و خلع اور صلح و انکار ہے۔

فائدہ: یعنی جب مال یا یہ شرط دے کہ یہ پچھلے یا حق مال میں یا اس میں قرار ہو تو اس کا اثر ہے جیسی اسی جب سے کہیں اس کا حق طرف نسبت نہ ہوگا۔ خلاف میں کہ اس کا اثر حق مال اور نہایت اور

پیدا اور تصدیق اور عاریت و یا اور امانت و ضمانت اور اگر کوئی اور فرض دے تو ان کے حقوق بھی مختلف ہوں گے موکل سے کہ وکیل سے تو مکمل طور پر یہ نہیں طلب کہ جو دے گا اور نہ وکیل زمین کو تحویل کرے، چنانچہ اگر وہ دے گا اور نہ وکیل زمین کو تحویل کرے تو اس سے عمرو کے مال سے ایک چیز خریدی تو یہ کو اختیار ہے کہ باعوض طلب کرے، تو عمرو کے قیمت عمرو نہ دے دے اور جو سے دے تو درست ہے بلکہ وکیل اس سے طلب نہ کرے۔ (اس واسطے کہ حق حقدار کو نفی نہیں)

باب الوکالة بالبيع والشراء

الامر بشراء الطعام عن البر فی ذراهم کثیرة و علیٰ الخمر لی طلیلہ و علیٰ الدقیق فی متوسطہ و فی متخذہ الولیمة عن الخمر بکل حال هذه الوکالة ینبع ان یتکون باطلہ لان الطعام یقع علی کل ما یطعم فیکون حیثہ حاشیة فکین المتعارف فی قولہ اشتری طلعاً ان یرادہ الحطة او الدقیق او الخمر (۲) و لا یصح یسراء شیء فیحش حیثہ کالرقیق والنوب والذرة وان ین تصہ اعلم ان کل شیئین یتحد حقیقتهما و مفادہما فہما من جس و احلوان اختلفت الحقیقة و المتفاد فہما من جس فان فحش حیثہ الحسن مان لد ذکر جملة من اجناس کالرقیق فانه ینقسم الیٰی ذکر واحد و ہما فی ہی ادم جنسان لا اختلاف المتفاد تم کل

مهما قد قصد منه الجمال كذا في تركي وقد يقصد منه الخدمة كذا في الهندية وكذا الثوب والدابة فلا يصح الوفاة بغيره هـ الا بقاء وان بين الثمن (۳) الا ان ذكر نوع اضافة كالجمار والبراد ونوع هذا الجنس لا يصلح في اصطلاح الفقهاء اطلاق عليه النوع لانه نوع مالم يأتى الا به و يسمى في المصطلح نوعا اضافيا او نفس الدار والمصلحة العارضا مما يحضر صفة جنس فلا بد ان يبر لهما و محلها و صرح بغيره شيء علم جنسه لاحصاء كالثوب والقر فانهما جنس واحد لا اتحاد المقصود والمنفعة فلا احتياج الى بيان الصفة كالسمن والتمر وال

فائدہ (۱) وکیل یا مکیل کی طرف

نسبت والے امور کی پہچان

جاننا چاہئے کہ بعض مسائل میں دیکھا جائے کہ وہ منسوب ہوتی ہیں طرف مکیل یا مکیل کے لیکن بعض اور امور جو شک ہیں اس میں کہ وہ مستثنیٰ ہیں مگر نے ذکر سے اور چونکہ قسم اول میں سے ہیں اسی طرف مکیل اور مکیل کے ذکر سے مستثنیٰ نہیں تو وہ قسم دینی کہا سے ہیں لیکن صحت اور مدنی علیہ کے اقوال کی مدحت میں بواسطہ ہذا انکار کی حالت میں جو فرق نہیں سے دونوں صورتوں اختلاف میں نہیں انوں قسمیں اس کی نسبت میں ملاحظہ فرمائیے اب معنی کیا ایک کہ اگر پر تو مراد کے مکیل کیا ایک شخص واسطہ کا کہ صحیح کر لے ہے یہ عقائد ایک مدعو سے اور مزید سے ان دونوں پر صحت کی سہ نہیں لے قول کیا تو یہ صحت تمام رہ جائے کی بر ہے اور اختلاف بقا کا مقرر ہو یا مقرر اس کے لئے کہ اگر وہ مقرر ہے تو یہ صحت ملنے سے ہے تو حق اس کے واقع ہوں کے طرف انکس کے جیسے بیخ بنی تو یہ صحت کا مجموعہ نہ ہوگی پر از ازم آوے کہ اگر مراد مقرر ہے تو وہ شخص ہے مقرر حق مراد عامیہ کے معنی نہ عامیہ سے سو روید سے طرف سے اسے جس پر لکھا تو وہ مکیل غیر شخص ہے تو نہ واقع ہوں کے حق اس کی طرف اللہ اعلم بحال الاصل۔

فائدہ (۲) اقراض کے لئے دیکھ کرنا

دیکھ کر اقراض لینے پر دست نہیں بہت کر کسی سے عرض اللہ بجز ایک شخص کو دیکھ کر اس کے حق سے کہتے دورست ہے۔

باب خرید و فروخت کیسے و کس کی کرنے کے بیان میں

(۱) معلوم کے لئے تو کس

اگر ایک شخص نے حکم کیا اور نہ ہو کہ کچھ اور نام سے کر خرید و فروخت کر دیا تو وہ نام پڑا ہے جس (مثلاً وہ درم و نام و نام) تو وہ معلوم سے یہاں انوں کے ایک نام ہے ہر ملک کے طرف پر تو ہر ملک میں معلوم کا عرف یہاں نہ ہوتا ہے تو وہی مراد ہوں کے اور اگر اندر مکیل ہے جس (جیسے میں درم و نام) وہ تو مراد اس سے روٹی کا ہی اور اگر درم ہو جو متوسط ہے جس یعنی و کلیل نہ کثیر (جیسے میں درم و نام) کے بیچ میں چنانچہ چار یا پانچ روٹی تو تمام درم ہوگا۔

فائدہ کہ وہ ان مسائل کی یہ ہے کہ جب مکیل نے درم لکھ دیا ہے تو معلوم ہوا کہ عرض اس کی جیسے معلوم سے جس میں کا کچھ کمزور تا یک مدت طویل تک ہر کے دور آمدت حد تک نہ ہوگی اور روٹی مدت متوسط روٹیں سستی تو معلوم ہو اور مراد اس کی یہاں ہیں اور جب مکیل درم دینے تو معلوم ہوا کہ اس کی مراد ہے کہ مکیل لکھا جائے اور روٹی ہے اور جب مقرر ہو اور مراد ہے کہ مراد ہوگا تو فائدہ

داخل ہیں اور وہ دونوں ایک ایک شخص ہیں۔ دوسری میں
کیونکہ ہر ایک کے لئے سود اور فائدہ مختلف ہیں مثلاً غلام سے
خدمت اور بیرونی کام کا کچھ مقصود ہیں اور سودی سے دلی اور
اندرونی کام مقصود ہیں بلکہ ہر ایک میں بھی غلو میں ہر مختلف
ہیں جیسے غلام ترکہ کی حسن مقصود ہوتا ہے اور غلام بدلتی میں
خدمت اسی طرف جب بیٹی بیٹا اور جانور دونوں مجہول ہیں
انہماک فائدہ و ان چیزوں کی خرید و فروخت کے لئے دیکھ کرنا
دوست نہیں ہے اور یہ قیمت بیان نہ کر دینا ہے۔ جب تک
اس کی نوع بیان نہ کرے سوائے الامل مع زیادہ۔

(۳) نوع کی تعیین سے تو مکمل کا صحیح ہو جاتا
البتہ اگرچہ خود کی نوع بیان نہ کرے جیسے کہ بچہ یا گھر کی
قیمت اور مکمل بیان نہ کرے تو درست ہے۔
فائدہ ان اسی طرف اگر ٹھکانہ دیا یا خرید تو تو مکمل
دوست ہو جائے گی تو اگر مکمل سے تم بھی بیرون کردی تو
بخر ہے ورنہ مکمل جس طرف کا ٹھکانہ دیا یا خرید الا سے کچھ
مکمل کو بچا ہے نہ کار۔

تو مٹا ہے نہ بیان میں روٹی اور ٹیچوں کے باقی رہتے ہیں۔
نہ بھر ہو مکمل نے دولت و برکت کی اور دلی ہوئی بھال میں۔
فائدہ نہ کیونکہ لوگ اس کے بیان نہیں ہوئے ہیں
منظر کھانے کے اور یہ خرید ہے اس بات کا کہ مراد اس کی
علا سے الٹا چیز ہے جس سے مراد کارروائی ہوئے۔

(۲) مجہول شخص کی خرید کیلئے وکالت
اور تو مکمل نہیں صحیح ہے اس چیز کی خرید کے لئے جس کی
جس میں چالٹ فائدہ ہو جیسے غلام اور گھر اور بچہ اور
جانور اگرچہ قیمت اس کی بیان نہ کر دے۔

فائدہ نہ جانا چاہئے کہ وہ چیزیں انہی ہیں کہ ان کی
حقیقت اور ان سے غرض ایک ہے تو ہوا ایک شخص میں داخل
ہیں جیسے گرا گری قربانی کے حق میں اور اُمران کی حقیقت اور
غرض مختلف ہو جیسے انسان اور جانور یا غنہ غرض مختلف ہو جیسے
مراد اور عورت تو وہ چیزیں ملکہ و شجرہ و جنس سے ہیں اور
چالٹ فائدہ جس کی یہ ہے کہ وہ جس انہی ہو کہ اس کے بیچے
اور اجناس ہوں جیسے برقعہ اس میں غلام اور لوزی و دونوں

(۳) و یصح شراء من وجه كالغيد و ذكر نوعه كالنوع كحي الا لمن عين نوعا
العبد معلوم الجنس من وجه تمكن من حيث المنفعة والمعامل كانه اجناس محظوفة فان من
نوعه كالنوع كحي يصح الوکالة و كذا الا انهما و يكون النقص بحيث يعلم منه النوع (۲)
و يشراء من مدين له على و كذا العمد بالعين انشئ النقص و في غير عين ان هلك هي
بدل الوكيل هلك عليه فان لعنه امره فهو له اي امره ان يشتري بالالف لذي له على المأمور
عبداً ولم يعين العبد لما شتره نعمات في بد المأمور فيهلك عليه ولا يصير الامر الا ان يقصه
وهذا عدا من سبغة ماء على ان الوکالة لم يصح لان الدر اعم و الدنا من ان الوکالات
فيكون الشراء مقبلاً بذلك الدين فيصير تحلیک الدين من غير من عليه الدين بل انو کيل
ذلك العبر و هذا لا يصح بخلاف ما اذا كان العبد معينا فان البائع يصير حراً و كذا بعض
الدين فيصير تحلیک الدين و معنده اذا قبض المأمور يصير ملكاً للأمران العمد و

المدامیر لم یضمن قطع الوکیل بالمدین فصحت الوکالة لیكون تلازم وجوبه ماعدا من یبایع
تجیر فی امر کالات فانه اذا قبض الوکالة بها عینا کانت او دینا فیه لکنت او سقط المدین یبطل الوکالة

(۴) مجهول الوصف کی خرید کیلئے توکیل

ای طرح اگرچہ توفیقی جنس خاص معلوم ہووے اور اس کی قیمت معلوم نہ ہوے تب بھی توکیل درست ہے جیسے کہیں کیا ایک شخص کو واسطے خریدنے کا ہے یا کرنی کے سرچیداس کی سفت بیان نہ کی ہو دہلی ہووے یا سوئی یا جنس ایک جہ سے معلوم ہووے ہر دو میں ایک سے کیوں جیسے کلام جب اس کی نوع یعنی ترکی بندی یا جنس اس کا اس طرح ہے کہ اس سے نوع معلوم ہو جاوے بیان کرے تو درست ہے۔

(۵) قرضہ کے عوض چیز کی خرید کیلئے توکیل

زید کے عمرو پر ایک ہزار روپیہ آنے سے تو زید نے وکیل کیا عمرو ان بات کا کہ اس غلام لیکن تو مجھے خرید دے

اس ہزار روپیہ سے بدے میں جو میرے حق سے ادائیگی ہیں تو مجھے جو بادے سے یہ تو کیسی تو اگر وہ غلام کسی کے پاس نہیں ہوگا کے عمرو کرنے کے تلف ہائے تو میری کا۔ ل تلف ہوگا۔ اگر زید نے یہ نہ کیا عمرو سے کہ تو ایک خدمت کی عطا مجھے خرید دے۔ (یعنی غلام کو معین نہ کیا) اس ہزار کے بدے میں جو میرے حق سے ہے آپ آتے ہیں اور عمرو نے ایک غلام ترکی خرید اور اقل اس بات کے کہ زید کو وہ غلام عولے کرے عمرو کے پاس ہلاک ہو گیا تو وہ عمرو من کے مال سے ہلاک ہوگا البتہ اگر وہ غلام زید نے قبضہ کر لیا عمرو سے تو زید کا ہو جاوے گا۔

فائدہ۔ یہ مذہب امام صاحب کا ہے اور صاحبین کا اس میں اختلاف ہے لیکن دونوں کی مذکور ہے اصل میں اور ہر ایک میں۔

(۶) و مشراء نفس المدامیر من سیدہ ان قال بعض نفیس فقلان بیاع من لم یقل لفلان عقی علی المولی انی اذا قال رجل لعبد اشتری نفسک من مولاک فقلع ان قال لمولاد بعض نفیس لفلان بیاع من الامر وان لم یقل لفلان عقی علی المولی فان فیہ الموکیل بشراء من بعض ادا اشترى من عبدا یضیف انی الامر یلع عن الامر قلنا الوکیل لمدامیر متصرف من حسن امر وهو العقی علی مال و فی متن هذا یقع عن الوکیل (۷) و می شراء نفس الأمیر من سیدہ مالف دفع ان قال لسیده اشتری لنفسه فباعه عقی علیه و ان لم یقل لنفسه کان للوکیل و علیه شئہ و الالف لسیده ای اذا قال عبد لرجل اشتری نفسی من مولائی مالف و دفعی الہ فقال الوکیل اشتریہ لنفسه فباعه بکون اعتاقه علی مال وان لم یقل لنفسه کان الشراء و المالف من الوکیل فیکون الثمن علی المشتري و هذا الالف للمولی لانه کسب عبده

(۶) غلام کو خود اپنی خرید کیلئے وکیل بنانا

اگر ایک شخص نے ایک غلام سے کہا کہ تو اپنے تئیں خرید لے کر لے اپنے مولی سے اور غلام نے نہ کہہ سے کباج

تو مجھ کو میرے ہاتھ قانے کے لئے اور مولی نے عطا تو وہاں اس شخص کا وکیل ہو جاوے گا جس نے کھم کیا تھا (اس واسطے کہ غلام غیر کا وکیل اپنی ذات کے خریدنے کے لئے ہو سکتا

ہے اور جو غلام نے دیکھ سے اتاری کہا کہ کچ تو چھو کر
میرے ہاتھ اور فلا خیر نے لے لیا تھا تو آزاد ہو جاوے گا۔
(اور شخص اس کام پر لازم آوے گا)

(۷) غلام کا اپنی خرید کے لئے وکیل بنانا
اور جو ایک غلام نے ایک شخص سے کہہ کر تو چھو کر خرید
لے لیا میرے مرنے سے پہلے میں خیر کے اور خیر و غیر غلام
نے اس شخص کو لے لیا ہے تو آزاد ہو شخص مرنے سے پہلے کہے گا کہ

میں اس غلام پر خرید کے لئے خرید کرتا ہوں اور مرنے سے پہلے کہی
تو آزاد ہو جاوے گا اور غلام آزاد رہے نہ کہے گا کہ میں اس کو خرید
کے لئے خریدتا ہوں تو وہ مشتری کا غلام ہو جاوے گا اور شخص
کے واسطے اس شخص پر لازم آوے گا اور جو غلام نے اس
کو دینے سے پہلے مرنے کے ہونے کے اس واسطے کہ وہ مرنے سے پہلے
کے غلام کی ہے (تو اس کی ملک ہوگی اور مشتری مرنے کے
اور آزاد رہے پنا اپنے پاس سے دے دے گا)

(۹) فان قال اشتریت عبداً للآخر فعات و قال الامر بل لنفكك صدق الوكيل ان كان
دفع الامر النسي را الا فلازم اى امر رجلا بشراء عبد بالف فقال الوكيل فذ فعلت ومات
العبد محبوس و قال الامر اشتریت لنفكك لان كذا دفع الامر النسي فالتقول للوكيل و ان
لم يدفع فالتقول للامر و علل في النهاية لهما اذا لم يدفع الامر النسي فان الوكيل اشترى جاور
لا يملك استيفاء و فيما اذا دفع النسي فان الوكيل امين بريد الخروج عن عهدة الامانة
لقول كل واحد من المعنيين شامل للصورتين فلا يثبت به الفرق بل لابد من استيفاء لعمد الخروج
فيما اذا لم يدفع النسي على الامر و هو بكرة فالتقول للمكسر وفيما اذا دفع النسي يدفع الامر
النسي على المأمور و هو بكرة فالتقول للمكسر (۹) وله الرجوع بالنسي على الامر دفعه الى
بائعه ولا اى للوكيل بالنسراء الرجوع بالنسي على الامر اذا فعل ما امر به سواء دفع الوكيل
النسي الى بائعه او لم يدفعه جعلوا هذه المسألة مسببة على انه يخرى من الوكيل والنسي بائعه
مبادلة حكمة بصير الوكيل ما تضمنه من كلفه فله مطالبة النسي و ان لم يدفعه الى بائعه

(۸) موکل وکیل میں اختلاف

اگر خریدے ہوئے غلام کو خیر یا کہ میرے لئے خیر غلام خرید
لے بعد اس کے کہ اس نے کہا کہ میں نے کام خیر سے لئے
خرید لیا تھا، میرے پاس آ کر نہ آیا تو یہ یہ جانتا ہے کہ وہ غلام
تو نے اپنے لئے خرید لیا تھا تو اس صورت میں اگر خرید کر دوام
رہے چکا تھا تو اس پر نہ کہ اس پر قبول ہوگا اور نہ ہی نہ ہوگا۔

(۹) موکل سے شخص کی وصولی کا حق

وکیل نے جب موکل کیلئے ایک غلام خرید کر دوام

موکل سے دوام رکھنے کے لئے لے لیا ہے تو انھی تک وکیل سے باقی نہ
شخص نہ رہا ہو اور اسے اور وکیل کو چاہتا ہے کہ وہ اسے موکل کو نہ
دے گا جب تک اس سے دوام وصول نہ کرے تا کہ چنانچہ اسے
دوام باقی کو اگلی نہ دے ہوں تو اس پر وہ جیسے ملے ہوگی وکیل
سے پاس قس کے روئے رکھنے کے واسطے وصول شخص کے تو
موکل کے مال میں سے ملے ہوگی (یعنی موکل پر اس کا حق)
لازم آوے گا اور شخص اس کا ساتھ نہ ہوگا۔

(۱۱) وید جس تسبیح من امره لقصص له وان لم یبلغ ماء علی صدک من السدالة
الحکمة من ملک فی بده لیز حبسه به صدک علی الامر وهو یسقط له و بعد حمله
به سقط فانه اذا حله عن الامر یسقط الشر فیهک فی بداه کل ینک من مضبوذا علی
ان کل به احتج لید لعدای یومض بقص صدق الریح و عند محله وهو قول من
حله بقص صدق تصبیح فمادکر فی الشر من سقیم فله نفس انشاء الی هذا الحد و
عده وهو یسقط فیهان لعدای ان عده لیس له حق الحکم فی کل امر من ماله لیسقط
فلا یسقط و ان کان لیس عشرة و بالصفة حصة عشرة و غیره و حله لیس لیس
خمس و غیره عند لیس ضمن عشرة و ... کل بالعکس بعد و لم یسقط عند لیس
الحد من الموکن و کذا عند ان یوسن لیس فی الشر و قل من فیه و من الذین و
له محله یكون یسقط بالشر وهو حصة عشر و لیس یوکیل بشرای عین شر و لیس

(۱۰) وکیل کے چار چیز کی ہائے

۱۔ اگر کوئی نے اس کو کہہ کر مافی ہائے
بجول کے ان کے درویشوں کے ہائی و فتن و فتنہ
۲۔ مافی کے ... و فتنہ کے درویشوں کے ہائی و فتنہ
۳۔ اگر کوئی نے کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله
کوئی فتنہ جمع و جمعہ کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله
۴۔ اگر کوئی نے کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله
۵۔ اگر کوئی نے کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله

۱۔ اگر کوئی نے کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله
۲۔ اگر کوئی نے کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله
۳۔ اگر کوئی نے کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله
۴۔ اگر کوئی نے کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله
۵۔ اگر کوئی نے کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله

۱۔ اگر کوئی نے کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله
۲۔ اگر کوئی نے کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله
۳۔ اگر کوئی نے کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله
۴۔ اگر کوئی نے کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله
۵۔ اگر کوئی نے کوئی ساری زمین و دارالامار و مافی و محله

والاھ ملک المومل ان علی ای قال اشتریت مالمع مطلق من غیر ان یغیرہ بالفخر
ملک المومل لکن ہوی الشراء فلا یمکن ان یكون نلامہ (۱۳) و یطل الموملہ والیسیم
معاذلة المومل دون امرہ صورۃ المسئہ ان یوکل رجلا من یسری لہ کبر برعقد المسئہ
کس المسئہ المومل یسیر الکبر بعقد المسئہ لان هذا لا یجوز و المومل یسیر طعاما فی ذمتہ
علی ان یكون التصریر معروفا ولا یضر نہ فی السیر و المعامعیر معاذلة المومل لان العائد هو المومل

(۱) وکیل کی طرف سے مومل کی خلاف ورزی (۱۲) غیر معین چیز کی خرید کے وکیل کی

خرید کردہ چیز کی ملکیت

اور انہی کی طرف سے خرید کر کے غیر معین چیز کی ملکیت
میں سے اس کی خرید کر کے وکیل کی ملکیت کی گئی ہے۔ علی الاصل
مومل کے لئے صرف اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
مومل کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

(۱۳) بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل

خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل
خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل
خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل
خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل
خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل
خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل
خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل

خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل
خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل
خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل
خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل
خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل
خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل
خرید کر کے بیع مسلم اور بیع صرف کے لئے وکیل

و ان قال فان منعه من المومل فباعتدہ منکرا لا امرای انکرم المشتري ان زید امرہ بالمعراج احدہ زید
لان قوله منعه المومل فباعتدہ منکرا لان هذا اشبع النما یکن لزید اذا امرہ زید بہ فلا یصدق فی
منکراہ امرہ فان صدقہ لا یجوز حیرا انی ان صدق زید المشتري ان سلمہ الی زید یکن بیعا بالمعاجی
انظر ان المشتري او مدبرہ و اما فان حیرا ان المشتري ان سلمہ الی زید یکن بیعا بالمعاجی
والسلیب عنہ و حیرا اشبع بکفۃ للمعاجی وان لم یوجد فقد التمن و ان وکل بشرای من لحم

بذره فبشرى بثلثين بدرهم تصانح من بدرهم لوم من كنه من نصف درهم هذا عند ابن حنبل
وعندهما بلزمه صواب منوه لان الموكل امره بصرف الدرهم الى النعمه بصرف وزاده حيرانه
وله انه امره بشراء من لا يتناول الزيادة وانما فعله تصانح من منوه حرمه او لشري لعمد لا يباح من
بدرهم بل بثلثين بثلثين وانما لموكل لان الامر امره بشراء لعمه بشرى من منه بدرهم لا باطل له

(۱۴) وکیل کا خریدنے کے بعد وکالت

سے انکار

المرشدي في غرضه وقت باع من يركب ان يبيع فيه
يجزى به وانما يبيعه في ان يركب ان يبيع فيه
مشتري في ان يركب ان يبيع فيه ان يركب ان يبيع فيه
غرضه في ان يركب ان يبيع فيه ان يركب ان يبيع فيه
ان يركب ان يبيع فيه ان يركب ان يبيع فيه
ان يركب ان يبيع فيه ان يركب ان يبيع فيه
ان يركب ان يبيع فيه ان يركب ان يبيع فيه

قیمت میں مختلف ہو جانا

(۱۵) موکل کے بتاتے ہوئے وزن اور

وزن سے امر و قلم کیا کہ یہ ہر کوشت ایک روپیہ کا
و اسے خریدنے کی روپیہ ہر کوشت ایک روپیہ کا
خرید تو ماہرہ حبس کے کوشت ایک روپیہ کا
ہو گا اور وہ میں نے ایک روپیہ بکلی کوشت لینا ہے
فقہی امام کے قول ہے

۱۶ فان امره بشراء عشرين ملاذكر النعم فبشرى احدتهما او شراهما بالثمن
ولم يتبعهما سواء فبشرى احدتهما بنصفه او بالثلث صحيح وبالاكثر لا الا اذا اشترى الاخر بباقي
الثلثين فله الخصومة اي اذا امر بشراء عشرين فعين بعض فان لم يذكر النعم فبشرى احدتهما ببيع
عن الاموال ان الموكل مطلق رفته لا يفتي الجمع بينهما وان سمي نصفهما فان قال اشترى هذين
العشرين بالثلث فبشرى سواء فبشرى احدتهما بالنصف او بالثلث صحيح عن الامر وان فبشرى
ما اكثر من النعم لا يبيع عن الامر بل يبيع عن الموكل الا اذا اشترى الاخر بباقي النعم
فله الخصومة لان المقصود حصول العبد بالثلث وعليهما ان يشتري احدهما بالثلث
من النصف مما بينهما فان بقي من النعم ما يشتري به الاخر يبيع عن الامر

(۱۶) دو عین ملاموں کی خرید کیلئے وکیل بنانا

اگر وکیل سے ہے کہ کلانے دو عین عین پر۔
خرید اور قیمت نہ بیان کرے پس وکیل ایک نام ان دونوں
میں سے ان کے لئے خریدے تو صحیح ہے اور اگر ان دونوں کو

بذره و بثلثين بدرهم تصانح من بدرهم لوم من كنه من نصف درهم هذا عند ابن حنبل
وعندهما بلزمه صواب منوه لان الموكل امره بصرف الدرهم الى النعمه بصرف وزاده حيرانه
وله انه امره بشراء من لا يتناول الزيادة وانما فعله تصانح من منوه حرمه او لشري لعمد لا يباح من
بدرهم بل بثلثين بثلثين وانما لموكل لان الامر امره بشراء لعمه بشرى من منه بدرهم لا باطل له

لایا جودے گا اگر یہ بائع وکیل ہی کی تصدیق کرے ہر اگر
دونوں طرف کر لیں مگر عظام و کسلی ہی پر نہ لے گا اور جیسے فقہاء
یہ کہتے ہیں کہ اگر بائع نے تصدیق کی تو وکیل کی تو اس صورت
میں دونوں سے طرف لایا جودے گا بلکہ قول وکیل کا قسم سے
معتمد ہو جاوے گا لیکن ظاہر یہ ہے کہ دونوں سے طرف لیا
جاوے گا اور یہی قول ہے امام ابی منصور مازنی کا۔

قائدہ: عطا دی میں ہے کہ عدم مخالف کبیح کہا ہے قاضی
خاں نے نہاداً للفقہ ابی جعفر یعنی فقید بڑھنکر کی متابعت
سے تو صحیح میں اختلاف ہے آجی اس صورت میں قاضی کو
مناسب ہے کہ مشورتن کی راہ سے یعنی مخالف پر عمل کرے ہر اگر
اکلا کرے کا قسم پر وکیل کی تو ابھی درست ہے اللہ اعلم۔

ناکدہ۔ یعنی اور جہاں جہاں تصدیق کر قبول اس کا مستحکم
ہو گا مرد اس سے یہ ہے کہ بلا خلاف مستحکم ہو گا در حکم میں ہے
کہ اسے نہ کہا ان دھکال اور غلامیہ نے در میں صغاً
لعدد بالشریعہ یعنی نصف شرح و تہ کی کتاب سے لیکن جزم
کیا دینی نے کہ یہ تحریف ہے اور مخالف ہے محض وکیل کے اور
مواہب میں ہے کہ طرف سے مستحکم ہو گا کاشی۔

(۱۸) غلام کی قیمت میں وکیل و وکیل کا اختلاف
اگر ذی بے نعم کیا مرد کو ایک غلام میں خریدنے کا جہتی
پر کیا کہ یہ غلام خرید کر ہر شخص اس کا بیان نہ کیا جب مرد نے اس
کو خرید اور کہا کہ میں نے اس کو بزر واپہ میں خریدا ہے اور
زیر ست کہا کہ میں تو نے بائع کو خریدیا ہے تو دونوں سے طرف

فصل (۱۹) لا یصح بیع الوکیل وشرأه من ثر دھادته له هذا عند ابی حنیفہ و عندہما
یحوزان کان بمثل القیمۃ الامن عبیدہ او مکاتبہ (۲۰) و صح بیع الوکیل بعاقل او کثر
والعرصۃ والنسبۃ هنا عند ابی حنیفہ و عندہما لا یصح الایما بتغایب الناس فیہ ولا یصح
الایمالدراہم والدنانیر لان المطلق ینصرف الی الافتعارف والعمراء بالنسبۃ المبیع بالنسب
المعول و عندہما یقید باجل متعارف و بیع نصف ما کل بیعہ هذا عند ابی حنیفہ و عندہما
لا یحوز الا ان ینسج الیائی قبل ان ینتصما لتلا یلزم ضرر الشریکۃ (۲۱) و اخذہ و هنا
یکفیل بالنسب فلا یضمن ان ینسج فی بلد او نومی ما علی الکفیل الضمور ضاع بوجع الی
الرهن و صورة النوی ان یرفع الحدادۃ الی قاضی یروی مواء الاصل بنفس الکفالة کما
هو مذهب مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فحکم بہراء الاصل ثم مات الکفیل فلیس

نزدیک اور صاحبان کے نزدیک درست ہے اگر قیمت بازاری
سے زیادہ ہو کرے مگر اپنے غلام ہر کتاب سے درست نہیں۔

(۲۰) وکیل کیلئے بیع کی صورتیں

اور صحیح ہے وکیل کی بیع تمام اور جہتی قیمت سے اور جہتی
میں اسباب کے اور احوال اور وکیل اسباب میں سے آوے گی
بیع اور ان سب مسائل میں صاحبین کا اختلاف ہے۔

فصل: وہ لوگ جن سے وکیل خرید و
فروخت نہیں کر سکتا (۱۹) وہ آدمی جس
سے وکیل کا بیع وشرأه ممنوع ہے
مجھ نہیں ہے وکیل کو بیع وشرأه کرنا بیعہ شخص سے کہ جس
کے واسطے کو بیعہ اس کی متبوا نہیں ہوتی ہے امام صاحب کے

میں جب اصل میں لیتے وقت خاصاں دیکھیں کہ کچھ لکھ کر
زیر قریب کی ضمانت کا اقرار کرے گا تو اس ضمانت میں اس

مال کا یا قرضہ کے بدلے میں کہ صرف اس کے کہنے سے اس
دوسرے اور اس کی وکالت کی ضرورت کی ضرورت۔

(۶) وان كان مودعاً لم يورثه بل دفعها اليه اي ان كان مصدق الوكيل مودعاً عالم يورثه بل دفع الوديعة اليه
منعني ان كان لان نصيبه فمرا على الغير بحال الدين فان الدين يقتضي باعثها والمحل ملك
المدينون (۷) ولو قال تركها لمودع ميراثي و صدقه المودع لم ير بل دفع اليه اي ادعى ان المودع
فات و تركه نو دفع ميراثي و صدقه المودع ميراثي بل دفع اليه (۸) ولو ادعى كسراً منه لم يورث
بل دفع الوديعة اليه ادعى انه اشترى من المودع و صدقه المودع لم يورث بل دفع الوديعة اليه المصطفى
لان المصطفى يورث ميراثك الغرر وانما اهل للملك لانه حتى لا يصدق في دعوى البيع على ذلك
الحال بحال مسألة الارث لانها انما على مودع المودع لكان هذا اطفالاً عنى انه ملك الوارث

(۶) امانت پر قبضہ کی وکالت کا دعویٰ

اور اگر ایک شخص نے آکر کہا کہ میں نے یہ کی طرف سے
اس کی امانت پر قبضہ کر کے رکھ لی ہیں اور مودع جی جس
نے اس کی وکالت ہے اس نے اس شخص کی وکالت کی ضرورت
کی تو سورج کو امانت دار کو دینے کا حکم نہ ہوگا۔

(۷) امانت کے وارث ہونے کا دعویٰ

اور اگر کوئی یوں کہے کہ ایک امانت مرثیہ اور اس کا

وارث میں ہوں اور وارث میرے لئے میراث چھوڑ کر
کیا اور ضرورت کر کے اس کی وکالت میں کے پاس امانت
پر قبضہ کی تو حکم نہ ہوگا کہ امانت اس شخص کے سپرد کرے

(۸) امانت کو خرید لینے کا دعویٰ اور

اور اگر کوئی نے کہا سورج سے کہ میں نے امانت کو خرید
لیا ہے۔ تب امانت سے اور سورج نے اس کی ضرورت کی تو
اس کو حکم نہ ہوگا۔

(۹) ومن وكل بقضي مان و ادعى العزم شخص وانه دفع اليه واستخلف وانه على قضا
لا لو كبل عنى العلم بقضي المؤكل الدين اى جزء الوكيل بقضي الدين من المدينون فادعى
المدينون ان الدين قد قضى و لا يثبت له يورثه بل دفع اليه الوكيل فاذا حصر الدائن وانكر
القض يستخلف ولا يستخلف الوكيل بانك ما تعلم من المودع قد قضى الدين لان الوكيل
تابع له اقول ان ادعى المدينون انك تعلم ان المؤكل قضى الدين وانكر الوكيل فادعى العلم بقضي
ان يستخلف لانه ادعى امر الوفاية الوكيل يلزمه ولم يبق له حطب الدين فاذا انكره يستخلف

(۹) عہد یوں کا وکیل

میر نے مرثیہ کو وکیل کیا ہے دین قبول کرنے کے
لئے کہ جب مرثیہ نے دین زبردستی طلب کیے کہ مرثیہ
نے اس کے جواب میں یہ کہ مرثیہ یہ دین قبول نہ کرے

اور اگر کوئی میں دعوت کے پاس تو کہہ کہ ہوگا کہ وہ دین مرثیہ
کو ادا کرے تو جب مرثیہ مرثیہ سے اور انکار کرے دین
میں پانچنے کا تو اس سے مرثیہ کے لیے اور وکیل کو حکم نہ
دلائی جائے گی اس بات پر کہ میں نہیں جانتا کہ وکیل یہ اس
دین کو حاصل پا چکا ہے۔

۱۰۱) ولایزال فی کل حب فی حب المستری نو قال الذبح حی هو مد وکل المستری وحلا
یر ذبیح بالحب وغاب المستری فإذ ذلک الی الذبح الباقی راضی المستری بالحب فإذ ذلک
لا یرد بالحب فی حب المستری انه لم یرض بالحب والتوفی فی هذه المسألة ومقالة الذبح
ان الذبک ممکن فی مسأله الذبح باسترداد الفسخ الذکیل اذا طهر الخطأ عند ذکون رب
الذبح و هذا غیر ممکن لان الفسخ یصح الذبح یصح و ان طهر الخطأ عند ذی حیفه لان
الفسخ بعد طهر الخطأ عند ذی لا یستحق المستری بعد ذکون و اما عندها فذلک لا یجب ان
یرد حب کما فی مسأله الذبح لان الذبک ممکن عند طهر الخطأ و قد قبل الاصح
عند سی يوسف ان یؤخر الذبح فی الفصل الی ان یستحق الذبح و من دفع فی امر عشرة
سقطها عنی هذه فاعق عقیبه عشرة نه فی ذیل هذا استحسن فی فی الفاس یفسر فقیر
بالتوفی ما هو یتمک و احب الاستحسن ان الذکیل لا یطاق الذکیل بالفسخ و الحکم فی ما ذکرنا

توفی فی ذیل ما یتمک و احب الاستحسن

(۱۱) وکیس کامبیکل کیسے اپنا شمن صرف کرنا

کامبیکل کے شمن کرنا دو روپے کی کسی کو دو روپے
پر مہی روپے کے شمن کرنا دو روپے کے شمن کرنا دو روپے
کے شمن کرنا دو روپے کے شمن کرنا دو روپے کے شمن کرنا
بعضوں نے کہا ہے کہ یہ شمن کرنا دو روپے کے شمن کرنا
مروے دو روپے کے شمن کرنا دو روپے کے شمن کرنا
مروے دو روپے کے شمن کرنا دو روپے کے شمن کرنا
کے شمن کرنا دو روپے کے شمن کرنا دو روپے کے شمن کرنا
مبیکل کے شمن کرنا دو روپے کے شمن کرنا دو روپے کے شمن کرنا

(۱۰) حبیب کے حب پر بائع سے خسارت کا ذکیل

کامبیکل کے حب پر بائع سے خسارت کا ذکیل
کامبیکل کے حب پر بائع سے خسارت کا ذکیل
کامبیکل کے حب پر بائع سے خسارت کا ذکیل
کامبیکل کے حب پر بائع سے خسارت کا ذکیل
کامبیکل کے حب پر بائع سے خسارت کا ذکیل
کامبیکل کے حب پر بائع سے خسارت کا ذکیل
کامبیکل کے حب پر بائع سے خسارت کا ذکیل
کامبیکل کے حب پر بائع سے خسارت کا ذکیل

باب عزل الذکیل

۱۰۲) الذبح کل عول و کعبه و وقف علیہ ۲۰ و نطل التوکل فی سوت احدهما و جوبه مطلقا
البحون المطلق سهر عبد ابی يوسف و عبد الله تعالی و عبد الله اکثر من یو و نیفہ راضی محمد
رحمہ الله حول قدره و احب هو لحافه نظام الحرب من فدا کما یفسر مو کعبه مکانیا و حصه
مذکور و الفرائق الشریکین فی احد الشریکین و کل ذلک فی الشرک فی حال الشرک
ذکر لایستحق التوکل و ان لم یعلو به و کعبه و ذی و کل المکتب و الذبح و احد الشریکین و

بصرف الموکل فیما وکل به سواء لم یبق محلاً للتصرف کما اذا وکلہ مالا عاقلاً فاعتق ابو یحیی
محلاً کما لو وکلہ بکساح امراته فکسحها الموکل ولو بانها لم یکن للوکیل ان یزوجها لعمو کل

باب: وکیل کے معزول کرنے کے بیان
میں وکیل کو معزول کرنے کی شرط

(۱) موکل کو چھٹکارے کہ جب چاہے وکیل کو معزول کر
دے۔ وکالت سے نہیں شرعاً معزولی کی ہے کہ وکیل کو اس کا
علم ہو چاہے۔

فائدہ: تو جب تک وکیل کو طرہ پر عزل کا حاصل نہ
ہوے یعنی اس کو ایک شخص عادل یا دوست و رفاہ غرض عزل کی
شدہ تو جتنے تصرفات اس کے کرے گا موکل پر لازم
ہوں گے جہاں۔

(۲) وہ صورتیں جن میں وکالت

خود بخود باطل ہو جاتی ہے

اور باطل ہو جاتی ہے وکالت۔ وکیل یا موکل کے مر جانے
سے یا جہاں مطلق اور وہ ساری ہر ممکن رہتا ہے۔

فائدہ: دراصل ہر دو شخص کے زوا کیا آپ میں ہر دو
ذاتوں یا وکیل یا موکل کو تو وکالت اس کی باطل ہو جاتا ہے مگر
اور ایک روایت میں ایک دن رات ان سے متعلق ہے اور دو

جو تم میں ذکر کیا تو لکھ کر دے اور اسی میں احتیاط ہے کہ نہ
تا اس یقین اور بخار میں ہے کہ نہ فی ایک سینے کی مقدار ہے ہے
اور اسی کو صحیح کیا ہے یعنی اور باطلی نے۔

پلا یہ مردہ بخار واد واد واد میں پہلے جانے سے اور اگر
موکل مکاتبت تھا اور وادائے ضرورتات سے جائز نہ کیا اور
شریکوں نے مل کر ایک شخص کو وکیل کیا تھا اور وہ تو ان شریک
جدا ہو گئے و جدا ہونے، وکیل کیا تھا پھر وکیل نے اس کو
منع کر دیا قصرت سے تو ان سب سرورق میں بھی وکالت
وکیل کی باطل ہو جائے گی اگر وکیل کو ان حالتوں کی خبر نہ ہو
اگر موکل نے جس کام کے لئے وکیل کو وکیل کیا تھا وہ کام آپ
کر دیا تب بھی وکالت باطل ہوگی جیسے وکیل کیا اپنے غلام
آزاد کرنے کے لئے پھر وکیل نے اس کو آزاد کر دیا اور وکیل نے
ان کو ایک عورت سے نکاح کر دینے کا پھر وکیل نے خود اس
سے نکاح کر لیا اور جب بھی کر دیا اس کو تو بھی وکیل کو یہ نہیں
چھٹکارا کہ پھر اس کا نکاح موکل سے نہ ہو۔

فائدہ: اس واسطے کہ عادت وکیل کی پوری ہو چکی ہوتی ہے اور
وکیل نے اس سے نکاح کر لیا اور نکاح کر کے اسے جدا بھی کر دیا تو
اب اس کو چھٹکارا ہے کہ موکل سے نکاح کا شروع ہے جہاں۔

کتاب الدعوی

(۱) ہی اخبار، حق له علی عبود (۲) والمعدی من لا یجبر علی الخصومة (۳) والمعدی علیہ من
یجبر لہا المدعی کان المدعی علی هذا التفسیر هو المتخیر بحق له علی غیره فلو قال المدعی
من لا یجبر علی الخصومة تفسیر اخر ذکره بعض المشائخ واذ فی المدعی من بالتمس بخلاف
مظاهر وهو الامر بالحدود والمدعی علیہ من تمسک بالمظاهر کالعدم الاصلی لکن الاعتدال فی هذا
للمعنی دون التقلد حتی فی المودع لا ادعی وناویدعة فیو مدع فی الظاهر لکن فی المعنی منکر للمعنی

(۱) دعویٰ کی تعریف

دعویٰ کہتے ہیں غزوئے کسما کسما حق کے اپنے لئے لہجہ پر نامزد۔ اس تعریف پر بہت سے اعتراضات ہوتے ہیں۔ بلکہ تعریف جامع مانا ہوئے جو صاحب اعتراض نے بیان کی کہ دعویٰ ایک قول مقبول ہے نزدیک قاضی کے قصد کرنا جاتا ہے اس سے مطلب ایک حق کا غیر ہے۔ دفع کرنا محکم کا پناہ دہانت۔ تو اس میں دعویٰ اس تعرض داخل ہو گیا صورت کی کیا یوں ہے کہ مدعی قاضی سے یہ کہے کہ انا تعرض ہے کہ نہ کرنا ہے مجھ سے۔ تاہن اور میں چاہتا ہوں کہ وہ حق کیسے تعرض ہو تو قاضی اس دعویٰ کو سن سکتا ہے اور مع کرے کہ قاضی مدعی ملکہ کو اس تعرض مدعی سے، حق قیاد بہ تک مدعی ملکہ کے پاس کوئی بحث نہ ہوگی باز رہے کہ تعرض سے بھر یہاں پائے گا کوئی بحث تعرض کرے کہ خلاف دعویٰ تعلق نزاع کے کہ وہ مسوئیتیں صورت میں کی چلائے ہے کہ ایک شخص آدمے قاضی پاس اور بچے کو غم کو تو کہنے کو اس بات کا کہ اگر کوئی دعویٰ رکھتا ہے نہ کہ وہ لہجہ تو کہے اس کو اور نہ درود کو ان کے سے مدعی کہ وہ مجھے سب دعاوی سے تو قاضی مدعی کو خبر نہ کہ کا واسطے دعویٰ کرنے کے کہ کہ کہ دعویٰ حق اس کا ہے چھلاوی۔

(۲) مدعی کی تعریف

مدعی وہ ہے کہ اگر خصوصیت کو نہ کہ نہ کہ تو اس پر جیت کر میں۔ مدعی غیروہ ہے کہ جو نہ کیا ہوا کے خصوصیت پر اور موافق تفسیر دعویٰ کے مدعی کی تفسیر یوں چاہئے کہ مدعی اور ہے نہ خرمہ جتا ہے اپنے حق کی غیر پر تو یہ تفسیر دوسری تفسیر ہے نہ کہ یہ اس کو بعض مشاغل سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مدعی وہ ہے جو اس کے کرتا ہے ساتھ اس امر نے جو

غیر ظاہر ہے کہ وہ ایک امر حادث ہے۔

فائدہ یہ کہ دعویٰ کتابت کے بعد کی ایک شکا حالانکہ وہ شے اس کے قبضے میں نہیں ہے بلکہ قبضے میں مدعی ملکہ کے ہے اور یہ اختلاف ظاہر ہے کہ شکا مالک کے قبضے میں نہ ہوا۔

(۳) مدعی علیہ کی تعریف

اور مدعی علیہ وہ ہے جو محکم کہ کتاب ساتھ اس امر کے کہ وہ ظاہر ہے یعنی عدم اصلیت کا۔

فائدہ یہ کہ دعویٰ ملکہ کے قبضے میں ہے جس کے قبضے میں ہے اور مدعی علیہ بھی نہیں ہے

تاہن لیکن اعتبار شناخت مدعی اور مدعی علیہ میں ضمنی کا ہے نہ ظاہر کہ یہاں تک کہ اگر صورت نے دعویٰ کو درود و جیت کا طرف موضوع کے تو وہ ظاہر میں مدعی ہے لیکن حقیقت میں مدعی مدعی ہے کیونکہ انکار کرتا ہے جتان کا۔

فائدہ یہ کہ دعویٰ موضوع کی جس نے پاس امانت تھی راود و جیت نے دعویٰ سے یہ ہے کہ اس پر تارا دان مارا امانت کا لازم نہ آوے تو ظاہر میں اگر یہ ملکہ معصوم ہو رہا ہے کہ راود و جیت کا مدعی موضوع ہے اور موضوع مدعی علیہ ہے لیکن یہاں چونکہ حقیقت اور ضمنی کا اعتبار ہے اور حقیقت میں منکر عدالت کا موضوع ہے تو مدعی علیہ قرار دیا گیا ہے۔ جسے نہ منکر عدالت مدعی علیہ کہتے ہیں تو قول اسی کو فقہ سے مستحضر اور فائدہ ہے۔

دعویٰ کی صحت کی شرائط

اور دعویٰ کی صحت کے لئے شرائط ہیں۔

فائدہ یہ کہ دعویٰ یہ ہے کہ بہت کرنا حق کی طرف اپنے اور اصل دعویٰ کوئی ہو نہ یا اپنے منحل کی طرف نہ

عید کو طلب نہ کرے اور بعضوں نے کہا ہے کہ صرف ایسا
چاہے مادی سنا ہے دعویٰ کے حق ہونے پر مرد علف
کرے تو طلب کرے مادی طلبہ اور نہ اس کو اپنی مجلس سے
نکل دے بھلائی کہا بعض نے اور سنا ہے نہ اس میں
تأخیر کا یہ جان ہے کہ جب ان کے پاس دعویٰ مجلس آکر
دعویٰ کرتا ہے تو وہ طلب کر دیتے ہیں مادی طلبہ کو بغیر اس بات
کے کہ اعتقاد کریں مادی سے نیکیت میں کے دعویٰ کی اور
تیسرے کیوں محض دعویٰ ان کے خدا سے وہ یہ غفلت ہے
ان قوانین کی یا بھلی ہے ان مسائل سے انھی۔

لکھتے ہو اور ان دعویٰ وہ شخص جو مرد مائل نیز ہو اگرچہ کسی
بازار سے ہونے چاہئے ہو گا اور مرد دعویٰ یہ ہیں کہ
بعض فقہاء اور دعویٰ میں ہر مرد سے اس واسطے کہ قضا علی
الغائب نہیں ہو سکتی اور آیا مادی علیہ کہ حاضر کرنا ہی وقت
چاہئے جب مادی دعویٰ کرنے تو جواب ان کا یہ ہے کہ اگر
مادی طلبہ شہر میں ہوں یا قریبی دور کا ہے مکان سے مجلس
تعمین آکر بجز مدت کو اپنے مکان میں روٹسکا ہے تو مجرد
دعویٰ طلب کرنے مادی علیہ ہو اور اگر اس سے زیادہ دور
ہو اے تو اب تک مادی سے جرحوت نہ لے ہونے مادی

(۳) وہی نصیح مذکور شری علم حسہ و قلہ ہذا فی دعوی الدین (۵) لافی دعوی العین
فان العین ان كانت حاضرة تكفي الاشارة بان هذا ملك لي وان كانت غائبة يجب ان يصحبها
ويزكو حجة وانما في يدائمه عی علیہ هذا بخصم مدعوی الاعیان وهي الموقوفی بربہ بغیر حق
فان الشیء قد يكون فی يد غیر المصانک بحق کائن فی يد الموقوف والمبيع فی ماله لا
جل التبع القول هذه القلة بشتمال المختار ايضا فلا درى ما وجد بخصم الموقوف بهذا الحكم

یہاں مجلس و قدر کا کافی ہے یا ان صنف کی بگو مانتے ہیں۔

(۵) شہی معین کے دعویٰ کی شرط

اور جو دعویٰ کسی شے محض کا ہوے تو اگر وہ شے حاضر
ہو اس کی شرط نہ ہو اگر نہ ہو کہ یہ جاری ملک ہے اور
اگر نہ ہو سوے تو اس کا مدعی بیان کرنا اور اس کی قیمت
ذکر کرنا ضروری ہے دوسرے یہ کہ اگر دعویٰ شے محض کا ہوے تو
مادی کو چاہی کہ ضرور ہے کہ وہ شے مادی علیہ کے قبضے میں
ہے اور جو دے شے متعلق ہے تو نقد مادی بھی کہے۔
نہ کہ وہ مادی کی بد اس مصلیٰ کی کہ بھی شے ہوتی
ہے یا یہ ملک کے پاس سبب حق کے جسے شے ہر بیان کر سکی
پاس یا نکالنا یا پاس ہونے جس کے کہ مادی ان پاس۔

(۳) دعویٰ دین کی شرط

ایک یہ کہ جس چیز کا دعویٰ ہو اس کی جان اور قدر بیان
کرنے اور یہ شرط دعویٰ دین میں ہے۔
نہ کہ وہ شخص بھی اس کی شرط کہ شے مادی در اہم ہیں یا
دائیرہ کیوں ہیں یا جان اور قدر نقد اس کی کہ سو درہم
ہیں یا سو روپے یا سو کھجور یا چاند ہیں اور اس کا بیان وقت
بھی ضروری ہے کہ وہ در اہم کیے ہیں یا مادی کہا تھا ان کے
جس وقت اس شخص کی طرح کے در اہم یا دائیرہ چلے ہوں تو
جان و صنف یعنی ظاہر اہم سے در اہم کا میں دعویٰ کرتا ہوں
ضروری ہے اور اگر شہر میں ایک ہی طرح کے در اہم چھ ہوں تو

(۶) وحی القفار لایثبت البید لایحجۃ او علم القاصیہ کفی فی الہدایۃ نہ لایثبت البید فی انظار الایانیۃ : او علم القاصیۃ هو الصحیح ذہبا تہیمة الموصیۃ اذا انفقار عمدۃ فی مدعوہما بحلاف المنقول فان البید فیہ مشاہدۃ فیہیمة الموصیۃ ان المدعی والمُدعی علیہ یؤانہ علی ان یقول المدعی عنہ ان الدار فی یدی والحال انہ فی یدہ لست فیغیب المدعی لہ و معکم القاصیۃ مانہا ملک المدعی و اما قال فی الہدایۃ من الصحیح لان عمد بعض الصنائع یکنی تصدیق المدعی عنہ انہا فی یدہ ولا محتاج الی افادۃ اسہ لہ ان کان فی یدہ و ان یزید لک والمدعی بالحدیث انہ نہ ملکیتہ بالید او ترووی البیادیکولہ وان لم یکن فی یدہ و تقرینک لایکون للمدعی ولایۃ الاخذ من ذی البید وان اقم المدعی البیۃ لان البیۃ قامت علی غیر خصہ فعملہ نہ اذا اقر البید بالبید فان لظہور ما یلحق الاذی البید و لایلتحق الی غیرہ تہیمة الموصیۃ مدلولۃ علی ان ہیمة الموصیۃ ان کانت ناسخہ ہمد فلی عسرة افادۃ البیۃ فایۃ ایضا فی الدار اذا کانت فی یدہ علی مدلولہ اصح المدعی ودو المدعی ان دالید لا یقول انہا ملانۃ فی یدہ حذر بقیۃ المدعی البیۃ سدر انہا فی یدہ ذی البید نہ بقیۃ بیدہ عنہ انہ ملک المدعی فیقصر القاضی ویاسہ المدعی القفار فان حصل عدلہ فقہرہ فی یدہ لست و غرایہ اثرانہ فی یدہ لایبیر الذات محکومۃ علیہ و کما ان ظہر ان یدہ ذی البید مد اعاد لایہ حصومہ

(۶) دعویٰ عقار کی شرط

ادعویٰ عقار میں اہم شرط ہے یہ استقامت و بقا
عقار عقار میں کہتے ہیں زمین مکان وغیرہ اور اس میں نہ
مٹی طبع کا ثابت نہ ہو نہ کوئی تباہی و فاسد نہ ہو نہ
نہ ہو نہ کوئی آگ نہ ہو نہ کسی مایہ یا مٹی کا نہ ہو نہ
اس بات پر کہ اس میں کوئی مایہ یا مٹی نہ ہو نہ کوئی
نہ کا ثابت نہ ہو نہ کوئی مایہ یا مٹی نہ ہو نہ کوئی
نہ یا کوئی مایہ یا مٹی نہ ہو نہ کوئی مایہ یا مٹی نہ ہو نہ کوئی

تعمد میں نہ ہو نہ کوئی مایہ یا مٹی نہ ہو نہ کوئی
تعمد میں کہتے ہیں کہ کوئی مایہ یا مٹی نہ ہو نہ کوئی
تعمد میں کہتے ہیں کہ کوئی مایہ یا مٹی نہ ہو نہ کوئی
تعمد میں کہتے ہیں کہ کوئی مایہ یا مٹی نہ ہو نہ کوئی
تعمد میں کہتے ہیں کہ کوئی مایہ یا مٹی نہ ہو نہ کوئی
تعمد میں کہتے ہیں کہ کوئی مایہ یا مٹی نہ ہو نہ کوئی
تعمد میں کہتے ہیں کہ کوئی مایہ یا مٹی نہ ہو نہ کوئی
تعمد میں کہتے ہیں کہ کوئی مایہ یا مٹی نہ ہو نہ کوئی

دعا و السطیۃ ید عطف علی قولہ و انہ فی ید المدعی عید و مستردہ ان یکن لیسر لہ المدعی والمضاد والمعاذ و ذکر فیہ من تعدد ۸ و الحدود الاربعۃ او اثنان فی العقار و امعاء امحاجہا و منہبہ الی الحد ذکر الحدود بشرط فی دعویٰ نادرۃ الی حدیۃ و ان کانت مشہورۃ و عیدہ لایسیر ط اذ کانت مشہورۃ نہ ذکر الحدود اثنان کما عیدہا و امعاء

يقول الله تعالى ذكره بعد ما بينا في هذه السورة وتحتها أربع حقه مستغيبه عن الله التي
المجاهدون في حجة لاني كان رجلا مضطربا وكنتي اذكرهم عند ذبي دعوى الامم انا في دعوى
الندبي ولا يدعي انكر محسن القدر كعمود ذكر في الحديث انه الاكل ورسا كالتذهب والمغضه
الاندر بذكر اعطاه الله حلالا في وان يذكره على نحو محال في نصيب اني ايضا في القريب

(۷) ٹی مدنی کی خطاب

[illegible]

مذکورہ بالا تمام باتوں پر غور کرنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ ان تمام باتوں میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب ایک ہی بات پر دلالت کرتا ہے کہ اگرچہ یہ باتیں مختلف ہیں مگر ان کے اندر ایک ہی حقیقت چھپی ہوئی ہے۔ یہ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی زندگی کا مقصد صرف دنیاوی کامیابیوں کا حصول نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد اللہ کی رضا و مرضی کا حصول ہے۔ اس لیے انسان کو اپنی زندگی میں اللہ کی رضا و مرضی کا حصول کو اپنا مقصد بنانا چاہیے۔

وہ مظلوموں کے لئے نہیں انہوں نے اپنے آپ کو بے جا فخر پر چڑھ کر اپنی غلطی کے سبب جوئی کے مہم میں جہنم کی آگ میں جلا کر ڈال دیا۔

مختلف الجنس، انوع الشماركا وٹوكي

[illegible]

(A) عتق کرنے والوں میں حصہ ہو گا یا ان

مقامات کی طرف سے جو حیران کن باتیں سامنے آئی ہیں ان کے بارے میں
 ایسے ایسے حقائق بھی سامنے آئے ہیں جن سے ان لوگوں کے بارے میں
 انکسپیکشن کے افسران کے لیے حیران کن باتیں سامنے آئی ہیں۔

یہاں سے ان کا بیج نکالنا شروع کیا۔ وہ اس وقت تک بیج نکالتے رہے جب تک کہ ان کے بیجوں میں سے کوئی ایک بچہ نہ پیدا ہو گیا۔

خصوصیات میں سے ہے۔ یہاں کہ انہ الامتقن یا یحسن مع
 مقام میں عہد کا دورے اور مراد حضرت سید علیہ السلام
 کی شاہد سے تہات معبود یعنی دوسروں کی یا ایک مرد مردہ
 مردوں کی مراد ہی مخرج سے یحسین سے یحسین معبود
 یعنی یحسین مدنی علیہ جنہ ہے کہ یحسین سے یحسین شاہد کی مراد
 وہ ہے جو شاہد و حکم پر کو انکا شہاد کے کیونکہ وہ شہاد و غایہ
 یحسین سے ہے تاہم یہ عمل اس حدیث پر مبنی ہے کہ وہ شہاد
 منفہ صاحب یحسین معبود ہوتا یحسین میں اور یہ مدنی کا طبع ہے
 اس حدیث کے مترادف یا دل ہونے پر۔ شرط یہ کہ استدلال
 امام شافعی اور امام مالک کا ہے اثبات مستحقین کے خلاف سے تمام
 نہیں ہوتا کیونکہ مذہب اکثر شہادت ہے مدنی پر ہدگوں
 مدنی میں اگرچہ مدنی نے ایک کو مدعی میں نہ کیا ہو اور یہ
 خلاف ہے اس حدیث کے عملی اثرات کیونکہ اس مسئلے کے
 ثبات کی یہ دلیل نہیں بلکہ وہ اس کی راہ نقلی کے اس مخرج سے
 کوئی سنی مذہب وہاں علم نے مدنی معبود پر جانب حق یعنی
 مدنی کے تو جواب اس کا یہ ہے کہ قطع نظر اس سے کہ حدیث
 یحسین ایک نقل و نقل ہے اور یہ ہے کہ مخالف ہے کہ یہاں ہی
 اتنا یحسین معبود کا ہو کہ اس کی اتنا ہی یہ ضعیف ہے
 شریعت کی اس کی سب حدیث کے فلک عشرہ کمالہ
 هذا یعنی محقق المقام ویسا ذکرنا کتابا لاوی
 لاہام استدلال یحسین امام مالک کے خود میں تھا کہ یحسین

لوف کہتے ہیں کہ یحسین معبود اس کا واسطہ ہے یحسین یحسین
 انہ تعالیٰ کے مدنی کو یحسین و جلیس الایۃ حضرت میں
 وہاں یہ ہے کہ آپا یحسین یحسین کہتے ہیں کہ ایک شخص سے مدعی
 کیا ایک شخص پر مال کا یا نہیں حلف یا جہاد مدعی سے ہے
 اگر حلف کرتا ہے یا نہیں تو جانتے اس سے یحسین اور یحسین
 کرتا ہے تو جہاد ہوتا ہے میں صاحب حق کو تو یہ یہ وہم ہے
 کہ یحسین ہے اختلاف اس میں کسی کا لوگوں میں سے وہ یہ کہ
 غرض میں انہوں میں سے تو اس دلیل سے خلاف ہے اس کو اور کسی
 کتاب کے مدنی پر یا اس کے کو تو جب اس کو قرار کرتے تو
 ضرور ہے کہ قرار ہے یحسین معبود کا کہ یہ نہیں ہے یہ کتاب
 ہذا میں بھی یہ نہ ہو جس کہ یہ استدلال یحسین ہے امام
 مالک سے کیونکہ ثبوت صرف مدنی حلیہ کا تھا وہ حدیث متروکہ
 مشہور ہے تو یہ ہے بلکہ اس پر انکار ہے یحسین کہ تو یہ کہ
 اس کی دلیل سے انکار ہے اور یہ ہے صواب ہے اور اس پر
 ان کی اس امر اشقی سے صرف مدنی میں مع حلف مدنی اور اس پر
 نکول مدنی حلیہ سے تو اس کو نقلی کہا اور جمع علیہ الامام
 قرار دیا خلاف واقعہ مخرج مسلم ہے یا نہ ہو تو کہ یحسین مع
 اس پر کہ یحسین کانے میں وہاں کہتے ہیں کہ ہم مدنی جہاد سے
 کہ مدنی پر تو لازم ہے ان دونوں امور میں یحسین اور یہ
 نہیں ہے اور شاید کہ یہ کہتے ہیں اس عبارت کا مطلب یہاں
 ہونے نہ ہو کہ یحسین میں شافعی اور وہ امام ہوا

۱۴) ولا یحلف فی نکاح و رجعة و فی فی ایلا و ایلا و ذوق و نسب و ولا، اعلم ان فی
 هذه الصور لا یستحلف عند ای حنیفة و عندہما یستحلف و صورتها ادعی الرجل النکاح
 وانکرت المرأة او بالعکس او ادعی الرجل بعد الطلاق و انشاء العدة الرجعة فی العدة
 وانکرت المرأة او بالعکس او ادعی الرجل بعد انقضاء مدة الإہلاء اللی فی المدء و انکرت
 المرأة او بالعکس او ادعی الرجل علی رجل محبوس النکاح انہ انہ او عده و انکرت
 المسجونون او بالعکس او اختصالی و لا العدة او ولاء العوالاة علی هذه الرجعة او ادعی

یحلف بأن یلزم الصلح ولا ینیت العمل بحه ابی حنیفہ لان الصلح ینت الذکون لا اهل و فی النسب اذا ادعی صلحا نکرت و عنده ای یحلف فی دعوی النسب اذا ادعی الصلحی فلا ینت الذکون المال لا النصب عند ابی حنیفہ و غیره کالمسجر فی اللقیط و الصباغ المرجوع فی الیة

(۱۱) غلاق و مہر وغیرہ کے
دعویٰ میں شوہر کا انکار

ای طرح غلاق کو قسم دلائی جائے گی کہ اگر عورت نے
دعویٰ کیا اس کے غلاق دینے کا قیل افس نے اس سے کہ
طلاق میں بائنا قسم کی ہوتی ہے نہ از سر مکمل کر کے طلاق
لائے عورت کو نہ و مہر عورت کے نصف مہر ای حرم
ان کا تھا جب عورت اسی کہ مہر نام غنقا اور انکار کرے
شوہر قسمی جائے گی اس سے اور ان کو مل کرے گا تو اس سے
پہلے از مہر نکاح و عورت اس پر حلال نہ ہوتی نکاح سے پہلے نام
از حیض کے ای طرح نسب میں آپ علی نسب کے کسی
حق کو دعویٰ کرے جیسے میراث یا غنقا کا اور سو ان دعویٰ کا
حجر بقیا اور شیخ رجوع کو یہ میں از احکامات کا ای قیل کا
نسب ملک سے وہ میں رجوع نہ کر سکے شوہر ای مذکر
جس سے حلق یا حد کے ترک اس کرے گا تو دعویٰ حد سے
چھوڑے گا نہ نسب نہ تہنہ و مناسبت

(۱۲) حد اور عدالت میں بھی قسم نہیں لی جائیگی
اگر کسی قسمی چاہے کہ حد اور عدالت میں

نہ ہو۔ جیسے حد زنا اور حد قتل میں صورت حدی نہ
ہے لایک شخص نے دعویٰ کیا کہ سرے پر کو قتلے کو تہمت
دلائی کہ قتل کی اور تہمیر حد زنا سے کہ میں نے انکار کیا
تو اس پر قسم نہ آئے کسی پر حد اور صورت طاعت کی یہ ہے کہ
مہر سے دعویٰ کیا نہ ہو پر کو قتلے شہادت عورت لگائی تھی زنا
کی تو تہمیر عدالت سے کہ مرد نے انکار کیا تو اس پر قسم نہ
لائی جائے نہ حدی ای علی

(۱۲) چوری سے مقررے قسم

اور چور نے اگر تہمیر سے نکالتی تو اس سے قسمی
جائے اس سے کہ تو اس سے نکول یا حدت اس کا مال کا
ا یا حدت کا نام نہ کرے کہ نہ کہنے کہ گول ایسی نہیں ہے کسی
شے نہ ہے تو اس سے لازم ہوگا نہ حد۔

(۱۸) رکفا منکر القود ای یحلف اجماعا لانه حق العباد فان نکحل فی النفس حس حیث یفر
او یحلف و فیما دونها یفتن فان الاطراف مسرنة الاموال یجری فیها المدل بحلاف المدس
هذا عند ابی حنیفہ و عنهما یلزم الارض فی المنس و مادونها فان المکول القرار فیہ شبهة فلا
ینت به القصاص بل یلزم المال (۱۹) فان قال لی بیہ حاضرة ای فی العصر حتی اوفان لاسیة
لی او شہودی عید، یحلف ولا نکحل و طالب حلف الحصة لا یحلف و یکنل مدفہ لثمة اہل
قاری ای لازمہ ہی ان اس الحصة عن اعطاء الذکون لازمہ المدعی لثمة اہل لم تعف ضلے
القسمیر المنصوب لی لازمہ قولہ والغریب فلو معلن الحکم اس لازم المدعی الغریب

مقدّم ما یكون المدعی سلك فی المحكمة ولا یكفر الا الی اخر المجلس ای ان احواله
التکلیل لا یوحّد الا الی اخر مجلس الحكم فان اتی البینه فیها والایحلفه ان شاء او یبدعه

(۱۸) اخصاص کے منکر سے صرف

اسی طرح جو عنصر جو قصاص کا تو اس سے عطف لیا
جو ہے گا اور ما تو اگر قبول کرے گا قصاص بالنفس میں
(قصاص بالنفس یہ کہ مقتول کے بدلے میں اس کا قاتل یا سب
ہوے اور قصاص بالطرف یہ کہ مدعی علیہ نے کسی نے
خونچ یا پادیاں کاٹ ڈالے اور مدعی اس کا عوض چاہتا ہے کہ
مدعی میں سے لگے گی یا نہ پاؤں کاٹنے چاہیں یا تو قیہ کیا جودے
کا مدعی علیہ یہاں تک کہ اگر آکرے یا صرف کرے اور اگر
قول کرے کہ تو قصاص بالطرف میں تو صرف اس کے
قول سے اس سے قصاص لیا جادے گا نزدیک ام صاحبہ
کے اور صاحبین کے نزدیک قصاص بالنفس میں مجرّم قبول
انت ما ہو سکتی نقل ہے اور اسی طرح قصاص بالطرف میں
آتش لے گا (اور فتویٰ مام۔ لکھنؤی پر ہے)

(۱۹) مدعی کے گواہوں کی حاضری تک

مدعی علیہ سے ضمانت لینا

مدعی نے کہا میرے گواہ حاضر ہیں (مدعی شہر میں یہاں
تک کہ اگر مدعی کہے گا کہ میرے پاس گواہ نہیں ہیں یا میرے شہر
غائب ہیں تو مدعی علیہ سے قسم لی جادے گی اور ضمانت نہ لی
جادے گی اور مجرّم طلب کی مدعی علیہ سے تو مدعی علیہ سے قسم نہ
لی جادے گی بلکہ اس سے حاضر نہ ہونے کی جو سبکی عین رو کی۔
قائدہ۔ لیکن شرط ہے کہ حاضر عناصر مستعد اور مستحضر
ہوے اور اس پر خوف بھٹ جائے گا نہ ہوے اگرچہ مدعی
علیہ حسب اختیار ہو اور اس سے حقیقت۔

ہا تو اگر مدعی علیہ ضمانت داخل نہ کرے تو خود مدعی یا
ایشان کا مدعی علیہ کے ساتھ وہ مدت ضمانت تک یعنی تین
روز تک تاکہ مدعی علیہ غائب نہ ہو جادے یہ صورت یہ ہے
کہ مدعی علیہ مقیم ہو اس شہر کا اور اگر مسافر ہو تو اس سے حاضر
ضمانت دلتے درخواست پچھری تک لے چاہے وہی اور اگر
ضمانت نہ دے گا تو ان مدت تک مدعی کو حکم اس کے ساتھ
رہنے کا ہوگا جس اگر مدعی مدعت مقدمہ میں گواہ لایا تو بہتر
اور نہ قاضی اس سے طلب لے لے یا اس کو مجبور ہوے۔

فوائد

قائدہ (۱) غیر قاضی کے ہاں قسم

اگر مدعی اور مدعی علیہ نے اتفاق کر لیا اس امر پر کہ
مدعی علیہ قاضی کے سامنے اور کسی قہر کما سے اور یہی اللہ سے ہو
جادے تو باطل ہے اس واسطے کہ قسم قاضی کا حق ہے طلب
مدعی تو اختیار نہیں قسم کا اور انکار قسم کا غیر قاضی کے پاس مدعی
علیہ نے اگر کہا کہ مدعی سے طلب لیا جادے اس پر کہ وہ اپنے
دعویٰ میں سچا ہے یا گواہ اس کے سچے ہیں تو قاضی اس کی
اور نہ قسم پر لحاظ کرے۔

قائدہ (۲) قضاء کے طریقے

مخالف قضائے تین ہیں ایک اقوام مدعی علیہ دوسرے
ہر ان مدعی تیسرے قبول مدعی علیہ تو قاضی کو چاہے کہ اگر
مدعی کے یہاں گواہ تین ہوں اور وہ طلب کرے قسم کو مدعی علیہ
سے کہے واسطے قسم کرنے کے اگر وہ قسم کھالوے تو بہتر ہے
اور اگر قبول کرے تو اس پر مال کا حکم کرے نہ یہ کہ کُل مدعی

فائدہ (۴) مدنی علیہ مدیون کے
موقف کا ثبوت

[illegible]

فائدہ (۵) زوجیت کے منکر

ورثہ کے موقف کی حیثیت

جس وقت کے نزدیک توبہ کا پانچواں انگ انکار یا معنی ہے کیا کرنا
 ہمارے سرٹ کی ہے کبھی توبہ سے کبھی بعد اس کے توبہ ہے گواہ کا کرنا
 کئے لایق اور ہر پاپ و گنہ گار سے توبہ کے لئے یہ گواہ ہے سرٹ کے اس کے
 مطابق یہ تھا اس سے ابراہیم کا باخبر ہے کہ یہ قول اور ان کا مسرور
 ہو گا کہ وہ اس کے سرٹ کا کلام سے قول اہل کے لئے اور خدا

طبع کے خلاف یا کھول کر رہنے کے اس طریقہ کیسے کر دے کہ
 اسکی طبیعت سے طلب کیا جاوے اور اگر کوئی قوتِ غلبہ اس سے
 دل دلائی جاوے گا جیسا کہ اس زمانہ کے قاضی کرتے ہیں
 اور یہ اس پر باجھل ہے ان سے یہ مختلف قوتیں امر کو یاد رکھنا
 چاہئے قاضی نے اسے اپنی طبیعت نے انکار کیا قسم سے اور
 قاضی نے اس پر قبول سے علم کر دیا بلکہ بعد اس کے دلی
 علی مستعد ہوا عقب پر قویاب کہ جو باعث اس کی تیر ہوئی اور
 تھوڑے چلے پر پائی رہے گیا اگر دلی سے بعد قسم کے گواہ
 قائم کے کوئی پہلے کہ چھوڑ کر میرے پاس کوادھیں ہیں یا
 بعد قضا یا قبول کے تو قبول کے عزم میں ہے۔

فائدہ (۳) وکیل، وصی

اور صغیر کے باپ کا حلف لینا

دیکھیں اور بھی اور ستوں اور معجز کا باپ۔ دینی طلبہ سے
 عطف سے ملنے میں نوبہ اور عطف نہیں کرتے کیا اب اپنے نفس
 پر آدمی سے قسم لے جانی ہے بطور قطع اور ہمیں نے بھی جس
 طرح ہوئی کہتا ہے اس طرح نہیں ہے اور غیر سے ظلم پر بطور
 کے کہ ہم نہیں جانتا اس بات کو بھی کسی شخص نے دعویٰ کیا
 جو یقیناً بائبل کا وارث پر پڑھ چکا تھا جس کی بیعت ہوئے کہ
 جانتا تھا کہ اللہ نے اس کی میراث ہونے کا اقرار کیا تھا
 جس کی مدنی حلیہ کی کی میراث ہونے پر کہ لایا تو مدنی عاید بھی
 وارث سے ہم نے قسم کی جو دے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ جتنی تیری
 ہے یا تو میں آتا تھا میراث پر

(٢٠) والحلف بالله (٢١) لا باطلا في الاعتراف فان الح الح الخصم قبل صح بهما في زمانه اى
حاضر للتصريح ان حلفه بالخلاف والبيان (٢٢) وبلف بصفته نحو بالله الطالب الغائب المترك
اسمك الحق الذي لا يموت بعد وبحولك (٢٣) لا بالزمان وانما كان عبداً غلاماً وعبد الشافعي
رحمه الله تعالى يقنط بالزمان كعبد صلالة العصر يوم الجمعة والشافعي كالتسعد المجمع عد

العنبر (۲۳) ویحلف الیہودی باللہ الذی انزل التورۃ علی موسیٰ علیہ السلام والنصرانی باللہ الذی انزل الانجیل علی عیسیٰ علیہ السلام والمجوسی باللہ الذی خلق النار والوہشی باللہ

(۲۰) قسم صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی لی جاسکتی
قسم کی جادے اللہ جل شانہ کے نام پاک سے نہ کسی اور
کے نام سے۔

فائدہ: تو اگر قسم کھاوے گا قرآن یا مال یا غیر یا
ول اللہ یا شہید کے نام سے یا کہ جس کی خواہش پر احکام قسم کے
موجب نہ ہوں گے بلکہ اگر اللہ جل شانہ کا سامنے اور بزرگ سمجھ
کر قسم نہ لے گا تو مشرک ہو جاوے گا اور اگر قسم کھاوے اللہ
کے نام سے یا کسی اور اس کے نام سے اسے جبر کہتے ہیں
رضی اور جبرۃ ردۃ والجلال یا اس کی ایسی صفت سے جس سے قسم
کمال جانی ہے جیسے حرمت اور حال ہو کر یا اور صفت اور
قدت تو یہ قسم صحیح ہوگی شائی، ولایت کی بھارتی اور مسلم نے
ان میں سے کسی کو پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کلمہ نے
بیگ اللہ تو کلمہ کو سمجھتا ہے اس بات سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے
بچوں کی ساتھ لیکن قسم جس سے قسم کھائے والا بدو چاہئے کہ قسم
کھاوے خدا کی یا چپ رہے اور روایت کی بھارتی دسم لے
اور جبرۃ سے کہ جس نے اپنے ملک میں کھ قسم ہے لات اور
حزنی کی تو چاہئے کہ کلمہ تو میں پڑھے یعنی لا الہ الا اللہ کما شئت
عبداً الحق نے شرح مشکوٰۃ میں کہ اگر قسم غیر خدا کی یعنی جبراً تنظیم
قسم ہے تو اس سے کافر نہیں ہوتا لیکن ہتھیار چاہئے کہ کلمہ
صورت کفر کی ہے اور اگر قسم فیہ خدا کی جبراً تنظیم ہے تو اس
چیز کی تنظیم کلمہ خدا کے جانتا ہے تو یہ کلمہ ہے اور اور وہ ہے
واجب ہے کہ جو کہ اس سے کلمہ خیر یا سہار کرے روایت کی
اور ذکر کرنے اور برہنہ سے کہ قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کلمہ
سننے سے قسم کھاؤ تم اپنے باپ دادا اور اپنے، ولی کی اور جنوں کی

اور قسم کھاؤ تم خدا کی کر جب سچے ہو اور روایت کی بھارتی نے
جس نے کہ قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے
قسم کھائی سوا خدا کے، راستی کی تو اس نے شرک کیا۔

(۲۱) طلاق اور عتاق پر قسم نہیں ہوتی

اور قسم نہ ہوتی طلاق اور عتاق سے (یعنی نہ عدلی کہے
کہ عدلی علیہ سے ہیں قسم کی جادے کہ عدلی کا دعویٰ چلا
ہوے تو سمجھ کر جبراً پر طلاق سے یا عیر انکلا آزاد ہے تو اس
اور خواست عدلی پر کہ کلمہ نہ ہوگا کیونکہ قسم طلاق یا عتاق سے
دعا حرام ہے کدانی مال کی اور قرض ضعیف رہے کہ اگر نہارے
زمانے میں عدلی طلاق اور عتاق کرے تو قاضی کو جائز ہے کہ
عدلی علیہ طلاق اور عتاق پر قسم لہوے۔

فائدہ: یعنی قاضی کو ایسی قسم لینا درست ہے اور یہ قول
مردود ہے چھند و جود اول یہ کہ صف ولا تا طلاق اور عتاق کا حرام
ہے تو اگر چھند الحان اور زاری نے قاضی کو اس کی تعمیل کیسے
درست ہوگی اسی کو اختیار کیا ہے صاحب در عقد اور فقہانے
مستخرج نے دوسرے یہ کہ عقد تخلیف اس میں طلاق نہیں ہوتا
اس واسطے کہ اگر عدلی علیہ نے انکار کیا ایسی قسم سے یعنی طلاق
اور عتاق کی قسم سے تو اس کے کفر کے اس پر عمل و زمرہ نہ کر
جائز ہے کہ تو یہ تخلیف ہے فائدہ سمجھ کر لیکن بعض فقہانے یہ کہا
ہے کہ جس شخص نے جائز رکھا ہے اس تخلیف کو تو وہ جائز ہے
اس بات کا بھی کہ بصورت کفر عدلی علیہ مال اس پر لازم آیا
ہو دے گا۔ در عقد اور شامی نے نقل کیا اور انکار سے کہ کلمہ
فائدہ اس قسم کا یہ ظہر ہوتا ہے کہ عدلی علیہ جامل ہوتا ہے۔
بات کا کفر کفر اس قسم سے مستحب نہیں تو وہ وقت طلب صرف قسم

دوسرے قسم سب پر جیسے قسم خدا کی میں نے چاہی میں نے طلاق
نکاح میں میں نے غصب نہیں کیا میں نے نکاح نہیں کیا۔

فانکذا میں نے دیکھ کر یہ اسباب مرقن ہو جاتے ہیں
اس طرح پر کہ ایک چیز کو پھر بھارت لیا گیا تو اگر کسی نے طلاق
اور دوسرے سب پر تو اس کو ضرر ہوگا جو جو جوت ہونے کے
یہ مذہب مرقن کا ہے اور یہ اسباب کے نزدیک سب
صورتوں میں قسم سب پر دلی باہ سے لئی مگر جب مدعی علیہ
قاضی سے نکاح کے کو اسے قاضی نے منصف قرار دیا تو سب
پر اس واسطے کہ آدی نہیں جانتا ہے پھر اقرار کر لیتا ہے یا

طلاق دینا ہے پھر نکاح کر لیتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے
کہ مدعی علیہ کے نکاح اور نکاح میں نے اقرار دیا مگر وہ سب کا
تو اس پر منصف دیا جاوے گا اور اگر مکرر حکم کا تو حاصل
پر منصف دیا جاوے گا اور یہاں پر کچھ دانا یہ کہہ سکتا ہے کہ
لائی یہ سب کے نزدیک منصف ہو سب پر اگر مدعی علیہ کا یہ
قاضی سے کہے اس واسطے کہ نکاح اور نکاح یہ بات ہے لڑائی
ہوئی ہوگی پھر بھارت لیا گیا تو مدعی اقرار میں مدعی علیہ کو
مدعی کا یہ پتہ تو مدعی علیہ پر تو وہ لازم ہیں حال کے اور
اگر عاجز ہو تو مدعی پر قسم ہے کہ انی الاصل۔

(۲۶) الا اذا ترك النظر للمدعي يحلف عليه السب كدعوى انتفعة بالبحار و ففقه

المستوفى والمصمم لا يراد ان يحلف على الحاصل الا ان يلزم من الحلف على الحاصل
ترك النظر للمدعي فح يحلف على السب كدعوى انتفعة بالبحار فانه يمكن ان
يحلف على الحاصل انه لا يجب الانتفعة بناءً عنى مطلب المدعى فان الانتفعة لا تنبت
بالبحار عنده فيحلف المسترى على السب بالله ما شربته هذه النار وكذا اذا ادعت
انتفعة بالطلاق البائن كالمخلع مثلا فانه لا يجب انتفعة عند الشافعى و نجس عنده فان
حلف بالله ما نجس عليك انتفعة فربما يحلف على مذهب الشافعى فيحلف على
السب بالله ما خلعتك طلاقا مانا (۲۷) وكذا على سب لا يرتفع كعقد مسلم يدعى عتقه
فان المولى يحلف بالله ما اعتقه فانه لا ضرورة لئى الحلف على الحاصل لان السب
لا يمكن ان ينفعه فان العبد المسلم اذا اعتق لا يعتق (۲۸) وفي الامه والعهد الكافر عنى
الحاصل لان السب قد يرتفع بهما اما فى الامه ليازرده والحقاق الى دار الحرب ثم
السيرة واما فى العهد الكافر فيقتصر العهد والحقاق الى دار الحرب ثم السيرة (۲۹)
ويحلف على العلم من ورت شبا فادعاه اخرو على التات ان رهب له او انتراه التات
القطع فالمرحوب له والمسترى يحلفان بالله ليس هذا ملكك فعند الملك
مقطوع به بخلاف الوارت فانه يحلف بالله لا اعلم انه ملك لك فانه ينفع العلم
بالمملك و عند الملك ليس مقضو عا به فى كلامه (۳۰) وصح فداء الحلف والصالح

مدد ولا یحلف بعدہی اذا توجه الحلف بمثل اعطیت هذه العشر دھما، من الحلف و لدل الآخر
وقال المدعی صاحب المدعوئی الحلف علی کذا قول الآخر صح و سقط حق الحلف.

(۲۶) مدعی علیہ سے سبب پر قسم لینا

مگر جس صورت میں جہاں پر مدعی کا مدعا ہو اسے تو باقی
حق سبب پر اور گامیے نقد کا مدعی سبب پر مانگی کے اور نقد
نقد و طاق باقی کا سبب مدعی میں ان چیزوں کا قائل نہ ہو۔
فائدہ: مثلاً مدعی یہ ثابتی ہو اور اس کے نزدیک نہ
ہو یا یہ نقد ہے نہ نقد طاق، مگر کوئی نقد تو یہاں اگر مدعی
علیہ سے قسم لی جائے تو قسم پر مبنی ہرے اور یہ نقد واجب
نہیں یا نقد واجب نہیں تو مدعی علیہ سچا ہوگا اور مدعی کا ضرر لازم
آوے گا اس واسطے مدعی علیہ کو ان قسم میں سے کئے کہ مدعی قسم
لینے سے یہ گھر نہیں خریدے اور میں نے اس کو طاق باقی نہیں
دیا مدعی کا اصل۔

(۲۷) سبب غیر مرتفع پر قسم

یہ صورت قسم لی جاوے تو اس سبب پر جو مرتفع نہیں ہو
نکاحیہ تمام سہراں حق کا کوئی کرے سولی پر۔
فائدہ: تو سولی تو وہ قسم ہو جس کے کہ قسم خدا کی
میں نے اس کو نہیں آزاد کیا کہ وہ اس کے حاصل پر عطف لینے
کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ جب کاروائی یہاں نہیں ہو سکتی
اس واسطے کہ مدار مسئلہ جس جب آزاد ہوگی تو بھر غلام اور نہیں
سکتا نہ فی الحال۔

(۲۸) کا فر غلام و لونڈی کے مدعی علیہ کی قسم

اولیٰ مدعی اور غلام کا فر میں اگر مدعی اس پر مدعاں حق

کے سولی پر یا قسمیں جو سولی حاصل پر۔

فائدہ: اس واسطے کہ جب کا فر غلام پہاں ہو سکتا ہے
نہیں لونڈی میں تو اس طرح قسم تو ہو جائے اور اگر خوب
شیں ملیں تو یہ چھوڑ دینا آوے اور جس غلام کا تو اس
صورت پر کہ قید ہو کر آوے اور اگر خوب سے ملی جاوے مگر
نقد ہو کر آوے کہ مدعی اس میں۔

(۲۹) وارث سے قسم

اور جو شخص کسی چیز کا وارث ہو اسے چھ سوٹ سے
اور اگر شخص مدعی ہو اس چیز کا تو وارث سے قسم علم پر لی
چاہے تو یعنی اس طرح کہ کچھ معلوم نہیں کہ یہ شے جبری
ملک ہے اور اگر کسی شخص کو کوئی چیز میرے خرید سے آئی تو وہ
بلا قطع ملک کرے۔ (اسی طرح اگر وارث مدعی ہو کسی چیز کا
اور اسے پہچانے۔)

(۳۰) قسم کے عوض کچھ دینا

اور قسم کے بدلے میں مدعی کو دینا اور صلہ کر لینا چھ
مال پر عوض قسم کے بھیجے تو مدعی جب اقرار کرے کہ کچھ کو
بہرہ قسم کا یا بدلہ مع قسم سے بخانی کچھ تو اب مدعی بہرہ قسم نہ دی
جائے گی بلکہ حق تلف ساندہ ہو جاوے گا۔

فائدہ: مدعی سے قسم پائی مدعی طبع سے وہ اس نے کہہ
کر کچھ کو قسم دے گا یا ایک بار اگر تھیں قاضی یا جی کے
مستے ہوئی ہو اور مدعی اس پر کوہ مانا ہو تو مدعی علیہ کا قول
تجربہ نہ کا اور مدعی اس سے عطف سے سکتا ہے۔

باب التحالف

۱۔ اولاً اختلاف فی عدم التمسک أو التمسک حکمہ نسبی ہے ان ہر فرد مکلف بحسب اربابہ ورجوعہ لیس
ان کما لا اختلاف فی غیر التمسک والتمسک ان کما لا اختلاف فی غیر التمسک (۲) ان اختلاف
فیہم کیا اختلاف الیس بعد عبدالحید الواحد بالیس وفلان یحسبون ذلیل بعد العیس بنکاف
تجددہ الذلیع فی التمسک وحقہ التمسک فی السبع اونی ذلیع عجز ارضی کن ذلیعہ مدعہ لاخر
والاختلف فیہم ذلیع عجز اونی غیر الصور اختلف ان کما کان اختلاف فی التمسک أو التمسک
فیہم فان کان لاختلاف فی التمسک ففان لم یتمتعہ اما ان ترجعی بالیس الیس ایزدہ لیس
والاختلف السبع وان کان لاختلاف فی السبع ففان لم یتمتعہ اما ان ترجعی بالیس الیس ایزدہ لیس
فمجان السبع وان کان لاختلاف فی کل مہمہ بذلیع مدعہ یحسب علی کل بشر الاخر
نظامہ والاختلاف وحکمہ التمسک ولا فی حصر اختلف لایہ بظاہر لولا بالیس وکذا لیس
اذا سئل لایہ التمسک ورجوعہ السبع ورجوعہ السبع بالیس ورجوعہ السبع بالیس
بایہما مدعہ و یحسب علی حلی ہی مازادہ الاحوال لاحتیاج الی ایات بالیہ ورجوعہ السبع

دو شخصوں کے باہم قسم کھانے کے بیون میں

(۱) شمن کے اختلاف پر قسم

اب ہاکی اور شمنی نے اختلاف کیا ہے ان میں
یہ ہے کہ اگر وہ بے عداوت اور شمنی نے ہر وہ
میں میں اسکی شمنی کا حق و عداوت اور ہاکی نے جس
شمنی نے جس کو کھراں عداوت اور ہاکی نے اس میں
تو ہاکی اور شمنی نے ان میں ہاکی نے ہاکی نے ہاکی نے
نہ ہاکی اور شمنی نے ہاکی نے ہاکی نے ہاکی نے
فیصلہ اس کے ہاکی نے ہاکی نے ہاکی نے ہاکی نے
اور ہاکی نے ہاکی نے ہاکی نے ہاکی نے ہاکی نے

(۲) شمن اور جمع میں اختلاف پر تحالف

اور اختلاف ہاکی اور شمنی نے ہاکی نے ہاکی نے
نے یا ان میں نے ان میں ہاکی اور ہاکی نے ہاکی نے

۱۔ اولاً اختلاف فی عدم التمسک أو التمسک حکمہ نسبی ہے ان ہر فرد مکلف بحسب اربابہ ورجوعہ لیس
ان کما لا اختلاف فی غیر التمسک والتمسک ان کما لا اختلاف فی غیر التمسک (۲) ان اختلاف
فیہم کیا اختلاف الیس بعد عبدالحید الواحد بالیس وفلان یحسبون ذلیل بعد العیس بنکاف
تجددہ الذلیع فی التمسک وحقہ التمسک فی السبع اونی ذلیع عجز ارضی کن ذلیعہ مدعہ لاخر
والاختلف فیہم ذلیع عجز اونی غیر الصور اختلف ان کما کان اختلاف فی التمسک أو التمسک
فیہم فان کان لاختلاف فی التمسک ففان لم یتمتعہ اما ان ترجعی بالیس الیس ایزدہ لیس
والاختلف السبع وان کان لاختلاف فی السبع ففان لم یتمتعہ اما ان ترجعی بالیس الیس ایزدہ لیس
فمجان السبع وان کان لاختلاف فی کل مہمہ بذلیع مدعہ یحسب علی کل بشر الاخر
نظامہ والاختلاف وحکمہ التمسک ولا فی حصر اختلف لایہ بظاہر لولا بالیس وکذا لیس
اذا سئل لایہ التمسک ورجوعہ السبع ورجوعہ السبع بالیس ورجوعہ السبع بالیس
بایہما مدعہ و یحسب علی حلی ہی مازادہ الاحوال لاحتیاج الی ایات بالیہ ورجوعہ السبع

حلف المشتري منه یا جازا۔

تاکہ نہ خرید صورتوں میں اس واسطے نہ پیسے اسی سے
شخص کا مطالبہ ہے تو تاکہ بھی اس کا اسحق ہے اور بھی جلدی
ظاہر ہوتا ہے تاکہ کوئی کا اور وہ جو ہے ہے یہ خلاف اس
صورت کے جب یا ش سے پہلے حلف کیا، نہ کوئی مطالبہ
تسلیم جمع کا، اور نہ کہ اسقائی نہ تک اور اسقیش - باب کی
جس میں اسباب کے ہونے یا نہ ہونے یا نہ ہونے کا قاضی و

اقتدار ہے کہ جس کی قسم سے چاہے شروع کرے اور قسم
صرف اسی طور پر ہے لی جازا کے فی کے مانع ہوں قسم کھانے کے
مانع میں سے نہ کوئی نہیں دیکھا اور مشتري قسم کھانے کے مانع میں
سے نہیں دیکھا اور نہ کہ نہیں خرید اور نہ انا اثبات کا ہوس کے
مانع نہ کوئی نہیں لکھ پائی یہ بھی ہے کہ ایک میں نے اور نہ کوئی
سے اور مشتري یہ بھی ہے کہ ایک میں نے ایک نہ کوئی یہ ہے
یہی صحیح ہے کہ لفظی الاصل مع تصریح کے البیانہ۔

(۳) و صحیح القاضی البیع ای بعد التحالف ومن نكحل لزمه دعوى الاخر ای اذا عرض
البیعیان اولاً علی المشتري فان نكحل لزمه دعوى المانع فان حلف بعهض البیعیین علی البائع
فان حلف بفسخ البیع وان نكحل لزمه دعوى المشتري (۴) ثم اعلم ان الاختلاف اذا كان
في الثمن فالتحالف قبل قبض المبيع موافق للخلف لان المانع يدعی زیادة الثمن والمشتري
بنكرها والمشتري يدعی وجوب تسليم المبيع ناقلاً الثمن والبائع بنكره فكل منهما مدع
و منكر فینحای لكان امتناعه فی المبيع فیمتخلف للفقهاء ان المشتري لا يدعی مثلاً ان
المبيع قد سلم له والمانع يدعی زیادة الثمن والمشتري بنكرها لكن التحالف حدانیت بقوله
علیه السلام اذا اختلف المتبايعان والسبعة فأنتمة تحالفاً وتزاداً ولا تحالفاً فی الاحل
و شرط الخیار وقض بعض الثمن و حلف المکر سواء اختلفا فی أصل الاجل او فی قدره فقال
المشتري الثمن مزحل والمکر البائع او ذل المشتري الثمن مزحل المي سذ وقال البائع بل الي
نصف سنة حلف منكر الزيادة او قال احدكما البيع بنسوط الخیار وانكر الاخر ا وقال احدكما لي
الخيار الي ثلاثة ايام وقال الاخر لا ابل الي يومين او قال العشرة، ادبت بعض الثمن و انكر المانع

(۳) قسم کے بعد کا فیصلہ

اور فتح کردینے کا یعنی بیع کو بعد دونوں کی قسم کے
اور جو کوئی نہ دیکھا دونوں میں سے اس پر لازم ہے یا نہ ہے کا
دعویٰ دوسرے کا۔

تاکہ نہ یعنی جب قاضی نے پیش کیا قسم کو پہلے
مشتري پر تو اگر اس نے قبول کیا تو یا ش کا دعویٰ اس پر لازم
ہو گیا اور اگر حلف کیا تو اب قسم پیش کی جاسے کسی یا ش پر تو

(۴) تحالف کا ضابطہ

جاننا چاہئے کہ یہ اختلاف جب مقدمہ دھن میں ہو
تو دونوں سے حلف لینا نقل قبض میں کے موافق ہے تاکہ اس کے
اس واسطے کہ بائع یا ش کی قسم سے زیادتى ثمن کا اور مشتري اس کا
انکار کرے اور اسے اور مشتري دعویٰ کرے جسے تسلیم میں کا بیع پر تھ

اگر اس نے حلف کیا تو ثمنی جلد سے ہی بیع ورا تر قبول کیا
تو مشتري کا دعویٰ اس پر لازم ہوگا۔

المہ نے اشباعاً اذا احتلفوا لایسبہ نرد الیہ یعنی بائع
اور مشتری جب اختلاف کریں اور اس میں سے کسی نے
نرد کر دیا تو بیچہ کو اس کا کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

(۵) میعاد بشرط ضیاء قبض میں

اشتراط پر تحالف

اگر اختلاف ہوتا تو بعد میں بشرط ضیاء میں قبض میں
یعنی شری کے توئی تحلف میں ہر ملک ایسا ہے جہاں ملک
قدوم ہے اور یہ کہ اختلاف اصل میں کسی سے ہوا
پس مشتری کے لئے اس میں نے ادا ادا کی مدت پر خریدی ہے اور
اگر اس سے ادا نہ کرے یا مشتری نے اس کو نہیں دیا ہے
تو یہاں تک کہ اس سے ادا نہ ہو جائے۔ لیکن یہ شرط ہے کہ
جو مشتری نے ادا نہ کیا ہو اس کی مدت کا ان کو نہیں دینا
یعنی مشتری کو اپنے لئے دینا اور اگر اس کا ادا نہ کرے
تو اس میں کسی کو کچھ ادا نہیں دیتا۔ اور اگر اس کے
تین بلے دوں گا یا مشتری نے اسے کہ میں کاش اس سے پرکارتوں
اور بائع اس کی کچھ ادا نہ کرے تو اس میں

شرکاء نے اس میں کسی کو کچھ ادا نہ کرے تو اس میں
میں سے کسی کو کچھ ادا نہ کرے تو اس میں
ہا میں بعد از تحلف کسی کے دہانوں سے ملے گا اور اگر کسی نے
ہے اس میں کسی کو کچھ ادا نہ کرے تو اس میں
کہا کہ بیع میں سے کسی کو کچھ ادا نہ کرے تو اس میں
اور بائع نہیں دے اور مشتری اس کا کچھ ادا نہ کرے تو اس میں
سے پرکارتوں میں سے کسی کو کچھ ادا نہ کرے تو اس میں
نے دہانوں سے ملے گا اور اگر کسی نے دہانوں سے ملے گا
اور کسی کے کہ اس اختلاف میں بائع اور مشتری میں سے کسی کو
ہو کہ تو دہانوں میں سے کسی کو کچھ ادا نہ کرے تو اس میں
میں سے کسی کو کچھ ادا نہ کرے تو اس میں
یعنی مشتری کو اپنے لئے دینا اور اگر اس کا ادا نہ کرے
تو اس میں کسی کو کچھ ادا نہیں دیتا۔ اور اگر اس کے
تین بلے دوں گا یا مشتری نے اسے کہ میں کاش اس سے پرکارتوں
اور بائع اس کی کچھ ادا نہ کرے تو اس میں

ولا بعد ہلاک المبیع و جفع للمشتري ان هلك المبيع في بلد المشتري بعد
القبض ثم احتلف في قبض المبيع فلا تحالف ولا ان جفع في راسي و راسي القول لا يفسد
مع بيبه و عند محمد بن حنبل و بنعصج. تبع عن فريضة الهالك لان كلاهما يدعي
عقد المكره الاحد فيحالفون و يفسدان التحالف بعد قبض المبيع على خلاف القيسر
ولا ينعدي الي حان هلاك المبيع ولا بعد هلاكه بعقد الا ان يوصي ببيع بتركة جعة
الهالك اي لا يحدس نسر الهالك شيئا. حلا و يجعل الهالك كان له مكن فكان العقد
له بكن الا على انقائه فيحالفان هذا تحريم بعض المشايخ و تصرف الاستثناء عنده
الي التحالف فقالوا ان الامر لا ينفذ في الرجاء و التعسير ما عدا الحق ولا يفسد به لا احدث
نسر الهالك شيئا حلا و قال بعض المشايخ لا يحدس نسر الهالك بفسد ما قرره
المشتري و لا يحد الورد و لا يستثناء بفسد الي بعض المشتري لا الي التحالف بفسد

انہما لا یحلفان ویکن القول قول المصنوع مع بعبہ الان یرضی البائع ان یأخذ الحی
ولا یحاسبہ فی الہائک فح لا یحلف المصنوع لانه انما یحلف اذا کان متکراً لمراد عبہ البائع
فانما أخذ البائع الحی صلحاً عن جميع ما ادعاه علی المصنوع فلاحاجۃ الی تحبیب المصنوع

(۶) مجمع تلف ہونے کے بعد اختلاف پر حلف

اسی طرح ان حالت میں کہ اگر مجمع تلف ہو گئی ہو تو اسے اور
پھر اختلاف ہو تو قدر میں پکے حلف نہ چاہو گے مشتری کا
نہایت امام و ضیق اور امام ابو یوسف کے یہ قول مشتری کا
قسم سے مقبول ہوگا کہ خلاف امام محمد کے اور بیکل ان کی عمل
میں مستور ہے اور جو مشتری مجمع تلف ہوئی اور بعض بقیے سے
بھی تحالف نہ ہوگا تو اسی صورت میں تحالف ہوگا کہ مجمع مشتری

تلف ہوئی ہے اس کے چھوڑ دینے پر راضی ہو جائے۔ (۱۱)
بعض مشائخ یہ کہتے ہیں کہ یہ اشتباہ متین مشتری سے ہے تو
اس صورت میں مشتری پر جہنم نہ آئے گی اور تعلیل اس کی
میں کتاب میں ہے

(۷) بدل کتابت میں اختلاف

اور مولیٰ اور کتابت کے بدل کتابت میں اختلاف کیا تو
تحالف نہ ہوگا۔ (بلکہ قول کتابت کا ضمیر مقبول ہوگا)

(۸) ولا فی بدل المتکلف (۹) ولا فی رأس المال بعد الفلہ وحديث المسلم اليه ان حلف ولا يعود
العلم اي ان لا يحد المسلم موقع الاختلاف في رأس المال فالقول قول المسلم اليه ولا ينافي لان
ان تحالفا بنفسه الاقالة يعود المسلم ولا يجوز لان اقالة المسلم اسقاط الدين والساقط لا يعود
ولو اختلفا في قسم الثمن بعد اقالة البيع بعدلها وعاد ببيع فانهما اذا حالفا ببيع الاقالة ويعود
البيع وذاعبر متنع (۱۰) ولو اختلفا في بدل الاجاره او المصعة قبل قبضهما تحالفا وتراد حلف
المستاجر اولاً ان اختلفا في الاجرة والموجر ان اختلفا في المصعة لاني نكل بيت قول صاحبه و
اي يرضى قبل وان يردها فبعد الموجه اولي ان اختلفا في الاجرة وحجة المستاجر ان اختلفا في
المصعة لان حجة الموجر ثبت زيادة الاجر وحجة المستاجر قسبت زيادة المصعة والجمع
للحائز وحجة كل في فضل بدعيه اولي ان اختلفا فيبيعا كما اذا قال الموجر اجرت الي سنة
مئتين وقال المستاجر لاجل اعمرن الي سنتين بعائنه وانما ما البيعة يستند في مسين مئتين

(۸) بعد فتح مسلم رأس المال میں اختلاف

اسی طرح اگر فتح مسلم کے فتح کے بعد رأس المال میں
اختلاف آتا تو قول مسلم علی حلف سے مقبول ہوگا اور تحالف نہ ہو
گا اور عقد مسلم جو نہ ہوگا اور اگر فتح کا اقالہ ہوا تو بعد فتح کے
اختلاف نہ ہوگا اور مشتری میں مقدمہ جس میں تو وہ بیکل حلف
کروں جب کہ ان حلف کرکے فتح کو لوٹ آئے گی۔

فائدہ اس میں حاصل ہے کہ تحالف سے اقالہ فتح ہو گیا اور
جب قائل ہو تو فتح کوٹ آئے گی۔

(۹) بدل اجارہ یا مصفقت میں اختلاف

اور اگر اختلاف کیا بدل اجارہ و مصفقت میں موجر اور
مستاجر نے جس پادری میں مصفقت اور قبضہ کرنے پر جرت نہ کی
وہ ان حلف کریں اور ہر ایک دوسرے کی شے کو بھیر دے۔

نہایت میں جیسے سورج نے کہاں میں نے تجھ کو مکان کر پیش
و ایک برتن تک دوسروں پر پیش اور نہ تو جسے کہہ کر نہیں کہہ
دا پر کر تک اور پے میں اور کچھ کچھ کیا دونوں نے واپس و تو
حکم دیا کہ اسے کا دو برتن تک دوسروں پر پیش کر۔

فائدہ: یہ سورج کے کہوں کا الزام ادا کرتے ہیں اور
مستاجر کے واپس کا زیادتی معاہدہ میں اعتبار ہوا اس لئے کہ
تجارت واسطے اثبات کے ہوتی ہے جس میں زیادتی کا
ثبوت ہوگا و تو کی اور اس کی ہوگی۔

اور پہلے مستاجر کو کھانسی پہنچائی اور اقامت اجرت میں
ہوے اور موٹر کو پہلے کھانسی پہنچانے کی اگر اقرار فطرت
میں ہوئے اور جو کئی کھانسی کرے گا تو دوسرے کا قول ثابت
ہو جائے گا اور جو کئی برتن لا دے گا اس کا بیان مقبول ہوگا
اور اگر دونوں برتن لاویں تو قول مویر کا اثر میں جب
المتخالف اجرت میں ہو اور مستاجر کا مصلحت میں جب
المتخالف مصلحت میں ہو مقبول ہوگا اور جب التکالیف و تولوں
میں واقع صورت قضا کا ہر ایک کے مولیٰ یوں کے مولیٰ

(۱۰) ولا تخالف ان اختلاف بعد قبض المصلحة والقول لمستاجر اي احلها في قدر الاجرة
بعد قبض المصلحة فلا تخالف عليهما فالقول لمستاجر لانه مكر الوباء وهذا ظاهر عند
ابن حنيفة وامى يوسف لان المتخالف بعد قبض المصلحة على خلاف القياس فلا يقيس الاجارة
على البيع لان المتخالف في الاجارة ثبت قياسا على البيع واما عند محمد فان البيع ينطبق
بقيمة المالك وهذا ليس للمنافع قيمة وبعد قبض بعضها تخالف و فست جسد بقية
والقول للمستاجر فيما مضى وان الاجارة تعقد ساعة فباعتها تنقض بطلان
قياسا بقية المتخالفان قياسا على البيع وبما مضى لا يلزم القول فيه فكيف يكون المستاجر (۱۱)
وان اختلف الزوجان في مباح انكس ثمنها ما صلح لها وانه ما صلح له او لهما اي احلها ولا
يبتدأ لاحدهما فلهما صلح النساء يكون للمرأة مع يمينها وما صلح للرجل او للرجل والنساء
يكون للرجل مع يمينه وان مات احدهما فالمشكك لغيره العراد بالمشكك ما يصلح للرجل
والنساء فهو للرجل مع يمينه هذا عند ابى حنيفة واما ابو يوسف يدفع الى المرأة ما يجهز به
منها والرجل للزوج مع يمينه والحيرة والنسوة سواء فبقية الورثة مقدم الميراث عند محمد ان
كانا حيين فكما قال ابو حنيفة وبعد الموت ما يصلح لهما لورثة الزوج وان كان احدهما
عدا لالكل للرجل في الحيوة وللرجل بعد الموت وعندهما الميراث لهما دون اليمى كالمكاتب كالميراث

ہوگا اور اگر بعض مصلحت نہ ہے اور بعض ہوتی ہے تو دونوں سے
حلف لے کر جس سے جس کی کوئی غرض نہیں ہے اور جتنی مدت
گزرے ہے اس میں تو اس مدت پر کا مقبول ہوگا۔

(۱۱) گھر کیلو سامان میں میاں بیوی کا اختلاف
اور اگر اختلاف کیا چور اور داہانہ نے اسباب خاکی میں

(۱۰) شفقت لینے کے بعد مستاجر

اجرت میں اختلاف

اور اگر سورج اور مستاجر نے بعد چوری سے جنسیت کے
اختلاف پہ مستاجر اجرت میں تو قول مستاجر کا حلف سے مقبول

اور میں نے اپنے کواؤں کو تو جوا سوچا، جس موت کے بانی، خود ایک صہ ماہی اور ایک کتاب شاعر کے تھے۔

ہے اچھے اور معنی لڑتی چوٹی زینہ وغیرہ اور آواز جیسے ورد

بہارِ فائز کے ترازو، جزا سزا کے خاکیں مڑا لئے لائے تھے

اچھے چٹائی، بڑی کتاب، خوب کامیاب اور فوری طور پر کامیاب

[illegible]

فہم و نہ پر صورتہ ذیل: ہر گز مراد محرم نہ ہے پانے

کونو ۱۹۷۰ء میں امریکا میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدین پاکستانی تھے۔ ان کے والدین نے ان کی تعلیم امریکا میں کی۔ ان کے والدین نے ان کی تعلیم امریکا میں کی۔

نہیں ہوتے اور ان کے بارے میں کچھ نہیں ہے۔

...میں نے اس کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہ ہے۔

نے آج کل جو وہاں کے لاشیں بنے تھیں، وہاں (۱۰۰)

میں نے غلطی میں مبتلا ہونے سے بچنے کے لیے اس بات پر عمل کیا کہ

یہی بات ہے کہ امام جوئی نے تالیفِ ثبوت اور باطل اگر

کے لیے پانچواں اور چھٹا باب بھی لکھے۔

وہاں پہنچ کر وہ دیکھا کہ ایک بڑا بڑا گھر تھا جس کے دروازے پر ایک بڑا بڑا لکڑی کا تختہ لگا ہوا تھا جس پر لکھا تھا کہ "ہیروئن"۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ

تو نے یہ کہہ کر اس کے ہاتھ سے لپٹ کر دوڑنے لگا۔

وہی ہے جو ہمیں دیکھ کر کہتا ہے کہ یہ تو میری جیڑھی ہے۔

$$d_1^* = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\sqrt{2}} + \frac{1}{\sqrt{2}} \right) = \frac{1}{\sqrt{2}}, \quad d_2^* = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\sqrt{2}} - \frac{1}{\sqrt{2}} \right) = 0$$

نہیں ان کے لئے جو ان کے لئے ہیں۔

(۲) ایک عہدہ دار میں اس کا یہ مشعر ہے :

فوائد

(۱) دیکھیں چار خانات، ایک ایک مقدار میں ہے، ایک ایک سے

میں کی بدولت، قرب الہی و اللہ تعالیٰ سے ہمہ تن آمیزش

(۲) آج کل کے دور نے صحابہؓ کی غیر انتظامی

یہ تو فیحیج میں مستاجرانی سوسائٹی قسم کے قرضہ گریز سے مراد ہے۔

یہ سچ ہے جسے آپ کو جاننا چاہیے۔

(۴۴) اگر کسی نے جنت و ناریک یا جہنم و ناریک

آیات میں آتالیے نرین وراثت انوں سے قبلہ کی

ہو تو کیا یہ کہانی کے چمکے کے ساتھ ساتھ لے کے چمکے

کے لئے جس طرح لڑتے ہیں، اسی طرح جس طرح لڑیں گے۔

(م)۔ افسوس، ایک مکان میں، جہے میں اور ایک سے

پاس ایسے تھے جہاں سبھی کی ہر آنی کے لئے کھجور ہے جیسے

جواب: ہاں جی ہاں، جواب کے پاس میں جی ہاں

[illegible]

ہمیں یہاں سے نکال دیا گیا۔

— 143 —

— 100 —

Journal of Management Education 30(6)

۴۔ بخلاف قولہما بعد فہو سہ لاسمہ و بعد تسقط التصبر، ہمد ای حیفہ فی الشہود
 الموعود بن السودی عن عبد المدعی و بعد محضاً لا یسقط الخصومة حیث لم یذكر و
 شہادہ علیہ اودعہ شدہ ۱۵۰ و او قال العقد من زید ای فی المدعی الشہود من زید و قال
 دولیہ اودعہ علیہ مودعہ سکت العقد و بلا حافۃ الا انہ ہو المدعی ان زید و کہہ بنفسہ فان
 المدعی اذا قال انہ اشتراک من زید فقد کفرانہ و وصل الی ذی البذ من جهة فلا یكون بدو
 بدخیمہ الا اذا تلت الی کذا ففقد ۳۰ ہمد الثماني تسع محضہ کتب المدعی زید
 خمس صدرا ہی الا بداع والا غلوة والرهی والعصب والا حرد و بعضاً فیہا حلف اذالی
 یصل الی شریعہ لا بداع الحصر مہ و مدعی ای کلمی بداع الحصر مہ بلا یزیمہ و عند ہی یو سہ
 و حمد الہ تعالیٰ ان کان ذوالبذ و حالاً صالحاً بدفع الخصومۃ الا ان کان معرولاً بالحل - انکر
 ان بدفع مافی یدہ الی من تعیب عن العقد یقول بدو دعوہ غای - حصرہ الشہود کلا
 حکم لا حد المدعی علی وحد محمد و حمد اللہ تعالیٰ لا بدفع الحصر مہ اذا قال انہ کفر
 بوجه لاسمہ و بعد غای حیفہ حمد اللہ تعالیٰ بدفع الخصومۃ بالحبیہ کام ذکر -

(۴) وہ گواہی جس سے تصویت

ساقط ہو جاتی ہے

ابتداءً کو اوصاف تہ نہیں کہ ہم ثابت رکھتے ہیں
 صورت کو یہ ہے کہ ان کے نام و نسب کو کس جاتے
 تصویت، و قد زیدہ - یعنی ایک نام صاحب کے
 نام کو ایک ایک گواہوں نے نہ ثابت ثابت رکھے
 اس کے گواہوں ایک کسی صورت میں کیا جاتے ہیں یا نہ
 صورت کو یہ ہے کہ ان کے نام و نسب کو کس جاتے
 ایک ایک گواہوں کی کسی ایک نام کے تصویت
 ان کے نام و صورت جاتے ہیں ایک گواہوں کی کسی ایک
 یہ کہ ان کے نام و صورت جاتے ہیں ایک گواہوں کی کسی ایک
 یہ کہ ان کے نام و صورت جاتے ہیں ایک گواہوں کی کسی ایک

(۵) خرید کرنے کے دعوئی کا دفعیہ

اور اگر مدعی نے اس طرح دعویٰ کیا کہ یہ شہدہ تھے

شہدہ میں ایک کے شہدہ ہیں نہ زید نہ زید بن زید بن زید
 تانہ نے یہ کہ کہ زید کے نام پر ان ذات کو مدعی
 سے زید سے مدعی کی ایک نام و صورت کو کس جاتے
 اپنے نام کو کس جاتے ہیں ایک نام و صورت کو کس جاتے
 مدعی نے یہ کہ کہ زید کے نام پر ان ذات کو مدعی
 سے زید سے مدعی کی ایک نام و صورت کو کس جاتے

تاکہ ان کے نام و صورت کو کس جاتے ہیں ایک نام و صورت کو کس جاتے
 یہ کہ ان کے نام و صورت جاتے ہیں ایک گواہوں کی کسی ایک
 یہ کہ ان کے نام و صورت جاتے ہیں ایک گواہوں کی کسی ایک
 یہ کہ ان کے نام و صورت جاتے ہیں ایک گواہوں کی کسی ایک

مسائل خمسہ

ہاتھ پاؤں کے ان سے علی خمسہ کہنے پر کتاب المدعی
 کو اس دعوئی کو مدعی نے جواب کی یا نہ صورت میں ایک
 اس کے نام و صورت جاتے ہیں ایک گواہوں کی کسی ایک
 یہ کہ ان کے نام و صورت جاتے ہیں ایک گواہوں کی کسی ایک

نصیب ہو رہی اس جہت سے کہ اس میں پانچ قول ہیں تو نزدیک ان خبر کے خصوصیت دفع نہ ہوگی اور نزدیک میں اپنی اپنی کے خصوصیت دفع ہو جاوے گی اگرچہ دعویٰ علیہ کوہ کا نام نہ کرے اپنے بیان پر اور نزدیک اپنی یوسف کے اگر دعویٰ علیہ مرد صالح ہو جائے تو اس سے خصوصیت دفع ہو جاوے گی اور اگر مشہور ہو جائے جوئی اور اگر سازشی میں تو دفع نہ ہوگی اس واسطے کہ وہ یہ کر سکا ہے کہ محتال اس کے قبضے میں ہے ایک شخص قاصد

ہوئے والے کوہ کوہ اور اس سے کہے کہ تو نزدیک ہوں کے اس مال کو میرے پاس فائز رکھا دے گا کہ کوئی اس مال کا دعویٰ نہ کر سکے اور نزدیک لڑنے کے خصوصیت دفع نہ ہوگی جب کوہوں نے یہ کہا کہ ہم اس شخص کو نہیں پہچانتے مگر صورت سے اور نام حسب اس کا نہیں جانتے اور نزدیک امام القلم کے خصوصیت دفع ہو جاوے گی جب دعویٰ علیہ کوہ کا نام نہ کر دے اپنے بیان پر جیسا مذکور ہو اور خدا علم کذا فی الامثل۔

باب دعویٰ الرجلین

(۱) حجة الخارج في الملك المظن الحق من حجة ذي السلطان وقت احدهما فقط اعلم ان حجة الخارج عندنا حق من حجة ذي اليد و عند الشافعي و حجة الله تعالى حجة ذي الھدای حق ثم ان وقت احدهما فقط عند ابی حنیفہ و حجة الله و محمد الخارج حق و عند ابی یوسف صاحب الوقت حق (۲) ولو برهن حار جازا علی شیء قضی به لهما هذا عدلا و عندنا لشافعی و حجة الله تعالى تهاوت البیان (۳) فان برهن فی النکاح سقط لاستماع الجمع بينهما بخلاف الملك فان الشرکة فیہ ممکن وھی لمن صدقہ فان ارضاً تساق حق فان اقرت لمن لاحجة له فیہ لہ وان برهن الآخر قضی لہ وان برهن احدهما و قضی لہ لم برهن الآخر لم یقض لہ الا اذا انت صدقہ کما لم یقض لھما الخارج علی ذی بدھن نکاحہ الا اذا ثبت صدقہ ای اذا ثبت امرنا فی بدھن رجل و نکاحہ ظاہر و ادعی الخارج انها روحہ و انما البیۃ لم یقض لہ الا اذا ثبت ان نکاحہ سابق

باب... ایک چیز پر دو شخصوں کے

دعوے کے بیان میں

(۱) قاعدہ کلیہ: قاعدہ کلیہ اس کا یہ ہے کہ کوہ بطریق قاضی کے اولیٰ ہیں قاضی کے کوہوں سے اگرچہ ایک کے کوہ وقت بیان کریں اور ایک کے کوہ وقت نہ بیان کریں۔

قائدہ: جاننا چاہئے کہ جب دعویٰ ایسے دو شخصوں کا ہوئے ایک چیز پر ایک شخص قاضی ہو اور دوسرا خارج جی غیر قاضی تو کوہ خارج کے حق ہوں گے۔ ہمارے نزدیک اور

شافعی کے نزدیک کوہ قاضی کے اولیٰ ہیں مگر اگر ایک کے کوہوں نے وقت بیان کیا تو نزدیک قاضی قاضی اور غیر کے خارج جی کے کوہ مستحب ہوں گے جس نے وقت بیان کیا ہے کوہی الامثل۔

(۲) دونوں مدعیوں کا خارج ہونا

اور اگر دونوں شخص خارج ہیں اور دونوں نے ایک شے کا دعویٰ کیا اور ہر ایک نے کوہ قائم کئے تو وہ شے آدھوں آدھوں دونوں کو دی جاوے گی یہ ہمارا مذہب ہے اور شافعی کے

[illegible]

(۷) ایک چیز خریدنے پر دو شخصوں کا

نہو او قلم کرنا

[illegible]

(۵) ایک چیز کے متعلق غویٰ شراء اور

بخون ہر یا صورت

[illegible]

ملک کے ان میں سے کدائی بنیاد تھی میرے یہاں اور قوم
کے یہ ایک سے نووا دینے کو کہ ہوا بعد یہ یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بھی کاس ٹھکس کے لئے جس نے
تھکس میں تھی۔ اور اس میں اس کو اور لکھتی ہے

(۹) ہ ایک کا دوسرے سے خریدنے پر

و وقائم کرنا

اور اگر کہہ دیا یا ہر ایک کے لئے اور وہ اس میں ہر ایک
لینا یا ایک فارغ ہو اور وہ اس میں ایک تھی دوسرے کے ایک میں
نے اس سے خریدے۔ (انہی دونوں میں سے ہر ایک
دوسرے سے خریدے۔ جس کے لئے خریدنے پر اور وہ اس میں
نے کہ جس کے لئے خریدے۔ اور یہی ہے کہ وقت کے بعد اس
کو اقامت کریں اپنے اپنے بیان پر تو انہوں نے کو اور اسے
جاری کر کے اس میں اس کے لئے اس کے لئے اس میں
دوسرے کے لئے اور وہ اس کے لئے ایک فارغ ہو اور وہ اس
کو انہوں نے اس میں اس کے لئے اس کے لئے اس میں

یہ ہوا یہ میں آ کر میرا ہی چاہتا تھا اس کا مٹا کر کے
لو کہ وہ ہر ایک میں یہ کھاتے تھے کہ وہ اس کے کو اس
نے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
کیا اور اس کے کاس کا مقدمہ سے تو قاضی کو اس میں اس میں
تو ایک شخص نے اس کو اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
دار ایک شخص نے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
کاس کے لئے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
مقام ملک پر اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
بالا اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

۱۰۱۰ واعلم ان صاحب التہذیب ذکر هذه المسئلة من غير حصر وانما جمعنا من التجميع
معتبراً مع جرة القول ان تر هي السديان فان كان تاربع احداهما سابقاً فهو الحق وان لم يكن
فان كان كل منهما داهياً فلهما مساويان وكذا ان كان كل منهما خارجاً فلهما المساوي المطلق
وهذا اذا لم يردحاً او ارج احداهما او ارج حوله يكن احدهما سابقاً حتى ان كان تاربع احدهما
سابقاً فقد مر ان السابق الحق وكذا في السلك سبب الا اذا تعلقوا واحداً او ارج احدهما فقط
فهو الحق وان كان احدهما داهياً والاخر خارجاً فلهما خارجاً فلهما الحق في السلك المطلق
ساعة المصير المذكورة الا اذا تعلق مع السلك المطلق فلهما داهياً فلهما الحق هو عديم الغلبة او
درجته فلهما الیذا حق فلهما داهياً كل واحد هو عديم كلاً فلهما مساويان فلهما احراز حق
الذی لا یحسم السجلات ونحوها فلهما هو عديم كلاً فلهما داهياً فلهما الحق هو عديم الغلبة او
فلهما داهياً فلهما الحق فلهما داهياً فلهما الحق فلهما داهياً فلهما الحق فلهما داهياً فلهما الحق
وهذا في السلك سابقاً ذکر احدهما واحد لان التجميع واحد فلهما داهياً فلهما الحق وان تنفیض السیم

فالجوارح هو شامل للصوم، تبدل في أو ذكّر من كالماء، ولينة رعم ذكّر منظر الي
قوة السب كد في البصر، ولا رجع ذكّر من بعد في التوجع منها قوة البذل والذكارة

(۱۰) مذکورہ مسائل کا خلاصہ۔

[illegible][illegible]

() انواہواں کی شرت و قلت

[illegible]

ای صاحب البد فی ہذا القصور هو الاول (۱۴) وحائس الساطع المستحق نہ ہوا کہیں
معد ثوب و طرفہ مع اخر (۱۵) والقول نصی و معر فی انا حوران فان انا عبد فلان قضی
نمن معد کمن لا یعر الخواص بالتعیر ان شکلم و یفعل ما یقول فن کان معبراً ویقول انا
حرف لفظ لولد لانه فی ید نفسه ولو فان اما عبد مرید وهو فی ید معبر و کان عبداً لمرید ولانه
لذا فی انه عبد مرید نہ لیس فی ید نفسه فیکون عبداً لصاحب البد وان لم یکن معبراً لا
یکون فی ید نفسه فیکون عبداً لصاحب البد اقول ای علی الاسان لیس ذلیلاً ظاهراً علی
المنک فان من رای اساناً فی ید اخر بتصرف بہ تصرف الماک لا یجوز ان یتحد بہ
منکہ لان الاجمل فی الامکان العربیۃ فیکون القصر الیدی لا یعر عبداً لصاحب البد مشکلی

(۱۳) ایک جانور کی پیدائش پر دو

خارجوں کا دعویٰ

اگر دو خارجیوں نے دعویٰ کیا کہ ایک جانور ان کی پیدائش کی تو اس
دعویٰ کے دائرہ میں اس کی پیدائش کی جگہ کی تو اس
جانور کا جس میں جو سے گا جس کی تاریخ کے مطابق جو گا اس کو
دیا جائے گا اور اگر اس وقت اور حالت کو ملحوظ رکھ کر معلوم نہ ہو سکے تو
دو جانور دونوں کا ہوگا اور جن اس کارڈوں کے گواہوں کے
تکلف نظر کر دو دعویٰ کے گواہوں کو دو چاہیں گے اور وہ جانور
جس کے پاس تھا ہی۔ کہ قبضے میں رہا جانے گا

تو اگر دو دعویٰ خارجیوں میں سے ایک نے دعویٰ کیا تو دوسرے
پر کہ یہ چیز میری تو نے نصب کر لی تھی اور دوسرے نے کہا کہ
میرے نے یہ شے میرے پاس نہ تھی تو کہہ لی تھی اور ہر ایک نے
گواہ کا کر کے تو دونوں کے لئے سخت پرہیز کیا اس چیز کے قبضے
نصب کا نہ دیکھ کر دو دعویٰ برابر ہو گئے کیونکہ جس کے منہ
میں جو سے دو جب انکار کرے اسانت نے تو وہ صوبہ ہو گا
ہے نہ گواہوں قبضہ دہی نصب کے ہوئے۔ (اور اس میں
برابر ہو گئے اگر کچھ پہلے سے ہے اور زیادہ قدر رہے اس
سے نہ شے کو کچھ سے ہے۔

فائدہ: یہاں سے دو مسائل شروع ہوئے ہیں جن
میں دفعہ دہی میں سبب قبضے کے اور کسی کے پاس گواہ نہیں
ہیں۔ دلی میں ہے کہ جس موضع میں ایک دہی کی ملک کا حکم ہو
تو اس وجہ سے کہ وہ غنیمت اس کے قبضے میں ہے تو اس پر قسم
واجب برقی اگر طرف باقی طلب کرتے ہر اگر دو قسم جائے تو
یہی القہر ہو گیا اور اگر قسم سے انکار کیا تو وہاں سے گواہ دوسرا
قبضہ جیسے گا۔ فی مخرج جو عمر سے پر ہوا ہے وہ عقد ہے
وہ قبضہ پر جو اس کی ایک کو کچھ سے ہوئے ہے اور جو زین پر
بیٹھا ہے وہ دہی ہے اس سے جو اس کی بیٹھا ہے پر بیٹھا ہے۔ اور
اس کا یہ جو دولت پر نہ دیکھا ہے وہ دہی ہے۔ اس سے اس کا
کڑا دولت پر ملک رہا ہے اور جو زین پر بیٹھا ہے اور جو اس کو
بڑے ہوئے ہے وہ اس پر ہوا ہے (جیسے وہی قبضے میں
ایک زین پر یا ہوا ہے۔ ایک زین پر اور دوسرا)

(۱۴) ایک پتھر سے دو پتھر نے والوں کا دعویٰ

اور ایک سے ہاتھ میں کچھ ہے اور دوسرے سے ہاتھ
میں اس کا کہ وہ پتھر وہی ہوا ہے ہوا ہے۔
تاکہ وہ کرے سے ہوا ہے وہی کچھ کا کنارہ ہے جو
جناہ ہے نہ سر اظہار ہے جو اس کی ہوا ہے اور نہ تار۔

(۱۵) لڑکے کے آزاد یا غلام ہونے کا دعویٰ

یہاں لڑکے اور غلام ہونے کے بارے میں دعویٰ کیا جائے گا۔ اگر وہ غلام ہو تو اسے آزاد کر دیا جائے گا۔ اگر وہ آزاد ہو تو اسے غلام نہ کر دیا جائے گا۔

کریا یہ کہ وہ غلام ہو یا آزاد، اس کے بارے میں دعویٰ کیا جائے گا۔ اگر وہ غلام ہو تو اسے آزاد کر دیا جائے گا۔ اگر وہ آزاد ہو تو اسے غلام نہ کر دیا جائے گا۔

۱۵۔ وانما حظ لیس جموعہ بعدہ، و متصل بنامہ اتصال مربع اتصال التریع اتصال جدار بعدہ، بحيث بدلا علی لسان هذا الجدار فی نکتہ، فانک و اما اسمی، اتصال التریع لا ینفصا اما بسبب لیحیط مع جدارین اخرین، سبب مربع، اما لا لیس له علیہ حرادی الدیوان والیوانی، لاحتضات المی، مخرج علی الجدار علی هو سیر الخواص، لو سار علی ای الاکان لاحدھا عبہ حرادی ولائیس للاحمر علیہ فیر بیہما (۱۸) و ذریعہ من دار کدی موت صیہ فی حنی ساحبہا، ما علی ان لا یوجیح مکتوفہ العیال، و ارض اوعی راحی لہ فی بدہ و اخر کسلک، و یوفا فیفسے، جیدھا فان یوفا احدهما او کان لیس فیھا او بنی او حطر فیفسے بدلا فان الاستحالی ذلیل لہ

(۱۶) دیوار کا قطعہ اور

(۱۷) ایک دیوار پر دو شخصوں کا دعویٰ

یہاں دیوار کے دو حصوں کے بارے میں دعویٰ کیا جائے گا۔ اگر وہ ایک ہی دیوار ہو تو اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ اگر وہ دو دیواریں ہوں تو اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

اور ان دو حصوں کے بارے میں دعویٰ کیا جائے گا۔ اگر وہ ایک ہی دیوار ہو تو اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ اگر وہ دو دیواریں ہوں تو اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

۱۶۔ اتصال تریع یہ ہے کہ ایک دیوار دو حصوں میں تقسیم ہو، اور اس طرح کی دیوار کے بارے میں دعویٰ کیا جائے گا۔ اگر وہ ایک ہی دیوار ہو تو اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ اگر وہ دو دیواریں ہوں تو اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

۱۷۔ ایک دیوار پر دو شخصوں کا دعویٰ کیا جائے گا۔ اگر وہ ایک ہی دیوار ہو تو اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ اگر وہ دو دیواریں ہوں تو اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

فائدہ - یہ کہ سب سے اول زمانہ، شافعی کے زمانہ
 دھنی زید کا۔ ظنی، دیکھیں، اس کے بعد کہ یہ کاچھیاں لونڈی وار
 ہے اس بات کا کہ یہ میری ام ولد ہے بلکہ لونڈی ہے تو سب
 روٹی اس کے تعلق سے آتا رہتا ہے اور بھائی نہیں ہے
 کہ غلط نہیں، ایسا نہیں ہے اس میں تو غم ہو گیا ہے کہ
 اور غلط نہیں، تاہم یہ کہ ملکہ میں دیکھا ہے اس بات کی کہ وہ لونڈی
 کا ہے اس واسطے کہ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے لڑکے
 چھوٹا تھا، اس بات کا کہ وہ چھوٹے بچے تھا، اس لیے کہ
 حلت محل کے چھوٹے ہیں، اس لیے کہ وہ لڑکے چھوٹے
 اس لڑکے کا چھوٹے کے بعد اس کے چھوٹے کے چھوٹے
 چھوٹے کے چھوٹے کے چھوٹے کے چھوٹے کے چھوٹے
 اس لڑکے کی نسبت اس طرح کی ہے، اس لیے کہ اس
 - اس کا سب سے اول زمانہ، شافعی کے زمانہ

کاچھیاں یہ ہیں کہ ان کی اصل یہ ہے

(۲) لونڈی مرنے کے بعد بچے کا دعویٰ

اور اگر کسی صورت نہ ہو، وہی لونڈی مرنے اور اس کا زمانہ
 ہے اور اس کے اس کا دعویٰ یہ ہے کہ اس کے سب سے اول زمانہ
 ہے کہ اس کے سب سے اول زمانہ، شافعی کے زمانہ
 فائدہ - اس واسطے کہ اس کے سب سے اول زمانہ
 لڑکی علیہ السلام نے اس کے چھوٹے کے چھوٹے
 کیا اس کو اس کے چھوٹے کے چھوٹے کے چھوٹے
 عباس - اس کے سب سے اول زمانہ، شافعی کے زمانہ
 جو امام ابوحنیفہ کے زمانہ میں اس کے چھوٹے کے چھوٹے
 صاحب نے اس کے چھوٹے کے چھوٹے کے چھوٹے
 نے لڑکی کی اصل یہ ہے

۱۳۔ و نوداعا بعد عقیقا بنت سعد و برد حصہ من النصف ای نو ادعی البائع الولد ولد بعدما
 اعیل المستری الام ولد حاد، نہ لاقا من نصف حول ینسب الولد ویرد البائع حصہ الولد
 من النصف من قسم علی قیمة الام و قیمة الولد، اصحاب الولد یردوا البائع الی المستری و ما
 اصحاب الام لا یرد (۱۴) و بعد عقیقا بنت سعد ای نو ادعی البائع الولد بعد ما عقیقا للمستری
 و دت دعوی البائع کما و دت لا کثر من نصف حول و اقل من سنین او ولد لا کثر من سنین ای
 و دت دعوی البائع اذا کانت السدة من وقت البیع الی و لب الولد اکثر من نصف حول
 الا اذا صدقه المستری و ما صدقه حکم القسم الذی کا لاول و فی لثالث لم یطل بیعه القسم
 الاول ما دار لدت لاقا من نصف حول من زمان البیع و الثاني ما دار لدت لا کثر من نصف حول
 و اقل من سنین و لثالث ما دار لدت لا کثر من سنین و فی القسم الثانی ینسب منه و امهنا و
 ینسب البیع و یرد النصف کما فی القسم الاول و فی ام ولد نکاح ای ام الولد نکاح امه و لدت
 من زوجها فملکها الزوج نائمة ملکها و زوجها فادعی الولد و همنا بحمل علی هذا

(۳) لونڈی آزاد ہو جانے کے بعد بچے کا دعویٰ

صرف اس وقت کہ اس کا زمانہ، شافعی کے زمانہ

اور اگر کسی صورت نہ ہو، وہی لونڈی مرنے اور اس کا زمانہ
 آزاد ہو جانے کا زمانہ، شافعی کے زمانہ
 اس کے چھوٹے کے چھوٹے کے چھوٹے کے چھوٹے کے چھوٹے

اس کو زیادہ بچھرنے کا حکم نہ ہو جس کی مالیت بچھنے کا اس کو نہ
بچھرنے کا کفایتی الاصل۔

(۳) بیع کے آزاد ہونے کے بعد دعویٰ

اور اگر مرد نے ولد کو آزاد کر دیا تھا (یا دونوں کو آزاد کر دیا
تھا) تو اب دعویٰ زیادہ کا سمونا نہ ہو گا جسے اس صورت میں کہ وہ
لوہائی چھ بیٹے سے زیادہ لیکن اوہ اس سے کہ میں جنی آزاد کر
سے زیادہ میں جنی (یعنی اس) دونوں صورتوں میں بھی کہ جنی زیادہ
کا غیر مسلم ہو گا) اگر اس وقت کہ مرد زیادہ کے دعویٰ کی
تصدیق کرے تو اول وہ تسول میں (یعنی جب چھ بیٹے سے کم
میں جنی اور مرد نے ولد کو آزاد کر دیا ہے یا چھ بیٹے سے زیادہ اور
دو بیٹے سے کم میں جنی) اوی قسم مال کا ختم ہو گا (یعنی زیادہ کا

نسب ثابت ہو جائے گا اور وہ لوہائی نہیں رہے گا اور جو مال اس کے
اور بیع کا کر دیا ہو گئے کی اور قیمت پر مرد کی جائے کی کفایتی
(الاصل)۔ اور اگر بی بی قسم (یعنی سب وہ لوہائی دو بیٹے سے زیادہ
میں جنی اور خستری نے بی بی کے دعویٰ کے تصدیق کی) بیع یا اس
نے بیوی اور لوہائی زیادہ کی اس میں وہ بیوی نکاح کی رلاو سے۔

خاندان۔ م والد اس لوہائی کو کہتے ہیں جس کی اس اور
اپنے خاندان سے ہوا۔ بچہ خاندان اس کا نہ کہ جو مال سے یا
جس لوہائی کا خاندان مالک ہوے بچہ وہ جتنے اور وہ دعویٰ
کرے ولد کا اس پر کہ مرد اس کی قسم ہے کہ یہ بی بی سے ہوا اس
پر محمول ہے کہ باقی نے بچہ اور لوہائی خستری سے زیادہ کر
استیلاء کیا ہو گا کفایتی الاصل سے زیادہ۔

۱۵) ولو باع من ولد عبد ثم ادعاه بعد بيع مشتریه صح نسبه ورد بقره وكذا لو كاتب
الولد ثم الام او رهن او رجعها ثم ادعاه صحته الدعوة لم يحق الام والولد جميعا وينقض
هذه التصرف وبقره الجارية عمره الشبع اعلم ان عبارة الهندية كذا نكح و من باع عبدا له عبده
و باعته المشتري من امر ثم ادعاه الناع الاول فهو باع و بطل البيع لان البيع بحتميل النقص
وماله من حق الدعوة لا يحتمله فينقض البيع لاحقه وكذلك اذا كاتب الولد او رهن او رجعها
او كاتب الام او رهنها او رجعها ثم كانت الدعوة لان هذه العوارض لحتميل النقص فينقض
ذلك كله و تنص الدعوة بخلاف الاعناق والندبر على ما هو القول ضمير الفاعل في كتاب ان
كان راجعا الى المشتري وكذا في قوله او كاتب الام يصير تقدير الكلام و من باع عبدا لولد
عنده او كاتب المشتري الام و هنا غير صحيح لان المعطوف عليه بيع الولد لا بيع الام
لكنه يصح قوله كاتب المشتري الام و ان كان راجعا الى من هي قوله و من باع
عبدا فالصداقة ان رجلا كاتب من ولد عبده او رهن او رجعها ثم كانت الدعوة و صح لا يحسن قوله
بخلاف الاعناق لان مسألة الاعناق ملية موت ما اذا علق المشتري الولد لان العرق الصحيح
ان يكون بين اعناق المشتري و كتابته لا بين اعناق المشتري و كتابته البائع اذا عرفت هذا
فموجع الضمير في كتاب الولد هو المشتري و في كتاب الام في من باع (۱) ولو باع
احدنا من ولد امه و اعطاه مشتریه ثم ادعى البائع الاخر ثبت نسبهما منه و بطل

یہ کہ ولو کان مع مسلمہ و کافر حصے فقال المسلم هو عہدہ۔ وقال الکافر هو ایسے فہو حران
للمکفر لانہ بال الحریۃ فی الحان والاسلام فی الحان فذلک ان الواحدین ظاہرہ و فی
عنکسہ بنسب الاسلام بنسبہ و یخرج عن الحریۃ و لیس فیہ اسمہ اکسابہ یہ (۸) ولو قال
روح امرأۃ لخصی تعلیمہ فہو ایسے من غیرہا و قالت ہذا یسے من غیرہ فہو ایسے (۹)
ولو بذلت امۃ مشترکہ و دعی المشتري المولد لم استحققت عہدہ الاب قبضہ الرکبہ ہو
بحاصہ و هو حران و لذت امۃ مشترکہ و ادعی المشتري المولد لم استحققت الام فالرکب
حر و یضمن الاب و هو المشتري قیمۃ المولد للمشتري لان ولد المبرور حر با لخصۃ و المراد
بالمبرور حران رضی امرأۃ معہدہ اعلیٰ ملکہ یسے او نکاح فولدت لم استحققت و انما
یسمى مبرور لان النافع عہدہ و یہ عہدہ جاربتہ لم تکن ملکائہ و یعبرو فیہ المولد یوم الحصرۃ
(۱۰) فان مات المولد فلا شیء علیہ امید لعلم المسع منہ و ترکبہ لہ لانه حر الاصل فان قبلہ ابوہ
و عہدہ عہدہ الاب قیمۃ و یرجع بہا کتبہا علیہ برائعہ لا لافطر ای ان قبلہ الاب یضمن قیمۃ
لمسحق و کذا ان قبلہ عہدہ فاختار الاب ذینہ فان الذینہ بدل اعدا لہ الذل لئلا یکن کسۃ امۃ
المولد ثم مع البذل من المستحق کتبہ الرکبہ و قبہ القیمۃ و یرجع بالنسبۃ علیہ البائع کما
یرجع بنسبہا لایرجع للعہد الذی اخذہ المستحق لانہ بدل استیعاد مضاعفہ المطع

(۷) ایک بچے کے متعلق مسلمان کا غلام

ہونے یا کافر کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

مراد ایسے بچے کو مسلمان اور کافر یا کافر کو مسلمان کہے کہ وہ
میرا ام ہے و کافر کہے میرا بیٹا ہے تو وہ آزاد ہے کافر کا بیٹا
نہ ہوتا۔ اس واسطے کہ کافر کے بچے ہونے میں باطل
ہے تو اگر وہی حاصل ہوئے اور اسلام انجام کار ہو اس لئے کہ
اسلام کو یہ غلام چھوڑ کر باطن مسلمان کا غلام سمجھا
تو اسلام کو باطنی حاصل ہو جائیگا یعنی یہ بھی صحیح ہو جائیگا۔
آزاد ہو جائیگا اس کی طاقت سے دیر سے گذشتہ الاصل۔

(۸) میاں یحییٰ کے درمیان

بچے کے نسب پر اختلاف

اگر ایک لڑکا نہ اور جو نہ پاتا ہے اس قسم کا کہ

ہو ایسا حال بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ عہدہ ہوا کہ لڑکا اور بچہ
و لیس۔ اس کا دعویٰ کیا کہ یہ (۱) اس کا دعویٰ کیا کہ یہ
پاک ہو کر پانچواں ہے کہ یہ لڑکا چھوڑا ہے میرا ہے میرا ام ہے میرا
بچہ ہے اور جو یہ کہنے کہ یہ میرا بیٹا ہے تو یہ
و میرے خدوئے متعہدہ ذلک کا بیٹا قرار دیا ہو گے گا۔

فائدہ یہ کہ اگر جو یہ کہے کہ یہ لڑکا چھوڑا ہے میرا ہے میرا ام ہے میرا
بچہ ہے تو یہ کہنے کہ یہ میرا بیٹا ہے تو یہ

(۹) لونڈی کے ولہ کے دعویٰ کے بعد

عہدہ کی کاسمی اور کی ملک لکھنا

اگر وہ نے ایسا لڑکی خریدی اس کا عہدہ ہے میرا ام
نہ ہے اس کا دعویٰ بھی یہ (یعنی یہ) کہ یہ میرا بیٹا ہے
کہ لڑکی فراش ضعیف ہے نسب اس میں ہواں و جو کے
عہدہ ہے۔ یہاں کہ جس کے کہ لونڈی کی امری بھی تو لڑکا آزاد ہو

ہاں ہاں کوئی راجہ کی قیمت دہائی تھی جو دینا نہ ہو سکی۔ اور قیمت نہ ملنے کی وجہ سے کوئی دھورہ قیمت میں کی قیمت ہو گئی۔
خاندان اس مالدار کو راجہ ضرور دینی کی بات نہ کیا تھا۔
جہاں دہلی ضرور کا خزانہ دینا ہے کی بات سے اور جہاں
ضرورت سے وہ گھسے ہے وہ ایک صورت سے محبت کرے اس کی
طلب میں جس طرح کا پتہ پراختہ کر کے پھر ضرورت میں سے اپنی
بھر نہ کرے وہ صورت ہی دہائی طلب کی اور اس کو ضرور دینا
لئے کہتے ہیں کہ باقی سے ذریعہ جو موجود ہے وہاں اس کے
باجواری کی کوئی بھی جو طلب اس کی نہ کی گئی ہو اسلئے۔

(۱۰) لڑنے کے کمر جانے یا قتل ہو جانے کے بعد

تو امر دینا کا حکم کیا تو اس کے باپ پر جو دھرم لازم ہے۔
کہ۔ (۱) یہ کہ صرف لہذا کی تھی تو جواب۔ کہ اگر اور کو اس
لڑنے کو کہے کہ کٹا تو اس لئے کہ وہ باپ کے قتل کو بڑا
رہنسی اور نے قتل کیا اور باپ نے قیمت میں کی پھر دینا کی
قیمت سے یہ دیا۔ اس لئے کہ قیمت نے مجاہد ہے۔ لہذا
تو اس پر دینا ہی کے معافی آئے کہ اور فقہ راجہ دینا
دینا کی باپ قیمت کو تھی کہ اور قیمت میں دینا سے
مجبور کیا۔ نہ سبب جس لہذا کی کا پیسہ لے لیا اور اس کو لڑی کا
بانی سے نہ پیسہ۔ مگر یہ سبب تھی کہ اس نے فقہ دینا دینا
دینا ہے۔ چاہے یہ سبب سے مختلف صبیح کا۔

فوائد (۱) موضع خفا میں اور نپ میں مقام میں

(۱) تمام موضع خفا میں اور نپ میں مگر جہاں ایک
غرض سے نہ جائے کہ اس کا وارث جس دینا میں نہ ہو جس کی
کہ میں نہ کہ وارث میں اور دینا میں کی جان کی وہ بھی کی گئی ہو
چاہے کہ اس میں اگر ایک شخص سے ایک وارث کو کیا کہ وہ چینی
نہ کی یہ کو نہ ہے پھر اپنے ذمہ کا عرفہ دینا اس کا دینی خفا میں
ہے اگر ایک ثابت دینا فقہا اپنے اثر دینا میں سے اس سے با

گواہوں۔ کہ لکھتے ہیں۔ کہ اس کی خزانہ اور دینا۔ نہ دینا
تقدیر میں دینا اور دینا۔ یہ کی بات کے پیسہ دینا دینا
اس خزانہ کے دینا سے اس کو لکھتے ہیں یا تو یہ دینا دینا
اس خزانہ کی قیمت میں دینا کو لکھتے ہیں یا تو یہ دینا دینا
دینا میں دینا دینا کہ یہ کو لکھتے ہیں یا تو یہ دینا دینا
نہ کر کے پھر دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
لئے خفا میں دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
اس دینا کی کو نہ دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
یہ دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
ایک پھر دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
کھلی دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
اس دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا

(۲) کسی شخص پر اپنے باپ کے حق کا دعویٰ

جو شخص دینا کرے۔ اپنے باپ کے حق کا ایک شخص پر
دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
سبب ثابت کرے۔ دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
تو کاشی دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
باپ پر لکھتے ہیں کہ یہ دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
اور اگر دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
نہ کر دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
اس دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا
دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا دینا

کمال بہا دینی کے پانچاں نسبت اور موت اور کفر کو جس سے
بہتر کیا ہے وہ دینی ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے جس سے موت اور کفر
اور اس کے ساتھ کفر کے قومی اس کا ساتھ دیا ہے اب دینی
جس پر ختم کر دیا ہے اس کا ساتھ دیا ہے اور کفر کو اس سے
بہتر کیا ہے جس سے کفر کے قومی اور کفر کے ساتھ دیا ہے اس
اس سے ختم کر دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے

(۳) ملے بھٹنے ہونے یا چچا زنا ہو چکا ہو
اور ایک شخص نے دین کیا ہے وہی ہونے کا
نام اور اس سے نہیں اور اگر چہ زنا ہوئی ہے تو اس کا
نام نہیں ہے اور اس سے نہیں ہے۔

(۴) میت پر قمرش کا اثبات اور اقرار
ایک شخص نے ایک میت پر قمرش کا اثبات کیا ہے اس سے
اس کی قوم اور اس کے ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے

(۵) ننگی پر شہادت
ننگی پر شہادت کیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے

ماتہ یا کس نے شہادت کی وہی ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے

(۶) ننگی پر شہادت مقبول ہو چکا ہو
ننگی پر شہادت کیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے

دین کے اقرار کے بعد ادا کے دین کا دعویٰ
ایک دینی ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے
اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے اس سے کفر کو اس کا ساتھ دیا ہے

كتاب الاقرار

(١) هو عبد يعق لآخر عليا (٣) وحكمه ظهور الظهور لا المشاكلة تصح الاقرار بالخبر للمسلم لا بطلاق وحق مكرها لما كان حكم الاقرار الظهور لا لالبناء صح الاقرار بالخبر للمسلم ولا يصح تمليك الخمر اياه ولا يصح الاقرار بالطلاق والعناق مكرها ولو كان البناء صح لان طلاق المكتره وعتاقه واقعات عدنا (٣) ولو اقر حر مكلف يعق معلوم او مجهول صح ولم يدين ما جهل بماله فيه صحة الاقرار بالنصب مجهول مئة على انه مجاز لا بناء تمليك وصدق العقر مع حلفه او ادعى العقول اكله منه (٤) ولا يصدق في الفل من درجه في علي مال (٥) ومن النصاب في علي مال عظيم من الذهب او من الفضة ر من نهمي و عشرين من الايال ومن لحد النصاب قبة في غير مال الزكوة (٦) ومن قلعة صعب في اموال عظام

فائدہ:- اقرار کے تحت ہونے کا ثبوت

دور کا رحمت ہوا قرآن مجید سے عزت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولجعل اللہ علیہ الحق یعنی چاہے کہ دور کرے وہ شخص جس پر حق ہے تو اسے اگر رحمت نہ دے گا تو اس نعمت کے باوجود یعنی نہ تو اور حدیث سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قل الحق ولو کان عوفاً یعنی تو کہ نہایت اگرچہ حق اور عزت کیوں نہ ہو تو اس حیوان نے ہمدردی کی اور تم پر یہ عزت کے اعلا پر تو تم کا سبب رقم مرزا کے اور احسان سے کیونکہ انسانی پر امت محمدیہ کے کیا آثار رحمت ہے مگر کے حق میں یہاں تک کہ عزت کیا انہوں نے حد اور قصاص کو اگر اور حق سے تو مال بظرف حق ان کی ثابت ہوگا اور عقل سے اس واسطے کہ شخص حاضر اپنی ذات پر جو حق قرار دے کرے گا جس چیز میں اس کی محضرت جان یا نفسان میں ہووے تو ترجیح ہوگی جانب صدق تو اس کی ذات کے حق میں سبب نہ ہونے قسمت کے اور کمال ولایت کے خطاوی مع نزاد۔

(۱) اقرار کی تعریف

ہم اچھے چرچہ بننے کا ہاں کہہ کر ٹھیک ٹھیک چلے گئے۔

فائدہ :- جو شخص افراد کو اس کو متاثر کرتے ہیں اور جس کے لئے خواہنے اور کھاتے کے لئے اور مقرر کیجئے ہیں اور جس چیز کا افراد کو اس کو متاثر کرتے ہیں۔

(۲) اقرار کا حکم

قسم اقرار کا یہ ہے کہ مقررہ اس لئے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کہ اقرار ان کے مقررہ کے ثبوت کا (یعنی اقرار ہے کہ) الحاصل اس کو ایسا کر کہ جیسے ان کی حق ہو جی ہے اس کی تصریح پر تفریع کرنا ہے) تو ان کی نے اقرار کیا کہ مسلمان کا شریعت میں یہ ہے تو صحیح ہے اور اقرار اقرار الایمان تو یہ اقرار صحیح نہ ہوتا کیونکہ لازم تھا ان کی تمام غیر واسطہ مسلم کے اور یہ صحیح نہیں اور جو کسی نے اقرار کیا طلاق اور عتاق کا زبردستی سے تو یہ اقرار صحیح نہ ہو گا اور اقرار اقرار الایمان تو صحیح ہو جاتا اس واسطے کہ زبردستی سے طلاق اور عتاق رافع ہو جاتا ہے جس ۔

قائدین۔ یعنی جبر سے آخر کو فی نفس اپنے زہد کو حقائق
 سے پاکہ کر کے آزاد کر دیں گے تو حقائق، حقائق ہو جائیں گے۔
 جسے ہمیں اس کا کتاب، ان کے لئے ہے۔ اے گاہر حقیقی

انیہ میں اور مسائل بھی اس پر مشتمل کئے ہیں ان میں سے یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے غیر کے مال کا دوسرے کے لئے اقرار کیا تو وہ مال جب مقرر کے پاس آئے گا مقرر کو دلا دیا جائے گا اور نہ ہیست کا اقرار دہی کے طرف سے ہاں ہو سکتا ہے اور اگر مقرر نے مقرر کا اقرار کیا تو یہ قبول کیا تو صحیح ہے ہوگا مگر جو غلطیوں میں نہیں نکلتا وغیرہ ان میں اقرار اور نہ ہوگا اور جب مقرر نے اقرار مقرر کا قبول کر لیا بعد اسکے رد کیا تو وہ نہ ہوگا اگر مقرر نے ایک وفد اقرار کیا اور مقرر نے اس کو رد کرنا یا بعد ان کے دوسری بار مقرر نے اقرار کیا اور مقرر نے قصہ حق کی توبہ دوسرا اقرار لازم ہوگا ایک شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا جس نے دفعہ اول اقرار دیا ہے ایک شخص نے مبین کا توبہ دعویٰ سمجھا ہوگا مگر جب مدعی یوں کہے کہ یہ شخص میری ملک ہے اور مدعی عدلیہ نے ان کا اقرار کیا ہے میرے مدعی یوں کہے کہ میرا اس پر اتنا ہے جو اسی طرح اس نے اقرار کیا ہے تو دعویٰ سمجھا ہوگا بافتراق اس واسطے کہ مدعی نے اقرار مدعی عدلیہ کو سبب موجب شک کا نہیں سمجھا اور مقرر مدعی یہ اقرار کرے تو یوں متنبی یہ صرف اصل مال پر لیا جاوے گا اقرار پر ایسا اگر مدعی نے دعویٰ کیا مدعی علیہ پر ایک شخص کا اور مدعی علیہ نے گواہ کر کے اس امر پر کہ مدعی نے اقرار کیا تھا اس بات کا کہ یہ ایک شخص مدعی علیہ کی طرف نہیں ہے تو یہ دعویٰ مدعی علیہ کا سمجھا ہوگا۔

(۳) مائل بالغ آزاد کا اقرار

جس شخص آزاد مائل بالغ نے ضمانت دیا مدعی میں خوشی سے یا کامیاب مازوں یا کسی مازوں یا مستحق مازوں نے اور (۱) اگر کسی حق معلوم یا مجهول کا تو صحیح ہے لیکن مقرر

ازم ہوگا کہ اس نے مجهول کو بیان کرے قیمت دہی سے پھر کر مقرر اس سے زیادہ کا دعویٰ کرے اور گواہ نہ رکھا ہووے تو قول مقرر کا مستحب قبول ہوگا۔

معدون حاصل کلام یہ ہے کہ ضمانت مقرر کی مالیت صحت اقرار میں سے ایسا ضمانت مقرر یا مقرر کی مالیت ہے تو جس صورت میں مقرر مجهول ہوگا تو مقرر جریا ہوا ہے کہ اس کے اظہار اور بیان پر اور جب مقرر مقرر مجهول ہوگا تو اقرار علی صحیح نہ ہوگا۔

(۴) مطلق مال کے اقرار میں کم از کم مقدار

اقرار کرنے پر کیا حد کم سے کم ہے مال ہے تو ایک دوم سے میں اس کی تصدیق نہ ہوگی۔

(۵) بڑے مال کے اقرار پر مال کی مقدار

اور جو یہ کہا کہ مال کا سبب۔ مال بڑا مال ہے تو سونے اور چاندی میں مقرر انصاب زکوٰۃ سے (یعنی جس سے بڑا اور دوسرے نام میں اور دونوں میں گچاں مالوں سے تم میں اور سونے کے اور مالوں میں قیمت انصاب زکوٰۃ سے تم میں شیعہ کی چارہ کی۔ (در بقیہ میں ہے کہ اگر مقرر مقرر ہوگا تو انصاب سرق سے تم میں تعدد حق نہ ہوگی اور مقدار انصاب سرق سے تعدد حق ہو جائے گی اور اس قول کی تصدیق میں نہ ہے)۔

(۶) اموال عظیمہ کے اقرار پر مال کی مقدار

مقرر انصاب زکوٰۃ سے کہ میں تعدد حق نہ ہوگی اگر مقرر نے یوں کہا کہ علی اموال عظیمہ یعنی مجھ پر بڑے اموال ہیں۔

لاکھ۔ اور اگر اموال عظیمہ کی تفسیر غیر مال زکوٰۃ یعنی بیڑوں وغیرہ سے کرے گا تو میں انصابوں کی قیمت مقرر ہوگی اور حق اور

وأحب لك مالا طهر زيد فاصنع به ١٠٠ وان اقردين مؤجل صدق المتروك ان قال
هي حائل وحل ان حائل المتروك على انه ليس مؤجلا يجب به الفدين حلالا ١٠ ومائة
 ودرهم كلها شراهم وفي مائة وثلث ومائة وتبين تخصيص المائة ومائة وثلاثة اوثام كلها
 تهاب عليه ان هي قوله للفنان على مائة ودرهم عند المشافعة تفسر المائة كما هي على مائة و
 ثوب وهو النسيب وعندنا ١٢٠ ذكر بعد لعمري القصد ما هو من المقتضيات كما هو في الفال مائة ودرهم
 ومائة وتفسر حنطة يكون العانة من جسم ذلك المفسر فيها على ما اذا ذكر بعد لفظ العدد
 لعمري الحر بمائة وثلاثة غواب وان لم يكن من المقصودات كالغواب مثلا فصح بغير المائة

جواب: وہ قسم تھا کہ اگر تو قرعہ نہیں نکلتا تو لاچار رہے گا۔

تادمہ۔ (۱) برخلاف اس صورت کے۔ مقرر نے کو لے
وہیں خاکہ فرمایا تو ویسے ہی راجہاں پر لارہ ماؤں کے بیٹے
نظام کی فکر۔ سمجھو زمین بھلائی۔ کے کلاس میں قول ضامن بن
مسجد کا گزریہ نے نوے ایک چتر خریدی۔ انہی پانچویں
نات میں یادداشت کی۔ ان کے سپرد کر دیئے جئے اور خواست کی
یہ مجھ کے لئے تھیں۔ یہ یاد رکھو کہ گزریہ نے آخر کار کائنات
چاکہ در چاک ٹٹو کے چھوٹی اب آئینہ اپنے لئے لکھ دوسرے
نئی طرف۔ یہ لکھنا یا اس نے اس سے خود بھی خود جو یہ ہوئی ت
تا جو ہے۔ تا سبب خاص کے اہل فکر نے یہ سب دواؤں
سے مراد نہ لیا۔ عام کی بلکہ جو یہ ہوئی تھیں کسی اور کا دیکھیں کہ ک
اسی میں آئے یہ ممکن ہے کہ ان کے لئے اور سب سے بدتر

(۱۱) + مبہم اخراؤ کے معنی و کی تفسیر

ایک شخص کے کہ کچھ چرائیک سو اور اچھ ہے تو سے
بھی سو اور ہے۔ اس کے گنا ایک سو ایک روپے کا اقرار ہوا
اور شے کے ایک سو اور ایک کہ ہے تو پوچھا جاوے گا کہ کو
سے کیا ہوا۔ یہ وہی طرح سو اور روپے اس کے اقرار میں اور
فائروں کے سہرے ہر ماہر مالکے اقرار۔ مٹی سو اور مٹی
کے سے سو سے ہے مٹی ہر مالکے سے ہوں گے۔

(۹) قرنش خواہ کی یہ دو ہائی پر

مقررہ شدہ کے اقرار التماظ

[illegible]

جانور، انسانی اور دیوانی طرف منسوب نہیں کیجیے گی بلکہ
(تقریباً) سوئے ہوئے یا زلت کرنے والی آغوشِ فراخ ہوگا
جو اس کی اصل میں مذکور ہے، جو زبانی کے لئے کہا کہ
میرے لئے چھ پرشمارہ اپنے ہیں اور مرنے والے کے جو چھ
میرے ہیں، کیا تو پرشمارہ قرار دے گا کہ ان پرشمارہ
میں از خود مرے ہیں۔

(۱۰) معاد کی قبر فضیلت کا اقرار

اگر کوئی قرار دے لے کہ وہ اپنے سوا کسی اور سے نہیں ملے گا تو یہ بھی بالکل درست ہے تو مقررہ کا کمال قول قسم سے
قبول ہو گا۔ اگر مقررہ کے پاس کوئی دوسرا معاملہ ہے تو اسے

باب التفتيش

۱: و من يستحب بعض ما قرهه متصلاً ثم راقبه (۲) ، وإن استقر الكحل فكنه أى لمعه كله
لأن استواء الكحل لا يصح (۳) ، فإن استقر كنيهاً وورد من فرائض عجم قيمة وإن استقر
عبرها منها لم يصح أن قال له علي مثله فرائض الأديان أو الألقاب بسيطة صح الاستثناء وإن
قال لا تأكلهم يصح شفاعته امر حنيفه و امر يوسف لوحود والمجانسة من وجه إذا كان مكبلاً
أو موروذاً بعد محمد لا يصح في الكحل لعدم المجانسة من وجه وعدد شافعي يصح في
أنك للمجانسة من حيث النائية (۴) و امر القزو وصل به أن شاء الله تعالى بطل الفرائض

باب۔۔۔ استثناء کے چار ہیں

(یعنی اگر میں نے تجھ کو کال لینے کے بیان میں

(۱) اقرار کی شرط اور حکم

جس طرح کافر اور کافر کو اس میں سے کسی قدر کو مستثنیٰ کرنا
 جتنی ممکن ہو، صحیح ہے۔ مثلاً یہ مستثنیٰ متعلق ہو، وہ اقرب
 ہے۔ (مثلاً کہنے کے لیے ہے۔ مجھ پر اس واسطے ہیں مگر وہ جو کچھ
 دیکھ کر کہہ سکتی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ صحیح ہوگا اور بعد از تقیہ
 کے جو باقی ہے، وہ کاملاً مغرب از مضمون ہے) (مثلاً غلام دیکھ کر
 جس قدر غلام ہے، وہ موقوف ہے۔)

(۴) سب کا اشتاء

اور سب کا اشتہار کرے سب سے جیالٹس، جے (مشغل)
 کیے کریں، یہ آپ ہمارے بچے کو آستے میں لے کر اس پر سب
 از آؤں گے (ڈو میٹل ہندو میں گزارو، یہ بچے بھول گئے)

(۲) روپوں میں سے دیگر اشیاء کا استثناء

جو چیزیں بنتی ہیں یا بنتی ہیں ان کو روپوں میں سے
استشارت کرنا درست ہے تو کسی قدر کی قیمت کم کر کے باقی
روپے دیا ہوتا ہے اور ان کے ساتھ روپے میں دکانداروں سے
قیمتیں سے مثلاً خرما کہا کہ سب سے اوپر سو روپے میں ایک دکاندار
کو ایک قہر گیسوں کا تو استشارت کر کے دکاندار سے روپے سٹاپت
کے مسئلہ کے واسطے روپے میں سے قیمت ایک دکاندار قہر گیسوں
کر کے باقی روپے دیا ہوتا ہے اور خرما کہا کہ سب سے اوپر سو
روپے میں ایک کچر کر کے دیا ہوتا ہے سو خرما کو ایک قیمتیں کے
اور دکاندار خرما کے خرما کے کسی صورت میں خرما کو دکاندار
خرما کے سب سے اوپر روپے میں خرما کو دکاندار

(۴) اقرار کے ساتھ ان شاء اللہ کہنا

جس شخص نے قرار کیا ایک امر کا اور دوسرے کے ساتھ
البتہ اللہ تعالیٰ اور باتو اور مقررہ عمل پر واجب ہے گا۔

(۵) ولو استثنى ساء دار فرجها كانا للمعقر له لان الامتناء لا يصح لان الياء انما يدخل
 في النسخة وما هو كذلك لا يصح امتناع وان قال بناؤه هلي وعرضه لك فكما قال ولحق
 النكاح ونحلة سستان كبائنها ن قال هذا الحكم لكان الاقصه او هذه الجسنان له الاصلته
 لا يصح الامتناء ولو قال ان الحلقه له والفقير لى او لا رضى له ولحق لى يصح ٦٠ فان قال
 له على انك من نس عبد ما قصده وعيه فان سلمه لمقره لرمه الاثف والا لقره ما قصده

صفة العبد وقوله عبه أي عبي العبد وهو في بالقوله فإن سمعنا من العبد الذي
 النضر ثم قال لا وإن لم يسمع له وما يصنع نذر في قوله وما يصنع له نذر
 حصة سواه وحل أو نفس لأن انكار النضر في غير المسموع ينافي الوجوب لأن حوله المسموع
 كماله فلا يحل النفس فيكون هذا جوعاً وعندهما ما وحل صدق لأنه بيان تعبير عنهما
 رداً فكذلك من نفس غير أن يكون لهما صفة من نفس وعندهما ما وحل صدق لأنه بيان تعبير عنهما

ہو تاقتہ پر ہر روز پڑے دایب ہونے پر یہ قول سن کر اس نے انہماکی سے کہہ دیا کہ تم سب لوگوں کو یہ بات یاد رکھو۔

فائدہ: صاحب کے نوٹس پرانے ہیں۔ ان کو
وہ کام (نہ افسر کے) پر چھوڑ دینا چاہیے کہ جب
ان کی قیاسی کتاب کے فیصلے میں کوئی ترمیم نہ ہو
کا اس واسطے کہ جہاں تک ممکن ہو ان کے فیصلے
صاحب کی ہوئی تو یہ دیکھ کر ان کے فیصلے کو
اور صاحب کے نوٹس اور پھر ان کے فیصلے کو
اور صاحب کے فیصلے کو ان کی جانے کی وجہ سے
تقریباً ان کے نوٹس کو بھی استعمال

(۷) شرابِ پاسور کے میزبانوں کے لیے کافور

ہمیں ملنے سے پہلے یہی کہہ چکے تھے۔

فائدہ: یہ بھی بہت قریب ہے، مگر کے ساتھ ساتھ اس

کے یہ آج بھی ٹیٹ کے جسموں کے لیے خواہش ہے۔

کلمہ چنانچہ ابدی ہے اور اس کے لئے کوئی زمانہ نہیں ہے۔

[illegible]

۱۶۶۶ء میں امریکی آرمی نے ایک ایسا ہی ہوائی اڈا بسایا جس کا نام اب بھی ہے۔

موت ہے : ب ہے کہ مشرکین ان فتوایں کے منکر ہو، اور جو بدعتوں

تصدیق کرنے پر مقرر ہوئے۔ ان کے لئے ان کے پاس اب ایک

وہاں پہلے کون سا پتہ لکھیں گے؟

(۵) دار میں سے عمارت کا استعمال،

نہ کی ہے اور ہے اگر اور ہے سے لہذا ہے کا تھا، یا تو

سکھ لے جو 6- محنتی زمین اور طرہ سے اسے اپنی اپنی تقویم کے لیے

یادیں دہائی کے گناہوں کی یادیں تھیں۔

چند سال بعد، جب کہ وہ اپنے گھر پر واپس آئے، تو انہوں نے اپنے گھر کے سامنے ایک چھوٹی سی دکان کھولی۔

مقامات کی جانب سے جاری شدہ سہ ماہی کے لیے بھرتیوں کا رجسٹر۔

نہایت ہی افسوس ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔

[illegible]

اگر میں جیسے میرے قریب یا تشابہات کے ساتھ اللہ کے پاس جاؤں گا

کون کونسی چیزیں ہمارے لیے مفید ہیں؟

ہمارا لی اکل ہی ہے وہ درخت کی پھول سے پھل تو ہوتا

۱۰۰

(۶) علامہ نے محسوس کیا کہ اگر وہ اپنے کام کو جاری رکھے تو اس کی وجہ سے وہ اپنی زندگی بھر کے لیے ایک نیا سفر شروع کرے گا۔

مکر قبضہ کا آثار

ہو رہا تھا کہ اس شخص سے میرے لیے ایک نیا دور ہے۔

ایک عام آلِ قریب سے اچھی نوبل مکی سفارسی عام پر ہندوستان

یہاں ہے: (۱) یہ خدام کے لئے ہے، (۲) یہ اپنے اس تصور کے لئے ہے۔

کے اندر وہ عالم محرم کے کوالہ کی طرح کھڑی ہو کر اپنے اپنے چہرے پر

[illegible]

۱۰۰ یعنی من تصرف منع او قرض و ہی زیوف و جیرجہ و سوقة اور خاص لزمہ الحدیثہ عندی
حبذا وصل لم فصل و عندی ان وصل صدق لانه رجوع غصب و بیان معیو عندی غصب و فی من
غصب او ودیعة ان ادعی الحدیثہ صدق الا فصل فی الاخیرین ان قال لم علی الذ من غصب
لو ودیعة الا انما یزوف و منہر حذ صدق وصل لم فصل و ان قال سوقة لور خاص لان وصل صدق و ان
فصل لافرق بین النبی و القرض و من الغصب و الودیعة ان الاولی بضمان علی العیاء فان
فسر انہم مع الحاد بكون رجوعا و الغصب و لودیعة یقتضی علی کین تلك و لودیعة و انما خاص
لیسا من حسن التراضی و اما یسمیان عزهم محرر فکون بان لغیر ان وصل صدق و ان فصل لا

(۸) حوئے ہزار روپے کا اقرار

روانے کہ میرے اپنے ہزار روپے ہیں یا نہ ہے تو اس پر قسم
اسباب یا قرض کے ہزار روپے زیوف و جیرجہ و سوقة
دعویٰ میں قلم ۔ ہزار روپے کی ہزاروں گندہ
قائدہ ۔ اور صاحب کے زیوف و جیرجہ کے یہ قول
اقرار کے ساتھ ہزار روپے و جہاں وہ دہاکن کے دیکھ
وصل کی صورت میں تصدیق کی جائے تو اس کی دہاکن کی قول
دعویٰ ہے اقرار ہے امام صاحب کے نزدیک اور بیان تغیر
بہرہ جین کے یہ ایک کذا فی الاصل

(۹) غصب یا امانت کے کھوئے

ہزار روپے کا اقرار

اور میرے کہ میرے اپنے ہزار روپے ہیں یا نہ ہے تو اس پر قسم
بوس میں نے منہ سے غصب کے یہ بیان ہے امانت دہاکن
تھے ہزار روپے زیوف یا سوچ ہیں تو اس کی تصدیق کی
جائے تو ہزار روپے کی مکمل کرے یا نہیں کرے ہزار روپے
دور ہے سوقة یا دہاکن تھے تو دہاکن وصل اس کی
تصدیق ہوئی اور صورت فعل اس کی تصدیق نہ ہوگی
قائدہ ۔ ہزار روپے اصل میں نہ رہے

(۱۰) و صدق فی غصب نو رجاء بصل و فی له علی الذ جرہ الامام بضر
کذا متصلا و فصل لالان الاستثناء بصل متصلا لا متصلا و نو قال اخذت منك القرطعة
فهلكت وقال الا حبل غصب بصل و فی عطیہ و دیعة و قال الا غصب لا لا طرف ان فی
الاول اقر لو حوت النسيان وهو الا حد و فی الذی لم یقر بحدک بن الا حد بحدی علیہ
الغصب و ہر بنکر ہالقول نہ و ر فی ہذا کان و دیعة فی حدک فادفعہ و ہاں جہ لہ
اخذہ ای المقولہ لانہ اقر بیدہ نہ ادعی انہ کان لہ لحدیہ فیسلم الی المقولہ و یقف الیہ
و صدق من قال حوت فیرسی او توہی ہذا فرکیہ او لبسہ و ردہ او غلط توہی ہذا بحدک
فبضیعة ہذا عندی حقیقہ و عندہما یحب ان یسلم الی العفر لہ ثم یعدی کما فی مسألة
الودیعة و ہوا نقیاسی و روح الاستحسان ان فی الا حاد لہ لم یقر بحد الا حاد مطلقا بل بدہ
مروور لہ الا حاد فی فی ہا و ہا اضطرورة فی حکم بدہا حور بحدی الی الودیعة

قرض اور نہ کرے اور دوسرا کا بعد ان کے متفق المادیہ

(۳) اپنے وارث کے لئے اقرار

اور جائز نہیں مریض کا اقرار اپنے وارث کے واسطے (دین کا یا مین کا) و لام شافعی کے نزدیک صحیح ہے اور بخل میں قول ہے ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم کا کہ نہیں جائز ہے وصیت واسطے وارث کے اور نہ افراد دین کا اس کے لئے روایت کیا اس کو دار قطنی نے نسخ میں مگر اس صورت میں جب باقی قرض خواہ دین میں اور باقی روئے اقرار وارث میں اس کی تصدیق کریں۔

فائدہ ہے کہ جب یہ اقرار کا صرف اور وارث کے لئے کے لئے تھا تو جب انہوں نے اقرار کر لیا تو اقرار صحیح ہو جائے گا کی طرح مریض نے گراپے وارث پر جو دین تھا اس کے وصول ہوئے گا اقرار یا تب ہی صحیح نہ ہونا مگر تصدیق سے اور وراثت کے اور شاہد میں ہے کہ مریض کا اقرار واسطے وارث کے توقف ہے اجازت پر اور وارثوں کے شرکی

جس ایک اقرار وصول پانے الامت کا وارث سے دوسرے کی جیسے مریض کا یوں کہنا کہ میرا بھائی نہیں میرے باپ کی طرف یا میری ماں کی طرف اور یہی لفظ ہے مریض کے اقرار کرنے کا اپنے وارث کو۔

(۵) مقررہ کو اپنا بیٹا بنانا

اور اگر اقرار کیا مریض نے ایک کے لئے کسی چیز کا پھر مدعی جو اس بات کا کہ وہ شخص میرا بیٹا ہے (اور اس شخص نے اس کی تصدیق کی بشرطیکہ وہ شخص مجھ کو نسب ہو اور مریض کا زکا بہ اعتبار دین کے ہو مگر جو اس نسب ثابت ہو جواب کا اور اقرار باطل ہو مگر اگر مریض نے ایک صورت انہی کے لئے اقرار کیا یہ پھر اس سے نکاح کر لیا تو یہ اقرار صحیح رہے گا اس واسطے کہ اول صورت میں اقرار مریض کا ہے اپنے بیٹے کے لئے اور دوسری میں اقرار لایہ کے واسطے۔

فائدہ ہے اگر اس کے لئے وصیت کی پھر اس سے نکاح کر لیا تو وصیت باطل ہو جائے گی درمختار۔

(۶) ولو اقر بموت غلام جہل نہ وبطل منه المثلۃ ای ہما فی السن یبحث بولك مثله مثله وصدقه الغلام لت نسبہ ولو فی مرض وشارك الورثة تصدیق الغلام انما یشتراط اذا كان معین یحرم و ان لم یعرو مات المقرضت نسبہ وشارك الورثة بالتصديق (۷) وصح الفراء الرجل والمرأة بالوالدین فی الولد والزواج والنولی و شروط تصدیق هؤلاء کما شرط تصدیق الزوج او شهادة القابلة فی اقربا بالولد نکفی شهادة امرأة واحیة و ذکر القابضة حرج مخرج القاذرة وصحت التصدیق بعد موت المقرض الامی الزوج بعد موتها مفردة هذا عند ابی حنيفة لان حکم النکاح یقطع بالنسب فلا یصح تصدیق الزوجية بعد انفصاتها بخلاف تصدیق الزوجية لان حکم النکاح ماق بعد الموت لوجوب العدة و عتقها صحیح باعتبار ان حکم النکاح وهو انزلت باق بعد الموت وله ان التصدیق یستندالی الاقوال والارث ج معلوم (۸) ولو اقر بسب من غیر اولاد نکاح و عہد لامصح لانه نحصل النسب علی الفور ومرت لایع (۹) وارث اخری بعد (۹) ومن اقربا یخ وافرأ میت شاركه فی الارث یوقف بالنسب لان المیراث حق

یقول ایہ قرارہ و اما نسب فعہ نجس علی الفور (۶) ولو اقر احدہما فی بیت لہ علی آخر
ذیہ بعض ایہ نصف فلا شیء لہ والنصف للآخر اذا کان لولید علیہ ومرارۃ ذرہم فقرار احد
اسی زہدان ویدأ قہض حسین فلا شیء للبقی والبقی لاحیہ لان اقرار العریض صرف الی نسبہ

(۶) کسی لڑکے کی فرزندگی کا اقرار

اگر کسی نے اقرار کیا ایک لڑکے کی فرزندگی کا اور دوسرا لڑکا
میںوں نسب ہے اور اس میں کا لڑکا مرنے سے پہلے اب اور
تصدیق کی اس میں لڑکے نے تو نسب اس لڑکے کا ثابت ہو
جائے گا مگر اگرچہ مقررہ اقرار نہ ہو مرنے سے پہلے اب اور
دوسرا لڑکا مرنے سے پہلے اب اور اقرار میں کائنات میں اور تصدیق
کے لئے اس وقت ضرور ہے کہ دوسرا لڑکا مرنے سے پہلے اب اور
نہ لڑکا ہو اور مرنے سے پہلے اب اور مرنے سے پہلے اب اور مرنے سے پہلے اب
مگر اس میں اور تصدیق کی توجہ سے ثابت نہیں ہے۔

قاعدہ: اگرچہ میں سے کوئی بن احمد ہوں گے گے ایک
میں سے کہہ گیا اور چھوڑ گیا تو اس کو دوسرے نے تسلیم کر لیا
بہر تقدیر کے ایک نہیں آیا اور اس نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے
اور ثابت کیا اس نے نسب کو تو یہ کہہ سکتا ہے کہ وہوں سے اس
طریق پر ثابت ہے اقرار کیا تو اس کی فرزندگی کا وہ کسی نے مقرر
کر دیا اس کے ثبوت نسب کا اب وارث اس سے یہ کہتے ہیں کہ
تو اس میں کو ثابت کر کہ میرے نے میری ماں سے نکالی کیا تو یہ قول
درہم کا حق ہو سکتا ہے یا نہیں وہ باطنی بن ہونے والے اگر قاضی اس
کے ثبوت نسب کا مقرر کر دے تو نسب اور فرزندگی اس میں ثابت ہو
گی اب کچھ حالت نہایت کی جس میں باطنی کو دوسرا لڑکا مرنے سے پہلے اب اور
قدیم سے کہتا رہا اور مرنے سے پہلے اب اور مرنے سے پہلے اب اور مرنے سے پہلے اب

(۷) کسی کو بیٹا باپ مانا وغیرہ بتلانا

مرد یا عورت اگر کسی کو بیٹا یا باپ مانا وغیرہ بتلانا اور
بوسنی یعنی آواز دہرائے والا بتا دے اور دوسرا لڑکا مرنے سے پہلے اب اور

نہیں تو اقرار صحیح ہو جائے گا اور اس میں شرط ہے تصدیق
زور کی اور عورت جب کسی کو بیٹا کہے تو ایک شرط اور ہے وہ یہ
کہ ایک عورت کو گواہی ہے اس میں یہ کہ یہ لڑکا اس عورت سے
پیدا ہوا ہے اگر اقرار کی نسب کا حالت حیات میں
اور مرنے کے بعد اس کی تصدیق کی بعد عورت مرنے سے پہلے اب اور
بہر تقدیر کہ اس سے زور کی کی زوریت کی بعد مرنے سے پہلے اب اور
زور کے اس کے اقرار پر تو یہ تصدیق صحیح ہے تو کسی دوسرے صاحب
کے زور یک اور اس میں گواہی کے ایک صحیح ہو جائے گی۔

(۸) رشتہ والے دست کے علاوہ کسی اور رشتہ کا اقرار

اقرار کرنے والے رشتہ داروں کے دست کے علاوہ کسی اور رشتہ
کا جسے کہہ کر میرا بیٹا ہے یا بیٹا ہے اور بتا دے کہ وہی
میں داخل ہے یا اقرار میں کہ میرا بیٹا ہے یا بیٹا ہے تو یہ اقرار
صحیح ہو گا اس واسطے کہ یہ اقرار کرنا نسب کا ہے شخص غیر
قاعدہ کہتا کہ جب اس نے یہ کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے تو
ثبوت کہ اس کا نسب اپنے باپ سے اور جب یہ کہا کہ میرا بیٹا
ہے تو اقرار نسب کو اپنے ابا پر اور اقرار محبت کو میرے یعنی
صرف دوسرے سے مقرر ہے یہ غیر پر تو اس کے کہنے سے
دوسرے پر نسب کیسے ثابت ہو گا۔

تیسرا اور وارث ہو گا یہ مقررہ نسب کوئی اور وارث مقررہ
کا نہ ہو گے نہ قریب اور نہ بعد۔

قاعدہ: یعنی نہ کوئی مقررہ کا ذوی الفرض میں سے نہ
حدیث سے نہ ذوی الارحام سے نہ ذوی الارواح سے نہ ذوی الارواح سے نہ
بہر تقدیر کہ اس کو بیٹا یا باپ مانا وغیرہ بتلانا اور

(۵) مال سے منفعت کے عوض صلح

اور جو مال یا حق برائی مال سے بعض منفعت کے عوض
کر وہ منفعت جس سے جس میں عدالت یا ان کو حاضر رہے تو
عدالت کا بیان کرنا ہوگا جسے عدالت کہے گا۔ بقاؤہ و بشرہ و غیر
اسے ایک چیز کا اور کسی چیز پر بیچنا یا لے کر مال یا حق
صلح کا بارہ و صلح کی اس صورت میں اگر اندر عدالت کے
انوں میں کوئی سرکار کے کا تو صلح بطل ہو جائے گی جو صلح
کو عدالتی مال کے انکار یا بیچ رہنے کی صورت میں واقعی ہوتا
ہو عدالتی حق میں۔ اور وہ ہے اور عدالتی مال کے حق میں
نہ یہ ہے کہ عدالتی مال عدالتی مال کے حق میں ہے تو وہ صلح
لازم کوئی ہے تو کوئی عدالتی مال صلح میں نہیں ہو سکتا
ہے اور قطع نزاع کا تو اس عدالتی مال کے حق میں اور ایک کر
صلح اور نزاع کی صورت میں عدالت واجب ہوگا اور یہ
کہ صلح یہ ہے اور تو اسے واجب ہوتا۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ: پھر صلح میں اور تو اسے
پسند رسائی عدالتی مال کے حق میں اور عدالتی مال کے حق میں

میں یہ نہیں ہے کہ یہ کر عدالتی مال کو اور اب اس کی طرف سے
نہ کہ یہ نہیں ہے بلکہ عدالت واجب ہوگا۔ اور اگر عدالت کی حاجت
نہیں ہو تو عدالتی مال کے یہ خلاف اس صورت کے ہو کہ
صلح میں نہ ہو بلکہ عدالتی مال کے حق میں ہے اس لیے اس کو
عدالتی مال کے حق میں نہ ہو بلکہ عدالتی مال کے حق میں نہ ہو
پھر اور اب جو عدالتی مال ہے۔

(۶) صلح سکوت اور صلح انکار میں صلح

میں کسی اور کی حصر شکنا

صلح سکوت اور انکار میں۔ صلح عدالتی مال کے حق میں
ان کے عدالتی مال کے حق میں ہے۔ صلح سکوت اور انکار میں
سے عدالت کے لیے اور صلح عدالتی مال کے حق میں ہے۔ صلح سکوت
اور انکار میں سکوت میں سکوت اور انکار میں سکوت اور انکار
میں بعض صلح عدالتی مال کے حق میں ہے۔ صلح سکوت اور انکار

فائدہ۔ اور عدالتی مال کے حق میں سکوت اور انکار میں
عدالتی مال کے حق میں سکوت اور انکار میں سکوت اور انکار

۸: ولو صلح على بعض دارين عيهاهم بصلح و حيله ان يبرء في البذل أو يبرئ المدعى

عن دعوى البذل، ثم لم يصلح لأن بعض المدعى لا يصلح عوضا عن الكل فانه إذا في البذل

ثم كملهم أو ترك بكون ذلك الشيء عوضا عما يرضى في المدعى عنه وإن أبرأ المدعى

عن دعوى البذل يصلح أيضا لأن هذه براءة عن دعوى الاعيان وهي مسجحة وإن لم يكن

البرء عن الاعيان مسجحة والمبرء بينهما يظهر فيما إذا كان البذل في المدعى عليه فيبرئ

المدعى عن دعوى بصلح وإن لم يكن في المدعى عليه فلا كما إذا مات واحد وترك

ميراثا فيبرئ واحد عن نصيبه لا يصلح لأن هذه براءة عن الاعيان (۸) و صلح الصلح عن دعوى

الصلح في صورة الصلح عن دعوى السبعة أن يبرئ على الورثة أن العيب كان

نفسه بخلاف هذا المبدأ وبكر الورثة واحد يحتاج إلى ذلك لأن الرواية صغوه أنه لو ادعى

بجارعين والمدانك بمكره تم صالحا لا يجوز (۹) والجناب في النفس ومادونها تعدا أو

حفظاً (۱۰) والوفی (۱۱) ودعوی الزوج الشکاح وکان عتقا بمال وخیلما ای کان الصلح علی حال عن دعوی الوفی کان عتقا بمال فان کان الصلح مع الاقرار کان عتقا مدال فی جملہما حتی یست نولاء وان لم یکن مع الاقرار لہو علی بمال فی زعم المدعی لانی زعم المدعی عیہ بل قطع نزاع فی زعمہ فلا یثبت قراء الا ان یضم المدعی البینۃ وکان الصلح ختاماً فی دعوی الزوج الشکاح ففی الاقرار یشکون خلطاً مطلقاً فی الاقرار فی زعم الزوج لانی زعمہا حتی لا یجب علیہا العدا وان تزوجت ورجعاً اخر جاز فی القصاص اما فیما بینہا و بین اللہ تعالیٰ عن علمت ایہا کانت زوجۃ للارل لا یجمل لہا الزوج فی عتدہ و ان علمت ایہا لہ تکر حل ولم یجز عن دعویہا الشکاح ذکر فی التہذیب ان فی بعض نسخ عدم الحوار فی الوفاۃ اختاروا ہذا لان الصلح بل الصلح راداً فی النہر و فی بعض النسخ عدم الحوار فی الوفاۃ اختاروا ہذا لان الصلح ان جعل منہ لرفقہ فالعوض لم یشروع الا من حانیہا و ان لم یجعل فالبلد لا یتبع فی منغلیہ شی

(۷) ایک گھر پر دعوے کے بعد

اس کے ایک حصہ پر صلح

زید نے ایک گھر کا دعویٰ کیا مگر یہ بعد اس کے اسی گھر کے ایک حصہ پر صلح کی تو یہ صلح صحیح نہ ہوگی اور حید اس کی سمیت کا یہ ہے کہ بدل صلح میں کوئی چیز اور یا عداویہ جیسے ایک آدم یا ایک چیز اتنا کہ یہ شے باقی گھر کا عوض ہو جاوے یا باقی گھر کے عوض سے زید گھر کو بری نہ ہو سکے۔

فائدہ۔ یہ صلح اس واسطے صحیح نہیں ہے کہ ایک گھر کا حصہ کلی گھر کا عوض نہیں ہو سکتا تو جب دعویٰ علیہ نے بدل صلح میں ایک درہم یا ایک چیز وغیرہ زیادہ کر دیا تو یہ شے زیادہ عوض اس قدر حصے کی ہو جاوے گی جو دعویٰ علیہ پائی ہو رہا ہے اور اگر دعویٰ نے بری کر دی وہ بدل صلح کو باقی مکان کے دعویٰ سے حب بھیج بھیج جو عداویہ کی اس واسطے کہ یہ عداویہ ہے دعویٰ میان سے اور ایہہ اور بھیج ہے البتہ ابراہامیان سے درست نہیں ہے اس واسطے کہ اگر کسی نے اسے اسکا حقین سے اور پھر وہی بھیج کو پیا تو

اس کو لے لینا درست ہے لیکن قاضی کے نزدیک اس کا دعویٰ مسنون نہ ہوگا اور فرقی ان دونوں میں ظاہر ہوگا اس صورت میں کہ جب گھر دعویٰ علیہ کے قبضے میں ہووے اور مدعی بری کر دے اس کو دعویٰ سے اس گھر کے قرض کو بھیج ہوگا یہ ابراہام اور جو دعویٰ علیہ کے قبضے میں نہ ہووے مثلاً ایک شخص سرگیا اور ترکہ چھوڑ گیا اب ایک شخص نے وارثوں میں سے اپنے حصے سے اس کا حق تو اس شخص نے ہوگا کیونکہ یہ ابراہامیان الامیان ہے کہ انی الاصل زیادہ اور صلح بعض دین پر تو صحیح ہے اور مدعی علیہ بری اللہ سے ہو جاوے گا باقی دین سے عطا نہ دیا نہ قرض واسطے اگر مدعی اپنا حق لینا چاہوے تو اس کو لے لے گا اور مختار۔

(۸) مالی اور منفعت کے دعوے سے صلح

صحیح ہے صلح مالی کے دعوے اور منفعت کے دعوے سے۔

فائدہ۔ دعویٰ منفعت کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے دعویٰ کیا اور دوسرا اس کا حق کا۔ کے صورت نے وصیت کی تھی اس بات کی کہ یہ غلام میری خدمت کو کرے اور دوسرا نے اس کو آزاد کیا اور اس صورت کے نہ لے لے اس واسطے

(۱۵) قتل عمد سے یا دین کے حصہ سے

صلح کے لئے وکیل کرنا

اگر ایک شخص نے وکیل کیا دوسرے کو قتل موت صلح کرنے کے لئے یا جس قدر دین کا اس پر دعویٰ ہے اس میں سے ایک حصہ پر صلح کرنے کے لئے تو جی صلح ہوگی پر لازم ہوگا نہ دیکھیں پر اس واسطے کہ ان دونوں صورتوں میں صلح شرع کے تحت ہے لیکن قتل کی صورت میں تو ظاہر ہے کہ دیکھیں دوسری صورت میں تو اس واسطے کہ دعویٰ نے بعض کو یا دوسرے کو پھوس دیا تو حقوق رافع ہوں گے طرف ہوگی کے کفائی اصل میں بلکہ اگر دعویٰ صلح کرتے وقت ضامن ہو گیا ہو دین صلح کا تو اس پر لازم ہے کہ اور جو صلح صلح کے ہے تو اس میں بدل صلح ہوگی پر لازم ہوگا ہے۔

فائدہ: مراد اس سے وہ صلح ہے جو مال سے ہو جو مال دین کے اور مال مصالح عمد کی جنس سے نہ ہو دین اور دین علیہ تو اگر تہا ہو دے کفائی الاصل۔

(۱۶) فضولی کا دعویٰ علیہ کی طرف سے صلح کرنا

اگر ایک شخص غصبی نے کسی کی دین علیہ کی طرف سے مرحدہ دل کے اور ضامن ہو جائے صلح کا یا اس کو صلح کرنا ہوں میں تجھ سے ہزار درہم پر اسناد مال جس سے پہلے اس ہزار درہم پہ پہ اپنے اس غلام پر یا اس ہزار درہم پہ پہ اس غلام پر اور دینی طرف نسبت نہ کی یا اس کو صلح کی میں نے تجھ سے ہزار درہم پہ پہ (یعنی مطلق کیا اس غلام پر یا دینی طرف نسبت کیا) اور وہ ہزار درہم پہ دے تو ان سب صورتوں میں صلح صحیح ہو جائے گی (اور فضولی پر ان دونوں کا تقسیم کرنا لازم آئے گا اور فضولی کا احسان نہ گا دعویٰ علیہ پر اور جو صلح کرے گا دعویٰ علیہ پر کیونکہ یہ اس کے حکم کے صلح رافع ہوگی اور جو فضولی نے ہوں کہ اس صلح کرتے ہوں میں تجھ سے ہزار درہم پہ پہ ہزار درہم پہ دے تو موقوف رہے گی صلح دین علیہ کی اجازت پر تو اگر جائے کہے گا دعویٰ حیدر تو صلح ہوا ہوگی اور دین علیہ کو ضرور ہے چنانچہ اس کے اور جو اجازت نہ دے گا صلح باطل ہو جائے گی۔

(۷) وصیہ عینی بعض جنس مالہ علیہ احد بعض حقد و حظ لیاہی لامعاوضہ لان بعض الشئ لا یصح عروضا للکل لصلح عن الف حال علی مائة حاقۃ او علی الف موجبن نفی الاول یكون امقاطنا لوقی لثمانۃ و فی الثاني یكون امقاطنا لوصف الحلول او عن الف حیاد علی مائة و یوف لا یكون امقاطنا لما فوقی العانة واسقاطا لوصف الوجود فی المانة فی حدہ الصور یصح الصلح ولا یشرط قبض بدل الصلح (۱۸) ولم یصح عن دراهم علی ذنانیر مزجلة لان هذا الصلح معاوضۃ فیکون صرنا فیشرط قبض الذنانیر قبل الافتراق او عن الف موجبن علی نصفہ حالاً لان وصف الحلول یكون فی مقابلة خمس مائة و ذلک الوصف لیس بمال او عن الف صرنا علی نصفہ بیضا و لہ یكون معاوضۃ الف سود بحسمانة و زیادة وصف (۱۹) ومن امر بذاء نصف حی علیہ غذا علی انه بری معاذ ان قبل و فی بری وان لم یف دھادہ ای ان قال ندالی خصمنا علی علی امک بری من کافق فھو

کفیس النسخ مضافه واحده و نفس المال المشترك و الموروث بينهما او قسمة الممتلك
المشترک فان کل ما عدا هذه اعمد الشریکین خلافاً لشیعہ و لم یقبل احد تسلیم الدین مشارک
شریکہ فیہ و رجعا علی العربیہ بما نقر فی لایکون للعرب ان یقول لک اقطاع نصف الدین
امی فدا علیک حلفک علیک فک علی شی فان ما اقطاع ابناء مشرک منہ ومن شریکہ

(۲۱) مقرض کی طرف سے اقرار کے

عوض مہلت یا معافی

اور اگر مدیون نے دائن سے غلطی یا کمزوری میں تیرے مال کا
اقرار کر لیا تو اس کا جب تک تو مجھے مہلت نہ دیا یا کچھ نہ چھوڑے گا
سوائے اس مہلت کی۔ کچھ دین معافی نہ دیا تو صبح تک چھوٹی تو
دائن اس کو مہلت دے گا یا کچھ فرض چھوڑے صلح کے مطابق ہر
اقرار دین نے یقول یا کرا دین سے کہا اور دائن کا پورا دین
مدیون پر رہے ہو گا تاہم کلی دین کی الحال لے لیا ہے۔

دین مشترک میں صلح کے بیان میں

(۲۲) ایک شریک کی مقرض سے پڑے صلح
و اچھوں کا دین مشترک تھا ایک شخص پر تو دینوں
میں سے ایک شریک نے اپنے حصے کے بدلے شریک مدیون
سے ایک تہ سے پرست کر لی تو دوسرے شریک کو اختیار ہے کہ
اپنا حصہ فرض سے کاہن سے وصول کرے خواہ نصف کچھ
شریک صدارت سے لے لیا کہ ہر پھر شریک صدارت شریک غیر
صلح کے چاقوئی فرض کی ضمانت نہ دے تو اب شریک

مدیون کا حق اس پڑے میں نہ رہے گا (مثلاً اگر خالد کے
بالا شریک چار دین پر فرض تھے۔ نے اپنے دو دینوں کے
بدلے میں ایک کچھ کر کے از رو سے صلح کر لی تو خالد کو اختیار
ہے کہ یا تو اپنے دو دین زیادہ سے وصول کرے یا ہر سے نصف
کچھ لے لے اور اگر نہ چاہے تو لے ایک دین کا حصہ ہو
و اسے تو اب خالد پڑے کو کر کے نہیں لے سکتا بلکہ دین چاہا
لے گا)۔ جب ہے کہ دین مشترک کا حسب واجب تھوڑے
جیسے شخص اس چیز کا جو ایک ان عقد میں بیگنی فی اور وہ چیز دو
آدھوں میں مشترک تھی یا قسٹ مال مشترک کی۔ مدیون کی یا
قسٹ سے مسجد مشترک کی تو اس حصے کے دین میں ہتھ مارا
نہ ہوگی وصول کرے و اس کا نصف یا تھوڑے حصے کے اس
سے لے کر ہے مثلاً ان دونوں میں سے اگر ایک نے اپنا حصہ
فرض کا فرض دے سے وصول کیا تو اس میں دوسرا بھی شریک ہو
گا و سب کا دینوں فرض نہ رہے باقی کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔
فائدہ۔ یعنی فرض دین شریک سے جس کا حصہ فرض
اور نہ چاہے یہ نہیں کہ کتا کہ میں تیرا حق دے چکا اب میرا
مجھ پر کچھ نہیں ہے کیونکہ جتنا میں نے دیا تھا وہ وہاں شریکوں
میں رہ گیا کتنا فی الاصل۔

(۲۳) ولو شری عن عربیہ نصفہ تبنا حصہ شریکہ ربع الدین او ربع عربیہ ای اشتری
احد الشریکین بنصفہ من الغرم شریک الشریک الا حراً یعنی ربع الدین لانه صار قابضاً
نصف الدین بالمقاصۃ بنصفہ شریکہ الربع بخلاف مسألة الصلح فانہ اذا اخذ الثوب
بظرفین الصلح عن نصف و مبی الصلح علی الحظ : الظاهر ان قيمة الثوب اقل من نصف

نوحہ ۲۶۱) فان اخرج احد الورثة عن عرض او عقار سائل او ذهب بفضة از عكسه و
نقدین بھما صلح قل لا ولا اولیٰ اھما یصلح عن التقبیح ای الدار ھم و اولیٰ ما یربھا سوا
قل المدل او کثیر لانه یصرف الحبس الی خلاف الحبس عنی ما عرف فی کتاب النعرب

نوٹ:۔ اور طرفین کی دینی اصل میں نہ ہو۔

تخارج کے بیان میں
فائدہ: متخارج کا معنی

(۲۳) ایک شریک کا بعض دین

سے مقروض کو بری کرنا

براہ امتداد لیکن اسے اپنے مال میں سے دین کو
برائی تو باقی رہیں اس کے تمام پر مقدم ہوگا مثلاً ایک مالک
ایک نصف نصف دین پر مقابل ایک شریک ہے اپنے نصف
نصف دین کو محال کر دیا یعنی ربح خری دین کا قاسب دین کے
قیمت سے کے جائیں گے دوسرے میں شریک کے حصے میں
نے صرف یہ کیا اور ایک حصہ کا جس نے سوائے نہ پایا

(۲۵) عقد سلم کے ایک شریک کا

مسلم الیہ سے صلح کرنا

نور: مردوں کے عقد سلم کیاں کر ایک کر میں گھوس کے
اور دوسرے کا اس المال مردہ پہ تھا اور ایک نے بیچاں بیچاں
اپنے اپنے حصے کے لیے بھرا ہے۔ یہ وسلم نے اپنے نصف کو
کے بدلے میں بیچ دیا۔ دوسرے پر سلم الیہ سے صلح کر لی اور وہ
اپنے اپنے لیے لئے تو یہ صلح جائز نہ ہوگی اور ابھی اور محمد نے
نزدیک اور امام یوسف نے ایک حد تک جو کرنا بھی جائز قرار دیا
نے علی کریم خلافت پر اور ایک نے اس میں سنا قائل کر دیا۔

تخارج کہتے ہیں اس کو کہ سب مدت اتفاق کر کے یک
دست لایز سے سے خارج کریں کچھ مال قرض دے کر کہہ دیاں گے۔

(۲۶) اسباب سوائے چاندی کے ترکہ سے

مال وغیرہ کے عوض متخارج

خارج کر دیا یا دلوں نے ایک وارث نور کے سے اور
دوسرے اسباب سے یہ عقار کچھ مال دے کر یا ترکہ سوائے اور
اہلوں نے یہ نوکری یا ترکہ چاندی سے جدا انہوں نے سوائے
یا ترکہ چاندی سے جدا انہوں میں اور انہوں نے دوسرے سے تو یہ
خارج صحیح ہے سب صورتوں میں برابر ہے کہ بدل قلیل ہو یا
کثیر جس کو مخالف جنس کی طرف پھیر کر۔

فائدہ: یعنی سونے کو چاندی کا عوض ٹھہرا دیں گے اور
چاندی کو سونے کا تا چاندی کے شے سے ستر کر دیا کہ کوئی اصل
لیکن اس تجارت میں جہاں برابر ہو مقصد صرف کے ہے تو وہاں
تجزیہ خاطر میں کا شرط ہے۔ محنت کی نہ کہ سوا لازم نہ آئے اور عقار۔

(۲۷) و فی غدین رعبو ھما احدان تغدین لا الا ان یکون المعضی اکثر من قسمہ من ذلک

الحس ای اذا کان المعطی مالہ مائۃ توہم بحت ان یکون المائۃ بکیر من حصۃ من الغرا ھم

لیکون مایساوی حصۃ فی مقابلتھا و ما فصل فی مقابلۃ غیر انسا ھم و ذلک لان الفصل

لا یجوز بظہری لا براء لان الترتکۃ اعیان و البراء ف عن الاعیان لا یجوز ۲۷ و بطل الفصل

(۲۹) مجبوراً ایمان ترک نہیں کیا

نصرت کے لئے اپنی مطلوبہ زمینیں ان میں سے جمع کرانے میں ملے اور زمین پر اختلاف ہے، نشان کا انہی جمع کرانے سے اختلاف نہیں، اور ان میں اصل کتاب میں مذکور ہیں اور ان میں قرآن مجلی اور نبوی روایات میں بھی ان میں بقید روئے کے ہیں جو وہ اس طرح جمع کرنے والے جمع ہیں۔

(۳۳) ادائیگی: ان سے قبل صلح ہو رہی تھی۔

اور باطل سے علیٰ حق کی تائید میں لڑنے سے بھی انکار
 نہ کرنا میرا اصول ہے اور میری اس تائید پر بھی صلہ نہ کیا جائے گا
 ۱۸۰ کے مبعوت کے بعد اس کے صلہ میں تو حق پرستوں نے کیا بھی صلہ سجا دیا ہے
 (مفسرین) ان کے صلہ میں بھی صلہ کیا ہے (مفسرین) ان کے صلہ میں بھی صلہ کیا ہے

ہمارے بانی کی طرح مومن یہ ہے کہ اگر وہ دھمیان سے
اور قریں سے نکلیں تو کہہ رہا ہو کہ ہمارے گھر پرانی
دوست کا اسے اتحاد ازبول رکھنے کا بیڑہ میں کافی ہے۔

(۳۱) دعوتی کی شرط

[illegible]

كتاب المضاربة

والأصح عقد شركة في الربح يقال من رجل أعظم من آخر (٢) وهي البدل أو التوكيل عند عمله وشركة من ربح وغصب أو خلف وبصفة أن شرط كل الربح للمالك وفرض أن شرط للمضارب اعتد أن في هذه العبارة سه علاؤه أو المضاربة إذا كانت عقد شركة في الربح وتكيف تكون بضاعة أو أرباحاً (٣) قال ذلك بطريق العلل. ونحن أن يقول أن المضاربة بيعاً أو توكيلاً وشركة وحسب ودفع المال إلى آخر ليعمل به بشرط أن يكون الربح للمالك بضاعة بشرط أن يكون العامل فرض فقط البدل المذكور في سبب المضاربة عليها وجولة فائدة أن فساد الربح له عهده إلى دارح للمضارب هه المضارب أمره هه ربح أولاً ولا يجوز علمه مانع حلاً أمم ولا يحد من المال فيها إلى هي المضاربة أعدسة كما في الصحيحة

معاملہ کرتے رہے اور حضرت کے ساتھ کیا اس سے اور سچا ہو گیا۔
اس کی مثال کرتے رہے اور کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے واپس۔

(۲) مختلف صورتوں میں مختلف اداکار

اور محتماً ہی، کئے اقسام چند طرح پر ہیں تو مفہود ہے۔
قلبِ عمل کے تحت درج ذیل ہے (تقریباً ایک ماں سے مضارب
برتاوا لیں) اور وقت غرض کے عوض سے (کچھ اس

(۱) منہار پت کی تعریف

عقدہ مفاد بہت شرح میں محدود ہے اس عقدہ خیرات سے نفع میں شامل ایک کا دور ملک و سرکاری۔

نصف نفع اور وہ ملک کو نصف نفع ملے گا اور مضارب اور تاجر نے
ملے گا اور جو مضارب الے نے کسی صورت میں دو حصے نفع کے
مضارب یعنی کے لئے تخیرائے اور ایک حصہ اپنے لئے تو ایک
کو نصف نفع ملے گا اور مضارب یعنی کو دو حصے اور ایک حصہ نفع
کا جو اس میں مختار ہے دو مضارب الے سے بھر یا یا اس کا اور اگر
مضارب نفع میں تہائی رب اس کی اور تہائی کے نفع کی اس
شرط پر کہ مضارب کے ساتھ کام کان کرے مقرر کرے اور تہائی
اپنے لئے تو درست ہے رب اعلیٰ یا مضارب کے مرنے سے
اور رب اعلیٰ کے مرتب ہو کر یا مضارب میں شریک بنے سے
مضارب نفع ملے گا اور اگر مضارب مرتب ہو کر یا مضارب
شرک ہو جائے مضارب نفع ملے گا اور اگر مضارب مرتب ہو کر یا مضارب

تہائی مضارب یعنی کو تہائی اور جو ملک نے یوں کہ تھا کہ جو
نفع تھا سے دو حصہ تہائی کے نفع میں نصف ہے اور
مضارب الے نے مضارب یعنی کو نصف نفع پر مال دیا ہے تو جو
مضارب یعنی کو حاصل ہو گا اس کا نصف مضارب یعنی کو ملے گا
اور نصف میں مضارب الے اور باقی شریک ہوں گے اور اگر
ملک نے یوں کیا کہ جو ملک نے اسے گا تو اس کا نصف میں ہوں
گا یا جو یکہ یا سے گا وہ بہتر مردوں میں نصف ہے اور
مضارب الے اور ملک شریک ہوں گے اور اگر ملک نے یوں
کہا کہ جو یکہ اسے گا تو اس کا نصف میں ہوں گا یا جو یکہ
یا سے گا وہ بہتر مردوں میں نصف ہے اور مضارب الے
نے نصف نفع پر مال دیا تو اس صورت میں مضارب یعنی کو

(۳) ولا يتعزل عن تعليم معزله أي ان عزل رب المال المضارب لا يعزل حتى يعلم معزله
هو علم فله بيع عرضها له لا يتصرف في ثمنه ولا في نقد نص من جنس رأس ماله نص بالقياس
المعجمة أي صار يقد أو سئل حلافة استحقاق أي بدل نقد نص لکنه خلاف جنس رأس
ماله فان كان رأس المال ذراهم والتفلة نائير أو بالعكس وفي القياس لا يبدل له لوجود العزل
ولا ضرورة بحلال الفروض وجه الاستحسان ان الربح لا يقهر لا عند انحاء الجنس فنحقت
الصورة (۴) وتو افترق في المال ذین لوجه اقتضاء ذین ان كان ربح والا لانه ان كان ربح
فهو يعمل بالاجرة وان لم يكن ربح فهو متبرع في العمل وير كل المالك به أي ان لم يكن
ربح فالمضارب بعد الافتراق يو كل المالك بالاقضاء فان المشتري لا يدفع الثمن إلى رب
المال لان الحق في ترجيح المالك فلا يمكن تو كیل المضارب المالك وكذا ما في التوكلاء
أي ان امتنع سائر التوكلاء عن الاقضاء يو كلون المالك والبائع والتسليم بحران عليه
(۵) المراد بالبائع الدلال فانه يعمل بالاجرة والتسليم هو الذي يجلب اليه البضاعة
ونحوها لبيعها فهو يعمل بالاجرة ايضا فيجب ان عليه نقض الثمن (۶) وما عليك صرف
الى الربح الا لان زاد على الربح ثم يضمه المضارب لانه امن فان نسب الربح ونسخ
عقدها ثم عقدت عقدا فملك المالك كذا لو مضربه ثم يتراد الربح أي فسخ العقد والمال
في يد المضارب ثم عقدها فملك المالك وان لم يفسخ ثم هلك ترادوا احد المالك ماله

وما فصل فیہ وما نقص لم یسعه المصارف (۷) رفقة مضارب عمل فی مصره فی مائه
کدوائه ففقد المصارف مبداءه وفي مائه حره وان مرض المصارف ساء کان فی الحضره
وفي السفر لاندواءه مائه وعن ابی حبیبه الدواء بسرلة النفضة وعن سمره طعامة
وشراعه وکسوفه واهجره وحادده وعسل ثیابه والذهن فی موضع یحتاج الیه کالحجاز

(۳) مضارب کی برطرفی

مالک کے برطرف کرنے سے مضارب۔ معزول نہیں
ہوتا جب تک اس کو غیر اپنی برطرفی کی نہ ہو اسے پھر اگر اس کو
برطرفی کی خاطر ہوئی اور مال مضارب سے نہ ہو تو مضارب
اس کو بیع کر دے اور اگر اس میں تصرف نہ کرے اور نہ اس
مقدار میں جو اس مال کی قیمت سے ہو۔ اور اگر اس مال
کی قیمت سے نہ ہو تو اس مضارب بدل سکتا ہے اور اسے
اخصان کے نہ تھیں گے۔

فانکذا۔ مختلفہ دامن المال اگر دامن تھے ہو مال
مضارب بہت بھی دامن ہیں تو مضارب اس میں تصرف نہیں کر
سکتا البتہ اگر دامن المال دامن تھے ہو مال مضارب بہت نہ تھے
بلکہ تو مضارب اس کو جس دامن المال سے بدل سکتا ہے
اخصانہ قطعاً ظاہر ہے۔

(۴) قرض میں گئے مال مضارب بہت کی وصولی

اگر وہ مال اور مضارب دونوں بعد قرض عقد کے جدا
ہو گئے اور مال مضارب بہت قرض تھا تو اس پر قرض مضارب تو
اس حوت میں قطعاً حاصل ہوا ہے تو مضارب پر وصول کرنا
قرض کا فرضہ اور اس سے لازم آئے گا کہ اسے (کیونکہ)
جس صورت میں مال میں قرض ہوا ہے تو مضارب کا کاروبار جس
اجرت کے ہوا اس قرض نہ ہونے کی صورت میں بطور حرج کرے
(بلکہ مضارب مالک کو اس کے وصول کرنے کے لئے دیکھ کر

دے۔ اسی طرح سب دیکھیں کا حال ہے کہ اگر عقد طاعت نہیں
تو مکمل کو نہیں کرے وہیں اور دل اور مسافر جہر کے جادیں
تہ قیمت کے وصول کرنے پر۔
فانکذا۔ اس واسطے کہ مال اجرت کے نہ ہو تو اسے اور
مسافر دیکھیں ہے جس کے پاس نقد وغیرہ لوگوں کا قرض نہ ہو
چاہے وہ اجرت سے نہ کر سکا دے تو اس پر بھی ضمن وصول
کرنے کے لئے حرج کیا ہے۔

(۵) نقصان کی ادائیگی

مال مضارب بہت میں جس قدر نقصان ہوے اور اسے قطعاً
سے نہ لیا جائے گا اگر قطع سے بھی نقصان زیادہ ہو چکا ہے
تو مضارب اس کو ضامن نہ ہوگا میں سنا اور اگر قطع نہ لیا
اور عقد مضارب بہت قطع کر دیا اور مال مضارب بہت قطع مضارب
میں ہے بعد اس کے از سر نو عقد مضارب بہت کیا بلکہ بعض
مال تک ہو گیا تو پہلے اس میں نہیں لگا دیا ہے کا کیونکہ یہ
قویٰ عقد ہے البتہ اگر اس تقسیم ہو گیا اور عقد مضارب بہت لائی رہا
پھر سب مال ہی بعض مال جاتا۔ یا تو جو شخص دونوں سے بانٹ لیا
ہے پھر سے جمع کرے اور اب وہ مال یا اس مال اس
قطع سے چور کر کے جو چاہے سے دونوں سے لے لیں اور اگر
اس قطع سے اصل مال پر واپس ہوئے یعنی اصل مال کمر رہے تو
مضارب بہت اس مال کا لازم نہ آئے گا۔ (اس واسطے کہ
مضارب اس میں ہے جیسا کہ گزرا)

كتاب الوديعه

(٢١) هي امانة تركت للمحفظ فلا يصحها المذبح ان يهلك اي لا يتسلمه (٢) وله حفظها بنفسه وعيانه والسفور بها عند عدم النهي والعرف المصور والخروج للسفر والسفور مصدر والسفر الحاصل بالمصدر فاختر المصدر وان نهى عن السفر او كان الطريق مخم فانسافر ففيك المال حين ولو حفظ بغيرهم ضمن الا اذا عرف الحرفي والعرفي فوضعها عند حارده او لمي فبك آخر (٣) فان حسنها بعد طلب ربها فادرا على التسليم او حسنها معه ثم اقربها او لا اذ جعلها مع رب التوبة يضمن سواء اقربها بعد الجحود ولا وما قال مع رب التوبة لانه ان جعلها مع غير المالك لا ضمن لان هذا من باب الجهل

یہ کتاب ہے، انت کے بیان میں۔

فائدہ: امامت میں خیانت کرنا بڑا گناہ ہے، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "مَنْ خَانَ عَمَلَهُ خَانَ دِينَهُ" جس کا عمل خیانت ہے اس کا دین بھی خراب ہے۔

ایمانت کی تحریف

دریخت لمانٹ ہے کہ چھوٹی کٹی ہے واسطے حفاظت کے تو خامن نہ ہو گا۔ سو اگر خود بخود بغیر کسی کی زیادتی کے ”دریخت لمانٹ“ اور تھک نہ جائے۔

فائدہ جو چیز ازیت رکھوںی جاوے اس کو وہ بیعت کہتے ہیں اور جو رکاوٹ ہو یعنی صاحب مال اس کو موارع بخیر و دلی اور جس کے پاس رکھی جائے اس کو موارع بخیر و دلی اور جس کے پاس ہو تو بیعت جب بھیجے زیادتی موارع سے تلف ہو گئی تو اس پر ہم ان اس کا بڑا ہمت آوے تو اس واسطے کہ فرمایا بعض ت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم کسی بیعت لینے والے نہ ہو کہ تم کسی نہ ہو کہ تم ان اور نہ موارع مروج

خانگی نہ ہوتا وہاں روایت کیا اس کو دوسرے فلسفی اور شیعہ نے اپنی
مذہب میں لاورد روایت کی اس کی بنا پر یہ کہ ہم جو تصویب کیا ہے اس
بعد سے کہ فرمایا بی سلی علیہ علیہ و آلہ وسلم نے جس نے امانت
رکھی کسی کے پاس تو نہیں اس پر تامل اور اعتدال اس کی ضعیف
ہے مگر یہ قول مشفق علیہ ہے اعتدال بعد کمالی ہے لہذا اس

ممودع علیہ کی ذمہ داری

مذکورہ کو یہ پہنچتا ہے کہ مالی امانت کی حفاظت خود کرے یا اپنے گھر والوں کے پاس رکھے یہ امانت کمرانچہ ملے اگر مقرر کرے اگر مقرر نہ لے اس کو ہدف میں لے جانے سے منع نہ کیا ہو۔ اور راستے میں خوف غار محرمی کاٹ ہوے اور جو موصوع نے اس کو سفر میں ساتھ لے جانے سے منع کر دیا ہو وہ بے یار و مات خوفناک ہوے اور رہو مٹی امانت تلف ہو جاوے تو اس کو کامن و یونہی نہ لے گا مگر موصوع نے اس کی حفاظت سوا اپنے گھر والوں کے اور لوگوں سے کر لی تو بھی ایسی صورت بلاک ضمان ہوے کہ البتہ اگر آف مٹنے یا زوب ہونے کے خوف سے اپنے بڑی و دوسرے کشتی والے کو دے دے اور وہ تلف ہو جائے تو ضمان نہ دے گا۔

فائدہ۔ تفریق است بین حضرت کاظمؑ و امام حسنؑ کے یہاں کا اور۔

(۹) مقصوب چیز کی امانت

مذکور صاحب نے اپنے مقصوب چیز کے پانچ آلات
درج کر دیے ہیں۔ اُن میں سے پہلے نے پانچ سے آگے
نہیں لکھا۔ اُن کے بعد اُن کا صاحب سے تعلق ہے۔ اُن کے
مذکور صاحب سے تعلق ہے۔ اُن کے پانچ سے آگے
نہیں لکھا۔ اُن کے بعد اُن کا صاحب سے تعلق ہے۔ اُن کے
مذکور صاحب سے تعلق ہے۔ اُن کے پانچ سے آگے
نہیں لکھا۔ اُن کے بعد اُن کا صاحب سے تعلق ہے۔ اُن کے

(۱۰) ایک امانت کے دو دعویدار

مذکور صاحب نے اُن سے تعلق ہے۔ اُن کے پانچ سے آگے
نہیں لکھا۔ اُن کے بعد اُن کا صاحب سے تعلق ہے۔ اُن کے

مذکور صاحب نے اُن سے تعلق ہے۔ اُن کے پانچ سے آگے
نہیں لکھا۔ اُن کے بعد اُن کا صاحب سے تعلق ہے۔ اُن کے
مذکور صاحب سے تعلق ہے۔ اُن کے پانچ سے آگے
نہیں لکھا۔ اُن کے بعد اُن کا صاحب سے تعلق ہے۔ اُن کے
مذکور صاحب سے تعلق ہے۔ اُن کے پانچ سے آگے
نہیں لکھا۔ اُن کے بعد اُن کا صاحب سے تعلق ہے۔ اُن کے
مذکور صاحب سے تعلق ہے۔ اُن کے پانچ سے آگے
نہیں لکھا۔ اُن کے بعد اُن کا صاحب سے تعلق ہے۔ اُن کے

کتاب العاریۃ

۱۔ اُمّی تعلیک مفعول ماضی فان التعلیک علی التعلیک فی العاریۃ المطلب والمطلوع
فان التعلیک کمال صیغۃ العید وعند البعض فی ارجح الاستماع بسلک الغیر واعلم
ان التعلیکات اربعۃ انواع شحلیک المعین بالعرض بیع (ملا عوض حق و سلطیک لنفسک
بعرض اجزاء و ملا عوض عاریۃ (۲) ونسج بالعرفک و مسک اصل المنج ان بعض ناقد
او شاف لیسر لیسر لم تزد فرسی فی اصل المومع فعمل علی العاریۃ و اخصک ارضی
و حینک علی دانی واحدیک عدل و داری لک سکتی ای داری لک صریق
لکسر فذاری مسد و لک حرہ و سکتی تنہیر علی الشعبۃ المی المخاطب و عمری سکتی
ای داری لک عمری سکتی فعمری فمفعول ماضی لک سکتی و نقدہ و اخصک لک
عمری و العمری جعل الداء و اخصک عمری و سکتی تنہیر و بیع الشعبۃ علیہ منہ
۳۔ و لا یخص ملاعدان ملک هذا عندنا وعند المتأخری رحمہ اللہ تعالیٰ العاریۃ مصولۃ

عاریت کی تفصیلات

یہ کتاب ہے عاریت کے نظام کی بیان میں۔ عاریت کی
وہی چیز ہے جس کے بیان میں عاریت کی قرآنی آیت اور
حدیث و اشعار کے تحت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
و یسمعون الصالحون انہی یسئلونہ عنہ۔ عاریت کو مانگنا

یہ کتاب ہے عاریت کے نظام کی بیان میں۔ عاریت کی
وہی چیز ہے جس کے بیان میں عاریت کی قرآنی آیت اور
حدیث و اشعار کے تحت ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
و یسمعون الصالحون انہی یسئلونہ عنہ۔ عاریت کو مانگنا

راہیت یا ان واپس لانا ہے۔ اور اگر کسی نے اسے نہ لیا تو اس کا عاریت نہیں ہوتا۔
 عاریت میں اس کا عاریت ہے۔ اور اگر کسی نے اسے نہ لیا تو اس کا عاریت نہیں ہوتا۔
 عاریت میں اس کا عاریت ہے۔ اور اگر کسی نے اسے نہ لیا تو اس کا عاریت نہیں ہوتا۔

(۱) عاریت کی تعریف

عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

(۲) عاریت کے الفاظ

عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 عاریت ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

(۳) مستعیر کی ہلاکت

مستعیر ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 مستعیر ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 مستعیر ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

مستعیر ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 مستعیر ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 مستعیر ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

مستعیر ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 مستعیر ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔
 مستعیر ہے جس میں کسی نے کسی کو کسی چیز کا عاریت کیا۔

۱۴۱۔ والتمیز لان استی لا یج ماقره فان اجرحا فطقت صحت التمسیر ولا یجرح علی
 اجذار التمسیر بانفس عطف علی الضعیر المصوب غیر صمدہ ورجع علی مخرجہ او لم
 یعلم انه خارجہ معہ ان لم یعلم التمسیر انه خارجہ مع مخرجہ واسترجع علی التمسیر لم یجرح
 بعللہ وانما یجرح اذا عرور من المخرج (۵) وبعارہ اختلف استعمالہ اولان لم یمن مستعارہ وما
 لا یختلف ان غیر ای ان اعار من یرجع من بیع بہ فلیستعیر ان غیرہ سواء اختلف استعمالہ
 کمر کوب الدابة او لم یختلف کالمصل علی الساق وان عین من بیع بہ فان لم یختلف استعمالہ
 غیرہ جزا وان اختلف لاوک التمسیر ای اذا اعیر شیئا فان لم یمن من بیع بہ فلیستعیر ان
 بعیرہ سواء اختلف استعمالہ او لا وان عین بعیرہ لا یختلف استعمالہ لا ما اختلف وعلی التمسیر
 ورجعہ اللہ عالی لیس للتمسیر الاعارة لان العاریۃ ضدہ لمحاۃ الانتفاع والمباح لا لا یجحدک
 لا اباۃ وعلیہ تعینک المافی والمیسر لنا مرکب المافی کما لم ان یملکها غیرہ

وتم صورة الاطلاق ما عرفت بل عجز المستعير راعى على الاطلاق وكره ان يرجع له
الى قبل الوقت لان فيه خلف الوعد والاولا في نزع الايدى حتى يحصل الوقت فلا لان
لنزع نهية معلومة في الشك من رعاية الحقن بخلاف العدم الذي له نهاية معلومة
۱۲۱. واجرة رد المستعير والمستعير والمغضوب عن المستعير والموجود والغائب
لان ان رد واجب على المستعير والغائب عند طلب انفسك واما على الصانع
الممكن والغائبة دون الرد لان مدفوعة النقص للموجود فيكون مؤنة المدعي عليه لا على
المستعير ۱۲۲. ويكتب المعاملة عند الطعن او عند لا اعني اذا عبرت لزراعة اذا
اعبرت الارض للزراعة فلو ان المستعير ان يكتب كتابا فعندني حقيقه يكتب له الامعاء
لانه اول عن الزراعة لان محنة الارض قد يكون لبناء والعرض راعى بها يكتب نطق الاعارة

(۹) دو چیز میں جن کی عاریت قرض ہے

و عاریت لیا و بے اثرانی اور ملل اور مہر میں اور
معدہ الا قرض میں دھن ہے۔

نہ ہمارے لئے کیا شیا ہے قرضہ میں ہو سکتا
ہو۔ استعواک میں ہے اس صورت میں جب اشخاص کو
ممکن کر دیا جیسے راجہ تھے وہ عاریت سے لے کر لے کر
یا مکان کی آرائش کے لئے تو عاریت ہو گا اور نہ قرض
ہوئے گا یہ ہے کہ اگر چیزیں پاک و جاہل فی سحر یا میں
قلم لے لے کر تو مکان سے پر ازم آئے گا کہ ان کا قلم۔

(۱۰) امریکان اور شجرکاری سے زمین عاریت دینا

صحیح ہے عاریت و زمین کا واسطے مکان بنانے اور
اور عاریت سے اور مع او بچتے ہے کہ جس وقت چاہت
عاریت سے ورج کرے اور مستعیر کو ظہر لے کر اپنے گھونٹے
مکان اور وقت کے اور وقت اور مکان کا جو نقصان ہوگا تو
سحر ان حالت میں نہ ہوگا کہ عاریت کے وقت میں لے کر لے کر
وقت بیان نہ ہوئے اور نہ وقت ممکن کرے۔ اور قلم وقت
کے اس کے گھونٹے کا صحیح ہے تو اس قدر قیمت اس وقت

ہمارے لئے گھونٹے سے گھٹ چنا ہے کہ میں داسر کو تار میں
چاہتا ہوں اور گھونٹے سے میرے قلم وقت کے عاریت سے اور
نہ اس کے قلم سے عاریت سے اور داسر ہے۔

(۱۱) کاشتکاری کیلئے زمین عاریت دینا

اور اگر زمین ممکن ہوئے کے لئے عاریت ان سے جو
نہیں چاہتے کہ قلم لے کر لے کر زمین اپنی سے ہو۔ اور
عاریت کی مدت ضروری ہو جائے گی۔

نہ کہ وہ اس واسطے کہ زمین کی دھن ایک۔ یہ شرط نہیں
ہے تو ان میں عاریت عاریت کی ہے انفاق و عاریت
مکان کے مکان کی چھاتی نہیں ہے نہ انفاق۔

(۱۲) مستعار چیز کی واپسی کی اجرت

بے مستعد اور مستعد اور مستعد کے واپس کی اجرت
صحیح اور موجود ہے جب چاہت ہے۔

نہ کہ وہ۔ مستعار پر اجرت نہ کی۔ اور نہیں لگاؤں پر
صرف قلم اور داسر کے واسطے۔ یہ شرط نہیں ہے کہ قلم
قبضہ ہمارے ہونے سے ہے جس میں اس وقت داسر کے ہونے
پر نہ ہوتا ہے نہ لگاؤں۔

(۱۳) کاشتکاری کیلئے لی گئی زمین کی دستاویز

جب ایک شخص زمین حاصل کرتا ہے تو اسے عاریت کے نام سے لکھ کر زمین کی دستاویز میں یوں لکھ کر دے گا کہ تو نے مجھ کو زمین

سمانے کے لئے دی ہے نہ یہ کہ تو نے عاریت دی اس لئے کہ عاریت زمین کی بھی دہانے مکان بنانے اور درخت لگانے کے ہوتی ہے اور صاحبین کے نزدیک یوں ہی لکھ کر دے گا کہ تو نے زمین مجھے عاریت دی وائز المظہر۔

کتاب الہبة

(۱) ہے تمہارے عین ملائعہ (۲) وصح رہبت ونحلت واعطيت واعطيتک هذا الطعام فان الاطعام اذا نسب الى الطعام کان هبة واذا نسب الى الارض کان غاربه وحلت هذا لک واعمرتک وجعلته لک عمری فان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اعمر عمری فہی للمعمر حال حیاته ولورثہ من بعدہ بخلاف ما قال داری لک عمری سکتے فان قولہ سکتے یجعله غاربه واحملک عمری هذه الذیة بیننا وکسبتک هذا التوب وداری لک هبة سکتها فان قوله سکتها لیس تمیزاً بل هو مشہورۃ وغنی ہبہ سکتے ای داری لک ہبہ سکتے لقولہ سکتے تمیز فیكون تلمیح الماعلہ فیكون غاربه او سکتے ہبہ ای داری لک بطریق السکتہ حال کون السکتے ہبہ ای موجودہ او نحلت سکتے الحلی اسم من النحله ای الاعطاء تصدیقاً لنحلتها نحلتہ ثم قوله سکتے تمیز او سکتے صدقۃ ای داری لک بطریق السکتے حال کون السکتے صدقۃ او صدقۃ غاربه ای داری لک حال کویا صدقۃ بطریق الصدقۃ غاربه تمیز فہم منہ المنعۃ او ہبہ غاربه ای داری لک بطریق غاربه حال کویا ہبہ لیسما فان غاربه فہم منہا المنعۃ معناه حال کون المنافع موجودۃ لک

اور اس کے برائے پرامن منفعہ ہو۔

(۱) ہبہ کی تعریف

ہبہ کہتے ہیں اسے ایک شخص کا مال کو یا کوئی چیز۔
فائدہ: اور ہبہ کہتے ہیں ہبہ کرنے والے کو ہبہ بوب
یعنی کو ہبہ کیا دے گا ہبہ بوب دہش جس کو ہبہ کرے۔

(۲) ہبہ کے الفاظ

مجھ سے یہ ان الفاظ سے وجہ ہبہ کیا میں نے
نحلت عطا کیا میں نے (اس لئے کہ وجہ ہبہ ہے علی
ہبہ میں اور فعل بھی مستعمل ہے ہبہ میں اور ہبہ حضرت علی اللہ

فائدہ: ہبہ کا جواز و استحباب

ہبہ کا جواز اور مستحب ہونا حدیث سے ثابت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ چاہے وہ آپس میں
ناجہت زیادہ ہو یا آپس میں روایت کیا اس کو غاربی نے ہبہ
الغیرہ میں اور ہبہ بوب سے اور ہبہ علی سے اسنا احسن ہے اور
روایت کیا اس کو مالک سے موطا میں موطا سے مرسلہ اور نسائی
نے کتاب الہبہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور
روایت کی ہزار سے کہ فرمایا حضرت علی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے آپس میں ہبہ بھیجواں لئے کہ ہبہ ہر کس سے کیجئے کہ

ماں روک بھرتے ہیں تنھیں گئے لئے اس لئے اپنا بیٹو
 ایک نام نہ کیا تو اہل اہل ولدک فحشہ علی کذا کیا
 یہ تو ان لوگوں نے یہ طرح انصاف طے کیا میں نے
 اعلیٰ تک و عذرا الطعام کما نے تو بائیں نے تجھے یہ
 لکھا (ان اسطیحا طعام باب منسوب سے ہے حرف طعام
 کے تو یہ ہوتا ہے اور اب منسوب اور طرف زمین کے جیسے
 کے عطف تک عذرا لازمی تو ہریت ہے میرا کہ ٹھرا
 کہ انی اہل) حضرت ہذا الک ان لوگوں نے میرے
 لئے کیا اور اعلیٰ تک اور جعلت تک عمرے نے
 نے یہ پڑا تجھے بطور عمرے کی یعنی عمرہ کوئی رطوف ہے
 کہ اچھ کوئی چیز کسی ماں کی مہرہ امر کے لئے ایہ ہے
 اور کہے کہ باب تو رہا ہے تو تو میں پھیروں جو منسوب کی
 ہے اور بھی کہنے کی ترادھ طے ہے ان اسطیحا کہ یہ اہل نہیں
 جاز شہادۃ سے جلد و شہر میں طے ہو جاتی ہیں اور یہاں
 حضرت سخی اہل علیہ وآلہ وسلم نے جو تنھیں کی کو عمرہ کی جو ہے
 اور حج عمرہ کے ہے نہ بات کی کی کے اور بعد اس کے
 اور اس کی نہایت کیا اس روایات کے اور افادہ کا جاز
 سے بخلاف ان صورت کے کہ داری لکھ جہری

سکھو کے یہاں کہ اہل اہل اسطیحا ہریت ہے کہ انی اہل
 جعلت تک علی ہذا لہذا میں سے تھو کو سہرا میں
 یا تو یہ اسطیحا ہریت یہ کہ ہو کو سہرہ تک ہذا انور
 یہاں میں نے تھو کو یہ پڑا داری تک جہاں تنگھا یہاں
 کمر تر ہے وہ وہ ہو ہو کر اس میں نے کا تو ہر حق تنگھا تھو
 نہیں عذرا منسوب ہے اور اگر میں کہہ کہ داری تک ہذا
 سکھو تو ہریت ہو جاوے گا تو ان صورت میں انور
 لکھی کا قیہ ہوگا اور قیہ ہوگا کہ میں نے اہل عاریت ہو گا
 میں نے سکھو ہذا اس اسطیحا کہ یہ حال ہذا لکھی ت
 باب کی ہریت ہوگا اسطیحا طے بھیجے سکھو اور لکھی
 عذرا عذرا عذرا یہ امر یہ ہریت میں کی ہریت ہذا
 فائدہ - جمعے سکھو کے لکھی اہل میں سے تھو یہ
 عمرہ کے تھو کے لکھی تھو تھو اسطیحا عذرا لکھی کمر میرا
 تھو - عذرا عذرا لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی
 ہے اور عذرا عذرا لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی
 بطریق ہریت کے عذرا ہذا لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی
 ہے عذرا ہریت لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی
 میں نے مراد ہے یہ میں لکھی لکھی لکھی لکھی لکھی

(۳) وثم بالنقص الكامل (۴) ای نہ الیہ بالنقص الكامل الممكن فی الموهوب
 الموهوب لہ والنقص الكامل فی الموهوب العنقول مائتہ فی العنق مائتہ فی
 متاع الدار قبض لہا ودغض الكامل لہما یحتمل انقصہ بالنقص حصر مع النقص علی
 الموهوب یصیر الاصلہ من غیر ان یكون بنقصه نقص الكل وفيما لا یحتصل النقصه بنقصه
 نقص الكل ینصح ان قبض فی متاعہ بلا ان یبعد ما ان ای اذا قبض فی محصر الیہ لا
 ان ینقص فی الیہ دلی الا ان یبعد انقصا المجلس لایمان بان الواجب صریحا (۵)
 کما ان لا یغیر متعلق بقوله ینصح والعدا بہ انہ اذا قسم لایشرع صلیحہ کالرخی والجماع
 والیت الصیر (۶) لایبعا بقسوا ان لا یصح الیہ فی متاعہ لیس فی متاعہ عندنا
 خلاف لمناقصہ رجحہ اللہ تعالیٰ وھذا الخلاف منہ علی اشتراط النقص ہو بقول المتناع

وهي مثل الولته وموت احد العاقلين وعرض حبيب النجار لولته استحق بنحو حده عرض
 منك بعض الواهب فلو رغب ولم يصعب رجع كالبيته وحرورها عن ملك الموهوب
 له والمزوجه وقت انه لا رغب لها فكيفها رجع ولو رغب الماني لا قرابة المحرمية
 وبلاك الموهوب وصابطها حروف دمع عرقه قد قيل بت ٢١ ومافع ومافع عن الرجوع
 في الهبة من الرجوع الى الهبة با صاحب حروف دمع عرقه فانكال الرباده والميب
 الموت والعس الفعوس والخاء الضروب والراء الموزجية والفاقه القرابة والهاء المهادك

صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دل اپنی پرستش جیسے کاکڑ
کے کمرے سے پھرتا ہوا چھوٹے قلعے کی طرف ہدایت کیا اس کو
غزواتی اور مسلمین کے ان چھانچے سے روکتا دیکھا دیا۔

(۲) یہی سے رجوع کے موانع

[illegible]

باب..... پہلے کر کے پھیر لیں
(۱) رجوع فی الہد کا حکم

میں نے اسے بھیج کر لیا، درست ہے، ہمارے ذرا بعد اس
 آیت کے کافی حضرت علیؓ نے ائمہ اربعہؓ کو علم دے کر اپنے پاس
 روانہ کیا، یہ ہے شیخ و محبوب کا حسب تک کہ یہاں پڑھے اس
 کا (روایت کیا) اس کو اس لئے لایا کہ اس پر اسے روایت کیا
 اس کو اس لئے روایت کیا (اس لئے) اور امام شافعیؒ کے
 نزدیک (جو اس زمانہ میں مسند شافعیہ میں تھے) اپنے بیٹے کو
 یہ روایت اس لئے کہ فرمایا انھیں حدیث اصلہ و ملامت کے
 لئے جرح کرنے والا (یعنی میرے میں مکر باب اس چیز
 میں جو میرے لئے ہے) اور (روایت کی) اس حدیث کو امام
 احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابی داؤد اور ابن عمر اور
 ابن عباسؓ نے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور ابن
 ماجہؒ اور حاتم نے (میں کہتے ہیں کہ مطلب اس حدیث کا یہ
 ہے کہ میری امامت میں نہیں کہ جو اس حدیث پر آپؐ کو کلمہ
 وقت شہادت کے پڑھنے کے مال کا ایک ہوا ہے۔

فائدہ یہ کہ یہ کائنات جو حدیث شافعی میں مروی ہے
شخص ہے اور نہ اوست رحمت کے اور شک نہیں اس میں کہ
یہ نہایت ہے ہمارے نزدیک یا ممدوح تحریر کی ہے یہ قول واضح
خود بخیر کی ہے یہ قول ضعیف اس لئے کہ فرمایا رسول اللہ

[illegible][illegible]

فائدہ۔ مٹی پر مشتمل اگرچہ کچھ نہیں لیکن رجوع فی
میر مشائخ میں درج ہے کہ مٹی کے پورے ٹکڑے اصل
برکات پر بیٹھائی صورت میں کی جائے کہ ایک شخص نے ایک کمر
پر عین کمر پر بنایا اب ایک کے ہتھ میں رجوع کرے۔

(۷) مویوب لہ تاوان کی رقم

وہب سے نہیں لے سکتا

اگر مویوب مویوب ہے۔ یا نہ تک نہ کیا بعد اس کے
معلوم ہوا کہ وہ مویوب ایک شخص کا مال تھا وہ مویوب لہ
نے اس کا حق مالک نہ پایا تو مویوب لہ وہب سے نہ کر سکا
پھر جس مکان و اس کے لیے اس کا غصہ نہ ہو دیکھو کہ
تو اس میں طاعت مویوب کا حقد تھا نہیں۔

(۸) میر بشرط العوض

میر بشرط العوض یعنی شرم پر (اس کو مٹی میں بشرط العوض
کہتے ہیں مثلاً جوں کہا کہ میں میر لکھا ہوں تجھ کو یہ غلام میں بشرط
کہ تو اس کے بدلے مجھ کو وہ غلام دے کرے اور شرط اس میں
کہ جو اس شخص سے اسے اور عوض قبول ہوگا تو یہ میر بشرط العوض
اور انشاء اللہ بقا میں میر ہے بشرط ہوا کہ وہب اور مویوب لہ
دووں کا عوض ہو جائے لیکن یہ شخص پر مجلس عقد میں جو یا اس کو جو
قبول کرے (میر مویوب کا مال قسمت لے کر دے اور اس
میں میر بشرط العوض ہے جس پر شرط ہے کہ میر میر کے اور قبول کرے
کے یہ بات نہ ہو اس میں اس شخص کا حقد بھی ہوگا کہ میر لکھا ہو اس نام
پر اور غنائی کے لکھا ہو کہ میر بشرط العوض اور اس میں (اور
دیکھو) مٹی اور ان کی حد ہے میر بشرط العوض میں)

فصل ۱۱: ومن وهب امه للاحملها او غني ببردھا عليه او يعقها او يستولدھا او وهب

داراً او صدق بقی عالمی ان يردھا عليه شيئا منها او يعوضه شيئا منها صحته وبطل استناده

وشرطه آیت فی بعض الحوائج ان قوله او يعوضه شيئا منها يرجع الى التصديق بشرط

العوض فانه اذا تصدق بطل الشرط واذا وهب بشرط العوض فالشرط صحيح قول اذا

وهب بشرط ان يعوض شيئا فشرط باطل وشرط العوض انما يصح اذا كان معلوماً فحكم ان

قوله او يعوضه يرجع الى الهبة والصدقة ولو انتفى الحمل ثم وهبها صحته اي الهبة لان

الحمل ثوب يبق ملكاً لاداء وهب الام صار كانه وهبها واستثنى الحمل فلهما جائزاً ولو رد ثم

وهبها لا لان الحمل متى ملكه فلم يكن كالاستثناء ولا ينفذ الهبة في الحمل فيبقى هبة شي

منقول منك الواجب او هبة المتاع ومن قال لعمريه اذا جاء غداً فهو لك ارباب مه

برئ فهو باطل لما مر ان التعلق التصريح في لاراء لا يصح (۲) وجاز التعمرى للمعمر له

حال حياته ولو ردته بعده وهي جعلت دارة له مدة عمره فاذا مات ترد عليه اي العمرى جعل

الدار له مدة عمره مع شرط ان المعمر له انما ترد على الواجب وهذا الشرط باطل كما

جاء به الحديث (۳) وبطل تركيبي وهي ان من قبلك فهو لك الوقفي سم من الرقوب

هو الانتظار فكذا ينتظر ان يبعث امالك وهي باقية عند ذبي ختعة رحمه الله

ومحمد لانه تعين التملك محض وعند ذبي بوصف يصح لان قوله دارة لك رقيقي

طرف کسی مجمع ہوا یہ تو اس اور پائل ہوئی شرک مثل عمری کے تو
اشرف کی ہا ضمیر عمری ہ سوئی کذافی الاصل۔

(۴) صدقہ کا حکم

صدقہ کا حکم یہ کہ اسے کسب کسب میں ہر ماہی قبضے سے ادا
کرائے مثلاً میں جو قائل قسم سے ہے مثلاً عقد کی کیا یکہ شے
مثلاً الفرم کے نصف کو تو مجمع نہیں البتہ اگر ایک شے دو
غصیوں کو عقد کرے تو درست ہے اور صدقے میں راجح
درست نہیں ہے۔ (۱) لیکن صدقے کا محض ثواب ہے اور وہ
صدقہ کی قواصل ہو گیا برخلاف یہ کہ کذافی الاصل۔

فوائد (۱) قرض خواہ کا دوسرے کیلئے اقرار
اگر قرض خواہ نے خود کہا کہ نام میرا اسکے میں بطور
ماریت ہے اور یہ قرض اس میں دوسرے شخص کا ہے تو اس کا
دوسرے شخص ہو گا اور قرض اس میں کوئی نہ سکا ہے نہ پایا قسم ہے
نہر میں کہ یہ اور قرض خواہان شخص پر ہے وہ کائنات کا ہے۔

(۲) عطا کی شہادت کے لئے دو کی صلح

دونوں شخصوں نے ہم صلح کر لی اس امر پر کہ عطا کی شہادت
میں دفتر برکار میں ایک شخص کا نام لکھا یا عطا کی قرض عطا کی
شہادت کی ہوئی جس کا نام دفتر برکار میں مرقوم ہے۔

(۳) بدگوئی کے لئے دعوت کا کھانا

ایک شخص نے دعوت کی چند آدمیوں کی اور ایک کو
ایک ایک ٹیبلہ ڈالان پہ لکھا یا تو بریک ٹوٹا والے کو درست
نہیں کہ دوسرے کو ان والے کو اپنے پاس سے بچھ کھانا
دے یا کسی فقیر کو اس میں سے کچھ دے یا خاص کو یا
خاصہ کو ان کے کان کے حوالہ در مکان کی بی کو کرے یا کتے

(۴) خط کی حیثیت

جہ دہی ہے کو ایک نے دوسرے کو خط لکھا اور اس
میں یہ لکھا کہ اس کی بیعت ہے جواب کہو یا تو لکھتے الیہ کو اس
خط کو پھر دیا ضرور ہے اور اگر جواب پشت پر طلب نہیں کیا تو
کتاب نہیں اس کا کھانا تک ہو جائے گا۔

(۵) غیر سوانح نذر

اور کتبہ نذر سے پر حاکم کا جبر
حاکم کا جبر نہیں پہنچتا دوسرے کو نذر غیر سوانح اور نذر اور
کتاب سے

(۶) دین کی عدلیان کو بہرہ

دین دار کو بہرہ کیام حق کو یا بری کیا اس کو تو درست ہے
پھر دین کو رجوع اس سے خود مہرین نے قبول کیا ہو یا نہ
درست نہیں ہے اگر دین دار سے اگر مہرین نے قبول نہ کیا
زیرا کو کیا خواہ غرض میں ہو یا بعد میں پھل کے اس لئے کہ
اس میں سبکی اسقاط کے ہیں۔

(۷) مہر کی مشروط معانی

عورت نے اپنے مہر عطا کیا اس شرط پر کہ عاقلہ
اس پر ظلم کرنا مجوز ہو یا اس کو رنج کرالادے اور عاقلہ
نے ایقے شرط نہ کی تو مہر اپنے حاکم برآئی رہے گا اور
مہر ہو گا۔ کذا فی المدو المحضار و مشروحہ من
الطحاوی و الشامی۔

(۸) دھولی و درزی کی مزدوری

اور دھولی اور درزی مزدوری جب نے فاکر اپنے کام سے فراغت حاصل کرے۔ (اگر وہ غفلت میں سے نکلتے ہوگی تو مزدوری اس کی ساتھ ہو جائے گی درختدار اگرچہ سلائی کا کام درزی نے ستر سے گھر میں کیا ہو۔) یہ اس واسطے کہا گیا ہے کہ اگر کام ستر کے گھر میں کیا ہو کچھ کچھ دیا تھا کہ چوری ہوئی تو اس کو بقدر سلائی کے مزدوری سے ملے گی نہ وہی الاصل اسی طرح اگر مزدور نے دیوار بنائی اور بعد بنانے کے گرتی تو اجرت اس کی واجب ہوئی سو اتنی مذہب صحیح کے اگر درزی ایک شخص کا کپڑا سی رباقتدار قبل اس بات کے کہ درزی وہ پتھر مالک کو دے اس شخص نے اس کی سیوا اور جبرانی تو درزی کو مزدوری نہ ملے گی بلکہ درزی کو سیوا اور جبر نے واسطے سے تادم لینے کا اختیار ہے اور پھر وہ دوسرے پیراں پر جبر نہ ہوگا کذا فی اللہ والافتاء

(۹) تان بانی کی مزدوری

اور تان یا مزدوری کے سٹکا ہے جب روئی خود سے نکال کر دے تو اگر روئی چاہے جہ نکال لینے کے تو اس کو اجرت ملے گی اور جو شخص نکالنے کے عمل جاوے تو مزدوری اس کو نہ ملے گی اور دونوں صورتوں میں تان چار نقصان کا تادم نہ آئے گا۔

قاہدہ۔ نزدیک نام صاحب کے اور صاحبین کے نزدیک تان چار مالک کا جس قدر آتا تھا حوائے کرے اور اگر مالک چاہے تو تان چار سے پندرہ روئی کا تادم ملے اگر پکائے کی مزدوری اس کو دے دے یہ اختلاف صرف صورت اول میں ہے اور کہیں صورت ثانی میں یعنی جب روئی قبل نکالنے کے

بجائے تو مال غنائی اس کو مزدوری نہ ملے گی اور تادم لازم آوے گا بسبب اس کی شخص کے کذا فی اللہ رد المحتار یہ حکم جب تھا کہ روئی مستاجر کے گھر میں پٹائی جاتی ہوئے اور اس کے گھر میں نہ بکتی ہوئے تو محل جائے یا چھری جائے یا صورت میں یا ناکل مزدوری نہ ملے گی بلکہ وہ روئی قبل نکالنے کے تصور سے بھی بدوئے ابعاد نکالنے کے تادم تان اس پر نہ ہو گا اس لئے کہ اس کے ہاتھ میں امانت تھی امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک تادم ہو گا اور یہ مستاجر مشترک کا ہے جو ہر دو دھکار۔

(۱۰) چکویں کی اجرت

اور جب اور ہڈی پکانے کی مزدوری واجب ہوتی ہے نکالنے کے بعد یعنی جب ایک سے چاروں اور چاروں میں باورقی نکال چکے تب مزدوری کا مستحق ہوگا۔

قاہدہ۔ جس اگر بارہی کے کما کا کر دیں جلا الہ یا کما دیکھا خوب نہ پکا تو دیکھائے کا ضامن ہے یعنی طعام کی قیمت کا تادم اس پر لازم ہوگا۔

(۱۱) دھکی اینٹ بنانے کی اجرت

اور دھکی اینٹ پانچھ دانے کی مزدوری واجب ہوگی جب اینٹیں کھڑی کر دیں۔

قاہدہ۔ یعنی ایک ایک ہاکر ڈال دے۔ یہ قول امام صاحب کا ہے اور صاحبین کے نزدیک تھرتھ کے بعد یعنی بعض بعض پر رکھنے اور ڈھیر اکوڑنے کے بعد واجب ہوگی اس لئے کہ تھرتھ تمام عمل سے ہے اور امام صاحب کے نزدیک وہ فعل واحد ہے مثل نقش کے کذا فی الاصل اور اتوی صاحبین کے قول پر ہے رہنما۔

والا اذن وان لم ينقص القلع الارض وقوة او برضی عطف على قوله ان بغره فالحاصل انه
يجب على المستاجر ان يستعملها فارعة لان يوجد احد الامرين اذ ان يعطى لموجر قبعة
لنساء او العرس مقلعاً وتسلطه وهذا الاعطاء والتسلط يكون حراً اعطى بتقدير ان ينقص القطع
الادوي ويكون برءاء المستاجر على مفسرين لا ينقص والامر الذي ان برضی المو حرك
بناء والعرض في ارضه هذا الذي ذكره في وجوب القطع وعدم وجوبه وفيه منه وذية القطع
لمستاجر واعلمها انه قد ذكر انه ان ينقص القلع الارض بتمسكه بالارضى المستاجر فتح
لا يكون للمستاجر القلع وفي غير هذه الصورة يكون (۱۸) والارطة كالتسوية فان لها بقاء
في الارض بخلاف الزرع فانه اذا انقضت التمسك لا يجر على القطع قبل اوان الحصاد

(۱۸) تعمیر یا شجر کاری کیلئے زمین کرایہ پر لینا

اكر زمین کرایہ پر لینی اسے عمارت بنانے کے بعد اس
زمین کے قوارت سے بھر جب عمارت آباد تمام ہو جاوے تو
مستاجر کو لازم ہے کہ عمارت اور اس کے چار اطراف کے زمین طاقی
و ملک تعمیر کرنے کے لئے عمارت کے مالک زمین طاقی عمارت اور
اور اس کی قیمت دینے پر مجبور ہو جائے گا تو فی ہر اس
معاوضے کو جو اس قدر قیمت و عمارت کے مالک اور
اراضت بھی لے سکتا ہے اگر نہ ہو تو اسے عمارت کے
معاوضے کے مالک کی زمین کا مقدار ۱۵۰۰ سو گز اس کا
نصفان دوا ہو جو متعین جری و عارضی سے لے سکتا ہے یا
مالک زمین کا رضی ہو جائے اس بات پر کہ عمارت اور
ارضت دیا ہو کسی زمین پر جسے وہ زمین مالک کی رہے گی
اور عمارت اور ارضت متاثر نہ ہوگی

اذا كان بين عمارت اور ارضت مجھے ہے یا اگر عرض
نہایت کے دونوں جو وہ عمارت و عارضی سے لے سکتا ہے مالک
زمین اور مالک مکان دونوں کو پہنچے سے کہ زمین اور عمارت

ایک شخص عمارت کرایہ پر لے کر زمین کرایہ قیمت زمین پر
نچے عمارت ہو جائے اور قیمت عمارت پر نہ نچے زمین ہو جائے
تعمیم کر کے بقدر اپنے اپنے حصے سے عمارت لینا اور عمارت

(۱۸) ارضہ کا قلم

ارضہ کا قلم (ارضہ) زمین اور عمارت اور عمارت کے لیے
معاوضہ ارضہ سے دیا جائے جس کو ایک مرتبہ ارضہ کو
اس کی عمارت زمین میں باقی رہے اور اس کے بچے و عمارت
توڑنے اور پیچھے پرانی عمارت کے سے

عالمہ یعنی متعین جری و عارضی سے لے سکتا ہے یا
ارضہ سے اس سے کہ زمین کی عمارت دیا ہو کسی زمین
ارضت کے کوئی کہ اس کا کثیر نہ ہو اور ارضت بھی لے کے
آورے یا عمارت و قلم ہو لینی اور اس کی عمارت بھی لے کے
قلم عمارت پر عمارت کا معاوضہ و عمارت و عمارت کے لیے
وقت عمارت دیا جاوے گی اور مالک زمین کو عمارت و عمارت
دارین جاوے گی اور اس کی عمارت و عمارت و عمارت و عمارت
کی ایک عمارت و عمارت و عمارت و عمارت و عمارت و عمارت

(۱۹) وضمن بارداف ورجل معه وفد ذکور کوبه ای مرکوب العساکر عن غیر ذکر
الرديف نصف فيمنها بلا اختيار الثقل فان التخييف الجاهل بالغير وسب فديكون احسن من
التخيل العالم بها (۱۵) وبالبارداف على حمل ملازم اسفل ان طافت حملها ولاكل
قيمتها اي ضمن بالبارداف على حمل ملازم ان كان الحمل بحيث تظيف هذه الدابة وان
لو يكن الحمل كذلك يضمن كل قيمتها ۳۰ كملطها بضره وكبحه العطب الهلاك
وكبح اللجام حذره الى مصله عقفا بعرض ضمن بهلاك الدابة بسبب الضرب وكبح
الملحوم من قيمتها عند اس سبعة وعدها لان ان يكون ضررا او كبحا غير متعارف

(۱۹) گرایہ کے جانور پر زیادہ لاوانا

اگر ایک جانور سوار کی گرایہ یا اور کسی پر لیتے وقت
نہاں چڑھا ہو کہ ذکر کیا بعد اس کے اپنے وچھ ایک
اور کھس کو بھی بٹھا یا اور جانور ہلاک ہو گیا تو جانور کی قیمت
قیمت موت پر جو دیا جائے گی (اور اگر انی دان کا اعتبار ہو
تو اس دان سے کھس بھی بھاڑی چڑھا وقت دوسرا کی سے
نہاں دوسرے چڑھا جائے گا یا نہ کی آوی سے جوئی سوار کی اور
چھ ماسوں سے کہہ گئی ان حمل) اور اگر سوار کو لایہ سے زیادہ
لاوانے سے جانور سوار کیا تو جانور اسے بشیر زیادہ ہو
نہانے کے (مثلاً تین من لاوانا کلم اٹھا اور اس نے چار
من لاوانا اور اس سے جانور خر گیا تو یہ قدر کی قیمت کا ۲۵ من
اور اسے اسے ختم جب ہے کہ وہ جانور اس قدر وچھ کے
لاوانے کی بھرتہ من جرنے اور ہے طاقت رکھتا تو اور جو
اس قدر وچھ ہو گیا اور جانور طاقت ہی نہ رکھتا تھا تو کل قیمت
کا ۱۵ من لازم آوے گا۔

فائدہ۔ اس طرح اگر رویت کی سوار کی کی باگھ
جانتی ہی نہ رکھتا ہو اور مت پر نے سوار کی تو کل قیمت کا
۲۵ من کا پیسہ رویت کو اپنے کندھے پر بٹھا لینا ہو جو کی

بلکہ پر سوار نہ کیا یا بہت سے کچرے اپنے اوپر لاوانے ان
سب صورتوں میں کہ قیمت کا ۱۵ من کا ہوتا ہے۔

(۲۰) مارنے یا لگام کھینچنے سے

جانور کی ہلاکت

اسی طرح اگر سوار جو نے جانور کو یہاں یا اس کی لگام
کھینچی کہ جانور ہلاک ہو گیا تو کل قیمت کا ۲۵ من لازم آوے
گا ماسوں سے کہہ گئی ایک اور اس صورت میں کہ لایہ دان نہ
ہو کہ اگر جب انکی ملازم کے یا اس طرح کام بھیجے جو موثر
وچھ نہ نہ ہو۔

فائدہ۔ اسی پر فوجی ہے اور ماسوں نے بھی اسی قول
کی طرف رجوع کیا اور عمار اور ہر آپ کے ظاہر قول کی
بات پر دانت کر ۲۵ ہے کہ سوار جو جانور کا رونا جائز ہے
اذا نطرتی کہ سوار اور ۱۵ من جانور نہ ہو کل قیمت
میں ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ اس کو چکر نہ مارے اور اس
سے سواخذہ ہو گا اس ضرب میں جو کہ دانت پر زیادہ ہے
یعنی ہر شخص کو کھل کر مار دے تو پہلی انصوم جب مالک
جانور کے من پر مارے دو غنارے

خدا تعالیٰ نے محمد و ہجو اور ان کے چالیس صحابہ کرام کے اسماء پر اللہ کے
ان اہل اتموئے خفا کو توجہ دیا تاکہ ان کے معجزات و معجزاتی عمل کی اس
سب سے بڑی قوت میں اس کے اہل کے افعال و افعال ان کے

(۲۳) ”یہاں پہلے زمین کے گرد طبعاً گارینا“

جس شخص نے زمین کو زمین بنایا ہے اس کے لئے ہر چیز
اس میں کمال کا نام ہے۔ زمین کو زمین بنانے کا ہر ایک
مستحق ہے۔ زمین کو زمین بنانے کا ہر ایک
مستحق ہے۔ زمین کو زمین بنانے کا ہر ایک

(۲۵) ورزشی کارکرد کی جگہ قیام

انہیں کھانے کی دینی ٹوپی پہنا کر چھڑے کے
اگلی سے ترقی کی ٹوٹی ہوئی تصویر ہے جو اچھے پیر
کی محبت اور دل سے ہے۔ اے عبادِ حق! یہ وہی کو
وہی جو ہم نے کبھی نہ کبھی نہ دیکھا ہو۔

ہاں وہ بے یقینی اس قدر کرتے ہی سوائے مقرر ہوئی تھی
اس سے تم پرانہ سبب اور مشکل تھا جو اسے تو اس مشکل سے اور
جو جو مشکل تھا جو اس کی سے زیادہ بڑھنے تو اسے وہ بڑھ
تو تھیں یہ اس کے ساتھ ساتھ وہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ
اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

نہایت (۱) رگمیں کا قلعہ بن کر

میں نے ایک بڑا دلکش چٹا کھانا دیکھا اور اس کے ساتھ
 ایک کواغیر ہے چائے سرد، مٹی کے سے اور گرم کھانوں
 تو اسے چھٹی قیمت خرید لیجئے کی ضرورت سے مانتی اور
 لکڑی کے سے اجڑے نہیں اور جو بے قیمت خریدنے کے
 نام سے ایک اسی طرح کے کھانے بہت سے کھاتے
 نام سے کی قیمت کاٹنا ہے۔

(۲۲) گدھے کا زین استاد کر مالانیت کسنا

اور ایسا مدعا کرنا یہ کہ جس نے توحید کو تسلیم کیا اور
مسلکِ حق پر گامزن ہوا تو خدا کی طرف سے جو عطاوارے ہوئے ہوں
پھر وہ کلمہ و کتب و کائنات و مخلوق و انسان کے ہر حصہ کے لیے
عطا کیا جائے گا۔ یہ تو خدا کا وعدہ ہے نہ کہ انسان کا وعدہ۔
اور مسلمانوں نے اس وعدہ کو مان لیا اور اس پر عمل کیا۔
یہ ہے ان لوگوں کی خوش قسمتیاں جو ایمان لائے کہ جس شخص
کا زبان چمکے گا جسے ہمیں تسبیح ہے تو وہ ان کے ہونے والا
ہوگا۔ یہ تو خدا کا وعدہ ہے نہ کہ انسان کا وعدہ۔
اس لیے کہ ان لوگوں نے ایمان لیا کہ جس شخص کا زبان
چمکے گا جسے ہمیں تسبیح ہے تو وہ ان کے ہونے والا
ہوگا۔ یہ تو خدا کا وعدہ ہے نہ کہ انسان کا وعدہ۔
اس لیے کہ ان لوگوں نے ایمان لیا کہ جس شخص کا زبان
چمکے گا جسے ہمیں تسبیح ہے تو وہ ان کے ہونے والا
ہوگا۔ یہ تو خدا کا وعدہ ہے نہ کہ انسان کا وعدہ۔

$$L(r) = \frac{1}{2} \log \left(\frac{1}{1 - r^2} \right)$$

طیں ہستہ جریکی مخالفت کرتا

اور اگرچہ شخص کو بوجھ ہے چلنے کے لئے اجرت پر
مقررہ مال و خالی کے حساب سے وہ درآمدات و اخراجات پر
وفاقیہ کے مندرجہ ذیل قواعد و ضوابط کے مطابق سے کیا اور
دونوں ریاستوں میں فرق نمونہ (مثلاً ایک کارآمد و مقرر کیا جا
وہ اس کے لئے مخصوص اور محدود کارآمدیوں کے لئے مخصوص اور
قد کا طراز اور اس کے مطابق میں ایک تہہ و روح نہیں
ہو سکتا تھا ہمارے لئے تشکیکی کے لئے بنائے ہوئے و کیا جاتی اور
ممال و دیہات کے مطابق کیا اور ممال و دیہات کے مطابق کیا اور
ممال و دیہات کے مطابق کیا اور ممال و دیہات کے مطابق کیا اور

(۲) درزی کا ناب میں غلطی کرنا

درزی سے کہہ کر غلطی قطع کر میں کہ وہ اس اور غرض
و آئین اس قدر ہو کہ وہ اس قدر ہوا کہ وہ اس سے ہوا
بہر غلطی یا اس کے ساتھ ہو تو موافق ہے اور اگر اس روز ہو
میں کا ہوا ہے۔

(۳) درزی کی دھوکہ دہی

بیک سے درزی نے کہا کہ بھائی یہ میرے گھر کے
والے کا ہے نہ ہوا اس کو قطع کر ایک روز کی حرج دے کر
اس کو دے دے اور اس کے ساتھ کیا چھوڑا کہ وہ پانچ سو
تیس کے دوٹ کافی نہیں تھا اس پر وہ اس کے ساتھ
کوتل کے دھوکہ دے۔

ماریاں ان امیہ ان میں یہ کہہ کر مال تصدیک
چھوڑ دیا اس سے ان میں چھوٹی اور ہار کی کثرت ہو کر
ہے تو اس میں ہوگا۔

(۴) دوسرے تاجر کا مال بغیر اجازت بیچنا

اگر ایک شخص نے اس مال میں سے دوسرے تاجر
مال بیچ دیا تو یہ غیر تجارت کے بعد اس کے اجازت طلب کی تو
عرف کا اختیار ہو گا لیکن اگر اجازت لینے کا دستور ہو گا تو اجازت
مطلوبہ ہوگی ورنہ نہیں۔

(۵) کرایہ کے مکان کا کچھ حصہ گرنا

عام روایہ میں کہ اگر تمیز کر دے کہ کرایہ مالکان
ہوں اور بعض کے نزدیک ہذا الخ و ام مالکان و مالکان

(۶) تعمیر کے اخراجات میں

مالک و کرایہ دار کا اختلاف

اگر مالک مال کے کرایہ دار کو تعمیر یا مرمت کرنے کا
کرایہ میں خبر نہ لے لے تو مرمت میں وہی کے حقوق
و مرمت اور مرمت میں اضافی کیا تو مالک مال کا مال مال
ہوگا ورنہ اگر مال کے مالکان نے اس میں اس کے مالکان کی مرمت۔

باب الاجارة الفاسدة

(۱) شرط بھدا و الشرط بشرط يفسد البيع (۲) ولها اجر العنق لا يزال على المسمى هذا
عندنا وعند جمهور الشافعي يجب مانعا مانع كما في البيع الفاسد تحب فسخة العنق مانعا
مانع ولا من المنافع غير متغومة مسببا من العقد وقد اسقط الزيادة فيه (۳) وضح
اجارة دار كل شهر بكذا في واحد فقط وهي كل شهر مكر مائة في اوله هذه عند بعض
المشايخ فانه حين يهل الهلال يكون لكن واحد حتى الفسخ فاما مطلقه اذنى زمان فم
العقد في هذا المصنف في طاهر الرواية لكن واحد مائة حتى الفسخ في المليون الاول مع
اليوم الاول من الشهر اذنى اعتبار الزمان بزيادة الهلال حرج (۴) وفي كل شهر علم مائة
بان في احسن خمسة اشهر كل شهر بكذا او احسنها سنة بكذا الزمان لم يتم فقط كل شهر

باب احارۃ قاسدہ کے بیان میں

(۱) احارۃ کو قاسد کرنے والی شرط

احارۃ قاسدہ جو جاتا ہے شراب سے جس سے نفاذ ہوتی ہے۔
قاسدہ یعنی اس شرط سے کہ قاسدہ وہ عقد کے خلاف شرط
کہ اگر ممکن یا کل شراب اور مسہم مہمگی اور جادو سے جب بھی کر ایہ
ساتھ نہ ہو گا یا نہ ہو گا پانی، لہذا وہ جادو سے جب بھی اجرت لازم
ہوئی اور اسے کوئی شرط قاسدہ کرتے ہیں جو قطع کو چھوے یا جو یا
اجرت باعث یا کل کی جہالت اور قاسدہ کرتا ہے۔ احارۃ کو
شیوع اصل یعنی جو دولت احارۃ ہو تو وہ باقی ہو کر اپنے
کوہ میں سے ٹکٹ یا ربع کو اس طرح سے غیر شرک کا نہ شیوع
طرح یعنی جو بعد احارۃ کے خارج ہو گیا اور اسے جیسے احارۃ رہا
کل تمہر کا پھر اصل میں نہ ہو گا یا اور شرکوں نے اپنی کل چھ کر
اس پر دیا یا ایک شرک پر کیا اگر احارۃ دینے سے متنازع کو اور کل
یا کل کرنے سے مام کے اس تقسیم کیا یا تقسیم کے مستحق ہو جائے ہو
کا نہ بعد ابطال ہر کم کے احارۃ قاسدہ کا تقسیم ہے کہ جب متنازع
اس سے منتفع حاصل کرے تو اجرت کل واجب ہوگی اور
لہذا یہ ہوگی اجرت کسی سے اگر اجرت کا تین دو تین ہو اور
جو اجرت تین تین ہو اسے جیسے ایک کر یا ایک چار یا یا
اجرت کا ذکر نہ آیا ہو اسے یا اجرت خیر یا خیر یا غیر اسے تو
اجرت کل واجب ہوگی جہاں تک پہنچے اور نہ قاسدہ جدا ہے
احارۃ بطلہ سے احارۃ قاسدہ وہ ہے جو اوپر کوہ راہی اصل اس کی
شرط ہو اسے اور نہ کسی شرک یا زکوٰۃ وغیرہ کے سبب سے ہو گیا
ہو اسے احارۃ بطلہ جو اصل سے شروع نہ ہو تو جیسے احارۃ نہ
بعض مرد اور خیر کے اجرت تراش یا تصویر سازی کے لئے تو
احارۃ بطلہ میں طلوع اجرت واجب نہیں اگرچہ متنازع منتفع
ماصل کرے کیونکہ وہ خود متنازع تھا۔

(۲) احارۃ قاسدہ میں اجرت

اگر اس احارۃ قاسدہ میں اجرت کل واجب ہوئی ہے

اور نہ زیادہ ہوگی اجرت کسی سے۔

قاسدہ۔ جلد سے نزدیک اور زکوٰۃ شافعی کے نزدیک یہاں
تک پہنچا جرت کل واجب ہوگی جیسے بیع قاسدہ میں جرت کل کی
جہاں تک واجب ہوئی ہے نہیں ملدی ہے کہ منافی غیر مستقیم
ہوئی یا نسبتاً بطلہ مستقیم ہو جائے ہیں سبب عقد کے ہر عقد میں
خود عقد میں نے اپنی کیا جو کسی سے ساتھ کر یا نہ کرانی حاصل۔

(۳) ماہوار کر ایہ پر کئے گئے احارۃ کی مدت

ایک مکان کر ایہ دیا ہر مہینے کا کر یا تا وقتہ ایک مہینے میں
احارۃ کل ہو گا اور باقی مدت میں قاسدہ ہو گا سبب محمول ہونے مدت
کے یہی معلوم نہیں کیا جائے یا اس پر عقد اور اس مہینے کے اصل
میں ایک ساعت بھی سترے گا اس میں بھی احارۃ کل ہو گا۔

قاسدہ۔ یہ سبب بعض مسائل کا ہے کہ جب چاند
دیکھا جاوے تو ہر ایک کو حق ہے کہ سبب حرازہ نہ بھی
دوسرے مہینے کا قسور قاسم مہینے میں بھی عقد احارۃ لازم ہو
ہو گا اور ظاہر اور دین میں یہ ایک کو حق ہے پہنچتا ہے چاند
رات اور چکی تاریخ کی شام تک اس واسطے کہ نقد مدت چاند
کی ان کے احارۃ کرنے میں حرج ہے کہ انی الاصل۔

(۴) ماہوار کر ایہ کی صورت میں کئی ماہ کا احارۃ

غریب کہ سب مہینوں کا احارۃ کر کے تو سب میں کل ہو
جاوے گا خلاف میں کہ اسے کہ یہ کھر میں ہے تھو کہ چھ مہینے تک
احارۃ دیا ہر مہینے پر تاکہ اس طرح اگر سال بھر تک احارۃ ہو
اسی طرح اگر کئی مہینے کہ یہ کھر میں ہے تھو کہ کل بھر احارۃ دیا ہر
مہینے میں احارۃ کر یا اگرچہ ہر مہینے کے کر یا کر نہ کرے۔

قاسدہ۔ یعنی سال بھر کا کر ایہ کر کرے اور ہر مہینے کا

کر ایہ کر نہ کرے تو کچھ ہر ماہ اس میں کے کر یا کر نہ کرے
پر تقسیم کرے کیونکہ اسے روٹی ہو۔

(۸) والعشر باحر معین وطلعتها وكسوتها هذا عداسي حنيفة وعندها لايجوز للمجهل الذوهر القياس وله ان الجهالة لا تنقص الي المباشرة لان العادة التوسعة على الاعتياد شائعة على الاولاد وهو الاستصحاب (۹) وللمزوج وعليها الاثني بيت المستاجر فان الموت ملكه فيمنعه فيه وله في نكاح طاهر فسحها ان لم ياذن بها فان اذنت بنكاحه لا يان كان النكاح ظاهرا بين الناس او يكون عليه شهود فللمزوج فسح الاجارة مبنية لحقه اما ان علم النكاح باقر لها لا (۹) ولاهل الكفر فسحها ان مرضت او حلت لان فيها بصر بالولد (۱۰) وعليها غسل النسي وتبانه واصلاح طعامه وذهنه لاقمن فيه بها وهو واسره واجب على اسه فان ارضعته لمس ثاة او غنله طعاما وضعت المدة فلا امر (۱۱) وله بصح للاذن

(۷) انا کا اجارہ

مذہب سے اجارہ لینا انا کا تین درجہ میں (۱) سب راجع کوٹوں کے خلاف باقی عیادت کے یعنی غیر نوش کے واسطے کہ یا غرض کو اجارہ لینا یا اجارہ دینے پر نہیں جہات کے سب سے اسی طرح انا کو کوٹ کر رکھنا اس کے کھانے اور پینے پر نہ تھے امام ابوحنیفہ کے نزدیک اجارہ عین کے نزدیک جائز نہیں ہے جو بچہ بچوں ہونے اجرت کے اور میں موافق قیاس کے ہے اور امام صاحب یہ کہتے ہیں کہ یہ جہات موجب سزاقت نہیں جونی کیونکہ انا پر خود رکاوٹ اور پوشاک کی کٹھنائش کی عادت ہے بچے کی محبت اور شفقت سے۔

فائدہ۔ فتاویٰ گہری میں ہے کہ انا کے کوکر رکھنے میں دودھ لانے کی مدت صبح کرنا بالاجہاں شرط ہے وکیل میں اس کے جائز کی صاحب جہا یہ ہے یہ قول اللہ تعالیٰ کا پخت کیا ہے فان ارضعن لکم فانیھن اجودھن یعنی اگر دودھ چاہو تو تمہارے لئے تو دو تم اجرت میں کی دوسرے یہ کہ مملوہ اداس امر جاری تھا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہ حضرت نے اس کو قبول کیا اور رازت رکھا۔

(۸) انا کے خاوند کے حقوق

اور انا کے خاوند کو جائز ہے کہ اپنی ذمہ سے چلی کرے

مذہب سے اجارہ دینا اس کے تین درجہ میں (۱) سب راجع کوٹوں کے خلاف باقی عیادت کے یعنی غیر نوش کے واسطے کہ یا غرض کو اجارہ لینا یا اجارہ دینے پر نہیں جہات کے سب سے اسی طرح انا کو کوٹ کر رکھنا اس کے کھانے اور پینے پر نہ تھے امام ابوحنیفہ کے نزدیک اجارہ عین کے نزدیک جائز نہیں ہے جو بچہ بچوں ہونے اجرت کے اور میں موافق قیاس کے ہے اور امام صاحب یہ کہتے ہیں کہ یہ جہات موجب سزاقت نہیں جونی کیونکہ انا پر خود رکاوٹ اور پوشاک کی کٹھنائش کی عادت ہے بچے کی محبت اور شفقت سے۔

(۹) بچہ والوں کا حق فسخ

اور بچے والے فسخ کر سکتے ہیں عقد اجارہ کو اگر انا پر اور چاہے باطارد ہو جائے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ دودھ عورت مریدہ اور حاملہ کا لڑکے کو کھڑ کرنا ہے نہ الہی الاصل۔ اسی طرح جائز ہے فسخ اگر اس کی زنا کاری اور فسق و فساد ظاہر ہو جائے یا لڑکا اس کے دودھ کو پیتے کر ڈالتا ہو یا دودھ چھوڑ دے یا لڑکا اس کی چھاتی میں نہ لیتا ہو یا دودھ اس کا نہ پیتا ہو یا حاصل جو اس پر ہے کو مسخر ہو تو اس کا فسخ مستاجر کو پہنچا ہے چنانچہ زمانہ دراز تک انا کا قاسب رہتا اور جو مسخر نہ ہو اس کا فسخ جائز نہیں اور اس قدر وجہ سے مستحق ہو گا فسخ کے نواقص کے امتداد کہ انی الطہارانی اور کفر کے سب سے فسخ اجارہ جائز نہیں اس واسطے کہ کفر اس کا مسخر کو کفر نہیں کرتا اگر مارا کر بچہ

ملائی نے اسی بیان سے کہنا چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے لیے وہ لائق بنی چیزیں ہیں کہ انہیں ہاتھ میں
لانا سے کتاب القادسۃ سے منع ہے۔

(۱۳) مرثیہ پر یا اجرت کے لئے جہیز

قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اگر کسی مرد کی زوجہ چاہے
کہ اس کے جہیز میں سے کچھ لے کر اپنے والدین یا دیگر اقرباء
کو دے تو اس کی اجازت ہے اور اس صورت میں وہ اپنے لئے
کچھ بھی لے سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس کے والدین کو دے
چاہے تو اس کی اجازت ہے۔

فقہاء میں اس کی رائے دو ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اگر عورت
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔

(۱۴) اجارہ مشاع

اگر کسی شخص نے اپنے اپنے حصہ میں سے کچھ لے کر
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔

(۱۵) ادھ پرز چھوڑنے کی اجرت

اگر کسی شخص نے اپنے اپنے حصہ میں سے کچھ لے کر
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔

قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اگر کسی مرد کی زوجہ چاہے
کہ اس کے جہیز میں سے کچھ لے کر اپنے والدین یا دیگر اقرباء
کو دے تو اس کی اجازت ہے اور اس صورت میں وہ اپنے لئے
کچھ بھی لے سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس کے والدین کو دے
چاہے تو اس کی اجازت ہے۔

(۱۶) کانے بچانے کی اجرت

اگر کسی شخص نے اپنے اپنے حصہ میں سے کچھ لے کر
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔

اگر کسی شخص نے اپنے اپنے حصہ میں سے کچھ لے کر
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔

(۱۷) اجیر کے عمل سے

پیدا شدہ چیز سے اجرت دینا

اگر کسی شخص نے اپنے اپنے حصہ میں سے کچھ لے کر
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔

اگر کسی شخص نے اپنے اپنے حصہ میں سے کچھ لے کر
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔ لیکن اگر وہ
اپنے والدین کو دے تو اس کی اجازت ہے۔

(۸۵) اگر نورا بیٹے کو اپنے بعض ذریعہ ہمارے بعض اظہار و قدیمیہ السی صلی اللہ علیہ وسلم نے لایہ جعل الآخر بعض مایحرج من عملہ والمصوران الارلیان فی بعض فیز انطعان اور جلا لخبیرہ کذا انیوم بکذا ای اذا استاجر رجلا لیحمر له عشرة اماء الیوم بلیدہ فان ہذا فاسد عدایہ حیثہ وعدہما یصح اذا المقفود علیہ لعل و ذکر الوقت لئلا یحیل لہ انہ جمیع بین العمل والوقت والاول یوجب کون العمل مقفودا علیہ وفيہ نفع الاستاجر والثانی یوجب کون السلیم النسی فی ہذا النیوم مقفودا علیہ وفيہ نفع للاجر فیفصل الی نمازۃ ولو کان مقفودا علیہ کلہما لیس یعمل ہذا العمل مستقرا لہذا الیوم فدنک معلا فقدرۃ علیہ لاحد عادیۃ حتی لو قال لیحمر لہ عشرة اماء فی الیوم لیس الی حبیثہ انہ یصح لان کلمۃ فی لا یستعمل الاستعمال (۱۹) او اضای شرط بن یضہا ای بکرمہا مرنس فان کان المراد برہما مکرومۃ فلا ینک فی لساود فایہ شرط لا یقتصبہ العقد ولہ شیخ لاحد العادیس وهو الموجر وان لم ینک المراد ہذا فان کانت الارض لا تخرج لربیع الا بالکراہ مرنس لا یصلح العقد لان الشرط مما یقتصبہ العقد وان کانت تخرج عدوہ فان کان الرد یصلح بعد انہاء العقد یصلح اذ فیہ منفعة لہ الارض وان کان الرد لا یصلح لا یصلح

(۱۸) مان ہائی کی اجرت

وایک مان پر ہا محرم کیا تاکہ اس قدر سے کی روٹی پکا دے آج کے روز میں بھی ایک اور سے

فائدہ دے تو یہ اجارہ فاسد ہے نہ تو ایک اور اظہار کے اور نہ ایک صاحب کے درست ہے نہ کہن یہ کہتے ہیں کہ مستاجر نے مقفود علیہ کو لیا ہے اور دقت کا نہ کہن فیصل کے لئے ہے امام عظیم یہ کہتے ہیں کہ مستاجر نے مع کوہ عمل اور دقت میں اور عمل کے مقفود علیہ ہونے میں مستاجر دقت ہے اور دقت کے جان کر نے میں صرف فیصلہ نہیں مقفود علیہ ہونے میں دقت میں اس میں نہیں ہے اگر نورا نے ہر نورا کے دو سو چھ مہارعت ہوگا اور یہ بھی نہیں ہوگا کہ مقفود علیہ وہاں ہوں مثلاً روٹی پکایا کرے دے ان کو ایک آن غائی نہ دے اس لئے کہ یہ کہن نہیں ہے مادیہاں تک کہ اگر جان کیا کہ وہی پکا دے آج سے ان میں تمام سے صرف سے کہتے ہوئے سے کاس واسطے

کہیں کہنے سے اختلاف ہوتا کہ انی الاصل

(۱۹) زمین کو دیا بار جو سے کی شرط پر لینا

یہ زمین اجارہ علی اس شرط کہ زمین کو دیا دے

فائدہ دے اگر مراد یہ ہے کہ مستاجر زمین چھرتے وقت بوت کر دے تو یہ کہن نہیں اس اجارہ کے کہنا نہیں اس لئے کہ یہ ایک شرط ہے جس کو مقفودا اور مقفود نہیں ہے اور اس میں نہیں ہے احد متعاقب یعنی وہ چکا اور اگر یہ مراد نہیں ہے کہ وہ زمین اجارہ ہے کہ زمین وہ دے کے نہ سے کہن نہیں ہوتا مقفودا نہ ہوگا واسطے کہ اس صورت میں یہ شرط انہی ہوئی جس کو مقفودا نہیں ہے اور جو ہاں وہاں کے جو سے کہن ہو جاتی ہے تو اگر اس دو بار جو سے کا بعد قسم ہو جائے مقفودا دے باقی رہے کا اجارہ فاسد ہوگا اس واسطے کہ اس میں مقفود ہے نہ کہ زمین کی اور جو باقی رہے کا اجارہ جائز ہوگا انی الاصل

۲۰) ویگوید امبارھا ذکر ان الثمرات لا یجوز المظلم فان منعتہ کثیرھا یقفی بعد انقضاء العقد بخلاف الحد اول اوبسرها فان منعتہ یقفی بعد انقضاء العقد (۲۱) اور برعھا سوراعہ رضی غری فسدت ای اسحارہ زب ان عھا ویكون الاجرة ان یزوع السورج ورضا غری ہی المصاحر لا یجوز عندنا و عند الشافعی یجوز لان المصافع منزلة الاعمین عنده ولنا ان التحسر بالفرادہ محرم فتمسک عدما کعب ثوب هرری منته واحد هجا سب و قوله فسدت جواب الشرط وهو قوله ولو وقع الى غریه بخلاف امبارھا علی ان یکرهها ویزوعھا ویسقطها ویزوعھا فنه یصح لان هذا شرط لم یضیه العقد (۲۲) فان لم یدکرزراعتها او ما یزوع فیها لم یصح ان لم یعمه بان قال ازرع فیها ما نشت وهذا بخلاف الدار فان استجارھا نفع علی السکین علی ما مر فان زرعھا مضمی لاحل عدا صحیحاً وهو الاستحسان ووجه ان انجھا فذمت قبل تمام العقد وعند محمد لا یزود صحیحاً وهو القیاس ومن استاجر جملاً المر مصر ولم یسم حملاً و حمل المعتاد فذمت لم یصح لان الاجارة فاسدة فالغیر امرئة کما فی الصحیحہ وان بلغ فله المسمى ای استحساناً کما ذکرہ فی مسألة الزراعة فان خاصاً قبل الزرع او الحبل فغض عقد الاجارة ای ان یخاصم المعتاد ان قبل الزرع فی مسأله اجارة الارض بلا ذکر الزرع وفی الحبل فی هذه المسألة یقفی المفاضی العقد.

لیکن امبارھ کی اس شرط پر کیا اثر ہوگا اور اس کو جوئے اور روئے کیسے کہے جائیں گے اور عقد فاسد ہے۔ (نورینہ ترجمہ موقوف فقہ کے ہے)

(۲۲) عمل کی تعیین کے بغیر زمین یا اونٹ لینا

اگر زمین اجارہ کی اور یہ بیان نہیں کیا کہ اس میں زراعت کرنے کا یا کسی چیز کی زراعت کرنے کا تو جہاد نامہ ہوگا اگرچہ زمین میں زمین کی ہو اور جو کام کر دیا ہو اسے مطلقاً کہہ دیا جائے کہ اس چیز کی چاہے زراعت نہ تو جائز ہوگا برعکاس مکان کے کہ اس کا اجارہ مطلق ہوگا پھر زمین کو اگرچہ نہ کہے اگر زمین اجارہ کی اور بیان نہ کیا زراعت وغیرہ کو اور اجارہ فاسد ہو جائے گی کہ مکتبہ نے اس میں زراعت کی اور مکتبہ نے اس کو اجارہ صحیح ہوا تو اسے اجارہ صحیح کے نزدیک سمجھ دیا کہ اگر ایک اونٹ مصر تک گرایے اور کیا اور جو بھجوا دیں نہ کیا کہ کتا سے بھر اس پر جو بھجوا دیں مکتبہ کے

(۲۰) یا نہر کھودنے یا پائس ڈالنے کی شرط پر لینا

اس میں زمین کی نہیں کھود دیا ہے۔ (امداد نمبر ۱) سے یہیں بڑی ضرورت ہیں نہ چھوٹی چھوٹی تابیوں اس واسطے کہ مکتبہ بڑی نہروں کی بعد عت اجودہ کے کہیں بقی رہے تو نہ دینی (اصل) یا اس میں پائس ڈال دے (اس واسطے کہ اس کی مکتبہ بھی اجودہ کے رہے تو نہ دینی (اصل))

(۲۱) مستاجر کی زمین میں زراعت پر زمین لینا

یہ ایک زمین اجارہ دے زراعت کے لئے اس اجرت پر کہ مکتبہ نے زمین میں زراعت کرے۔ (نورینہ ترجمہ فقہ کے ہے) ایک اور بات ہے کہ اگر ہمارے نزدیک ایک نوع کا اجارہ ہم جس نوع سے پناہی اجارہ دے تو اسے اور اگر کوئی کہے کہ اسے فاسد ہے مثلاً اگر ایک نوع سے سب قسمیں اجارہ کی تو اسے فاسد ہیں ہاں اگر

میں ہے۔ کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت
ہو ہے بلکہ سب کا مالک بنے۔ کتنی لذت ہے کہ نہ
اور نہ آفت ہوا نہ آفت نہ ہو۔

(۲) مزاج عجم اور قاعد سے

کسی کام نہ پایا دشمنی ہونا

اور جن کو نہ اپنے سے بدی کے نہ اپنے سے
دشمنی نہ ہو۔ پھر اسے تو اس ہاتھوں اور نہ ہوا نہ آفت نہ
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔

(۵) سردیوں سے ملکا ہونا

اور سردیوں سے ملکا ہونا اور سردیوں سے ملکا ہونا
پھر اسے تو اس ہاتھوں اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔
کتنی لذت ہے کہ نہ دھن اور نہ ہوا نہ آفت نہ ہو۔

۱) والامیر القاضی یسعی الاحمر علیہ نفع مدته وان لم یصل کلاجر لحدما سبہ اولی علی
العقب ویسعی اجیر او احد الیہ لا یصل لغيره (۲) ولا یصل منافع فی بدہ (۳) و یصلہ (۴) و یصل
فی بدہ لاجیر (۵) و یصل فی حمالہ (۶) و یصل فی سبب (۷) و یصل فی سبب (۸) و یصل فی سبب (۹) و یصل فی سبب (۱۰)
الست عذرا (۱۱) حمالہ (۱۲) حمالہ (۱۳) حمالہ (۱۴) حمالہ (۱۵) حمالہ (۱۶) حمالہ (۱۷) حمالہ (۱۸) حمالہ (۱۹) حمالہ (۲۰)
کثیر او صغیر غنیہ و یصل احمر او حمالہ (۲۱) حمالہ (۲۲) حمالہ (۲۳) حمالہ (۲۴) حمالہ (۲۵) حمالہ (۲۶) حمالہ (۲۷) حمالہ (۲۸) حمالہ (۲۹) حمالہ (۳۰)
واحد تک عذرا (۳۱) حمالہ (۳۲) حمالہ (۳۳) حمالہ (۳۴) حمالہ (۳۵) حمالہ (۳۶) حمالہ (۳۷) حمالہ (۳۸) حمالہ (۳۹) حمالہ (۴۰)
و فی اربعة اثناء لا کمالی (۴۱) حمالہ (۴۲) حمالہ (۴۳) حمالہ (۴۴) حمالہ (۴۵) حمالہ (۴۶) حمالہ (۴۷) حمالہ (۴۸) حمالہ (۴۹) حمالہ (۵۰)
نحب الاحارة و یصل (۵۱) حمالہ (۵۲) حمالہ (۵۳) حمالہ (۵۴) حمالہ (۵۵) حمالہ (۵۶) حمالہ (۵۷) حمالہ (۵۸) حمالہ (۵۹) حمالہ (۶۰)
مجهول و یصل (۶۱) حمالہ (۶۲) حمالہ (۶۳) حمالہ (۶۴) حمالہ (۶۵) حمالہ (۶۶) حمالہ (۶۷) حمالہ (۶۸) حمالہ (۶۹) حمالہ (۷۰)
رحیمہ و یصل (۷۱) حمالہ (۷۲) حمالہ (۷۳) حمالہ (۷۴) حمالہ (۷۵) حمالہ (۷۶) حمالہ (۷۷) حمالہ (۷۸) حمالہ (۷۹) حمالہ (۸۰)

(۶) اجیر خاص

اور اجیر خاص (۱) حمالہ (۲) حمالہ (۳) حمالہ (۴) حمالہ (۵) حمالہ (۶) حمالہ (۷) حمالہ (۸) حمالہ (۹) حمالہ (۱۰)
و یصل (۱۱) حمالہ (۱۲) حمالہ (۱۳) حمالہ (۱۴) حمالہ (۱۵) حمالہ (۱۶) حمالہ (۱۷) حمالہ (۱۸) حمالہ (۱۹) حمالہ (۲۰)

اجیر کا حق (۱) حمالہ (۲) حمالہ (۳) حمالہ (۴) حمالہ (۵) حمالہ (۶) حمالہ (۷) حمالہ (۸) حمالہ (۹) حمالہ (۱۰)
و یصل (۱۱) حمالہ (۱۲) حمالہ (۱۳) حمالہ (۱۴) حمالہ (۱۵) حمالہ (۱۶) حمالہ (۱۷) حمالہ (۱۸) حمالہ (۱۹) حمالہ (۲۰)
و یصل (۲۱) حمالہ (۲۲) حمالہ (۲۳) حمالہ (۲۴) حمالہ (۲۵) حمالہ (۲۶) حمالہ (۲۷) حمالہ (۲۸) حمالہ (۲۹) حمالہ (۳۰)

(۹) نکل کے وقت میں اختلاف

سے اجرت کا اختلاف

کہ متاخر ہے غیبت میں کیا وہاں نکلے گا؟
 ان کی قیاسی فتویٰ یہ ہے کہ نکلے گا۔ یہ تو غیبت و ممانعت
 اور قیاسی فتویٰ ہے یا قیاسی ہے یا قیاسی ہے یا قیاسی ہے
 کہ قیاسی ہے یا قیاسی ہے یا قیاسی ہے یا قیاسی ہے
 کہ قیاسی ہے یا قیاسی ہے یا قیاسی ہے یا قیاسی ہے

فاسد ہے۔ ورنہ اس کی اصل میں خود سے انکار ہے
 نکلے گا۔ یہ تو غیبت و ممانعت اور قیاسی ہے

فاسد ہے۔ ورنہ اس کی اصل میں خود سے انکار ہے
 نکلے گا۔ یہ تو غیبت و ممانعت اور قیاسی ہے
 فاسد ہے۔ ورنہ اس کی اصل میں خود سے انکار ہے
 نکلے گا۔ یہ تو غیبت و ممانعت اور قیاسی ہے

(۱) ولا یسافر بعد مناسک الحجة الا مشقة (۱) ولا یسافر بعد مناسک الحجة الا مشقة
 محجور عن السفر عند مناسک الحجة الا مشقة (۱) ولا یسافر بعد مناسک الحجة الا مشقة
 الحجاج صحیحۃ المستحبۃ لان المناسک لم یعد حیث تعوی فی بعد الفراق و بعد حطہ فی
 الحجۃ و احرمۃ الاجرة (۱) ولا یسافر الا بعد مناسک الحجة الا مشقة (۱) ولا یسافر بعد مناسک الحجة الا مشقة
 غصب عبد الفاجر الغصب نفسه و حد الفاسد الا حرفة فاقطع ولا حرجان حدیثی حلیۃ لان الغصب
 لا یسافر عند فکدہ حد فی بدو ولا یسافر عند فکدہ حد فی بدو ولا یسافر عند فکدہ حد فی بدو
 غصب (۱) و حد الفاسد الا حرفة فاقطع ولا حرجان حدیثی حلیۃ لان الغصب لا یسافر عند فکدہ حد فی بدو
 و لو استمر حد الفاسد الا حرفة فاقطع ولا حرجان حدیثی حلیۃ لان الغصب لا یسافر عند فکدہ حد فی بدو

(۱۰) خدمت کے غلام کو سفر میں لے جانا

نہیں کہ اس کو رہا کر دے۔ یہ تو غیبت و ممانعت اور قیاسی ہے
 کہ نکلے گا۔ یہ تو غیبت و ممانعت اور قیاسی ہے
 کہ نکلے گا۔ یہ تو غیبت و ممانعت اور قیاسی ہے
 کہ نکلے گا۔ یہ تو غیبت و ممانعت اور قیاسی ہے

(۱۱) مجبور غلام کو اجرت سے پرہیزنا

اہل غلام کو کہہ دے کہ اس کو رہا کر دے۔ یہ تو غیبت و ممانعت اور قیاسی ہے
 کہ نکلے گا۔ یہ تو غیبت و ممانعت اور قیاسی ہے
 کہ نکلے گا۔ یہ تو غیبت و ممانعت اور قیاسی ہے
 کہ نکلے گا۔ یہ تو غیبت و ممانعت اور قیاسی ہے

(۱۲) غاصب کا مجبور کی اجرت

غصب کر لینا

غاصب نے ایک عبد مجبور غصب کیا اور اس عبد مجبور نے
 اپنے کسے مجبور کی اجرت غاصب کو دی اس کی کسے لے لیا
 کیا اس وقت اس عبد مجبور نے اس عبد مجبور کی اجرت غاصب کو
 دیا تو اس عبد مجبور کی اجرت غاصب کو دیا تو اس عبد مجبور کی

تفریق نہیں ہوتا جس اسی طرح ایسی کمائی کا تو نہ ہوگا یہ اجر مال منقسم اور صاحبین کے نزدیک و بیابانگا اس لئے کہ وہاں موٹی کا بے اور صحیح ہے غلام کو کوئی ضروری لئے لینا کا صاحب سے پھر سوئی کا اس لئے لینا اگر وہ ضروری کے پیسے غائب کے پس موجود ہوں اور یہ بلا غلطی ہے اس واسطے کہ بعد فراغ عمل کے اعتبار کیا جاتا ہے ماذون ہونا اس کا یہاں کے مگر اور۔

(۱۳) غلام کی ماہوار اجرت

بیش تفاوت رکھنا

اگر ایک غلام کو نوکر رکھا دے تو اسے تنگ ایک مہینے چار روپیہ
 ملے اور ایک مہینے پانچ روپیہ پر تو صحیح ہے پہلے مہینے میں چار روپیہ
 دوسرے میں پانچ روپیہ ہوں گے۔

(١٣) وحكم الحال ان قال مستاجر عهد عرض هو لو اقبل في اول المدة وقال الموصوفى اخرها اقبل هذه المدة الطاحونة فان المالك اذلال ماء الطاحونة كان جاري على اول المدة وقال المستاجر لم يكن حاديا بحكم الحال (١٤) وصدق رب الثوب في امرتك ان تغضله فباء لو تصبغه احمر فلاجر وقال امرتني بما عملت لان الاذن مستفاد من رب الثوب والمراد ان يصدق باليمين وفي عملت لي محاذيا لاصطاح قال بل باجر لان المالك ينكر لثوب عمل الصانع وعذابي يوسف ان كان الصانع ممانلا له يجب الاجرة وعند محمد ان كان معروفا بهذه الصنعة فلاجر يجب الاجرة واثر حنيفة يقول الظاهر لا يصلح حجة لاستحقاق الاجرة.

مقبول ہوگا سرگرم سے مقبول ہوگا۔

(۱۵) مالک اور اجیر میں اختلاف

اگر مالک میں دوا جرحیں اختلاف ہو اعلیٰ میں خلا مالک
 کہتے ہیں کہ جس نے تجھے بتایا تو کیا اختیار نہ تھے کہ وہ تھا اور تو
 نے نہ کرنا یا بازو دوں گا اور اگر یہ کہے کہ جو تو نے کیا تو وہی ہی میں
 نے کیا تو قول مالک کا قسم سے متحمل ہو گا اسی طرح اگر مالک یہ
 کہتا ہے کہ تو نے کو کام مجھے مفت کر دیا ہے دوا جرح کہے کہ میں
 نے لے لیا ہے اسے کیا ہے تب بھی قول مالک کا قسم سے متحمل ہو گا۔
 فائدہ: اس واسطے کہ مالک مگر ہے دوا جرح کے تقویم عمل کا
 اور مالک ابو یوسف کے نزدیک اگر کار مگر اور مالک سے
 جرح سے ساتھ معاملے ہوا کرتے ہیں تو اجرت واجب ہوں
 روز جیسی دوا جرح کے نزدیک اگر وہ کار مگر میں بیٹے کے ساتھ
 مشہور ہو اسے یعنی کام کرنے میں دوا جرح سے اور اس کا

(۱۴) غلام کے بھاگنے یا بیمار ہونے کے

وقت میں اختلاف

اگر ایک کام میں دو جہازیں متاثر نے اختلاف کی اس طرح
 پر کہ متاثر پر یہ کہ ہے کہ یہ نظام ملازمت اور کاموں بھاگ گیا تھا یا
 سر پیش ہو گیا تھا اور مزید یہ کہتا ہے کہ نہیں بلکہ غرور میں بہت
 بھاگ گیا تھا سر پیش ہو گیا تھا تو حال کو حکم بنادیں گے
 قائم رہے یعنی وقت ملازمت کے دو رکھا جائے گا کہ فی
 انواع نظام بھاگ ہو یا بج رہے تو متاثر کا قول قسم سے معتبر ہوگا
 اور جو وقت ملازمت کے بھاگ ہو یا بج رہے تو قول میں جو کہ
 قسم سے معتبر ہوگا یہ مسئلہ نظر سے ہر جگہ کے پانی کے مسئلہ کی
 جب مالک یہ کہ کہ پانی جاری تھا نہ تھا اور میں اور متاثر
 اس کا انکار کرے تو حال کو حکم بنادیں گے لیکن جس کا قول

(۴) عذر کے سبب فسخ اجارہ

اور یہ ہے کہ عذر اس کو کہتے ہیں کہ اگر تم تاخیر اجارہ سے رو
باقی رہو تو یہاں تک اس کا عذر ہے کہ عذر لیا ہے اس سے اس کو
اجارہ نہیں ہوا تھا مگر اس کی یہ ہے کہ ایک شخص نے عذر کے
سبب سے اپنے ذات الیہ کے کو ایک شخص کو اپنے عذر کیا اور
فی الحال اپنے لئے کہ اجارہ ہو (لیکن اس صورت میں اگر
عذر اجارہ میں رہے تو اس وقت اس کو اجارہ لایا جاتا ہے اور یہ
مستاجر پر لازم ہے کہ عذر کو اپنی اصل)

(۵) ویسے کیلئے بار چڑھی مقرر کیا اور وجہ مرگی

و اگر یہی وجہ اس کے لئے بار چڑھی و مقرر کیا ہے

و اگر یہی مرگی لایا اس نے طبع کرنا کیونکہ اس صورت میں اگر
عذر باقی رہے تو مستاجر کو ضرر ہوتا ہے یہاں اس کے لئے کہ عذر
کے لئے کہ عذر اپنی اصل۔

(۶) اجارہ میں دی ہوئی چیز

قرض کے سبب بیچنے پر مجبور ہونا

یہ امر ہے کہ اگر اس طرح کا باقی ہو کہ یہ اس
شے کے بیچے جو اجارہ میں دی ہے وہ قرض و اس میں جو
مکمل (اگر یہ ہے کہ وہ قرض ہے لوگوں کو معلوم ہو کہ اس
"و اس کے لئے عذر ہے یا عذر کے افراد سے ثابت ہوا
ہو کہ عذر ہے)

بہ: و سفر مستاجر عند الخدمة مطلقا او فی انصر فان الاستیجار للخدمة مطلقا بقیدہ و الخدمۃ
فی المنصر و ان مالک المند لیسافر و انصر علی الاجارۃ فلمستاجر ان یفسخ فان اواد
المستاجر ان یخرج انصر فلما لکنه الفسخ اما ان رضى المالك بعرج انصر فلیس للمستاجر
حق الفسخ (۶) و الا لیس مستاجر و ان یفسخ فیہ (۱۰) و حیاط المستاجر عند الحیط مع الممرک
عند قبل تاربله حیاط بعمل براس مالہ فذهب راس مالہ و المالی لیس له مال و بعمل مالا حرة
و راس مالہ امر و مقرصر فلا یستحق انصر (۱۰) و ان المکرر المدة من سفره خلاف مدو المکرری
و الفرق بیہما ان العقد من طرف المکرری مانع لمصلحة السفر فربما یسقط ان لا یصلح
فی السفر لان المکرر لزامه لاحل المکرر و من طرف المکرری لیس كذلك فیدرہ بدر من هذا العقد
فسد الفلا عسارۃ و ترک حیاطه مستاجر عند الحیط لہ بعض فی التصرف و بدکھ ان بعد
الحیاط فی تاجتہ من اندکان و بعمل بالتصرف فی تاجتہ (۱۱) و سبب عجارہ (۱۲) و تفسیح
سوت احد للعقدین ان عقدہا یفسخ فان عقدہا لغيره فلا کالو کیل و الواسع و موالی و موفق.

(۷) شہر میں کام کیلئے نوکر رکھا اور سفر مقرر کیا

یا ایک عام خدمت کے لئے نوکر رکھا یا شہر سے اندر
کاموں کے لئے نوکر رکھا یا مستاجر کو سفر مقرر کیا
فائدہ ہے کہ اس کے مطلق خدمت کے لئے نوکر رکھا

یہ بھی مرگی ہے کہ خدمت ہوئی جو شہر میں ہوئی ہے تو اس
صورت میں اگر عام کے مالک نے مستاجر کو سفر سے روکا اور
اس کا عقد اجارہ و مقررہ ہو مستاجر کو کچھ نہیں ہے اور اگر
نہ مستاجر نے یہ عام کہ عذر لایا ہے اس وقت اس کے لئے کہ اس
کو مالک کو فسخ پہنچا ہے اور جو مالک عام کے لئے چاہے

نہ ہوئی تو اب مسئلہ یہ نکلتا ہے کہ اصل۔

(۸) تجارت کیلئے رکن کی دو چیز مفلس ہو گئی

یا کون تجارت سے ان کے کوئی چیز خارج مفلس ہو

یا وہ ایک رکن کے ایک حصہ ہو جائے۔ اور یہ

دو صورتیں ہیں۔

فائدہ یہ نکلتا ہے کہ جب کمرہ میں سے دو رکن

سے جو چٹا ہو کر کے ملائی گئی ہے اور وہ ملائی ہوئی

ہو جائے کہ یہ ایک حصہ ہے تو اس سے دو رکن ہیں اور وہ

تجارت کے دو رکن ہیں اور اگر وہ ملائی ہوئی ہے تو وہ ایک

حصہ ہے اور یہ ایک حصہ ہے اور اس سے

(۹) سواری کی مگر ستر کا ارادہ ختم ہو گیا

یا ایک حصہ ہو گیا ہے۔ اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے۔ اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے۔

فائدہ یہ نکلتا ہے کہ اگر کسی نے سواری کا ارادہ

ایک حصہ ہو گیا ہے تو وہ ایک حصہ ہے اور یہ

(۱۰) مسافر کی کے لئے غبارہ مقبرہ کی

اور مسافر کی کام چھوڑ دیا

یہ طریقہ نکلتا ہے کہ اگر مسافر کا ارادہ

ہو جائے کہ اس کی سواری کی چیزیں

سے نہ نکلتے ہیں۔ اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے اور یہ

(۱۱) ایک چیز اجارہ میں دے

مگر پھر بیچ دے

یہ طریقہ نکلتا ہے کہ اگر کسی نے ایک چیز

بیچ دی ہے تو وہ ایک حصہ ہے اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے اور یہ

(۱۲) اجارہ کی خود بخود ختم ہو جائے

اجارہ کی خود بخود ختم ہو جائے

یہ طریقہ نکلتا ہے کہ اگر کسی نے ایک چیز

بیچ دی ہے تو وہ ایک حصہ ہے اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے اور یہ

مسائل شریعہ

۱۔ اور اگر کسی نے اجارہ میں سے اجارہ نکلتا ہے تو وہ ایک حصہ ہے اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے اور یہ

تجارت کا ایک حصہ ہے اور یہ

وهذا العقد غير جائز قياسا لان احدهما يقبل العمل ويستاجر الآخر نصف ما يخرج من عمله وهو محظور وجائز استحسانا روحه ان لحصيص قبول العمل باحدكما لا يدل على عيه من الآخر فاذا شققت شركة الصانع وقبل احدهما العمل ويعمل الآخر فيحوز فكله الهما والحاجة مانسة بمثل هذا العقد يجوزناه (۳) كاستيجاز جعل يحمل عليه محملا يراكمس وحمل محملا معناتا هذا عندنا وعند الشافعي لا يجوز نقلهائذ ولو اراه الاحمال لاحود

ضامن شہو کا غرض خلاصہ: لہذا تحریر۔

باب.... مسائل متفرقة

(۱) اجارہ یا عاریت کی زمین میں ٹھونیاں

جلانے سے دوسرے کی کوئی چیز جلنا

اگر زمین اہرہ یا عاریت کی ٹھونیاں جائیں اور اس نے سب سے دوسرے کی زمین میں کوئی چیز جل گئی تو جلانے والے پر اس میں ہونا اگر جلاتے وقت زبردستی ہونا ہوا ہے اور جو ہر زبردستی سے تو تامل دینا ہوا۔

فائدہ: اسی طرح اگر کوئی شخص اس جا میں بیٹاں دے گا احتمالی رکھتا ہو کوئی چیز رکھے وہاں سے کوئی اور چیز مال یا ہتھکنٹ ہو جائے تو ضامن نہ ہو گا اور اگر وہاں رکھے یہاں رکھے کا احتمالی نہ ہو چکے دوسرے کی ملک میں یا رومیوں ضامن ہو گا تو اگر رومیوں آگ لگے تو مال اور اس سے کچھ نقصان ہوا تو اس سے گا اور اس صورت میں کہ ہو اس آگ کو اڑا کر اور اس سے لے چاہے اور اس سے نقصان ہو تو

(۲) کام لے کر دینے کیلئے دکان پر آدمی بٹھانا

اگر آدمی یا کر یا ایک شخص زانیہ کان پر بٹھا ہے جو دکاندار سے یا تھے یا کام کرنے سے لے کر آدمی سے حفاظت نصیب اجرت پر ہو چکا ہے۔

فائدہ: زانیہ کے کہناں کا پیش ایک ہر ایک غلبہ رکھتا۔

(۳) سوار اور کھائے بغیر اوٹ لینا

جیسے ایک کھات کر یہ سے ایک مقام تک پہنچانے کے لیے اس پر ایک نعل: کا چارہ سے گا اور دھن: ہر ہوں گے۔ فائدہ: تو یہاں اگر یہ اپنے نعل: میں ہے اور یہ ہوا اور سوار دیکھے نہیں گئے یہ نعل: چارہ جائز ہے پیچیدہ وان کے ہوا اور نعل: ہوا مول مراد ہوا چہ نعل: چاہے نہ جان کا نملہ معظمہ میں بھی دستور ہے نعل: چارہ اور ہوا چارہ یا جان نہ بچتا ہے کہ یہ نعل: چارہ ہوا ہے اور نعل: کے نزدیک یہ چارہ درست نہیں ہوا چارہ کے۔

(۴) ان استاجره لحمل فدراد فاکل مد زاد عوضه ومن قال لغاصب دارا فرغها والا فاحر نھا کذا ضیور کذا فالحق بمرح علیہ لمسی لایه اذاعی الاحرة والغاصب رصی بنا فاعقد یسما فعدا جارة الا اذا جحد الغاصب ملکہ وان اقام علیہ بیۃ من بعد فامه اذا جحد ملکہ لو یکدی واطیا بالا جارة مع ان المفصوب منه اقام المبیۃ بعد جحد الغاصب انه ملکہ ثم عطف علی قوله الا اذا جحد قوله او المرب بالملک له لکن قال لایرد هذا الاخر فانه ح لایکون راصبا بالا جارة (۵) وصحت الاحارة وفسحها العز راعی والمعاملة ای

۳۱) و علی سجاد بن اعحق و عمرہ البدن و فی مکاتیبہ اؤ حصے علیہا و غنی ولیدہا و مالہا
ای الطغر اؤ ارض الحایہ اؤ مثل المال اؤ فسفہ و تہ) فان کاتب علی فیمنہ ارضیں لغیرہ بعین
ناتقصی ہذا فی ظاہر الروایہ و عن ابی حنفہ انہا تصح حتی اذا مدکھا و سمسھا حق وان
عمرہ دالی الرقی و فیہ اختراؤ عن شواہد لغیر اؤ دانسرد فان المکاتیبہ عینہا جائزۃ لعدم
بعینہا اؤ عائدہ لیود سیدہ عبداعمر عین حتی نو سراط ان بردھا عبدہا معینا صح اؤ التسلیم
علی سمر اؤ حیریر فیستہ قولہ و المسیم عطف علی التسمیر المستدر فی قولہ فان کاتب
و العطف حاضر لوجود التسلیم و عن شہد و مع فی فیستہ ان اؤی ماسمے و فی ظاہر الروایہ
امد بست العن و السعایہ فی القسمۃ اؤ اؤی ماسمے و ہوا الخیر و الحزیر و عن ابی حنفہ
انہ امہ یعن باداء عینہما ان قال فیہمہا ذلت حر و لا فرق فی ظاہر الروایۃ و عبدہا ابی یوسف
ان اؤی اعین عین و ان اؤی العبدۃ عن ابیہا و عبدہا فی لایعنی الاولان القیمۃ ان المسیم ہی
عن القرا و الخیر و لایعنی القیمۃ مناسما و لا تنقص مما سیم و یریدت ثلثہ ہذہ مسالہ مستداۃ
لا تعلق لہا بمسالہ الخیر و الحزیر و معاھا ان القیمۃ فی الکتابۃ المستداۃ اذا کاتب من حصے
المسیمی فان کاتب ناقصۃ عن المسیمی لا یفصل عن المسیم و ان کاتب زائدۃ زیدت
عائدہ و وضع المسالہ فی المسیم ط فیما اذا کاتب عبدہ بانف علی ان یحلامہ اندا لکتابہ
فاسدۃ فیجب القیمۃ فان کاتب ناقصۃ عن الاول لا یفصل وان کاتب زائدہ زیدت علیہ

(۳) کتابت کے بعد غلام (۵) اجنبی کی چیز یا سود یا دریا شراب

و غیرہ پر مکاتیب بنانا

و لونڈی کی حیثیت

الرمون سے غلام کو مکاتیب یا اس کی قیمت پر یا ایک
مخمس اجنبی کی زمین حق پر یا سود یا دریا شراب سے کہ مرنے
اس کو ایک خاص قیمت ملے یا مرنے کے بعد مسلمان کے مکاتیب پر
اپنے غلام و شراب یا سود کے عوض میں تو ان سب صورتوں میں
کتابت کا صحیح ہے ہر کتاب اگر شراب یا سود یا دریا کے ساتھ
مردود ہو پھر اسے عین میں یا ذات کی قیمت سے نہ لے جائے
کی و قیمت کتابت کا سود میں کم نہ کی ہو اسے کی کسی سے
اور بزرگ و بھوڑا و اولیٰ جو دست کی۔

لو اگر بعد کتابت کے مرنے میں نہ آئے اور اگر بے حالت
تو اگر اس کے درمیان دے گا مرنے کی آراء میں ہونے کا حق
سے ملے کرے یا کوئی جائزہ اس میں یا اس کے لئے
و اس سے خارج۔
قاعدہ۔ یعنی کتابت کی صورت میں اگر بے غلام
جائزہ کسی کی صورت میں نہ ہو اور ہر سال مکرر ملے
ان کے قیمت اس کی کہ ان کی اصل۔

۱) اصحت علی حیوان ذکر جسے غصہ ان لم یدکر موعده وحنه وروی الوسط لم یقیمہ اما
بحیوان کل واحد یصل فی واحد الوسط ففلازم اما فی الوسط لان موسط یعرف بالقیمۃ فصار
امید فایق نقیضہ فی معنی الاذی (۱) ارجی کافر کتاب عبدانہ سحرہ فشر وصرح وای اسلم
لسیدہ قیمہا وغن بعض لحد لان غنہ فغنی بنفسہا لکن مع ذلک معب انقیمہ کعالم

(۲) جانور کے بدلے کتابت

ایک ہمارے یہ ہے کہ کتابت کرنا انسان کی
نفس کا حق ہے یا نہیں اور اگر وہیں کوئی چیز ہے جو
مکاتب کو دین کے لئے استعمال ہو سکتی ہے تو اس
چیز کا بدلہ کتابت دینا کوئی کتابت دینا ہے۔
مگر اس کتابت میں ان مقامات میں کوئی چیز
نہیں ہے جس کے بدلے کتابت دینا جائز ہو۔

فی مکتوبات

(۱) کافر کا کفر کو شراب پر مکتوب بنانا

اگر کوئی کفر کو شراب پر مکتوب بنائے تو اس کے
مکتوب کا بدلہ کوئی کتابت دینا جائز نہیں ہے۔
اگر اس کے بدلے کوئی کتابت دینا جائز ہو تو اس
کے بدلے کوئی کتابت دینا جائز ہو۔
تو اس کے بدلے کوئی کتابت دینا جائز ہو۔

باب تصرف المکاتب

۱) صرح ائمہ وشراء ووسعه وان شرط فسخہ فانه ان شرط ان لا یفسخ فسخ العسر
متحصلا لان شرط مخالف المقتضی العقد وهو مالکۃ البدل ولا یفسخ الکتابۃ بعد الشرط
ان المکتوب منه الیوم ذلک ہی العتاق بالشرط الی العتاق فاما ان شرط فسخہ ینکون
فی احد البدلین کما لو شرط خدمۃ سحرہ لفسخہا وکان شرط لا یغور کذلک لا یفسخها
عملا بالنسبہین والکاح احد وکنتۃ عتقہ لایسما یفیدان العتاق وعند رفوف الشافعی وحسبما
لا یجوز الکتابۃ وهو القیاس لانها تودی الی العتاق وهو لیس من افعاله وحده الاستعصان بہا
افادہ الفی وحقہ بتسامح لیس التولی ولہ ولایہ وای اذی بعد عتقہ وللسیدہ ان ذی فیلہ ای
کلمۃ کاتب الاول ولای الذی ان الذی الناسی بعد عتق الاول ونسیدہ ان ذی فیلہ :
لا یجوز الامانة ولا حد ولو هو من ولا تصلفہ لا یفسخ وکفنه وقیاسہ واعتاق عتاق
ولم یغایر لانه یوفی الکتابۃ ویع نفس عتقہ وکما حقه ان ذلک اعتاق وهذا اطلاق علی

باب... مکتوب کے تصرفات

(۱) اور تصرفات جو مکتوب کر سکتا ہے

مکتوب کو درست ہے اور اگر درست اور سزاوارت ہو

مکتوب کو درست ہے اور اگر درست اور سزاوارت ہو
مکتوب کو درست ہے اور اگر درست اور سزاوارت ہو
مکتوب کو درست ہے اور اگر درست اور سزاوارت ہو

(۱) کہ لہ ولد لہ بن اختہ معلولہ سے لڑو مکاتب علیہ الشراۃ ہی اول ولد لہ ولد عن امہ فادعہ
دحل فی کتابہ وکسبہ لہ ای کسب وبتہ المکاتب یکون للمکاتب لان اول ولد کسبہ وکسب
اول ولد کسب کسب ۶۰ وبن کتابت فی لہ وحق یوزن ذلک دحل الولد فی کتابہا وکسبہ لہا
ای روح امہ عن عددہ فکاتبہا اولدت ولد ذلک الولد فی کتابہ الاول کسبہ لہا لان
اول ولد ینبع اولہ فی الرق و یعتق و یوزن و یوزن ولدت حرہ و غلبہا من مکتاتب او عبد
مکتبہا مان فیستحلف فیردہا عبد ای تروح المکاتب مان مولد امہ امہ فطالب امہ حرہ
میردت مدہ استحلقت اولدہا عبد عبد ای مدعہ ای یوسف و عبد محمد و محمد حمید حم
الفسد لانہ ولد النضر و زید بن النضر ای یکرین عبد لکم مدعہ ای یکرین و یکرین ای
انحر حالقا القیاس باحسان الصحابۃ و هذا لیس فیہ معاذ لا حق العولی محبور
بالقصد یزید النضر فی الحال و یزید لا یسرہ للعبد علی ذلک فی الحال علی مدعہ ای مدعہ

حق اولد و مکتاتب شراۃ کے

(۵) مکاتب کی نوٹدی کا والد

اور مدعہ مکاتب کی نوٹدی کا اول مکاتب بن و اولد امہ
انے کتابت میں داخل ہوئے انکا اولد ان کی امہ بنی مکاتب
کی ہوگی۔

(۶) مکاتب غلام نوٹدی کے والد کی ممانی

اور اگر امہ بنی نے اولد لڑی اور اولد امہ و اولد
آپس میں خود مدعہ اولد شے مکاتب کیا بعد اس کے ان
ممان سے ایک لڑکی پیدا ہوئی لڑکیوں کی کتابت میں داخل
ہوگا۔ ان کی امہ بنی مان و ممانی۔
فادعہ ممان اولد لڑکی مدعہ مان کا بنی اور

(۷) مکاتب کی منکولہ نوٹدی کی اولاد

اور مکاتب بنے عبد ممان بن باذن ممان بن
ممان سے نکاح کیا اپنے تئیں آزاد بنی تھی اور بنی امہ
بنی بعد اس کے آپس کی منکولہ بنی اولاد ان کی امہ بنی
نے انکی منکولہ بنی کے
فادعہ اور مکاتب من و اولدت جس نے ملک اولد
اور اولد بنی اور اولد بنی اور اولد بنی اور اولد بنی اور
اولد بنی اور اولد بنی اور اولد بنی اور اولد بنی اور
اولد بنی اور اولد بنی اور اولد بنی اور اولد بنی اور
اولد بنی اور اولد بنی اور اولد بنی اور اولد بنی اور

(۸) و علی امتہ یملکہ بغیر دن العونی استحلقت او بشرہ فاسد فرغت احد عمرہا ہی
انحال کالماتون بالسخارۃ ای وحق المکاتب او المدون امہ عبد ممان العونی بنا علی امہ
ملکہ مان شہرہ ابو عبد ای امہ استحلقت الادۃ ای اضری امہ شہرہ فاسد او طبعہا امہ
بعب النضر فی الحال و لوزنکھیا فوطیہا احد غیر عقی ای مکح المکاتب او الماتون امہ
غیر امن اشولہ لہ طبعہ نہ استحلقت بعب النضر بعد تلغز و تقوی و لا لول الشراۃ لمدعہ

المعدوم له بدخول الميراث لا بد ان يعثر فيكون من ذوات النجاسة فيكون ماتا في حق المولى
والخارج ليس من باب المكس فلا يسلطه المكاتب والمقاتل ان يشتر ان يعثر بقتل بالذم
الامتناع والآخر بالقتل ليس ذم بالذم والموطن ليس من النجاسة في حق المولى فيكون ماتا في
حق المولى (۹) وصح تسميته ميراثا وعثر نفسه وكان حذروا مضمير عليها وسعى في تسميته
فيمه او مضمير الميراث ان موت سببه فقير ان له النجاسة انما يصح نفسه وكان حذروا او مضمير
المكاتب فان مضمير عليها فمات المولى ولا يلزم له ما ادعوا بالنجاسة ان يسير في حق الميراث او
لمس بدل المكاتب وعندها يسمى في الاصل ميعاد ان الاختلاف منحو عنه ان حيلة على الميراث
عند ان ادعى للتدبير تسميته النسبة في الحال وان ادعى للمكاتب تسميته البدل عوضا عن موجب
فيمه التدبير وقد تلفظت جهات الشريعة بدين معجل بالتدبير وموكل بالمكاتب فيمنع سببها
اعلدها لانه لم يكن مدعيا صاحب دعوى المولى معنق الميراث وقد سقط عنه ثلث المال وبقي
الثلثي ذلك ما لم يكن من تسميته ابا ان لو قلنا التسمية بمعنى هذه الواقعة في التدبير من الاصل والاكثر

(۸) میراثی وراثتی سے اپنی بھوکریا بدو

(۹) ممد

اذان مولى متکونه او وراثتی سے دلی

ان میں سے اپنے کتاب کو دیکھ کر کہتے ہیں ان
اعتبار سے اپنے اپنے میں عذر کر دیتے ہیں ان میں سے
سے ہر روز عذر کرتے ہیں ان میں سے ہر روز عذر کرتے ہیں
ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے

ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے

(۱۰) وابستہ مکاتبه و مضت عليها او عورت و کانت او ولد له ای لذات المکاتبه فادعی
المولى الولد حصرا له ولد له فحصر من ان بعضه عمره المکاتبه و یؤتی البدل تنعفی فی موت
المولى و بین ان تعثر بنفسها فتنعفی بعد موت المولى قال مضت علی المکاتبه فلها ان تاتیها غیر
من سببها (۱۱) و مکاتبه ام ولد تغصب بمولده مجازا و مدونه ان صاحب مکاتبه مدبره و تسیر
فی تلمیذ قسمة او کل البدل فی موت سببه معسر هذه الغدای حصة و عند امی یوسف نسعى
فی الاصل ميعاد و عند سببه فی الاصل من تسميته النسبة او تسميته البدل ابا الميراث و عند

فخرج البحرى وعلله ثمة مرأه العفقه و فحشاء و حصة الله تعالى بقول كندل له كان مقابلة
 بكن فطابت بسلو له ذلت ليدل ومن البحر ان يجب لدل في مقابلة ثلث وهما يعرفان
 لدل وقع في مقابلة خليل ابن الظاهر بن الابن لايفرو البن في مقابلة مستحق حرمه
 ١١١٠ و صلحه مع مكائه غير شيب حال من يدل مؤخرى الى صلحه و المباين ان لا يصح
 و انه غيبص عن الاصل بالمثل و هو انه لا يستحسن ان لا اهل في حق المكاتب قال من و قد لا بد
 لا يقدر على اداء الاية و يدل الكفاية ليس بدال من وجه خبر لا يصح الكفاية به و عندنا لا

(۱۰) مزید ۷۰ لوگوں کی جھڑپ کا رونا

اور وہ اپنی کچھپ و سرسٹ اور موٹی کے نیں کا ہوا پیڑ
 دو دو ہزار اوروں کے لیے مٹی اپنی اس وسیع رقبہ کو
 اپنے ہتھ کاٹت چکا تھی۔ رہے اور کھانے اور کھانے کے مصلحت
 سے جو اس نے اپنے نیں کاٹ کر اپنے ہتھ کوٹ مٹی کے
 لیے وہ تو اپنے اپنے کھانے اور کھانے کے لیے
 ہتھ کے مصلحت کے لیے ہتھ کے لیے ہتھ کے لیے

(ام ویدا اور بندیر جو مکاتیب بنائے گئے
انسانی کے مصلحت اور معاشی ترقی کے لیے تھے۔)

[illegible]

عند امی حبیبة ویسے ان اسبیلاد المکاتبۃ المشترکۃ منجز عند امی حبیبة لفقصر علی
نسیہ لان المکاتبۃ لا یشتل من ملک الی ملک کما مر فی السند واسبیلاد القنبۃ لا یجزی
فاما السولۃ احمد الشریک فی القنبۃ المشترکۃ صارت کلها ام ولد له وبضمن نصف فیئتها
للشریک اذا عرفت هذا فاسبیلاد الثاني قبل المعجز وقع فی ملکہ طاهر ایشث نسب ولده
لکن اذا عرفت صارت کان المکاتبۃ لم تکن فطهرانه فی الحقیقۃ وعلی ام الولد المبرر فاسبیلاد
الاول وقع غیر منجزی وکلہ ام ولد له وبضمن نصف فیئتها لشریکہ ولا تکن ام ولد
للشریک لکن ولد الشریک ولد مفروز حیث وعلی معتمد علی الملک فیکون حرا
بالقیمۃ وبضمن نماد عقربا واما عندہما فاسبیلاد المکاتبۃ لا یحصر فیئہ المعجز صارت ام
ولد للاول وفضل نصیب الثاني الیہ یصح الکتابۃ فان المکاتبۃ تفسح بالاسبیلاد فیما لا یصور
ہ المکاتبۃ فیکون وعلی الثاني فی غیر ملکہ فیجب علیہ تمام الفضل لا الحد لثبوتہ ولا یكون
ولد حرا بالقیمۃ وبضمن الاول للشریک نصف فیئتها مکتوبۃ عند امی بوسف والاقل من
نصف فیئتها من نصف ما بقی علیہا من بدل الکتابۃ عند محمد واد انصحت الکتابۃ علی
حصۃ الشریک عندہما قبل المعجز وکتابۃ مکتوبۃ للاول بنصف البدل عند الشیخ امی المنصور
وبکل البدل عندہما عند المعجز وعلی دفع العقر امیہا صح ای قبل المعجز لاحتصاصہا بامی فیئہا
واما امیہا فان لم یطأها الثاني وادیرہا لمعجرت بطل نذیرہ وعلی ام ولد للاول والولد له وضمن
لشریکہ نصف عقربا ونصف فیئتها لانه بن المعجز لہ ملک نصیب الشریک وقت الاستیلاد
فالدیرہ وقع فی غیر ملکہ بحال ان نسب لانه معتمد العقر ولان حررها ای المکاتبۃ المشترکۃ
احدہما علیہا لمعجرت ضمن نصف فیئتها لشریکہ ورجع بہ علیہ هذا عند امی حبیبة وعندہما
لا یرجع وعند منسبہ علیہ ان الساکن ان ضمن المعجز یرجع بہ علیہا عند امی حبیبة لا عندہما

باب ... غلام مشترک کا مکاتب کرنا

(۱) مشترک غلام کا ایک حصہ کے بدل

کتابت کی تکمیل سے عاجز آنا

مشترک غلام میں حصے کے عوض جائزہ اور غلام ایک
نذر سیر فرمایا جس میں سے ایک سے نذر زید کے مراد
اجازت دی کہ جس سے مجھے کوہ اور روپے کے عوض
کاپے کرانے بدل کتابت و ممول کر لیں اور غلام نے مکاتب

کیا وہ بدل کتابت ممول کرے چر وہ غلام اسے نذر زید
کیا نہ کرے اور اگر اسے نذر زید کا

(۲) دو بچوں والی مشترک لونڈی

کا بدل کتابت سے عاجز آنا

ایک لونڈی کا تہ زید و محمد میں مشترک تھی اس کا
ایک وہ بچا تہ زید نے دیا تھا کہ یہ بچہ میرا ہے بعد اس
کے دوسرا بچہ اس کا تہ محمد نے دیا تھا کہ یہ بچہ میرا ہے اب

دو مہینے کا علاج ہو کر اس کے دل کی حالت سے قوی ہو گئی اور وہ بھی
سہ ماہ کی اور پھر مہینہ کو ایک قوت لاطوی کی اور اس کا
مقدار بڑھ گیا اور یہ وہی عذرا مرقہ صمدی کا اور وہی عذرا
حق اور قیامت کے دن اس کا ہوا قابل جزا کے اور وہی حق اس
لہو کی خبر کے اس کے کھانچے ہو گا تو اس کے لئے اس لاطوی سے
آج کل کی خبر کے لئے یہ خبر ہے کہ وہ وہی حق ہے اور وہی حق ہے

تو یہ سحر کا جادو تھا۔ وہ سحر کی اس قدر ندرت کی ہوئی اور وہ
 بھی زیادہ ہو گا کہ جس نے یہ سحر صرف مہر اور سحر کی قیمت لکھ کر ہی
 مہر دیا کہ اسے وہ اور کچھ پڑھ لکھی۔ سحر کی قیمت تو اس
 کچھ دیا کہ اس نے اس کے اس کتاب کے اس جادو
 کی یہی قیمت ہے تو اس کے اس جادو کے اس جادو کے اس جادو
 قیمت کے اس جادو کے اس جادو کے اس جادو کے اس جادو

(١٦) عبدلله حين دبره احدثها ثم حرره الاحقر عليه / عكسا اي حرره احدثها ثم حرره
الاحقر عطف المذمر او استعنى فيها ان يفي المتعاقبين او يحسن غريبتك في الاولى فقط.
اعلم ان في المسألة الاولى اذا دبره الاول فلداني الاعتناق او الصمن والاسماء
عندنا حسنة فذا عطف لاني لم يبق له ولاية الصمن والاسماء ثم ما لا يخفى بعد
نصب المذمر منه ان يعنى او يستعنى او يحسن فيستعذر وقد عرفنا ما عطف العقر
من كتابه الاعتناق ان قطعة المذمر نفا قيمة الفن واذا عليمه لامتلكه لانه لا يتفق من
ملكه الى ملك والا ففى المسألة الثانية اذا عطف الاول فللاحقر الجارات التلب عبده
فذا دبره لم يبق له ولاية التضمين بل يبق له ولاية الاعاق او الاستعفاء فولاية الاعتناق
والاسماء تامة فى المتعاقبين ولتضمين يختص بالاولى عدها اذا دبره احدهما
وعتاق الاحقر باقى لان المذمر للاحقر عدها فيسبك حسب ما يجب في المذمر
والتضمين نصف فيه فانوسا كان في معبر لانه يضمن بسببك فلا يكتفى بالبيع
والعسارون اغتفوا عدها فغير الاحقر باقى لانه لا اعتناق لاحقر في عدها يضمن نصف قيمته
ان كان مضمون المذمر عبيدا ان كان مضمون ان شيا صلب الاعتناق فحتفى بالبيع والمذمر

(۳) غلام کو ایک نئے آزاد

اور اس سے کہیں زیادہ

ایک خاص شخصیتوں میں متعلقہ قوانین کے انحصار پر

(۱) جو غرضی پسندیدہ ہے، آزاد خیانت پر دوسرے نے ان کو ہرجا کیا
تو یہ کہ نہ خود خدایاں بھی اس کی آواز کو راجح و مانع سے کہتے
نہیں تھے۔ وہ اپنے ساتھیوں کی اسی اور کئی صورت میں صرف یہ
بھی امتیاز ہے کہ اپنے شریک سے عقائد کے ایک (۲)
مترکہ کو جس طرح بھول سکتے ہوئے اس کی طرف کہا)

(٣) وكذا لو ولدت وتُدعى أحدهما لإمام من ذلكم وإن كان الآخر أكثر منه أي ولدت الأمه المتبعة وتُدعى مومنين بين الاعتناق ورؤاؤه أحدهما أقل من نصفه حول الاستتار وإلا وتُدعى أيضاً من أحد التوأمين كان الموجد أو إخت الاعتناق فكذلك الآخر والتوأمين وتُدعى من ينظر أحدهما ولدت أحدهما أقل من نصفه حول فإن ولدت لأكثر منه فولد، التوأمين لبيدهما كان إخت الزمان جبر وإلا أنه إلى قوم أي وإن ولدت الأمه المتبعة ولداً وبين الاعتناق ورؤاؤه أكثر من نصفه حول فولد التوأمين لبيدهما جميعاً إن التوأمين مات فولد، ذليله الإمام وإن اعتق الأب في أوت التوأمين صار التوأمين جميعاً إن مات بعد موت الأب فولد، التوأمين يكون لصنعت الأب وإنما قلنا قبل موت التوأمين إن إخت بعد موت الأب لا يستقل وإلا الأمن إلى مومنين الأب لأن مولى الإمام استحق ولأه، التوأمين زمان موته وبعد نقر ذلك لا ينقل عنه وإنما قلنا بعد موت الأب لأن الأب إذا اعتنى والتوأمين قبل موت الأب معمراته لأب فلا يكون ولأه، والمومنين لأب

(۳) اونڈی کے جڑواں بچوں کا ولہ

جیسی غمر سے اگرا رہے تھے جتنی تو میں مر پہلے ہی رات
وقت آزادی سے پھر میں نے کہہ لیوں : وہ اللہ اگرا رہا
لوٹا ہی چڑھ میں سے زیادہ میں جتنی تو وہ اپنے کی لڑائی کے
املی و نے لیکن اگرا رہا وہ مصطفیٰ پناہ آواز و راز سے تو
۱۰۰۰۰۰ نے کیے کی وہ تو ہمیں کھرب فحشی سے نکالے۔

فائدہ یہ بھی اب اگر وہی جہاد پ کے مریض نے
تو وہ اس کی کوئی اب کہ طے کی اس واسطے کہ وہ اس
اب کے ہے اس سبب اس طرف ہونے تو ہی طرف وہ
اس کوئی قرار عفت عیہ و مسو جو اسلام نے وہ اس
ہذا ہے مکن اجابت سب کے مکن کی جاتی ہے اور
یہ کی جاتی ہے وہ اس کی مکن کی اور مکن کی مکن
و اس کے اور مکن ہے

١٠- أخبرني له عن أبي الموالات أن كنا بمكة مع عقبة العرب فولدت ولدا فولاد وولد له مولا فاما هذا عندي من حبيبة ومحمد وأما عند أبي يوسف فولاد له وليد أب مولا له رجل أب الآب وهما رجل مولا له عقافة وإن كان من حساب الأم والنساء وضع المسئلة في العجمي لأن ولاء الموالات لا يكون في العرب لأن نهم شعونا وإفانل فلان الموالات لأخبر عن الوارث النسب وإن كان من ذوي الآب حلم وأما العجم فقد صنعوا النسابة فنهضوا فيهم هو أبي الموالات وإن العجمي عقبة قدم النسب عليه وهو على ذو الرجل إلى المعنى مضحي بأحد ما يقضي عن صاحب الفرس وكن الجان له عند علمه والنسب أما عقبة بنفسه أى ذكر الافرس له ولا تدخل في نسبه أبى أعجب لكن أما عقبة بنفسه أى ذكر الافرس له ولا تدخل في نسبه إلى المعنى انتهى وأما بقدر وهى أبى يعصبا ذكر الافرس مع عقبة كأن تحت الافرس مولا تصير عقبة مع الافرس وكنهم بنفسه على المعنى الافرس بنفسه غير ذو الرجل أبى من الافرس له ولا تدخل في نسبه إلى المعنى انتهى

(۴) عجمی کے مولیٰ اموات کی متعلقہ

عرب کی آزادی کے بعد ولادہ کے بعد ولادہ

یہ کہانی ہے کہ مولیٰ اموات کے ان موت کے نکاح یا
ان کے عرب نے آزاد کرنا اس کا بیچ پیدا کرنا اور ان
نے اپنے میں سے ان کے کوئی اور ملک کو دینے کے
ایک باب ہے کہ موت کے۔

(۵) وارثوں میں مولیٰ متاثرہ کی حیثیت

مولیٰ متاثرہ وہ ہے جس کی وصیت بھی ایسی ہے
پہلے کہ وہ جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا
قانون میں جس طرح ہے اس سے پہلے کہ
اور ان کو اس کے بیٹے یا بیٹی کے لئے
دانش یا دینا جس کی وصیت، آزاد یا علم کے اس شخص کو
میں سے کہ وہ اس کے لئے اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے لئے

مولیٰ متاثرہ وہ ہے جس کی وصیت بھی ایسی ہے
پہلے کہ وہ جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا
قانون میں جس طرح ہے اس سے پہلے کہ
اور ان کو اس کے بیٹے یا بیٹی کے لئے
دانش یا دینا جس کی وصیت، آزاد یا علم کے اس شخص کو
میں سے کہ وہ اس کے لئے اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے لئے

والدین ماتت عبدك ولا وارث له من النسب فإرثه لأقرب عصبة سببه أي ابن عات السببه
له المعنى ولا وارث له من النسب فإرثه لأقرب عصبة سببه علي الترتيب الذي يعرف في علم الفرائض
بعد ولاد النساء إلا ما عطف به العطف عن العطف كما في الحديث (عصبة هذه ليس لك) أي
من الأولاد إلا ما عطف به العطف عن العطف أو كذا في كتاب من كتاب (عصبة هذه ليس لك) أي
جوز لا معتق أو معني معتق أو ليس للنساء من الأولاد إلا ما عطف به العطف أو كذا في كتاب من كتاب
العطف والاولاد المستحقون له بعد العطف كما في كتاب من كتاب (عصبة هذه ليس لك) أي

(۶) مولیٰ کی موت کے بعد ولادہ کے حقدار

مولیٰ متاثرہ وہ ہے جس کی وصیت بھی ایسی ہے
پہلے کہ وہ جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا
قانون میں جس طرح ہے اس سے پہلے کہ
اور ان کو اس کے بیٹے یا بیٹی کے لئے
دانش یا دینا جس کی وصیت، آزاد یا علم کے اس شخص کو
میں سے کہ وہ اس کے لئے اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے لئے

(۷) مولیٰ متاثرہ کے لئے ولادہ کا حکم

مولیٰ متاثرہ وہ ہے جس کی وصیت بھی ایسی ہے
پہلے کہ وہ جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا
قانون میں جس طرح ہے اس سے پہلے کہ
اور ان کو اس کے بیٹے یا بیٹی کے لئے
دانش یا دینا جس کی وصیت، آزاد یا علم کے اس شخص کو
میں سے کہ وہ اس کے لئے اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے لئے

مولیٰ متاثرہ وہ ہے جس کی وصیت بھی ایسی ہے
پہلے کہ وہ جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا
قانون میں جس طرح ہے اس سے پہلے کہ
اور ان کو اس کے بیٹے یا بیٹی کے لئے
دانش یا دینا جس کی وصیت، آزاد یا علم کے اس شخص کو
میں سے کہ وہ اس کے لئے اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کے لئے

عاد واعدوا انصرفی بین هذا و بین شرب الخمر ان شرب الخمر يجعل عنه الضرورة والكف لا يحل اذ اضر عصى اظهار مع قديم دليل الحرمة لان حقه بقوت الكلبه وحق الله تعالى لا يصح بالكلية لان التصديق باق ۱۳: ورحمن له التلاف قال المسلم مهما ادى بالقتل والقطع وحسن المكونه بكنس الراى اذ فى الافعال بصر الفاعل انه للجمال

(۹) عیسٰی ضرب یاہیڑی کے خوف سے شراب وغیرہ کا تناول درست نہیں

اگر کوئی شخص اگر ایک عیسائی ہو کر کھائے یا شراب یا خون پینا یا پاسبور کے گوشت کھائے یا عیسائی یا ہندی کی قربان سے تو ان چیزوں کا تناول درست نہیں۔
فائدہ۔ اس مسئلے پر آراء مختلف ہیں تو اس میں نہ درست نہیں اور یہ چیزیں مستحکم ہیں درست سے وقت اضطرار طبعی اور نفسی کے لئے بالکل جائز۔

(۱۰) قتل یا قطع عضو کی خوف سے

شراب وغیرہ کا تناول

اگر خوف یا قتل یا قطع کسی عضو کے تر است ہے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ یہ اگر لوگوں میں سے ہیں ضرورت و قوت سے اور ان چیزوں کی حرمت سے جس آیت حالت اضطرار مشتمل ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسے احرام علیکم العبدہ والدمہ ولحمہ الحنزیر وما اھل بہ الخیر اللہ فیمن اضطر عیر باغ ولا عدواناً تم علیہ حریر حوائج اس کے کسی کی ذمہ داریاں تو چھوڑ دے اور اگر وہ اور اگر گشت سرگاہ ہو تو کچھ بھادھا جائے اور اس کے واسطے غیر خدا کے جس کوئی یا جس جوت حد سے نکل جائے والا اور نہ تنہا نہ کرنے والا سو نہیں ہے مگر وہ پر اس کے۔

(۱۱) قتل کی قہرید کے باوجود شراب نہ پینا

سو اگر اس نے عہد کیا ہو تو پینا اور ان چیزوں کو نہ کھانا تو گنہگار ہے حالت غفلت ہو کہ جس۔
فائدہ۔ اگر ان چیزوں کو نہ کھائے یا نہ پئے گا تو مرے گا اور اگر کھانے کے بعد دلانے سے لئے یا مسئلہ منوم نہ ہونے کی وجہ سے نہ کھایا تو تہمید نہ ہو اور بخیر۔

(۱۲) وہ آدمی جو کفر پر مجبور کیا گیا

اگر قتل یا قطع عضو کی خوف سے کراؤ اور کفر پر استغاثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے براہ کئے یا تو اس وقت رخصت ہے کہ اپنی زبان سے کہو یا معجزات سے پتا چلا کہ اور بعض مضبوط رکھو۔

فائدہ۔ اور اگر اس نے شراب یا قہرید سے خوف ہوئی تو کفر غرض کہ تہمید نہ ہو اور اس کے لئے جس قوت ہے اللہ تعالیٰ کا الامن اکوہ و قلبہ مضطرب لا یمان یعنی خدائے تعالیٰ کو کراؤ کیا جاوے اور اس کا مطمئن ہے ساتھ ایمان کے بھی ہو ورنہ کسی کی حالت میں مشدک میں محمد ان عمار میں یا سرت کر مشرکین سے ان کے باپ عمار میں یا سرگوبخرا تو نہ چھوڑا ان کو یہاں تک کہ برائے کلمہ یا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تعریف نہ کرے ان سے تو اسے کتب و کتب کے عمار حضرت یا اس سے دگر کیا انہوں نے یہ واقعہ جب پوچھا حضرت نے کہ کہ اس طرف پایا تو نے اپنے دل کو کہی نماز نے کہ میرے دل میں ایمان

۱) کمال۔ مال تو حجر میں صرف تھوڑی باندھ کر بیٹھا ہے
تو نہ تو نعلیٰ ہوا نعل بد و نعل میں بیٹھا چھوڑ دینا ہے کسی کمال
تک کہ تو ظاہر و باطن ایک ہی جگہ پر کھڑی ہو گئی ہو۔

(۲) حجر کے اسباب

حجر کے اسباب میں ہیں ایک مصلحت اور دوسری
تجربہ ہے کہ نعلیٰ نعلیت ہو کر نعلیٰ اور نعلیٰ ہو کر نعلیٰ ہے۔

(۳) بھی اور مجنون وغیرہ کا

طلاق و اعتاق اور اقرار

۱) طلاق نہیں ہے طلاق میں ہر مصلحت و مطلب اضمحل
و مصلحت مضمحل ہوئے جس کی تسلی جاتی رہی ہوا اس میں نہ
ہو اس سے اعتاق و اقرار ہی طلاق نہ ہوگی نہ بھی ہو کر
مضمحل ہوئے جس کے حکم سے طلاق ہوگی نہ بھی ہو کر
بجور اعتقاد کے ہوا ہے اور کسی بطور بھی نہیں ہے اور اس کو معتقد
نہی کہتے ہیں اس کا عمر نہ گئے ہے کہ کوئی نہ اصل اور اعتاق
نہ اس کا عمر نہ گئے ہے کہ کوئی نہ اصل اور اعتاق
کا یہی ذات یہ خاص ہے کہ اس کے حق میں تو اقرار ہو کر نہ
نہی نہ طلاق کا اقرار یا اپنے اقرار تو اس کا مطلب ہے کہ اس
کے اس سے کیا ہو گئے کہ اس کو معتقد و اعتاق کا اقرار کیا تو معتقد
اور اعتاق اس کے اقرار کا مطلب ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ اس

(۴) عبد اضمعی اور مجنون کا کیا ہوا اعتقد

جو نہیں ان کی بات میں ہے۔

۱) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔

۲) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔
۳) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔
۴) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔
۵) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔

۱) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔
۲) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔
۳) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔
۴) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔
۵) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔

(۶) آزاد و مکتوف پر حجر

۱) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔
۲) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔
۳) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔
۴) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔
۵) فائدہ۔ جتنی عباد اور مجنون اور مجنون۔

والضمیم من یطعمہ ویحفظ من الحرس عتد عتدہ ولا یزوج ولا یروح رقبہ وحدا ابی
یوسف یزوج الامۃ لانہ تحصیل المال لہذا اے قیس من الشجرۃ ولا یکنابہ ولا بعض اصلا
ولا یفرح ولا ینت ولا یفرح وقال الامام المصنف ان یشدق لیسے بسم کافر غیظ متلا من
یت زوجہا ہلہ المسانۃ لیس من ہذا الباب لکبد ذکرہ للامانۃ فان المداوی مایزہ عنادہ

(۴) دالہ وصراحت سے اذن کا ثبوت

امام جعفر سے اذن والہات مال سے توجہ نام کہ
دینی انہ خیرہ وقرابت کرتے دیکھتے اور پچھتے رہے تو وہ
مذہب سے توجہ نہ کیا اور ان میں غلبہ زکوٰۃ ثنائی کا
تجارت ہوا ان میں اب دیکھ کر کے سے اور صراحت سے

(۵) مطلق اذن کا تمام اقسام

تجارت کو شامل ہونا

تجارت مطلق دینی ای تمام اقسام تجارت کو شامل ہونا تو
خرید و فروخت کر کے اور پچھتے نہیں فاش سے ہوئے کر
تجارت کے اور ایک نہیں فاش سے دست کش اور خرید و
فروخت میں نہیں کر کے اور نہیں رہے اور میں نے اور
میں کہتے اور اب و اسراقت اور عزالت کیوں اور
پسے کے لئے خرید سے اور تجارت میں کر کے نہ کر کے

مداوی اور دل بطریق اشارت دینے اور اور سے
کیوں نہ ہو چھ راہیں ہیں اور سے کیوں اور
فانیات سے کہ جس میں کرایہ کیوں نہ شامل کیوں نہ ہو اور
اقرار کر کے ہانت اور نصب اور یزکا اور یہ سب فیصل
حد کا اور سیاق سے اس کی جوان کہ کھارے اور میں نے
دینے سے صحت کیوں میں موافق اور تجارت کے اور پچھتے
نہ رہے اور اب صحت ہانت کی نہ ولام مال نہ رہے اور
امام ابو جعفر کے کہ ایک اپنی لفظ کا فاج کر کے اس لئے
ان میں شامل نہیں اور صحت میں کیوں نہ ہو
دوسری تجارت نہیں اور نہ فاج کر کے اور نہ اور سے اور نہ
قرض سے اور نہ یہ کر کے اور نہ اور سے اور نہ
عورت سے اور نہ کر کے اپنے خود کے کہ میں سے ایک شے
قلیل بھرا کی راہ میں دینے سے یہ مسئلہ اگرچہ اس باب سے
نہیں ہے جس میں کہ ہنر سے ذکر کیا اس لئے کہ ہر شے
اس کہ عمدتہ کیلئے اور میں سے عادی کرائی (اصل)

۱) وکل ذلین وحید متحارفا و ما ہو فی مداء کالیع والنساء و اجارۃ الاستجارۃ و عوم و ویدعہ
وغیرہ واعادہ حیدلہا وغیرہ وحب برطی جسرۃ بعد الاستحقاق یعلق برقبہ یا عید
ویفسد تمہ بالخصر ویکسہ حصل قبل الذین او عہدہ ویما التہب ای سارحب نہ فضل
الہیۃ جدا عدلہا وقال زکوٰۃ الشافعی لا یباع جو فی الذین لکن یباع کسہ لان غیر من المولی
تخصیل ص نہ یکنی لا یفوت ماعد کان وشار الذین ظہر فی حق المولی یسقط برقبہ دھما
للظہر عن الشاہس لا یأخذ سبہ بعد قبل الذین وحب نہ ہنی بعد عطفہ ای الاخصیہ ذید
من سبہ رقبہ الذین یبعث ویر کسہ فان سبہ من الذین طوبی نہ اذا اعتق ابنہ ولفظہ
اجدعلہ حیلہ مع وجود ذین و ما زاد للعمراء و ویتحجر ان فی ہذا عندا وعد الشافعی

والتحجر لہ الامانی لا یامنی الاذن فانه یصح انہی لا یبن ولما ان دلالة التحجر قاسمة لان
السری لا یصرح بانسقاط حقه حال سبده ما اذا تہ صریحاً فلیق ینوب الدلالة او مات سبده
وحی مطناً او نحو مدان الحریب مرید و تحجر علیہ بشرط ان تعلم ہو واكثر اهل سوفہ
ذفعا لعمود علی الناس والائمة ان استولتھا ای تحجر الامن ان استولتھا عندا وعند زھر
لا تتحجر لانه یعجز اذن المستولدة فلما فیہ دلالة التحجر او لظہر انہ لا یصرح ان ینحرج
و یعامل مع الناس نکر اذا اذنیہا فالصریح ینوب دلالة التحجر لان تدبرھا وحسن قیمتها
لنصریم ای فی صورة الاستیلاء والتدبیر ان کان علی المستولدة و علی المدبرة دین
محیط غرم السبب لیسھا ولا یعزم ما زاد علی انفسہ لانه لم یجسب الا لائمة تعلیہ فیسھا

(۶) غلام مازون کے قریبی اور دوری

ہر دو میں غلام مازون ہے جب دو سے عبارت کے سبب
ہے ایک اور اور وقت ہو یا اجلا اور امتیاز کے سبب سے
و جہاں کے قسم میں ہے جیسے ۳۰ سال غصب اور ۱۰ وقت کا جس
کا مازون نے لکھا ہے اور اگر وہ اس کا سبب ہو تو اس سے لڑائی
فریدی نہ ہوتی ہے اختلاف سے قطع ہو گا اس غلام کی ذات
سے جو وہ اس کا وہ اس میں اور اس کی شہن شہن ہوگی
تو یہ وہی ہوگا اور یہ وہی ہوگا اور اس کی لڑائی سے قطع ہوگی
لے ہو گا اور اس سے ہر اس سے جو چیز اس کی ہوگی اس کی لڑائی
اس نے یہ قریبی اور دوری

نہ ہے یہ غلام مذکور ہے اور زفر اور غلامی کے
نہ ایک اور غلام میں سے ہو چکا ہے گا کہ اس کی کمالی چلی
ہو کے کسی اس واسطے کہ کوئی اس کی لڑائی سے اتصال اس
نہ کا ہے جو اس کی لڑائی سے نہ ہو اس کی لڑائی اس کا عمل
تو اس کے جو کہ ہے کہ اس کی لڑائی سے نہ ہو اس کے قتل میں تو
متعلق اس کے قتل سے نہ ہو اس کو نہ ہو اس کے قتل میں تو

نہ لڑائی اور اس کی لڑائی سے نہ ہو اس کے قتل میں تو
کے میں سے اس سے لے کر قریبی اور دوری

کہ کسب اور غلامی غلامی سے لڑائی سے نہ ہو اس کے قتل میں تو
سے نہ ہو اس کے قتل میں تو

فانہ وہ اور اس کی لڑائی سے نہ ہو اس کے قتل میں تو

(۷) مولیٰ کا مازون سے مقررہ رقم لینا

سوئے کو مازون سے مقررہ رقم لینا جو قریبی اور دوری
کے میں سے ہے کہ اگر وہ قریبی اور دوری سے لڑائی سے نہ ہو اس کے قتل میں تو
ہے کہ اگر وہ قریبی اور دوری سے لڑائی سے نہ ہو اس کے قتل میں تو
نہیں اس واسطے کہ نہ ہو اس کے قتل میں تو
ہے تو اس کی لڑائی سے نہ ہو اس کے قتل میں تو
اور اس کی لڑائی سے نہ ہو اس کے قتل میں تو
نہیں سے نہ ہو اس کے قتل میں تو

(۸) غلام مازون کا مجبور ہو جانا

اور غلام مازون اگر مجبور ہو جائے تو مجبور ہو جائے گا اور
وہ غلامی کے نزدیک مجبور ہوگی نہ کہ مازون کہ غلامی سے لڑائی سے نہ ہو اس کے قتل میں تو
نہیں سے نہ ہو اس کے قتل میں تو
ہے کہ اس کی لڑائی سے نہ ہو اس کے قتل میں تو
اے قریبی اور دوری سے لڑائی سے نہ ہو اس کے قتل میں تو
ہے کہ اس کی لڑائی سے نہ ہو اس کے قتل میں تو

ان ایسے زادات ہوں کہ کھوکھلی سے سولی کی تاش کی گولی جگر
مٹکے گا۔ اور ان صاحب نے کتے ہیں سب سے بڑے ہی بھور
معدت دھڑکی طرح سے بھرت۔ یعنی جب وہ کلام الہی صادر
کے لئے اٹھ اٹھیں گے۔ ان کی سب سے بڑی بات ہے بصورت
تے ان کی صورتوں سے ان کی تاش سے ان کی تاش میں وہ
خام کے خونی کے ان کی تاش سے کئی کی تاش ما۔

تو ایسی صورت میں وہ کھوکھلی سے خام کے کلام کو
نہ کہہ سکتے۔ اور ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
صاف ہے کہ ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
ان کی تاش میں ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے

(۱۱) اما وان کا مولیٰ کے ہاتھ چڑھ چکا
اور بعد ان ایسے مولیٰ نے ہاتھ اٹھا ہزار سے جڑ
نہ کہہ سکتے۔ اور ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے

نہ کہہ سکتے۔ اور ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے

ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے
ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے ان کے کلام سے

۱۲۔ و له حبس مبعه قصه ی، فبعضه لا یذہ حبس المبع بقض النس فان سم المبع قبل
قبض النس مطلق حقه فی النبی ثم یقول له حق الاثم الذین والعونی لا یسوجب علی عبده
قدما یبطل المبی وضح اعتدافه مذہونا ای صبح الخدی المولیٰ العبد العادون حال کونہ عیدونا
سواء کان الذین محبلا او لم یکن لان منکک فیہ نای وضمن السید الاقل من ذہنه وقبعته ی
اذکان الذین قبل من القیمه یضمن الذین الا لاحق الذمراء الاثم الذین وان کان القیمه الخ
من الذین یضمن القیمه لا بد نعلق حقیقہ بالرقیة وهو تلقینا وهو فضل ذنبه معتق ای ضمن
لما نون الذی عن فضل ذنبه علی عبده (۱۳) اور بیع عبد ذین محط برقیة وعبه
المشتری احرار المحرم بعد وله لیتہ او ضمن المشتری ان الذنب قبعته فان ضمت ای الذنب
ورد علیه بعیم م رجع الذنب علی العریم یضمه وعاد حقه فی النبی ای رجع الذنب علی العریم
وعاد حق العریم فی النبی فان ناعه سباه معنہ، ندیه للعریم وذیعه ان له حبس ندیه الیہ وان
رصل ولا محاذ فی ابیح لارضا فان معنہ ندیه لان الذنب اذ انعم المشتری ن علی عبده

المعنى والمفسر، وصحته بذلك فوهة ن بعد ذلك به هاء التبع والمفسر فيكون ان مع
فيه يكون للمعنى، وقاية وتلخيص انما هو نفس البيت وان وصل فلا ثم يكن في البيت
مجاذا فيكون انما ان تولع المجازات او ينشئ البيت لا يخالصه المستر في متكر فيه ان
عاب منه ان كان التابع عاب والمفسر في متكر للمعنى فالتالي انما هو عاب في حجة
ومحسنة لانه ليس خصما له وحده في يوحى هو حقيقته ويقصه بعينه بدنه لانه مدني
المسك انما يكون خصما لكل من يارعه وله من المذبح يتعصب فيح العصب وفيه
المصح فضاء على الغائب والمفسر عابا يارعه ساكنات في اذنه وحجته فيكون ما قدور عند الله
مصر او قل ما عباد فلا في التحوذ وبيع ويستوي يهودا ون وكذا ان سك عز الا ان
والصحر فان نصره دليل على انه ولا يارعه لانه الا ان يارعه بدنه لان المعنى اذله بقوله لان
فالمعنى لا يفسر في حقا والمعطلون التفسير ولا يوحى عندهم على المعنى فالتالي انما هو عاب في حجة

نہی۔ ایچہ تو رو بھی نہ دتہ۔ کتھای دورہ دوے پچ ۱۱۱ کا
 اسی ایچہ کے اسی فامی درتہ راجہ توشی اس کاوی۔
 فامہ۔ دلی اوران سو دلی میں پچہرانی کپا اور رمال
 یوں کہہ۔ یا اسی اس کا اس واسطے کہ اسی باپ کے رخصت ہے
 اسی کو پ نے پچہرانی۔ یہ دلی کو ت کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 اس کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 حیات میں ان تہہ نہ کا۔ یہ تو کو کس سے نہ پچہرانی اور پچہرانی
 ۱۱۱ کا کس پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 کیا تہہ کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 نہ پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 نے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 اصل اوران کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 طرہ پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 سفیر کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے

(۱۸) صلی ماؤ وان کا اقرار

اگر پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 اقرار کیا کہ اس قدر مال فلاں شخص قاب تہہ پچہرانی کے پچہرانی کے
 اقرار کیا کہ اس قدر مال فلاں شخص قاب تہہ پچہرانی کے پچہرانی کے
 صاحب یہ روایت ہے کہ پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے

اگر پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 علامہ مامعلت اولی حلیہ میں حیات ہو میں تم پچہرانی
 مام کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 تو پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 مسافر کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے

(۵) نابالغ کا تصرف

اگر پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 حیات اور تہہ ۱۱۱ اور صرف اور پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 اگر پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 ہے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 فامہ۔ اگر پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 جہاں پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 میں سے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے

(۱۶) نابالغ کے تصرف کی شرط

نابالغ کے تصرف کی شرط ہے کہ وہ پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے

(۷) نابالغ کا ولی

اگر پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے
 پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے پچہرانی کے

کتاب الفص

۱۔ ہواحد مال مقوم محترم بلا ان مالک یرین بقہ فاصب لا ینحق فی تبعۃ لانہا لیس
 بدال وکذا فی الحر ولا فی حر المسلم لانہا لیس مستقرۃ ولا فی مال الحر لیس
 بمحترم وحوالہ بلا ان مالک احتراز عن لودیعۃ وانفاق بل بدال بدال عن صاحب ہوا
 الیہ المصدقہ بانسان الیہ المستطاعۃ وعلیہ المصدقۃ ہوا لیس بانسان الیہ المستطاعۃ ولا بشرط زوالہ الیہ
 المدفوعۃ فلا کلاما فی العمل الذی ہو سبب لتصدان وحوالۃ الیہ ینفزع سے ہذا مسائل

$\frac{d}{dt} \left(\frac{1}{\rho} \right) = - \frac{1}{\rho^2} \frac{d\rho}{dt}$

$$- \frac{1}{\sqrt{\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} \frac{e^{-t^2}}{t} dt = 0$$

فرمود: "موتے پر لکھو، وہاں تک کہ تم ان کے مرنے کا حال
سمجھ لو، اور میں ان کو اس سے تھوڑا سا زیادہ بتا دیاؤں گا۔" حضرت
عزیز حضرت ترمذی کے پاس پہنچے تو ان سے عرض کیا: "میرا چاہنا ہے کہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرائے میں سے کچھ لے لوں اور میں ان کو
اپنے لئے لے گا۔" حضرت عثمان غنی فرماتے: "تو ان کے لئے کچھ لے کر
میرے پاس آئے۔" ان کو روک دیا، ان کی روایت میں ہے کہ ان کو
پیش کیا، پھر روکا، چاہتے تھے کہ وہ ان سے کچھ لے لیں مگر ان سے
روایت کی گئی، اور یہ کہ ان سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرائے
میں سے کچھ لے لیں، ان کا نام محمد بن مسلمہ ہے، ان کی اس
خداوند پر پیرائے میں سے کچھ لے لیں۔ یہ
راوی ہیں جن کے علم کے لئے تو کہ ان کی اس روایت میں
ان کے کچھ لے لے کر ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

(۷) مغسوب چیز کی واپس یا توبان

۱۔ عیب و غلطی سے اس عیب کا سبب کے واسطے لکھا ہے۔
 ۲۔ تو اس کا عیب و غلطی سے اس عیب کا سبب کے واسطے لکھا ہے۔
 ۳۔ اس عیب کا سبب کے واسطے لکھا ہے۔
 ۴۔ اس عیب کا سبب کے واسطے لکھا ہے۔
 ۵۔ اس عیب کا سبب کے واسطے لکھا ہے۔
 ۶۔ اس عیب کا سبب کے واسطے لکھا ہے۔
 ۷۔ اس عیب کا سبب کے واسطے لکھا ہے۔
 ۸۔ اس عیب کا سبب کے واسطے لکھا ہے۔
 ۹۔ اس عیب کا سبب کے واسطے لکھا ہے۔
 ۱۰۔ اس عیب کا سبب کے واسطے لکھا ہے۔

ثم اوجبت التمسك في السبل كالتصكيل والتعريف والاعتدال في الصفات اعلم انه جعل هذه الاقسام
للمنه مثله مع ان قسم من الصفات ليس مطلقا بل من ذات الشيء كالتعريفية والتميز
والجوهرية فان لم يكن الصفات بالورسي على ما يرون عند النبي بل قد يكون مقدمه فالسور مسبا على
الكل او لوزن او لعدم اليجنب والمصلحة فانه اذا قل هذا الشيء قسم فهو على اقسامه او
محموز فمفهومه اما نحن اذا لم يكن له غير - واذا لم يكن فيه ما يوجب كانه مقبلا واحدا فله الا
يختلف فاستبعد عنه ثم اوجبت كونه مقبلا لا يكون مقبلا ثم لا لا يختلف بالصفة ما غير
متمسك وما متمسك لا لا يختلف كالمزاج والاشياء والصور والافعال فكل ذلك مقبلا وما لا يعرف
هذا المقبلة حكمه المميز وحب لكل مقبلا - مع ان هذا كتاب تاريخ كذا وهذا انما يقال فيها
لا يكون له تفاوت وهو ما يوجب له المصداق يعرفه بيان قوله زعموه ورفعت وقد فصل
القبول المتعديات ودرجات القبول لا يخرج في ذلك اربابا من جهة مسائل في الاسواق والتفاوت
عنده بعد علمه وما ليس كملكه ليس قوت نفسه وما ذكر من الحكم واسمائه ليس علمه هذا

(۵) تادمین کا رویہ

۱۔ وہ اور وہ تادمین کے واسطے یہ قیمت اس شخص کو
 دے گا جس نے اسے روزوں میں روزہ پڑھنے اور نام اچھا کرنے
 کے واسطے جو قیمت غصب کے ان کو دینا پڑے گی تو اس
 میں ہے کہ قال الامام ابو حنیفہ کا صحیح ہے کہ جو شخص نے کسی کو مال
 غصب کیا ہے اور یہاں میں ابو حنیفہ کے قول کو لکھا ہے وہ روزہ
 اتار دے گی جس شخص کے مال کو غصب کیا ہے۔ لہذا وہی اور مال
 غصب کے سب کے سب کی ضرورت ہے۔

تو یہ سن کر کہ تادمین کا یہ ہے۔ اور جو شخص
 اس کے دینے میں ہرگز کوئی چیز لے کر لے نہیں سکتا اس
 کو جب قید ہے۔ ایسے بہت لوگ دامن میں ہیں ان کیلئے
 تحقیق ہے کہ اگر مال لے لے کر نہ دے تو اس کی حالت
 بہتر ہے۔ اور اس کی قیمت بھی لے کر دے گی۔

۲۔ فان انقطع المثل فلیقہ يوم محضاً هداخذ لى خيفة لان القيمة يجب يوم الخصومة
 وعد محضاً وجب يوم الانقطاع لانه حينئذ يفس المثل لى القيمة وعد اى يوسف يوم تحقق
 لمعد وهو العتب درهم وانما انقطع المثل لى لى حالاً لى له القول هذا اعدل اذ لم يمس سنى
 من بوعه فم يوم الخصومة والقيمة غير مذكورة الرغبت واقتضا وفى لمعد يوم هذا معناه ان محضر
 يوم الانقطاع لا يفسد له وانما لم يفسد لى القيمة فى هذا اليوم اذ لم يوجد من المالك حلف
 وانما عند وجود المثل به يفسد لى القيمة وعد عدمه لاقية له وفى غير المثل قيمة يوم
 غصبه فلهذا وجب المجاوز لى المثل الذى عد وبكونه غير مذكورة لایراد هذا ما يقابل بالنعن میناً
 على انعدامه وان هذا قد يحد بعد عدالیه من غیر ان یقول باع العثم حنبره نکذا لى لى اذ لى
 لیلک حسن حسن علم انه موثق لا یظهر لیه قصص علیہ بالمدن وشرطه یمکن المعصوب یقلبا

(۶) غیر مٹنی چیز کا تادمین

ہوئی تو وہ تمام اس وقت کرتے ہیں جب تک کہ معلوم ہو کہ اس پر
 قیمت کو اُس نے غصب کیا اس کے پاس موجود ہو تو اس کا
 کرنا اور اس میں کسی کوئی مدت نہیں ہونا چاہئے کہ اس پر مال
 مال ہے نہیں بلکہ اس پر مال ہے یا نہیں۔
 ۱۔ وہ اور وہ مال لے کر اس کو اُس نے غصب کیا ہے
 ہوتے یا قیمت اگر وہ نے غیر مٹنی چیز لے کر اور جو مال
 نے کہا اور وہ نے غصب کیا غصب کے پاس ملک ہوگی اور
 مال لے کر اس کو اس نے مال کو بھیج دیا اس کے
 یہ مال لے کر اس کو اس نے مال کو بھیج دیا اس کے
 مال لے کر اس کو اس نے مال کو بھیج دیا اس کے

اور یہ وہ چیز غیر مٹنی ہے جسے وہ چاہی تو اس نے مال
 میں اور ایک اور صورت میں فرقی کچھ ہے مٹنی کا اور نہ مٹنے کے
 اس کی قیمت جو دن غصب کے ہوتی رہا ہے کہ
 مال لے کر اس کو اس نے مال لے کر اس کو اس نے مال
 یہاں وہ مال لے کر اس کو اس نے مال لے کر اس کو اس نے مال
 مال لے کر اس کو اس نے مال لے کر اس کو اس نے مال

(۷) غاصب کے قید

وہ غاصب کی قیمت لے کر اس کو اس نے مال لے کر اس کو اس نے مال

(۸) قال غصبا غفارا، وهذا ليس بشيء لم يصح هذا عندنا حجة واما يوسف وعبد محمد
والشاعر رحمهما بحر في الغصب اما عبد الشاعر فلان حده الغصب هو اثبات اليد المظلمة
عندنا عليه واما عند محمد فلان الغصب وان كان حده ما ذكره لكن ازالة اليد في المقار
يكون بها يمسك فيه لا لا يخلل وهما يقولان ان الغصب اثبات اليد بدلالة بد المالک بفعل في
العين وهو لا يمتد في المقار لان بد المالک لا يمتد في الاموال ووجهها وهو فعل فيه لا في
تعارف فصار كما ان هذا المالک عن التوسيع وضمن ما قصر بفعله ككثرة وزرعه او ما جارة
عند غصب اى غصب العقب وغيره اما في المقار كالمسكن والزرع وفي غير المقار كما اذا
غصب عبد اجرة حصل لغيره له مخرج او جارة ضمن الفصل (۹) وتصديق باجره باجر
مستأجره ورجع حقل بالتصرف لى مودعه او مقصودة معناه بالاشارة والمالک او مدره او الوديعة
والنقد والشارع فان اشارة غيرهما او اولى غيرهما وشدها او اطلق وشدها لا يرد به
ان تصديق عدلى حقة ومدة حلالا لامي يوسف باجره عند غصب باجره واخذ لا حرة فكذا
باجره عند مستأجره باجره واحد باجره ويك انصديق مخرج حقل بالتصرف في مودعه او المقصود
اذا كان مديعين بالاشارة وكذا تصديق مخرج حقل بالتصرف ووجهه او مقصود لا ينعين
بالاشارة الا بالاشارة وشدها فله او بالتصرف على التصرف اطلاق اشارة اليها ولغيرها
او اشارة غيرهما ونقصها او اطلاق وشدها بان لم يشترط شي بل قال انشريت رالف دراهم
ونقد من تراهم الغصب او الوديعة ففر جميع هذه الصور يطلب له المخرج ولا يجب له التصديق

(۸) زمین کا غصب

(۸) اور غصب کی شرط یہ ہے کہ مفعول غصب
مستأجران سے ہو نہ ہو کہ اگر کسی زمین سے ۱۰۰ روپے کے
حقارہ لیا جائے تو زمین پر جو حق زمین (خیر و غصب) یا
میراث غصب کے پاس ہو گا نہ ہو گا۔
فانکہ راقم التواہد سے ہے یا نہ کی نسبت سے
زمین وہ کی ہو کر ہو گا۔

مراؤ غصب ضامن ہو گا شہین کے زونہ اور غیر
سے ایک ضامن ہو گا۔ مریق قول سے اور غصب و حق کا
ان پر قوت سے روایت مارواں سب کے اصل میں مرقوم ہے
اور اگر اس میں کوئی نقصان ہو گیا اس سے غصب سے بھتان کی

نویس سے۔ مکان پر زمین کی کا شکار سے زمین میں
نقصان ہو گیا تو نقصان کا نقصان ہو گا (باستثناء سب حد کے)
یعنی جو آپ میں نقصان کا نقصان ہو گا مثلاً ایک باغ غصب
کے لئے اس حد و دی میں لیا جائے اس حد سے وہ جائز ہو گا
اور جو کہ تو اس میں نقصان کی وجہ سے (اگر مثلاً ایک غصب کر
کے اس کے درخت کا کٹا لے تو وہ ان پر ہو گا اور اگر نہ ہو گا)۔

(۹) مقصوب چیز کے گریہ وقع کا مصرف

غصب نے امر سے مقصوب کو اپنا وہ کر اس کا
گریہ لیا تو اس گریہ کی رقم کو خیرات کر دے اسے ہی مخرج سے
مستحق کی اجرت کو بھی دے دے (یعنی فقراء و المسکین کو دے
اپنے صرف میں نہ دے) اس طرح ہر شخص اس سے کوئی شے

خبر پہنچے کی قیمت اور نہ کوئی مثل ستار کے لیے ہے بانی پڑنے اور ستاروں اور نہ صبا کو بھجائی درگھی ستارہ مدد سے ستارہ گر نہ صبا نے ان پڑنے کو سیکر تو کیا تو مالک کو تھا رہے تو کو سفید کھینے کی قیمت لے بیٹ یا مہی یا نہ پڑا لے یہ ہے اور عام صبا کو بکھوتے کے اس واسطے کو سیکارہ لگتے ہے جو کچھ بکھوتی قیمت جس پر بھی بکھوتے ہو چاہے نام کو ضیق سے نرہ کیا اور خاصیت کے لئے یہ سیاحی بکھوتی میں نہ ہے۔

فوائد: (۱) اگر وہ بچہ عصب کرے کہ صبا نہ بکھوڑے تو مالک کا حق اس کے عین میں باطل نہ ہوگا اگر چاند کی صبا عصب کرے اس کے بعد وہ بچہ یا شرعی بانی تو مالک نہ ہوئے لے گا اور عام صبا کو بکھوڑا نہ گا۔

(۲) مالک کو اختیار ہے کہ جانان مٹے تو عام صبا سے نہ بچے یا عام صبا سے یا بکھوڑاں سے اور بکھوڑاں سے۔ (۳) اگر ایک شخص نے اپنے واسطے غیر فہرہ دی اس میں دوسرے شخص نے مراد اور اتوار میں صبا تو یہ ہے اگر وہاں میں قبر کھودنے والے کی مٹوٹ ہوئے تو اسکو دوا کا مالک اور زمین کا مالک اور زمین پر نہ بکھوڑاں میں صبا ہو تو اس کو بکھوڑنے کی قدرت ملے گی اور اگر وہ کسی دوسرے واسطے اس کی قدرت نہ ہو۔ (۴) دوسرے سے ملے مال میں تصرف جائز نہیں مگر چند مسائل میں ایک مال کو اپنے مال سے ملے سے دوسرے مال کو اپنے مال کے مال میں بقدر حاجت ضروری جیسے طعام و روز وغیرہ تعمیر و موقوفہ یا حج کو دوسرے کے کو سونپا یا کسی کے مال میں سے اس کے مال میں عطل و بقدر حاجات و اذان و حج یا کسی کے دینے سے جب کسی کو حکم حاصل کرنا اور اس کی ضرورت سے جو تھیں حالت مسکرت میں اگر ایک شخص مرجع کے بانی رہا ہو اور اس کا اسباب چھوڑ کر اس کی تعمیر و عین کرنا اور بانی رہا ہو اور اس وقت سے اس میں بیعت ہو جس کے مال علی المدد یا غیرہاں ملے۔

(۱۲) دوسرے کی زمین میں شجر کاری یا تعمیر کرنا

اور اس شخص نے دوسرے کی زمین میں عمارت بنائی یا درخت لگائے (الغیر ذلک) ملک کے درخت اور اتوار کو حکم ہوگا کہ اپنی عمارت یا درخت کھینچے یا اسے اور زمین مالک کو پسند کر دے۔ (اگر قیمت زمین کی عمارت اور درخت سے زیادہ ہو) اور یہی شخص کا حق ہے اور طرہ و طریقہ میں جو حق کھینچنے کا حکم ہے اس لئے کہ فردوس میں اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ہے اور اس کا حکم کو کچھ حق وراثت کی اس کو بخود دانے میں زمین ہے (اگر مالک درخت یا عمارت کا کھینچنا لگے یا زمین یا ضرورت پہلے سے کسی اس سے زمین پر حق ہو جائے تو مالک کو پہنچے ہے کہ عام صبا کو قیمت اس عمارت اور درخت کی سے کر دے بھی لے جو اسے زمین کی قیمت بطور درخت اور عمارت کے پچھوڑا کر یا درخت کے ساتھ لگائی لگائیں گے اور جس قدر دوسری قیمت ہوگی قیمت پر ان کو ملے گا مالک عام صبا کو بکھوڑے

۱) عام صبا کو نہ کسی قیمت ہوگا کسی چاہے کی تو اس درخت یا عمارت کی دو قیمت ملے گی جو اس کی بکھوڑنے والے درخت یا عمارت کی ہر کی بکھوڑی ہوگی یا نہ۔ درخت یا عمارت میں سے اس کی اجرت کھینچنے کی ضرورت کے بانی کو قیمت اس درخت یا عمارت کی قیمت میں سے ملے گی مثلاً قیمت زمین کی سو روپیہ بھی اور قیمت اس درخت کی یا سو روپیہ یا سو روپیہ بھی اور اگر بانی کی ضرورت کی ایک روپیہ سے تو سو روپیہ قیمت درخت کی لگائی چلائے کی تو اب زمین کا شجر ایک سو روپیہ یا سو روپیہ لگائی چلائے گا اس سے مالک عام صبا کو درخت اور عمارت بھی لے لے گا نہ کوئی الاصل۔

(۱۳) کچھ سے کو رنگ لیا یا ستون کو گھسی میں ملا دیا

اگر عام صبا نے کچھ سے سرخ رنگ یا زرد رنگ یا سیاہ صبا عصب کر کے اس کو گھسی میں ملا دیا یا مالک کا اختیار ہے جو عام صبا سے

احدھما المالك لان الاصل حقه وليس من العاصب من العصب ولا يفتقر الى امانه اذ لا يورث
دفع المني فبقية بصره من العاصب نوحه اذ لمعان المقوم على غير المقوم والعرق لا يورث حقيقه
بين العجل والعجلان المالك باحد اهل البيت لا باحد اهل لان العجل باق لكن ازال عنه الجفون
ولاحظ عرقه من عذاب حقيقه اخرى وانما لا يضمن العجل عند ابي حقيقه انا غلظه لانه
عصب جنبا غير مدبوع واقصه له والعضان ينزع المقوم لكن العصب اذا كانت ماله لا ينزع ط

(۸) شراب کو سرکہ بنالینہ وغیرہ

یہ کار (یہ عذاب) امیر مہدی کے اب اور صاحبین کے نزدیک
الکسالی کو سرکار کا اور الکسالی کی ترویج کا عصب وار کرے گا
کنانی الاصل اگر کمال کی باغت معانی کا مری جیسے قریب
باز سے تو مالک ان کے لئے کرب و غم کا شریح عصب وار
دیکھئے، جو عاصب ان کو کہہ کرے کہ تو نے میں کو کھنڈ
نہا کر اور صاحبین کے نزدیک عاصب تو کو کوئی
نہا کر لی قیمت بعد و باغت کے دیکھئے اور ماہر عصب کی
میں ہائی اصل کتاب اور دیکھئے یہ اور ہے۔

مرامہ مسلین کی شراب نصیب کر کے کرک یا ان اس
نوع سے جس میں چور و سرخی نہیں ہوتے جیسے چوپ میں کو
کے یا سر اوچا کوئی حال نہ کران کی قیمت کی ان چیز سے
جس میں تمام خرچ نہیں ہوتے مثلاً جس اور عصب سے تمنا کی
ان کو کہہ کر کہ عصب و خورجے اور جو عصب نہ ہو
میں کرانے کے مریح و سرکار کر کہ کرانیا تمنا وال
نہ کرانے والی ان کا عصب کہ ہو ہوا ہے کہ کہہ کرانیا کو

۱۰۹. ومن مكره معروف وان اردت كره مصعب وضح جفعا المعروف له الظهور كذا الطيور
والمرمار وحوشا هذا عند ابي حقيقه وعندهما لا يضمن وعنده ابي حقيقه انما يضمن
فبعضه اعبر اليه فحسب المقوم بعضه الحبيب (۱۰۰) المنحرف ويطايع القران والذوق الذي
يناج حربه في العصب فمقصود بالاعتاق (۱۰۱) وفي ام ولد عصبته فمكت لا يضمن
محلل المدير هذا عند ابي حقيقه فان المدير مقوم عبيد الام الولد وعندهما يضمنهما
لغير مديرا (۱۰۲) ومن حل عبيده او رباط دانه او قطع باب اصطليا او قطع طانه
فذهب (۱۰۳) او سمر ابي سلطان من يورده ولا يدفع بل ارفع او من يضمن عطف عبيد من
يورده ولا يضمن يديه او فأن من سطر فديرم وقد لا يعرف انه واحد ولا يعرفه السلطان
شبه لا يضمن ولو عزم له يضمن وكذا امر عبيد عبيد حق عبيد معتمد زبيرا له و به يضمن
وعنده ابي حقيقه ابي يوسف فبعض الساعي لانه توسط فعل ثاعلي محذور وفي فتح باب
الاصطيان والقتل خلاف محمد ليمان سطر فعل الصغار وله ان الظاهر مجبوع على الصغار

(۹) کانے بچانے کے آثار تو شرکا

نہا کر ام صاحب نے نہا کر ام صاحبین کے
نہا کر ام صاحب نے نہا کر ام صاحبین کے نہا کر ام صاحب
تو وہا کر ام صاحب نے نہا کر ام صاحبین کے نہا کر ام صاحب

جو شخص کسی عداوت کے نوسے کے آثار تو شرکا
(میں نے یہ آثار علی ظہور وغیرہ تو میں نے ان کو نہا کر ام صاحب)

اس کی خبری زانیہ ہوئی یا نہ ہو اعلان آئے گا۔

(۱۰) گازیوں کے طفل کے گریہ اور

مضطرب ہونا

بہار طفل گازیوں کا عصب ہوتا ہے جس کا بیان حال
بہار کی میں تو اس کا بیان بالحق ہے۔ یہاں ہی طرح ان کی
انکس کا گریہ مضطرب (سوجھ) ہے جسے بانی کا گریہ کہتے ہیں۔
وہ تو بوجہ اس اور مضطرب ہوا ہے اور اس کا گریہ اس
چاہا ہو کہ اسے نہ دیکھتے اور بچان میں کا گریہ اس کا
تو اس کے گریہ اور اس کا گریہ اس کا گریہ ہوگا۔

ناراض اور مضطرب کے گریہ اس طرح گائیے ان
بہار کی اور مضطرب ہوا ہے اور اس کا گریہ اس کا گریہ
اور اس طرح گائیے اور اس کا گریہ اس کا گریہ
تو اس کے گریہ اور اس کا گریہ اس کا گریہ
مضطرب ہوا ہے اور اس کا گریہ اس کا گریہ

(۱۱) اور والد اور مدبر کو مضطرب کرنا

ان کی شخصیت کے واسطے اس کو مضطرب کرنا
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
مضطرب کرنا اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
مضطرب کرنا اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے

(۱۲) اور مدبر کے غلام یا سچا نور کو بھگا دینا

جس شخص کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے

(۱۳) اور ایشا سے بھگلی کھانا

ایشا سے ایشا کی بھگلی کھانی جو اس کا گریہ ہے

اور اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے

تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے
تو اس کو اس کے واسطے اور اس کے واسطے اور اس کے

حصہ اول ختم ہوا

زاد الوقایہ

حضرت مولیت عبد الغفار الکنوی
کی اردو شرح و قدیہ اخیرین نئی ترتیب
عنوانات، تسہیل مکمل عربی متن
اور جدید مسائل پر تحقیقات کو اضافہ

الجز الرابع

ادارۃ الیقات اشرفیہ

فیس و اجرت ارسال فرمائی 515/240-540513

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الشفعة

(۱) می تملک عمار علی مشتری به خبر اتمثل نمده ای محل تنم اتمشتری وهو النسر
الندی مشتری به (۲) ووجب بعد البیع العمار بالوجوب التوت وتستوفوا لاشهاد اذحق
الشفعة قبل الاشهاد منز لول لانہ بحيث لو اخر الطلب نطل فاذا اشهد استقر ای لا تعطل
بعد ذلك بالآخر (۳) وبعثک بالاخذ بالراضی او بقضاء القاضي عذر رؤس الشفعة
لانتمک ای انما تملک لعمار اذا اخذه الشفع برضاه ورضی مشتری وقرله بقضاء
القاضي عطل علی الاخذ لاعلی الراضی لان القاضي اذا حکم بنیت التملک للشفع
قبل (۴) اخذه للخلیط ای نفس البیع ام لا فی حق البیع ای نه لاشریک فی حق
البیع کان شرب ولفریق حامسین کشر ب نهر لاشرب فیہ المفسر طریق لا یفقد فم لعمار
ملاصق بابہ فی سکتہ الخری (۵) کواضع جذوع علی الحائط انما ذکر و اضع جذوع
سعلو انه جار ولس مخلیط ولا شرط للجار الملامن وضع المجذع حتی لو لم یکن له
شی علی الحائط یكون جار ملاصقا و عند الشافعی لا یست للشفعة للجار بل لا لوالین

(۱) شفعہ کی تعریف

شفعہ خشتن ہے شفع سے وقت میں جسے معنی ملانے کے
چن اور اصطلاح شرع میں شفعہ عبارت ہے مالک ہونے
سے عمار یا جزا اور مشتری کے بعض شکل قیمت مشتری
کے (یعنی جن واسوں کو مشتری نے لیا ہے انہیں واسوں کو
بر اس سے عمار لے لیا)

(۲) شفعہ کا وجوب و استحکام

اور واجب ہوتا ہے شفعہ عدلی کے یعنی ثابت ہو جائے
ہے اور مضبوط ہو جاتا ہے گواہ کرنے سے۔
تاکہ وہ اس واسطے کرتی شفعہ کا قیل گواہ کرنے کے
خیزاں ہے اس لئے کہ اگر وہ طلب میں تاخیر کرے گا تو
شفعہ باطل ہوگا تو جب اس نے گواہ کر دیے شفعہ مضبوط ہو
گیا کہ لانی الاصل۔

(۳) شفعہ کے لئے حق

اور شفعہ اس عمار کا مالک ہو جاتا ہے مشتری کی رضامندی
سے یا مشتری کے حکم سے اور شفعہ واجب ہوتا ہے بقدر شفعہ کی
قدرا کے بقدر ملک۔
تاکہ یعنی اگر دو تین ایک ایک عمار کے شفعہ ہیں تو وہ
مقرر علی السوے سب میں تقسیم ہوگا بقدر ملک مثلاً ایک زمین میں
تین آدمی شریک ہیں ایک نصف کلا دوسرے شت کا تیسرے دس
کا ب صاحب نصف نے اپنے حصہ بچا دو دواں شریکوں نے
شفعہ طلب کیا تو نصف نصف عمار میو کا بغل کو دیا چاہے گا
اور شافعی کے نزدیک اس نصف عمار میوہ دو حصے صاحب
شمت کی اور ایک حصہ صاحب سدا کے شت کا کلائی لہذا اختار

(۴) شفعہ کے حق و ر

بقدر اول اس شریک کو پہنچتا ہے جو دست بیچ میں شریک

[illegible]

کتابخانه عمومی مسجد جامع کربلا

[illegible][illegible][illegible]

(۵) مہیہ کی دیوار پر

کڑیوں کا بھی تسلیہ ہے

اساتذہ کرام! یہاں پر دعا ہے کہ آپ سب کی طبیعتیں خیر ہو۔

قاضی صاحب نے فرمایا کہ میں نے ابھی تک کوئی ایسا معاملہ نہیں دیکھا ہے جس میں کوئی شخص نے اپنے حق میں جھوٹا بیان کیا ہو اور اسے ثابت کرنا ہو۔
 قاضی صاحب نے فرمایا کہ میں نے ابھی تک کوئی ایسا معاملہ نہیں دیکھا ہے جس میں کوئی شخص نے اپنے حق میں جھوٹا بیان کیا ہو اور اسے ثابت کرنا ہو۔
 قاضی صاحب نے فرمایا کہ میں نے ابھی تک کوئی ایسا معاملہ نہیں دیکھا ہے جس میں کوئی شخص نے اپنے حق میں جھوٹا بیان کیا ہو اور اسے ثابت کرنا ہو۔

١٠) ويقتضها التسليم في المجلس عنده ما يقع باللفظ بغير طلب الشفعة وحده قتل أو
طلب للشفعة أو العتق، أعاد المجلس أقدم احتياجا لذكره في وعد بعض المشايخ ليس له
خيار المجلس حتى أن أثبت أنه سيكون بطلان شفعة وهو طلب المواتية أما متى
يعد ذلك على غاية المعنى فإن التسليم يثبت وطلب الشفعة لا، وبه يثبت عند الفقهاء
على من جاء من بيع أو شراء أو شغل آخرى فلا بد عند الدار أن الشفعة وقد كتب على
الشفعة رخصتها لأن فاتحها احتياجا وهو طلب الشفعة أقدم على أن شد الطلب إنما يجب عند
تمسك من الاستيلاء عند الدار أو عند صاحب اليد حتى لو تمكن ولم ينفذ بطلت شفعة وفي
الدسيرة فإن التسليم في غير مكانه فطلب طلب المواتية وعرض عن طلب الاستيلاء
عند الدار أو شد صاحب اليد قبل وكذا أن رجلا من له يخدم من قبل وسرا أو كتابا من له
يخدمه من قبل فله إذا حصل طلب وان رجلا من له بفعل بطلت شفعة ١١) وبطل
عند بعض الفقهاء استرجع فلا بد أن كذا أو أن شفعتها بعد كذا في صورة بطلت إلى وغير
طلب فملكك أو مضمونا أو مباحة لا يبطل الشفعة وأما محبة أو أسره فهو بطل
وبه يثبت ١٢) وإذا طلب مال الناسي لغيره عنها في غير ملكه التسليم الدار الممنوع به.

(۶) شمع کی پہلی طلب

تھیں۔ میں تو اس زمانہ میں جگر کا کچھ کام ہی کر رہا تھا۔
 میں نے پہلے تو محکمہ میں جاکر غلبہ رائے اسٹیشن پر
 اس کے شعبہ ٹھکانہ کی کچی جگہ پر ٹھکانہ بنایا جس نے
 ان کے کام میں بہت کامیابی دلائی۔ وہاں غلبہ رائے اسٹیشن
 پر ایک اور شعبہ بنایا جس میں ان کے کام میں بہت کامیابی
 دلائی۔ ان کے کام میں بہت کامیابی دلائی۔ ان کے کام میں
 بہت کامیابی دلائی۔ ان کے کام میں بہت کامیابی دلائی۔
 ان کے کام میں بہت کامیابی دلائی۔ ان کے کام میں بہت
 کامیابی دلائی۔ ان کے کام میں بہت کامیابی دلائی۔
 ان کے کام میں بہت کامیابی دلائی۔ ان کے کام میں بہت
 کامیابی دلائی۔ ان کے کام میں بہت کامیابی دلائی۔

کے لیے یہ غریب نگر خیرات سے بھری ہوئی ہے۔ یہ سچا دانا ہے۔
 شکر ہے کہ اس نے اس کی اس بات پر۔

(۷) دوسری طالب

یہاں وہ پہلی کوکھ شیعہ کوکھ ٹکڑے بناتا ہے۔ یہاں وہ اس شخص کو جس نے اپنے میں دو جھڑا اس وقت ہوا ہے خواہ ہونے لگا ہو یا حتمی ہو اس نے اس کو انھیں نے اس امر کو فراموش کر دیا ہے کہ اس کو شیعہ میں اس وقت تک نہیں لے کر آئے ہیں۔

فائدہ اور بہانہ چاہتے کہ یہ غلبہ اللہ کے لیے ہے جبکہ وہ اس
 شیعہ کا دل کو اپنے گمراہی میں چاہتا ہے کہ اس نے اس کے لیے
 یہاں تک کہ اس کے لیے یہاں تک کہ اس نے شیعہ کے غلبہ اور اس کے
 حضور اس کا غلبہ ہو گیا ہے۔ فائدہ اور بہانہ دیتے ہیں کہ جب

کے لئے راستے میں ہوئے اور اس نے بیع فی حق من کر طلب
سوا اثبت کی اور عاجز ہوا طلب اشتداد سے ضرر پہ چا کر یا قبض
سے پاس جا کر تو وہ ایک شخص کو اعلیٰ کر کے اس پر دے اور وہ
کسی کو نہ دے تو ایک قاصد یا خط بھیج دے۔ مگر اگر یہ بھی
نہیں نہ ہوئے تو عقد میں کاپائی رہے گا تو جب حاضر ہو شفعہ
کو طلب کرے اور نہ دے اور ظن ہو دینی کار نہ کرے تو شفعہ
اس باطل ہو جائے گا کذا فی الاماثل۔

(۸) قیسری طلب

پھر قیسری طلب کرے شفعہ کو قاضی پاس مانگے
قاضی پاس جا کر کہ فلاں شخص نے ایک مٹیا خریدی ہے کیا
ہے اور میں اس کا شفعہ ہوں سبب اپنے ایک ایسے گھر کے تو
علم کر اور یہ ارکو دو گھر بھیج دے۔ جو ہے اور اس طلب کو
طلب تملیک اور طلب خصمت کہتے ہیں اور اس طلب میں
تاخیر کرنے سے شفعہ باطل نہیں ہوتا اور کجاہ مٹیا نے نہ ایک
میتے تک اگر عقب خصوصیت نہ کرے تو اس کا شفعہ باطل نہ
ہوئے گا اور اسی پر سختی ہے۔

قاعدہ۔ اور ظاہر روایت یہ ہے کہ شفعہ باطل نہ ہوگا اس
طلب کی تاخیر سے جب تک شفعہ زبان سے اپنی شفعہ مانتا نہ
کرے اور یہی عقلی ہے کہ اگر بھی تاخیر نہ سبب ہے اور جب
شعری ظاہر اور دینی اور غیر ظاہر نہ سبب پر ہوئے تو ظاہر طریقہ
مقدم ہے کذا فی الاماثل۔

(۹) طلب شفعہ کے وقت خصم سے سوال

اور جس وقت قاضی سے پاس شفعہ طلب کرے تو قاضی
نعم (یعنی مدعی علیہ شعری) سے سوال کرے کہ شفعہ اس عمارت کا

مالک ہے جس کے سب سے پہلی شفعہ اور سے طلبہ کا کرنا ہے۔
قاعدہ۔ نہ عقلی نے کہا ملک شفعہ کا سوا کر یا جو طلب
شفعی ہے غیر مناسب ہے بلکہ قاضی مدعی۔ حامل سوال کر۔
فعل مدعی ضیق کی طلب کے کو گھر کو کون خریدے جس سے
اور اس کے مدد ہو کیا میں اس واسطے کہ اس نے حق کا دعویٰ کیا تو
وہ معلوم ہوا ہے چاہئے اس لئے کہ دعویٰ قبول کر لیں ہے پھر
جب وہ بیان کرے تو سوال کرے کہ شعری گھر کا قاضی ہے
یا نہیں۔ اس واسطے کہ بلا قبض شعری پر دعویٰ صحیح نہیں جب نہ
بلکہ ضرر ہو۔ پھر جب اسکو بیان کرے تو شفعہ کے سبب
اور اس کے حدود سے سوال کرے اس واسطے کہ لوگ اس میں
مختلف ہوتے ہیں شاید کہ وہ سبب غیر صالح کی جہ سے دعویٰ
کرنا ہوئے یا اور شفعہ حق کے سبب سے مجب ہوئے
پھر جب سبب صالح کا بیان کرے اور مجب نہ ہو تو اس سے
سوال کرے کہ تم کو معصوم کب سے دیا اور تو نے کیا کیا تو
جب نہ تھا اس لئے کہ شفعہ باطل ہے نہ سبب طول زمان اور
اعراض یعنی طلب اول اور ثانی کے ترک کرنے سے تو اس کا
ظاہر ہونا بھی ضرور ہے پھر جب اس کو پہن کرے تو طلب
تقریر سے سوال کرے کہ کیا گھر طلب کی اور کس سے پاس
اشہاد ہوا اور اس سے پاس اشہاد واقع ہو اور آپ تھا ہے
غیر سے پاسیں پھر جب کہ شفعہ یہ سبب چھوڑ کر دے اور
کسی شرط کو نہ نہ ہونے دیا ہوئے تو دعویٰ اس کا پھر اور
کامل ہونا قواب مدعی غایب کی طرف قاضی متوجہ ہوا ہے اور اس
گھر کی ملک کا سوال کرے جس کی ملک کے سبب سے شفعہ نہ
استحقاق شفعہ حاصل ہے عطا دے۔

۱۰۰۔ فی الجہت ملک من شیعہ ویکل یجفف علی اعظم باید ماتک کذا تو مر من الشیعہ سواء عن السواء فان قربہ لو مکمل عن الجعل علی الخاص ان نسب اعظم ان قرب لشعہ ان کان مطلقا علیہ یحیی علی الخاص باللہ من منفق ہو التشفیع المنفرد علی امکان مختلفا لیہ کشفۃ الحوار یختلف علی النسب مالہ ما اسفرت ہو الشار لأنہ ربما یجفف علی الخاص بحدہ الخاصی وقد سبق فی کتاب الشیعہ مر ۱۰۱ ان یو من الشیعہ فقی لہ بہذا ان لہم یحصر النسب وقت الاشوی ۱۰۲ ان الاشی لر معدہ احتیار والمستری حسن الدر یفیض نفسہ فلو لین للتشفیع والنفس ذو لا یتطل شفعہ ۱۰۳ والتعہ الشیعہ ان لو یسلم ان حصدہ لتشفیع الشیعہ ان لو یسلم المیع الی المستری ولا یسلم البی علیہ حتی یحصر المستری فیصل محصورہ امایض ط محصور الشیعہ والمستری لا یملک لہ واللہ یلتزم فانما اسلم الی المستری لا یمتنز ط محصور الشیعہ لأنہ بدر احب وخصی للتشفیع بالتشفیع

تم تم تم تار تار۔

۱۰۰۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۰۱۔ اور تار تار۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۰۲۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند

(۱۳) قرم شیعہ حاضر کرنا

۱۰۳۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۰۴۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۰۵۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند

(۱۳) شیعہ کی خصوصیت بائع سے

۱۰۶۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۰۷۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۰۸۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۰۹۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۱۰۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند

(۱۰) مدنی شیعہ سے قرم شیعہ کا دوسرا سوال

۱۱۱۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۱۲۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۱۳۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۱۴۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۱۵۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۱۶۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۱۷۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۱۸۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۱۹۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۲۰۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند

(۱۱) شیعہ کے لئے قرم شیعہ کا ثبوت

۱۲۱۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۲۲۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۲۳۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۲۴۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند
۱۲۵۔ یہاں ہے کہ وہی ہے فقہی کہ طلب شیعہ کا مستند

باب جس میں شفعہ ہوتا ہے اور جس میں نہیں ہوتا اور جن سے شفعہ باطل ہو جاتا ہے

(۱) شفعہ کا قصد ہونا

شفعہ واجب ہوتا ہے قصد

قائدان بھی شفعہ واجب ہے بالذات نہ بالترقی اس واسطے کہ بالترقی زمین کے اشیاء اور عکاس بھی شفعہ ہوتا ہے لیکن بالذات اس میں نہیں ہوتا مثلاً فکا اشجار یا قمارت فروخت کئے جاویں یا اس میں سے کسی میں شفعہ واجب نہ ہوتا۔

(۲) شفعہ کا غیر منقول میں ہونا

اس لئے غیر منقول میں جو ملک میں آوے عوض کے لئے میں اور وہ عوض۔ ل ہو کہ اگرچہ اس کی قیمت نہ ہو سکے جیسے بکلی اور نامور کوئل۔

قائدان۔ عوض کی قیمت سے یہ بکلیاں یہاں تک کہ اگر ملک کے لئے مکان ایک شخص کو یہ یا عمارتوں کو شفعہ کا قصد نہ ہوگا کہ اسے یہ اختیار نہ ہو کہ وہ شفعہ نہ کرے گا مگر اس کی قیمت سے وہ ضرورت بکلی ہوگی۔ قصداً عوض بل نہ ہو جیسے ایک گھر عوض میں ہو یا ملک کے یا جائیداد غیر منقول کے بیان سے یہ قید ہے کہ شفعہ کے نزدیک غیر منقول میں شفعہ نہیں ہے اس لئے کہ شفعہ بالترقی کے لئے ہوتا ہے قیمت کے لئے اور ہر روز ایک شفعہ سے کوئل شفعہ بالترقی ضرور ہوتا ہے نہ کہ بالذات اصل میں زیادہ۔

(۳) اسباب مقبولہ میں متبعاً شفعہ ہوتا ہے

قائدان مقبول اور حشری اور عمارت اور عمارت میں جب عمارت کے پائوں میں اور زمین کے شفعہ نہیں ہے اور جو یہ قیمت زمین کے بیچے جائیں تو اس میں بھی شفعہ واجب ہے۔

(۴) دوم معاملات جن میں شفعہ نہیں ہو سکتا

ای طرح شفعہ نہیں ہے میراث اور صدقہ اور ہر جائیداد میراث کی چیزیں کہ کسی یا جائیداد سے مرثیہ میں یا میراث کے عوض میں یا جائیداد میں ملے کے یا قمار کی شے یا بدل میں سے کسی شے کی قیمت یا میراث کی چیزیں میراث سے ملے میں ملے ہو۔

قائدان۔ جیسے ایک مکان کو میراث میں سے کسی چیز پر نکال دیا اس شرط سے کہ میراث ایک جائیداد ہے بلکہ جو ہے تو تمام جائیداد میں شفعہ نہ ہوگا امام صاحب نے کہ نزدیک اور صاحبین کے نزدیک ایک بڑے کے لئے جس میں شفعہ واجب ہوگا اور امام شافعی کا عوض اجرت وغیرہ میں خلافت کے لئے کافی اصل۔

(۵) دوزمین جس میں بائع کو پھیرنے کا اختیار

دیکھو اس طرح بائع کو پھیرنے کا اختیار ہے کہ شفعہ واجب نہ ہوگا۔

قائدان۔ یہ اگر اختیار ساتھ ہو تو شفعہ واجب ہوگا بشرطیکہ قبیح اس وقت طلب کرے قبل بیگوش اور بعضوں کے نزدیک بیع کے وقت طلب کرنا ضرور ہے اور اس قول کی بھی تصحیح ہوئی ہے اور بخیر۔

(۱) او بیع الفاسد او ماسقط حق فسخہ لانه اذا بيع بغير فساد او ماسقط حق الفسخ بان يبي

المعتوى ليها بيت الشفعة او رد يخلو ودية او شرط او نيب بغيره بعد ما سلبت من بيع وسلبت الشفعة ثم رد البيع بخيار المرددة و بقضاء القاضي فلا تفعه لانه فسخ لايح وتجب رد القضاء و ما قاله ابي نيب الشفعة في المرددة فلا قضاء القاضي لانه لما لم يجب المرددة بالرضا صلا كانه اشترط و كذا يجب الشفعة بالاقالة لان الاقالة بيع في حق الثالث

والشعاع تاشعاعاً، وللمعد أنشور منونا فی سبع مسدہ وأسندہ فی سبعہ ای تحب الشععة
للمعد العادون حال کونہ مدیون ذمہ محیط مرکبہ و کسبہ للہ الشععة فیما باع سیدہ
و کذا للسید حق الشععة فیما باع لعدہ العادون المسکون بذمہ علی ان ما فی بدء ملک لہ (۸)
ولیس بشری أو انشوری لہ المعلن باع أو بیع لہ ان ضمن للمدک ان یحب الشععة للمعلن من سیدہ
انشوری اھلہ او و کلمہ کہ تحب الشععة لجن انشوری لہ اہلہ لیس و کل اعر بالشراء فہنصر لاجل
الموکل والموکل شفیع کان لہ الشععة و فتنہ اہلہ لو کان المسترمی أو المعلن والمضراء شریکاً
وللہ شریک آخر فہلہ الشععة ولو کان ہو شریکاً وللمضراء لہ شععة للمعلن و حوہ و لا یكون
للمعلن شععة منہ کان اصلاً او و کلاً کلاً شععة لمن بیع لہ ای ان و کل بالبیع والموکل
شفیع فلا شععة لہ و کذا اذا ضمن المدک بیع وهو شفیع لہ لا لشععة لہ لان الاستخلاص علیہ

میں میں اور سیدہ اپنے ملازم و ذمہ دار ہیں۔ کے مال میں
حق شععہ ہے۔

(۸) مشتری اور موکل کے لئے حق شععہ

اور شععہ ثروت ہے ان نفس کے لئے اور ذمہ دار کے لئے
و حریت کے لئے خرید سے یا فونی و حر اس کے لئے خرید سے
فانہ مال کا ہے نہ انرا مشتری یا موکل شریک ہوں اور ایک
و ہر اور شریک ہو تو مشتری اور بیگ کو حق شععہ پہنچے گا۔ (مثلاً
ایک خریشی جن جس شریک میں سب ایک شریک کے ہونے سے
و ایک یا قیصر کے ہونے خرید سے اس کے لئے تو اصل خلیع ہے
اور میں مشتری ہے تو وہ ان حق شععہ پہنچے گا۔ فی الاصل اور
انرا مشتری شریک ہونے اور گھر کا ایک مسابہ ہو تو شریک
نہ دولت دولت مسابہ و شععہ پہنچے گا اور انقص بیعہ اسلاف یا
و ان یا ان کی طرف سے اور انقص بیعہ یا وہ نہ من اور ان کے
اور وہ حق شععہ کا شععہ اور نہ ہونے گا۔

ناتہ۔ اس لئے کہ ایک اور ملان و ان حق کی حد خواہش
پر حالت کرتی متبادۃ شععہ و من و من۔

(۶) وہ زمین جو بیع قاسد سے کی

اگر مقرر کی بیع ہو تو مدیون کی قریب سے حق شععہ ہوتا
ہے شععہ و شععہ پہنچے گا۔

فانہ۔ اور جب حق شععہ ہوتا ہے تو شععہ ثروت ہونے کا نہ الی الاصل۔
شرکتہ نہ ہونے تو شععہ ثروت ہونے کا نہ الی الاصل۔

جو زمین خیار عیب وغیرہ کے سبب

باع سے پاس آگئی

اگر بیع کے وقت فسخ نے شععہ نہ لیا بعد اس کے حق
بہر خیار نہ یہ و خیار انصر یا خیار العیب کے حکم کا حق
ہائے پاس جہر آئی تو سب شععہ نہ پہنچے گا اس لئے کہ یہ
حق بیع ہے۔ نہ بیع جدید اور جو حکم کا حق و فسخ خیار العیب
میں و بالقدح ہائے پاس آئی تو حق شععہ ثابت ہو گا۔

(۷) غلام اور مالک کا

ایک دوسرے کے مال میں شععہ

اور غلام و ذمہ دار میں ہر یک کی طرف سے اپنے مدیون کے

(۹) ولا فیما یج الاذراعاً من طول حد الشفع بعد حبلہ لاصقاط شفعہ الجوار وھی ان
 ناع الدار الا مضار عرصہ فراع او شبر او اصبع وکولہ تعاد ما یلاحق من الدار المبیعة
 دار الشفع لمانہ اقالم یع ما لا یلاصق دار الشفع لانتبت الشفعۃ (۱۰) او شرع سہما
 سہما بمن ثم یأقیہا الا فی السہم الاول ہذا حبلہ اخرى لاصقاط شفعہ الجوار وھی امہ
 الدار ان یشری القادریک یشری شیئاً قلیلاً منہا کسہم واحد من الف سہم حلاً بالف
 الا ذرعتہ یشری الباقی بذرہم فی الشفع لا یأخذ الشفعۃ الا فی السہم الاول بمنہ لا فی
 الباقی لان المشری صار شریکاً ووافق من الجوار (۱۱) او شری نصف ثم دفع عتہ ثوباً
 الا بالثمن ہذا حبلہ اخرى نعم الجوار وعرہ وھی ما اذا ارید بیع الدار بمائتہ فی شری
 الدار بالف ثم یدفع ثوباً بمائتہ و عتہ فی مقابلۃ الف الشفع لا یأخذہ الا بالف

تکلیف تو چھ بزاروں حصہ اس گھر کا اور سونا نوے روپے کو خرید
 ہوئے پھر باقی گھر ایک روپے کو خرید کرے تو حصہ کوئی شفعہ
 صرف بزاروں حصے میں گھر کے پچھ گاور اس کو کل دواں لے
 گئے گا یہ کوئی قیمت ہر ملک مقدار میں سکھار دے سکھار
 نہیں لے سکا اس لئے کہ مشتری دوسرے حصے کو خریدنے سے
 وقت شریک تھا و شریک ختم ہے ہاں کدانی اصل سے زیادہ

(۱۱) تیسرا حیلہ

یاشن کے عوض میں خرید کر کے ایک پڑا ہوا
 روپے سے تو شفعہ نہیں لے سکے و کدانی میں لے بدلے میں۔

قائدہ۔ یہ تیسرا حیلہ ہے دانت، اسکا حق شفعہ شفعہ کے
 برابر ہے کہ حصہ او یا شریک صورت اس کی میں ہے کہ ایک
 گھر ۱۰۰ روپے کی مالیت کا ہے اس کو پڑا روپے کے بدلے میں
 خرید کر کے عوض بزار روپے خرشن کے باقی کو کیز یا اور کوئی
 بشر صورت اس کی مالیت کی دس روپے سے تو شفعہ اس میں کہ
 نہیں لے سکا گھر بزار روپے کے عوض میں کدانی اصل۔

(۹) حق شفعہ کے سقوط کے لئے پہلا حیلہ
 اگر کسی نے اپنی زمین سے شفعہ چاہے جو شفعہ کی
 طرف ہو تو بھرست ایک ہاتھ لگ کر کہ وقت کی۔ (یہ پہلا
 حیلہ ہے اسکا شفعہ کا جو سبب جوار کے ہوا ہے صورت اس
 کی یہ ہے کہ شروعات کرے گریب ہاتھ یا ایک یا شفعہ یا ایک
 رنگ کے موافق عوض میں اور طول میں جس قدر شفعہ کی زمین
 سے فی ہے پھر ذکر باقی کوئی کرے) تو شفعہ کو شفعہ نہ پہنچا۔
 ذکوہ اس واسطے کہ شفعہ کو شفعہ صرف احوال کی وجہ
 سے تھا و در احوال شفعہ سے یہاں نہ ہے۔

(۱۰) دوسرا حیلہ

یا ایک حصہ اس زمین کا پہلے خرید کرے اور پھر باقی تو
 شفعہ کو صرف حصہ اول میں شفعہ پہنچے گا نہ باقی میں۔
 قائدہ۔ یہ دوسرا حیلہ ہے اسکا۔ قائدہ حق شفعہ حصہ کے
 خرید اس کی یہ ہے کہ جب ایک گھر کے خریدے گا وہ کرے بدلے
 میں ایک بزار روپے کے تو اس کل گھر میں سے کسی قدر حصہ خرچہ

(۱۲) ولا یکرہ حیلۃ اسقاط الشفعۃ والزکوۃ عندہ ہی یوسف رحمہ اللہ و بہ یفتی فی الشفعۃ و یضادہ فی الزکوۃ اعلم ان حیلۃ اسقاطہا لا یکرہ عندہ ہی یوسف رحمہ اللہ و یکرہ عند محمد رحمہ اللہ و یفتی فی الشفعۃ بقول ابی یوسف لانہ منع عن وجوب الحق لاسقاط للحق الثابت و هكذا یقول فی الزکوۃ لکی هذا فی غایۃ النشاعۃ لانہ یتار للرجل و یقطع رزق الفقیر الذین فہرہ اللہ تعالیٰ فی مالی الاعیاء والافتراط فی سلبک الذین یتکرون الذهب والفضہ ولا یعقوبہا فی سبیل اللہ والامتنان بما یسرہم اللہ تعالیٰ اقول الشفعۃ انما شرعت لدفع ہرید الجوار فالمتشری ان کان ممن یعتبر بہ الجیران لا یجمل اسقاطہا وان کان رجلاً صالحاً یمنع بہ الجیر ان والشیع یمنعت لا یجوز جارد فہی بحال فی اسقاطہا (۱۳) و یطلبہا ترکہ طلب المراقبۃ الی الاشد و تسلیمہا بعد التبیح فقط ای التسلیم قبل المبیع لا یطلبہا وتومن الاب الوالی فی الوالیکل ای الزکبیل یطلب الشفعۃ فان تسلیم ہؤلاء یطلب الشفعۃ عندہ ای حنیفہ و ابی یوسف خلافہا لصحیحہ و زفر فان هذا ابطال حتی ثابت للضعیف وانما شرعت لدفع الضرر ولہما انہ فی معر ترکہ السراء و صلحہا علیہا علیہ عوی و ردعوضہ ای المصلح علی العوی یطلب الشفعۃ لانہ تسلیم لکن الصلح غیر جائز لانہ مجرد حق التملک فیہیج رد العوض وموت الشفع

(۱۲) حیلہ کی حیثیت

حیلہ شرعی کہ جس سے ترکہ کو زکوۃ اور شفعہ کے لئے ابی یوسف کے نزدیک ترکہ کو نہیں جواز دے گا کہ ترکہ دیکھ کر کہہ دے کہ ترکہ ہی نہیں ہے اور یوسف کے قول پر ہے کہ یہ ترکہ کو نہیں دے گا کہ کہے گا کہ یہ ترکہ ہے۔

فائدہ اس بات پر کہ زکوۃ عبادت ہے جہاں میں حیلہ کرنا ناجائز ہے اس لئے کہ یہ عبادت کرنا ہے قل کا ارتطیع ہے فقراء کے حقوق کا جن کو اللہ تعالیٰ نے ضرور کیا ہے انہما کے مال میں اور مال ہو جائے نہ دوسرے میں انہما لوگوں کے حق کی برائی اس بات میں ہے جو الذین یتکرون الذهب والفضہ ولا یعقوبہا فی سبیل اللہ الآية اور عباد مجبورات پر ترکہ کی مستحق ہونے اور میں کہتا ہوں کہ شفعہ ضرور ہو جائے واسطے منع کرنے سے نہ جواز کے مستثنیٰ اگر ایسا نہیں ہے جس سے عساکہ کے لوگ اپنے ہاتھ پر نہ آسکا شفعہ طلب نہیں ہے اور اگر مستثنیٰ مراد ایک ہے عساکہ ہی سے منع

افہاتے ہیں لیکن جتنی شفعہ ترکہ کا رہا نہیں چاہتا تو اس وقت میں حیلہ کرے واسطے نہ شفعہ کے لئے کافی الاصل۔

(۱۳) شفعہ کا حیلہ ہونے کی صورتیں

اگر شفعہ نے طلب سے عبادت نہ کی یا طلب اشدہا نہ کی یا بعد حق کے شفعہ یا جواز یا اگرچہ شفعہ مجوز دینے والا باپ یا بی بی یا بیکل جو شفعہ کا یا شفعہ کے صلح کر لی اپنے حق شفعہ کے بدلے میں یا کسی کوئی پر تو ان سب صورتوں میں شفعہ باطل ہو جائے گا اور صورت اخیرہ میں شفعہ کو وہ عوض بھی مجبور دینا ہو گا اس طرح اگر شفعہ مر جاوے تب بھی شفعہ باطل ہو گا اور اس کے ارشاد کو پہنچے گا اور ہام شافعی کے نزدیک اور شافعی شفعہ پہنچے گا فائدہ اس بات پر ہے کہ شفعہ قفل تھا جسے قاضی بعد صلح کے مر جاوے اور جو بعد عہد قاضی کے مر جاوے قفل اور کرنے میں کے یا بعد ارادہ کرنے میں کے تو وہ ترکہ شفعہ کے لئے کافی الاصل۔

۱۴۳۔ الاکسیری فان الشیخ اذ مات نزل الشفعة ولا تورث معه خلافاً لمالکی ورحمہ اللہ لانہا یسبب بطلان وهذا اذا مات بعد البیع قبل الفداء اما اذا مات بعد فداء القاصی لم یبطل لیس او بعد تحبیر المرونة الا یموت بعد ما یمنع بہ قبل الفداء بین المروان سبب الاستحقاق قبل التملک بخلاف ما اذا کان البیع بشرط الحار واما ان سمع شراؤک فسلم فطهر شراؤ غیرک او بعد کف فسلم او کان دقل او مکس او رونی او عدی مقارب قیمته ان لم یتکثر لیس له رخص کتدیک لانی سمع البیع دلب فسلم او کان دقل او کان بکثیر او رونی او عدی مقارب قیمته الف او اکثر فاشفعة ثابتة له لان هذه الاشياء من دون الاعمال فانما یمنع باخذہ وورساکون له الاحتیاط لا لاشیاء یسر وان کان قیمتہ اکثر من الف فیقول له حق الشفعة بخلاف ما اذا ظهر ان البیع کان بخر من قیمته الف او اکثر لا یمنع بہ الشفعة لان الشیخ باخذها بالقبض فان کان قیمته الف فقد سلم البیع بہ وان یموت قیمتہ اکثر فسلم البیع دلف تسلمہ السبع والا کثر بالطریق الاولی (۱۴۱) وشیخ حبیب احمد المشرقی لأحد الناجحة مع أغیری جماعة من واحد فطشع ان واحد مصیب محمد و ان باع جماعة من واحد لا باخذ حصۃ احد البائس ویرک حصۃ الباقی ان شاء احد کتابا او ترک لان شایع فرق تصفۃ عمر المشرقی راسة لا یصرف وابطح یتحقق فی الاول دلف ضرر الحد لاهی الناسی وابطح مقرر بیع مشاع من دار قصما لای اشتری نصبا مشاعا من دار قصمہ شریع والمشرقی فالشیخ باخذ المصنف معز الان القصمۃ من تمام المصنف

(۱۳) مشتری کا مرجع

اگر مشتری مرجع ہے تو شفعہ موقوفہ ہوگا۔
فائدہ۔ ہندوؤں کے دفعہ شفعہ طلب کیا جائے گا۔

(۱۵) شفعہ کا اپنی جائیداد پر بیچ ڈالنا

اگر کوئی شخص جائیداد کے کسی حصہ کا شریک ہو اور اس جائیداد کو اپنے بیچ ڈالے تو اس کے سبب اس کو اتھاق شفعہ کا حاصل ہے جب تک شراؤ اس کا کل ہو جائے گا۔ (اگر بیچ ڈالنے والا غیر شریک ہے تو شفعہ نہیں ملے گا۔)

(۱۶) ایک دفعہ شفعہ چھوڑ کر دوبارہ لینا

اگر شفعہ کو غیر پہلی کوہ کان لیا ہے تو اس نے شفعہ نہیں دیا جس کے حصول ہوا اگر اس نے شفعہ

کو پہلے معلوم کیا کہ کان بار بار ہے تو اس نے شفعہ نہیں دیا اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ شراؤ نے کان کو اپنی جائیداد میں بیچ ڈالا تو اس کو دوبارہ وہی شفعہ ملے گی جس کے بارے میں شراؤ نے شفعہ نہیں دیا۔ (اگر شراؤ نے شفعہ نہیں دیا تو اس نے شفعہ نہیں دیا۔)

فائدہ۔ اس واسطے کہ پہلی مالک اشیا، درجہ شفعہ کو آسان ہے یہ نسبت از حد کے اور اسباب میں اگر اس کی قیمت ہزار ہے تو شفعہ کو چار سو دینا اور اگر اس کی مالیت ہزار ہے تو شفعہ کو چار سو دینا۔ (اگر اس نے شفعہ نہیں دیا تو اس نے شفعہ نہیں دیا۔)

(۱) ان کی آدمیوں نے ایک مکان لیا

یا کا مکان ایک آدمی نے لیا

اگر چند نفوس نے ایسا ہی کیا تو پھر سے کیا فایده
ایک شخص کا قصد سے کیا ہے اور وہ کتنا کمال سے ایسا
کیا ہے کہ جو یہ تحقیق کیا جانے لگا کہ اس مکان کے مکان
ایک شخص نے ہی نہیں جس سے اس کی کوئی اور چیز نہیں
یہ تحقیق کیا ہے۔ کیا اس شخص کی کوئی اور چیز نہیں

اس شخص کو ملتا ہے۔

اگر وہ برائے ہے سے کمال ملتا ہوگا ہے قصد
یہ ایک شخص کا قصد ہے کہ وہ اس مکان کو
بھی جوئی ہے اور شہد کا بھی وہاں جوئی کرے کہ میں اس مکان
کی ملک کا جوئی کرتا ہوں اگر یہ سمجھ گیا تو پھر سے وہ
میں شہد کے جوئی میں اس مکان کے کوئی اور چیز نہیں ہے تو اس
کا شہد بھی وہ وہاں کا شہد اس کی طرف سے وہی کا یہ حال
مگر یہ کہ وہ شہد کو یہ کہہ دے۔

ضمیمہ از ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“

اسلام میں حق شہد کی شراکت

اسلام میں حق شہد کی شراکت ہے کہ اس کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک

شہد کو اگرچہ مسائل کو حق شہد میں دیکھ کر اس کے مسائل
شہد کو اگرچہ مسائل کو حق شہد میں دیکھ کر اس کے مسائل
شہد کو اگرچہ مسائل کو حق شہد میں دیکھ کر اس کے مسائل

اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ اس کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک

یہ کہ جب اس مکان میں وہ شہد کی شراکت کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک

اس کے ساتھ ایک شہد کی شراکت کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک

اس کے ساتھ ایک شہد کی شراکت کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک

اس کے ساتھ ایک شہد کی شراکت کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک

اس کے ساتھ ایک شہد کی شراکت کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک
شہد کی شراکت میں وہ تو اس کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ایک

اے ہے اُنکی سے کہ یہ خاتمہ کو اسرار میں ہے
ختم کے نشانی کی اہمیت میں تو وہ سب میں یہ بات بھی
ہے کہ انور نے اُن وقت کا زمانہ کہہ رکھتا ہے کہ وہ سب میں
ان کو ہدایت بھی ہے کہ ان کی بھی نہیں اس کی حمایت
بہت اہمیت میں ہے۔

تقریباً اسی دور کی اس سیر میں اس کا حق ٹھکانہ مل گیا ہے۔
اس سال اس نے جو کچھ لکھا ہے، اس کے بعد اس نے اس کے بارے
میں اپنے حق کی کثرت میں لکھا ہے۔
اس کے بعد اس نے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ اس نے
اس کے بارے میں اس کے بارے میں لکھا ہے۔

كتاب القصة

١٠٠ هي نعيم أخرى شائعة. ١٠١. وحلب فيها لا أثر لشيء المظلم والمناظرة في غيره. ١٠٢. قد أخذت
 شريك حخته بعبه صالحة في الأول لاني الثاني ١٠٣. وان احدها عليها في متحة الحسن فقد
 حذت حذو. احدها هي العبادة غالية في غير الصلوة مع انه يجبر على نفسه في غير الصلوة. ١٠٤.
 كان متحدا الحسن مع ان المسافة لا يجر. ١٠٥. فيه الخبر فانه سنا يجبر عليه لاني فيها معنى الاثر
 مع ان شريك يريد لا يجر بجمته فوجب الجبر على ان المسافة قد يجر. ١٠٦. فيها الخبر ١٠٧.
 تعين حق العبره كما في قضاء العبر ١٠٨. وبهذا فاسم يروى من بيت اسد بن مسعود بلا امر
 وقوا ح (ان نسب ما جرح صح) هو غني عن عدل الروي عند عذابي حبيبة وقال الاخر يعاد
 على قد الانصاف. لانه لو لم يملك له ان الاخر قد انصاف وهو لا يقتوت به قد يصعب
 في التاويل وقد يتعكف فيغير اختياره فاعتبر اصل التفسير (١٠٩) ويجب كونه عندا علمانيا

ایک صاحب نے اپور جو نرنگی شکل ہے اس میں مینا کا بے نہ۔
 فائدہ نہیں ہے کہوں چارہ تو نرنگی و شیرازہ اس
 لئے غائب ہے کہ میں نے اس کو اپنی حق میں تقابلیت میں
 اس وقت نہ دیکھا تھا جس وقت کہ اس سے جو ایک شریک لینا
 ہے وہ اس کے شریک ہے ملازمہ نرنگی میں جو اس شریک لینا
 ہے اور نہ شریک میں جیسے یہ نکات اور صاحب اور نہ میں
 مینا کا بے نہ کہ اس سے اس میں خود دیکھتے وہ ہے
 یہ نرنگی شریک ہے اور وہ ملازمہ نرنگی و شیرازہ اس کو میں حق
 تو وہ نرنگی میں ہے یہ نرنگی میں اس میں یہ نرنگی
 ملازمہ نرنگی و شیرازہ اس میں ہے۔

(۱) قسمت کی تعریف

قسمت آتی ہے میں ایک مصرعہ جو لکھ چکی ہوں۔ لکھ کر
 دیکھ کر پڑھا اور پھر لکھ کر پڑھا۔

خداوند ہمارے پاس ہے، اسے طلب کرنا ہے، یہ ہم کا کیا نقصان
 ہے؟ ہم کوئی نقصان سے قویٰ نہیں بن سکتے، بلکہ ہم کوئی نقصان سے
 کمزور نہیں ہو سکتے۔ اس لیے کہ ہم کوئی نقصان سے کمزور
 نہیں ہو سکتے، بلکہ ہم کوئی نقصان سے کمزور نہیں ہو سکتے۔

(۲) افزای زمین و آب

موجودہ شیخوہ قوامیہ وقت میں فروغ دینی

(۳) ایک شریک کا دوسرے کی

ثابت میں حصہ لینا

اگر ایک شخص دوسرے شریک کی ثابت میں شریک ہو جائے تو اسے دوسرے شریک کی ثابت میں شریک نہیں سمجھا جائے گا۔ اس لئے کہ شریک کی ثابت میں شریک ہونا ایک شرط ہے اور اگر ایک شخص دوسرے شریک کی ثابت میں شریک ہو جائے تو اسے دوسرے شریک کی ثابت میں شریک نہیں سمجھا جائے گا۔

(۴) غیر شریک متہم شخص میں جبر

اگر ایک شخص غیر شریک متہم شخص میں جبر کرے تو اسے شریک نہیں سمجھا جائے گا۔ اس لئے کہ شریک کی ثابت میں شریک ہونا ایک شرط ہے اور اگر ایک شخص غیر شریک متہم شخص میں جبر کرے تو اسے شریک نہیں سمجھا جائے گا۔

(۵) قسمت کرنے والا

اگر قسمت کرنے والا ایک شخص ہو تو اسے قسمت کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔ اس لئے کہ قسمت کرنے والا ایک شرط ہے اور اگر ایک شخص قسمت کرنے والا ہو تو اسے قسمت کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔

اگر ایک شخص قسمت کرنے والا ہو تو اسے قسمت کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔ اس لئے کہ قسمت کرنے والا ایک شرط ہے اور اگر ایک شخص قسمت کرنے والا ہو تو اسے قسمت کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا۔

(۶) قسم کی صفات

اگر ایک شخص قسم کی صفات ہو تو اسے قسم کی صفات نہیں سمجھا جائے گا۔ اس لئے کہ قسم کی صفات ایک شرط ہے اور اگر ایک شخص قسم کی صفات ہو تو اسے قسم کی صفات نہیں سمجھا جائے گا۔

(۷) ولا یعد واحد لہا لان الامر قد یضیق علی الناس ولا یجوز یصوب غایباً (۸) ولا ینسبک

القسم ای ان قسم واحد لا یكون لاسم مشتق کا ترجمہ فہم بغض الی غلہ الآخر (۹) وسخت

برضاء النور کا اعلیٰ صرح احدہم اذ لا بد من امر القاصی

(۷) ایک شخص کو متعین کرنا

اگر ایک شخص کو متعین کرنا ہو تو اسے متعین نہیں سمجھا جائے گا۔ اس لئے کہ متعین کرنا ایک شرط ہے اور اگر ایک شخص متعین کرنا ہو تو اسے متعین نہیں سمجھا جائے گا۔

اگر ایک شخص متعین کرنا ہو تو اسے متعین نہیں سمجھا جائے گا۔ اس لئے کہ متعین کرنا ایک شرط ہے اور اگر ایک شخص متعین کرنا ہو تو اسے متعین نہیں سمجھا جائے گا۔

(۸) سب قاصدوں کی اجرت مشترک ہونا

اگر ایک شخص سب قاصدوں کی اجرت مشترک ہونا ہو تو اسے سب قاصدوں کی اجرت مشترک نہیں سمجھا جائے گا۔ اس لئے کہ سب قاصدوں کی اجرت مشترک ہونا ایک شرط ہے اور اگر ایک شخص سب قاصدوں کی اجرت مشترک ہونا ہو تو اسے سب قاصدوں کی اجرت مشترک نہیں سمجھا جائے گا۔

کے ذریعہ و آثار میں اخلاقی کمالات سے لیس کر کے

(۵) قسمت کے لئے شریکوں کی

مخاض مندی

قسمت صحیح ہے۔ یہ تو ان کی شان عدلیہ ہے۔
اس میں کوئی شریک نہیں ہے۔ (وہ جو ان کو اس کا حصہ
نہیں دے گا وہی تو زیادہ ان کے لئے ہے اور ان کو اس کا حصہ

ان کی پسند سے اس صورت میں صرف قسمت ہی نہیں ہوتی۔ مختار
ہے اس مختار اور اپنے قریبی کو (یا غریب یا مسکین یا یتیم یا
کے اور مسکین کی یہ مختار ہے۔

فائدہ: یہ کہ یہ شریک نہ ہو۔ اس میں اور مختاری
ہو۔ یہ قسمت بالکل ہے۔ اس میں کوئی اور حصہ نہیں ہے۔
یاد رہے کہ یہ حصہ نہیں ہے۔ اس میں کوئی اور حصہ نہیں ہے۔
یاد رہے کہ یہ حصہ نہیں ہے۔ اس میں کوئی اور حصہ نہیں ہے۔

۱۰۰ و قسم بقلی مدحی ان بیہم و عقر بدعوی سر ۵۰ و ملکہ مطلقا انحر اولہ عن
یہ لاحتی برہو علی موت و عذوریہ عدلیہ جبکہ حضور جہادہ عدلیہ و عدلیہ
قسمت مافی اندہم ان کی مطلقا ان دعو اسواء اور ملکہ مطلقا قسم نکلی ہذا غیر مذکور
فی المیزان دعو الزیادہ عن زید قسم انصار انکان مفارقات انصار شرادہ او ملکہ مطلقا قسم
انصار ادا انحر الزیادہ عن زید لا یقسم عدلیہ حریثہ ہی برہو علی البیوت اعداد لوانہ
و عتادہا بقسم کما فی تصور الاحتراف ان ملک لم یبق ماعدا فالفقہ فیہ لیس علی
المت اولہ حص البیہ یخلاف تصور الشہادہ لار الملک بعد الشہادہ غیر مافی ظہیر
و یخلاف غیر القادر و ادعوا انہ ان القسم بعد زائد الحفظ و العطاء محض بقسمہ فلا
احتاج الی القسم فامسئلہ الی کہ مذکور فی المیزان بقیم حکمہا من اقسام ابدال
البرزوت و کذا من قسم العطاء المشرقی بالمطریق لار فی لہدہا بدکو و لار برہا کہ
معہما حتی یوہی اللہ لہما الذخیر فی ارجع الی العفل ابل ہذا قول فی حقیقہ و لا ینصح
انہ قول لکل قاضی و اذیرک انہ معہما کما القسم لیسہ الحفظ و العطاء غیر محتاج الی
ذاک فالایہ من اقسام اقسام الملک و لار برہا عنی ثبوت و عتادہ لورنہ و هو معہما
و مہم حق و عتادہ قسم و عتادہ من یقسم لیسہ ادا ان تصور الزیادہ و برہا عنی ثبوت
و عتادہ لورنہ و لار معہما و لار برہا عنی ثبوت و عتادہ قسم و عتادہ من یقسم لیسہ ادا ان
القاضی و عتادہ الیادہ و الدار فی اندہم حق ہذا صہ و المصروف فی الیہما حق و کان فی
یہم نکال السیف فی ہذا لفظ و عتادہ و سہم انہ ان کان كذلك لا یقسم فی سہم
واحد و شرادہ و عتادہ احدہم ان کان مع الزیادہ الضلع او العتادہ ہی عنی کہ لا ای ان
حصہ واحد و لاقام البیہ لا یقسم لار لیسہ ان الواحد لا یصلح مقاسما و مقاسما
و مقاسما و و کان عدم الاوت شرادہ و عتادہ احدہم لا یقسم لار فی الزیادہ و عتادہ

احد المورثة حصصا من الباقي وان كان في صورة الازدواج الفلانی او شئ من هذا فلي بدل الغائب
او الخليل لا يفسد بعد الا ان النسمة تصير قضاء على الغائب او النزيل من غير حصص حاضر
منهما وقسم بطلب احدهم ان احد النضر كان ان اشع كل بحقه وطلب ذی الکثیر
فقط ان لم يسبق الاخر لثله فخصته ذی لا يفسد بطلب ذی النزيل لانه فأكادفه فهو فهو
متعصب في طرف الفسمة وقيل على العکس لان صاحب الکثیر يطلب ضرر صاحبه وصاحب
القليل في حقه بصعوبة وقيل بفسد بطلب کل واحد (۱۰) ولا يقسم الا بطلبه ان تصير كل فافلا

(۱۰) دو احوال جن میں قسمت ہوگی

دو قسمت نہا جاوے وہ دو احوال ہوں جس کو یہ اشکا
شرکا ہوگی کرتے میں اس کی شرکا یا مطلق ملک کا اس
طرف پر مطلق اس کی شرکا ملک کا ہوگی کرتے میں اس
جو اس کی میراث کا ہوگی کرتے میں جو دو قسم نہا جاوے گا
اس صاحبہ کے لئے ایک یہاں تک کہ اول دین موت پر
موت کی اور موت کی گواہ اور صاحبہ کے لئے ایک یہ قسم کر
یا جاوے گا مثل در حدود کے یہ دو قسمت نہ ہوگی اگر وہ
مقصود نے ہوگی کیا کہ ہمارے ان کے قبضے میں ہے جب تک
ہو اپنی ملک پر تھو نہ لاویں یا تھو نہ لاؤں اور صاحبہ کے لئے
دو دہشت ایک شخص کے قاضی پاس آئے ہمارے انہوں نے
موت کی موت پر اور موت کے لئے پر گواہ قائم کے اور ایک
معاہدہ دونوں کے قبضے میں ہے اور تھو نہ لاویں یا تھو نہ لاؤں
یا تھو نہ لاویں یا تھو نہ لاؤں کے قاضی ایک شخص کو
مقرر آوے گا جو طلب دہشت کے لئے ہے پر قبضہ نہ ہو اور
نہ ایک وارث حاضر ہو اور اس نے وکالت نہ کئے موت
موت پر اور غرض ہے یہ ہر کئی حصوں کے ایک جزئی کر لی
اب ایک خریدار نہ ہے اور باقی شریک حاضر ہیں یہ کل

بعض قسم اس فعل پہاں رہا ہے کہ قبضے میں ہوئے تو
قسمت نہ کی جاتے ان مال مشرک قسم نہا جاوے ایک
شریک کی طلب ہو کہ ہر شریک اپنے اپنے حصے سے قطع
ہو اور جو ایک حصہ نہا جاوے ہے اور دوسرے کا اس قدر دلیل
ہے ہوا اس سے نہیں اٹھا کہ تو زیادہ لے دو اور قسمت
طلب کر۔ کیا تو قسمت نہ کی اور حصہ قبضہ نہ کی طرف
سے قسمت نہ ہو جائے گی۔

کا دھواں اس لئے کہ صاحب حصہ قبضہ قسمت میں ہو
تو نہیں تو نقد نہ بچاؤں والا ہے طلب قسمت میں اس
بعضوں نے برعکس کیا ہے کہ صاحب کثیر کے حصے سے
قسمت نہ ہوگی کیونکہ صاحب کثیر صرف نقصان چاہتا ہے
صاحب قلیل کا اور صاحب قلیل اس چاہتا ہے قسمت کی چاہے
کی اس لئے کہ وہ اپنے نقصان چاہے دھواں ہے اور بعضوں
نے کہا کہ ہر ایک کی طلب سے قسمت کی جاسکتی کہ نہ کی
لاصل ہر معاہدہ میں ہے کہ ان کو ان کو توئی ہے غلام علی الخ

(۱۱) ضرر کی قسمت

اگر قسمت کرنے سے سب شریکین ضرر ہو جاوے تو
قسمت نہ ہوگی جب تک سب شریک طلب نہ کریں قسم کو

(٢) رُفِصَ عَوْرَضٌ تَحْدُ جَنْبَيْهَا لَاحِظَانِ وَفَرْقٌ وَانْجَوَاهُ وَالْعَمَامُ وَاشِيرُ وَافْرَحِي
الْأَبْرَصِيهِمْ وَفَالَا يَفْصِلُ أَرْقِي وَتَجَوَّهَ نَطَبُ الْعَصَى كَمَا يَفْصِلُ الْإِلَهُ سَانِرُ الْعَرُوضِ لَهُ
أَنَّ الْعَزَائِدَ لَاحِظِي فِي الْأَعْيَ شَصَارٍ كَلَّا حَاسٍ الْمَخْتَلِفَةِ وَفِي الْحَوَافِرِ فَدَ كِلِيلٌ إِذَا احْتَلَفَ
الْجِنْسُ لَا يَفْصِلُ (١٢) وَدَوَّرَ مَشْرُكَةٌ أَوْ دَارٌ وَضِيعَةٌ أَوْ دَارٌ وَحَامِلَاتُ قِسْمٍ كُلٌّ وَحْدَهَا أَى
أَنَّ كَانَتْ الدَّوَرُ قَرِيبَةً نَأْنِ كَانَتْ كُلُّهَا فِي مَصْرٍ وَاحِدٍ قِسْمٍ كُلٌّ وَحْدَهَا عُنْدَ بَنِي حَنِيفَةٍ وَفَالَا
يَفْصِلُ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ وَإِنْ كَانَتْ الدَّوَرُ بَعِيدَةً أَى فِي مَصْرَيْنِ فَتَدْلِيهَا كَقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةٍ
(١٤) رِيصُورُ الْقِسْمِ مَا يَفْصِلُ وَيَعْدِلُهُ وَيَدْرَعُهُ وَيَقْدِمُ أَسَاءَ وَيَفْرُقُ كُلَّ قِسْمٍ بِطَرِيقِهِ وَشَرِيهِ
وَيَلْفِي السَّيْهَةَ بِالْأَوَّلِ وَالثَّانِي وَالثَّلَاثِ وَيَكْتَبُ اسْمَهُمْ بِشَرَحِ الْأَوَّلِ لَمَنْ حَرَجَ عَمَهُ أَوَّلًا
وَالثَّانِي لَمَنْ حَرَجَ نَائِبًا أَى بِصُورِ الدَّارِ الْمَقْصُومَةِ عَلَى فَرْعَيْنِ لِيَرْفَعِ أَيْ الْقَاصِي وَيَعْنِيهِ أَى
بِصُورِيهَا عَنْ سَهَامِ الْقِسْمِ وَيَعْرِفُهَا بِصُورِ الْفَرْعَيْنِ عَلَى ذَلِكَ انْفِرَاطُهَا بِقَلَمِ الْحِصُولِ
فَيَكُونُ كُلُّ فُرَاخٍ فِي فُرَاخٍ بِشَكْلِ لَدْنَةٍ وَأَهْلُ الْبُيُوتِ وَالْقُصَّةِ وَغَيْرُهَا بِتِلْكَ الْفُرْعَانِ وَيَقُومُ
النَّاءُ وَيَعْنِيهِ الْقِسْمَةُ مِنْ أَى حَرْفٍ شَاءَ فَإِنْ جَعَلَ الْمَجَانِبَ الْعَرَبِيَّ أَوَّلًا يَجْعَلُ مَا بَلِيَهُ نَائِبًا لَهَا مَا بَلِيَهُ
ثَانًا وَهَكَذَا يُكْتَبُ أَسْمَاءُ أَصْحَابِ اسْمِهِمْ أَمَا عَلَى الْفَرْعَيْنِ أَوْ غَيْرِهَا مِنْ حَرَجِ اسْمِهِ
أَوَّلًا يَطْرُقُ عَمَهُ مِنَ الْجَانِبِ الْعَرَبِيِّ صِلَةً مِنَ الْمَرْفُوعَةِ وَلِئَاءِ ذَلِكَ إِذَا بَنِيَ نَفْسِيهِ ثُمَّ مِنْ خَرَجَ
اسْمُهُ نَابَ بَعْضُ نَفْسِهِ مِمَّنْ أَوَّلًا وَهَكَذَا أَى إِذَا بَنِيَ مِنْ كَانَتْ الْأَسْبَابُ مَتَعَاوِيَةً أَوْ عِظَامِيَّةً

نزدیک اگر بعضی اختلاف بقا و قسمت نہ ہوئی کہ کوئی اصل ہم سے
 جس کو خواہات امرچہ محمد انجس اوریں سبب بھی ایک کی
 قیمت دوسرے سے ہر جہا تفاوت اند کم و بیش ہوتی ہے تو
 مساوات قیمت اس میں ممکن نہیں ہے اور خواہ پانچویں کی بھی
 کہ کتابیں نظمیں کی چاروں فی واروش میں لیکن ہر دوست اس
 سے قطع حاصل کرتے ہارے باقی بقا قسمت کتابوں کی ہر ارق کے
 شمار سے نہ ہوگی ای شریعہ جہد سے اگر ایک کتاب کی چند
 میں ہوا اور اگر اکثر ایک یا بیشتر میں ہو تو اس کی قیمت پر اس
 کتابوں کی قیمت سمجھنے کی بات اور ہر ایک کے لئے کوئی
 ایک قیمت کے سب سے ہر جہا تفاوت ہوا ہے

(۱۳) کئی مشترک جائیدادوں کی تقسیم

نہایت کہ مشق کتب شرعیہ و فائدہ نگار مجوزین شریعت ہے اقل

(۱۲) قابل تحسنت اسباب و غرض

۴۰۔ قسمت کی جاوے اس اسباب اور عارض کی جنس کی
جنس کا نام ہے اور مثلاً صرف کھریوں جو ہیں یا نہ اسے قوت
ہو یا نہ اور کئی اسباب ایک قسم کے ہوتے اور بعض مختلف
جنس کے ہوں یا کئی جنس کے جیسے کھری اور قوت یا اور
اسباب مختلف جنس کے اور عام طور پر ہوں یا تمام قوت ہوں یا
نہ ہو یا کئی جنس یا کئی یا کئی اور بعض تو عام قوت ہوں
اور بعض خاص قوت ہوں۔

خداوند اسرار میں نے تو ایک رشتہ اور جوہر کا محض
شوق کی جانب سے محو ہو گیا۔ ایسے بہاؤ میں مجھے انات انجیر
اور صمد میں رہتے جس کا وہی آدھی میں بہت فائدہ ہے۔ اس کا
بوجھ سے تشنگی اجمال محسوس ہے۔ یہ انوار اور جہاں انیسویں کے

رائش چکر کی شریک نے قاسم کے فعل پر غارت کر کے اپنے
حق اپنے غارت کر کے پھر دوسرے نے غلبہ سوجا تو اس کے
فعل کی معنی ظاہر ہوئی حواس اور دست و پاؤں دیکھا جاوے گا
مشت غلام جو نے حق نے کدواں اور اصل میں بچہ ہوں گا اگرچہ
یہاں اس نے حق میں تھامس ہے لیکن یہ فعل کل غلامی طور
پر سیر کیا گیا اور ظاہر وہاں شریک میں مضمین ہے۔

(۱۹) ادوقہ سموں کی گواہی

لورہ فعلیہ اسم تھے آواز کی شہادت اور اثر نہیں ہے
حب و اہلکار کے اپنے سے پائے جا قول ہے۔
فانہ و شہدائیں کے نزدیک اور اثر غلطی کے نزدیک
فہم میں ہے اس لئے۔ یہ شہادت خود اپنے فعل سے ہے ہم پر
بجواب اس میں کہ جس کے فعل پر شہادت کر کے ہے پھر نہ
لڑائیں کے قرار میں اس کی شہادت کے لئے وعدہ ہے۔

(۲۰) یہ دعویٰ کہ میرے حصے سے

دوسرے نے لے لیا

روح آتے شریک نے یہ کہا کہ اس نے اپنے حصے پر
قبضہ کر لیا دوسرے شریک نے اس میں سے کچھ لے لیا تو اس
شریک کو خلاف راویں نے اور جوئی قرار غلطی کے حق کے
اس نے یہ کہا کہ مجھ کو اس قدر حصہ چھپا تھا اور دوسرے شریک
نے اٹھ حصہ چھپا تو اس قدر حصہ اس قدر قسمت لے کر ہے۔
فانہ۔ اور شریک راویں کے حق میں اختلاف نہیں
تو راویں عرض روانہ اذہ مکان۔ کہ عرض۔ کہ کر دیا جاوے
اور طول میں کا بقدر طول و زوال کے اور زمین بقدر طے بل
کے اور زمین کیوں سے شہادت لے کر مقدار راویں غلط ہے۔
تو جانا ہے اور بخار۔

۱۲۱۱ لولہ المستحق بعض حصۃ احدہما مناع لولہ نقص وجع بفسطہ فی حصۃ شریک
ونہی امی بعد مناع فی الذکر السلم ان الاستحقاق اما فی بعض نصیب احدہما فان کان
بعض شایع لا یفصح عند امی حیثۃ ونقص عند امی یوسف والاصح ان یحد امی
حیثۃ وجورہ ایضا القسمۃ او فرقع المصنف العربی لا احدہما المستحق المصنف الشایع من
ہذہ المصنف العربی فانہم یفصح فان المستحق وہ بالحد ان شاء فخص النسبة ولما لم یصر
التشعیر وان شاء وجع من لا یصر بالربع وان کان بعضا من نصیب احدہما فقد فیہ
انہ علی الاختلاف والصحیح انہا لا یفصح بالاجماع بل یوجع بفسطہ فی حصۃ شریک
کیا انکانت الدار یومہ بغير تقسمت المستحق من یحدہما سب ہو حصۃ افرع
راجع بنصف ما مستحق فی نصیب صاحبہ وان کانت الدار لا یحدہما وانظرا للمعروف
استحق من یحدہما الثلث رجع ثلث ما مستحق وان استحق من یحدہما الثلث رجع
ثلث ما مستحق وان استحق البعض من نصیب کل واحد فان کان شایعاً فصحت النسبة
وان کان معین لم یذكر ہذہ المسئلۃ فذکر لا یفصح النسبة بل یجوز ہذا المستحق کان
لم یکن فان کان الباقی فی ہذہ دایم مہما یفقد نصیبہ لولہ وجع لا یحدہما علی صاحبہ
وار نقص من نصیب احدہما رجع بالنسبة کما انکانت الدار یفصح والمستحق یحضر

ادرع خمسہ من نصیب هذا وخمسہ من نصیب ذلک فلا ربح ولا خسر لاحدہما علی صاحبہ
ولہ کانت ربحہ من هذا وستہ من ذلک یرفع الخامس علی الاول مدع (۲۱) ربحت
انہما ہذا المہایا معا علی من انتہی او من انتہی فکان احدهما یولی الدار لا ینفاج صاحبہ
او ینفاج لا ینفاج بہ کمالا لربح من ینفاج صاحبہ فی سكون هذا بعض من دار وهذا بعضا
وهذا علوہا وهذا استغناء او حدة عبدہا یوما وهذا یوما ای حدة عبدہ عسیدہ یوما
وعمرہ یوما کسکتہ بیت عسیر بن یسکن فیہ یوماً وعمرہ یوما وعسیر بن یوما وعسیر بن یوما
والآخر لآخر ی یسخدم ربہ احد العبد ویخدم عمرہ والآخر

(۲۱) ایک کے حصہ میں کچھ زمین کسی اور کی لگی

اگر زمین قسمت کے ایک کے حصے میں سے کچھ زمین
جس میں یا غیر جس کی مستقل کی تو قسمت کا کچھ حصہ نہیں
بلکہ دوسرے حصے میں اس حصے کے اپنا حصہ دوسرے حصے میں
زمین سے لے لیا ہے اور وہ ایک حصہ فی حصہ کل زمین میں
کسی شخص کا حصہ کا کچھ تو قسمت کی ہمارے ہیں۔
فائدہ: اور اصل کتاب میں اس مسئلہ پر تفصیل کی ہے
اگر کسی کا حق چاہے تو کچھ لے لے۔

(۲۲) شریک میں مہایا

مجھے ہے ہونے باری لکھ لیا شریک سے جس کو مہایا
کہتے ہیں مثلاً ایک دار مشترک میں ایک طرف ایک شریک
رہے دوسری طرف دوسرا شریک یا ان کے مکان میں رہے
اور دوسرا ایچے کے مکان میں رہے ایک عام شریک سے ایک
دن یکام لیا کرے دوسرے دن دوسرا یا عام شریک سے ایک ایک
دن چاہے دوسرے دن دوسرا یا عام شریک سے ایک ایک
یکام مہایا کرے اور دوسرے دن۔

نوٹ

(۱) اگر ترکہ تقسیم ہو گیا پھر میت پر زمین لگا تو قسمت کو

جس کا زمین کے شریک سب وارث میں ترکہ میں ہوا اگر کسی
یا ترکہ خواہ اپنا ترکہ سب وارثوں کے ذمے سے نکالے
کرو یا نہیں یا وارثوں کے ذمے یا کسی ترکہ کو کالی ہو۔
(۲) اگر بعد قسمت ترکہ کے ایک وارث نے دعویٰ
دینی یا تو سب سے نہ دعویٰ میں۔
(۳) اگر بعد قسمت کے دوسرے حصے میں دوسری
شک کا دعویٰ ہوا تو باطل ہے۔
(۴) اگر ایک شریک کے حصے کے وارث کی شریک
دوسرے شریک کے حصے میں جتنی حصہ اس کا جو اس وقت
کے کئے ہیں نہیں ہوتے۔

(۵) اگر ترکہ میں شریک میں احد الشریکین نے بغیر اذن
دوسرے کی وزارت دینی اور اس کے شریک نے وزارت کا فرض
چاہے تو ترکہ میں قسمت کر دیں گے اگر جس نے وزارت دینی کسی
کے حصے میں آگئی تو ہوتے دوسرے کو اہم کر دیں گے اور
بہی تمام وارثت کا ہے البتہ اگر دوسرا شریک دینی ہو جائے تو
نہ کر دیں گے۔
(۶) اگر سب شریک قسمت کو ترکہ پر چاہے پھر شریک
ترکہ میں ہوتا ہے۔

(۷) اگر ترکہ قسمت فائدہ سے متوفی ہو کر آئی
میں ملک کا حصہ کی جہت کی ہر جو اس میں تصرف کرے گا

نحر شرک کے تیسرے میں کے مذکور میں کہا جو ایک کے
 نحر شرک کے تیسرے میں کے مذکور میں کہا جو ایک کے
 نحر شرک کے تیسرے میں کے مذکور میں کہا جو ایک کے
 نحر شرک کے تیسرے میں کے مذکور میں کہا جو ایک کے

۱۱۱) الزانی لاحدهما والحب للاحقر بطاع الشركة فيما هو المقصود او تصنيف الحب
والحب لغيره والحقر لانه خلاف مقصود العقد او تصنيف الحب والحب للاحدهما قطع
الشركة في المقصود فان شرط تصنيف الحب والحب لصاحب الحب المعتبر في
 صحت لان في القانون الشرط مقصود العقد فانه لما ملکہ ولی ثانی الشركة فيما هو المقصود
 حصته من الحب لصاحب الحب وعندها نفس مشتركة فيه للحب (۱۲) وكذا لو كان الارض
 والحب لزيد والحب للعسل والارض لوالعلي له والحب للاحقر وطالب لو كانت الارض
 والحب لزيد والحب للعسل والارض للاحقر او لزيد له والحب للاحقر انما بالنقص
 العسل على سبعة اوجه لانه ان يكون الواحد من احدهما والثلث من الآخر هذا على اربعة
 اوجه وهو ان يكون الارض او العسل او ثلثهما او ثلثهما من الآخر والحب للاحقر والارض
 ولان جوار ان وانما لا احتمال الربا او نزع غير مذکور في التبدية وهو ايضا غير جائز
 لانه سبحانه يفرق بين محبوبيه وانما ان يكون ثلث من احدهما وثلث من الآخر وهو على
 ثلثة اوجه وذلك ان يكون الارض مع البدن او مع العسل او مع العسل من احدهما والثلث من الآخر
 من الآخر الارض او ثلث من الارض او ثلث من الارض او ثلث من الارض او ثلث من الارض او ثلث من الارض
 وعن امي يوسف جوار هذا اذا صحت فالجواز في الشرط ولا يفسد العمل ان لم يخرج

(۱۱) والحقر للاحقر بطاع الشركة فيما هو المقصود او تصنيف الحب
 للاحقر لانه خلاف مقصود العقد او تصنيف الحب والحب للاحدهما قطع
 الشركة في المقصود فان شرط تصنيف الحب والحب لصاحب الحب المعتبر في
 صحت لان في القانون الشرط مقصود العقد فانه لما ملکہ ولی ثانی الشركة فيما هو المقصود
 حصته من الحب لصاحب الحب وعندها نفس مشتركة فيه للحب (۱۲) وكذا لو كان الارض
 والحب لزيد والحب للعسل والارض لوالعلي له والحب للاحقر وطالب لو كانت الارض
 والحب لزيد والحب للعسل والارض للاحقر او لزيد له والحب للاحقر انما بالنقص
 العسل على سبعة اوجه لانه ان يكون الواحد من احدهما والثلث من الآخر هذا على اربعة
 اوجه وهو ان يكون الارض او العسل او ثلثهما او ثلثهما من الآخر والحب للاحقر والارض
 ولان جوار ان وانما لا احتمال الربا او نزع غير مذکور في التبدية وهو ايضا غير جائز
 لانه سبحانه يفرق بين محبوبيه وانما ان يكون ثلث من احدهما وثلث من الآخر وهو على
 ثلثة اوجه وذلك ان يكون الارض مع البدن او مع العسل او مع العسل من احدهما والثلث من الآخر
 من الآخر الارض او ثلث من الارض او ثلث من الارض او ثلث من الارض او ثلث من الارض او ثلث من الارض
 وعن امي يوسف جوار هذا اذا صحت فالجواز في الشرط ولا يفسد العمل ان لم يخرج

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فہم کہ وہ جو ۱۲۰۰ ہجرت کا زمانہ ہیں کچھ چچان ۱۰۰۰ ہجرت
تقریباً مائل کی طرف سے آئے تھے تو اس میں ارباب کی ہجرت
میں چار بابوں کی تعداد تھی کہ ایک زمین دار جو اسے قمار سے
کھلے کھلے چھوڑ دیتی تھی۔

(۵) زمین میں کاشت کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

(۱۳) پید واریکات ہونا یا ایک فرق کا عقد

کے ایتھام سے مکر ہو جانا

[illegible]

فائدہ: اگر بعد سے اس کے کسی بھی نتیجے پر ہونا ہوگا۔

(۱۴) عقد مزاد است که فاسد و بطلان

اور اس صورت میں حقہ جرائد مفت فائدہ ہو جاتے ہیں۔
یہ ادارے نہ تو نئے ہیں نہ قدامت کے اور وہ بڑے اداروں
کی طرح ہی بنے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ ادارہ جو بہت سے حقہ جرائد
اور دیگر مالی تنظیمیں جس قدر مشرق وسطیٰ میں زیادہ سے
اور کم کم سے ایک ایک جہاں تک پہنچنے اور ان کی جگہ

(۱۶) مزاحمت کا مٹا دینا اور اس کی اصلاح

(۷) غنچه کی مدت کے طبعی طور پر کمیت سے مراد:

اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ امتِ مسلمہ کو اپنی صورتِ حال سے ناخوش ہو کر اس کی اصلاح کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

اور ان کے علاوہ بھی کئی اور شخصیات جہانگیر کو قتل کرنے کی سازش میں ملوث تھیں۔ ان میں سے ایک شخص کا نام دکن کا ایک شہر تھا۔ اس کا نام تھا۔

[illegible]

كتاب المساقاة

[illegible]

(1) مہنہ قوت و تعریف و تحقیر

۱- در صورتی که در این صورت، این امر به نفع شماست.

[illegible]

۱۔ اس وقت قبل جزارت سے تمام کتب لایفہ ہو گئے۔

از سال ۱۳۸۵ تا کنون:

عالمہ الزم نے تمام کتابوں کے ترجمے کیے
 ہیں۔ مکتبہ محمدیہ، بیروت، لبنان

[illegible]

فلاحیہ کے طالب علموں کی کمی ہے۔

ایک لٹاس ہے جو نورانی کھانا پر مرتبہ ہیں تو یہ کسی نے
رطبہ کو بطور ساقیہ بنایا تو یہاں حدت شریعتیں نے نہیں

وہ ایک بے بسی کو بیچ رہا تھا۔ اس نے اپنے سر پر اپنے راس کے لیے
کو پہنا ہوا تھا جس کا کپڑا اس نے جس میں لکھ رہا تھا اس نے

[illegible]

جس عمر کے چھٹے نصف میں چار سو برس ہو گئے۔

تجربہ سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اگر اختلاف میں کسی کام کو پہلے سے

تیس سال سے قبل تو قابض اور غاصب تھے۔ چنانچہ جوش ملیح آبادی

یہ سب باتیں سن کر وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

میں نے کہا کہ میں اس کے لئے تیار ہوں۔

میں نے اس وقت تک اس شخص سے نہیں مل سکا کہ وہ میری طرف سے کیا کرنا چاہتا ہے۔

(۲) **فصل اول** در بیان کلیات و مقدمات

ذکر کا ضروری تدبیر

٣٠) وذكر هذه الأبحاث العبر فيها يستندوا ومدّة قد سبع فيها وقد يوضح أي ذكر هذه كذا
 يجب على خروج إلى وقت سمي فعلى نسمة ولا فللمل أحمر لنحلي أي لنحلي إلى إقرارك
 نسمة (٢) ويصح في الكرم والشجر والوطان ونسور البانجان ونحلي وإن كان مائة
 نسمة الأسم كالأسم أربعة هذه غننا وغننا لغني لا تصح إلا في الكرم ونحلي وأسم تصح
 فيها وحدت حرة في غيرها غير على القيس وغننا تصح في جميع ما ذكر لمعالجة
 الناس ثم إذا صح تصح وإن كانت التبر على المسج لأن يكون نسمة مائة كذا لا يحتاج
 إلى العن قبل الأثر كذا لا بعد كذا ثم لا تصح إذا كان مائة ولا تصح إلا إذا استخدم
 كذا حرة الأرم لا تصح إلا أن تكون غنية عن ربع المال (٣) فإن مات أحدهما أو
 ماتت ماشية أو نسمة أو ولد أو عامل عليه أو له وإن كرم أو دفع أو ورثة أي مات العامل
 أو المسمى يقوم ورثة العامل عليه وإن كرم أو دفع وإن مات لدفع نفقة العامل كذا وإن
 كرم ورثة أو دفع مستحقات نفقة للمسمى (٤) ولا تصح إلا العن كذا إن كان مائة
 لا يظن على العمل أو سلفا بحال على سبعة أو نسمة عمو (٥) ودفع قضاء مائة مائة

للعروس ويكون الأرض والشجر بينهما لا يضره الشرط فيما هو حاصل ليل الشهر
والشجر والعروس لرب الأرض ولا حرجية غرسه وأمر عمله لا بد في معنى القبول الطحال لأنه مستباح
حتى ما يجرح من عمله وهو نصف النستان إذا لا يكون العروس لصاحبه لأنه عروس مرضاه ورضي
صاحب الأرض فصار لعائل الأرض وحيلة الجواران سبع نصف لاخرس نصف الأرض ويستأجر
صاحب الأرض العائل في ثلث سنين ثلاث سنين قليل للمعمل في نفسه والله اعلم

(۶) فتح مساقات کے اسباب

اور مساقات میں فتح ہوئی تو مرد سے یا عاقل کے ہاں
ہو جانے سے یا چور سے منہ سے کہ اس کی طرف سے خوف ہو
چل اور شاخوں کا۔

(۷) خالی زمین مساقات پر دیرنا

اور خالی زمین کو دیر کر کے کسی کو ایک مدت زمین کر کے
تاکہ وہ اس میں درخت لگا دے پھر زمین اور درخت میں نصف
نصف ہو جائے درخت نشی ہے بلکہ درخت اور اس کے پھل
زمین کے مالک کے ہوں گے اور دوسرے کو درخت کی قیمت
اور اجرت ملے گی۔

فائدہ: یعنی جو درخت کی قیمت گارنے کے ان قبی
طیلہ ان کے جواز کا یہ ہے کہ عاقل آدمی ارشوں کو بعض
نوعی زمین کے مالک کے ہاں وقف کرے اور زمین کا مالک
عاقل کو حق نہیں سوا کے واسطے کو تو روکے یا بے قبولی ہی
جرت پر تاکہ مالک کے حصے میں وہ مدت کر کے درخت تیار کر
دے یا نہ کرے۔

(۳) مدت کے تعیین میں کمی بیشی

اگر مساقات میں کمی بیشی کی جس میں پھل نہیں
پڑتا تو وہ نامد ہوگی اور جڑاں مدت میں کمی کی کہ اس میں کمی
کچھ جائز ہے اور کمی نہیں پڑتا تو صحیح ہوگی تو اگر اس میں کمی
نہیں تو موافق شرط کے مل ہوگا ورنہ مال کا حرجت نہیں دیا ہوگی۔

(۴) جن پھلوں میں مساقات صحیح ہے

اور صحیح ہے مساقات و توتور اور درخت اور توتور میں اور
نشین کی جڑوں اور توتور میں اگر چاہے اس میں پھل نہ ہو جڑوں
نشین کے ہوں تو اگر یکے دو سے پھل ہوں تو پھر مساقات
صحیح نہ ہوگی بسبب حاجت نہ ہونے کے بیشی حرامت تیار
نہیں کی صحیح نہیں ہے۔

(۵) ایک متعاقد کا فوت ہو جانا

تو اگر اہل معاقدین میں سے ایک مدت مساقات کی تیار
نہ کرے اور پھل کے ہوں تو عاقل آدمی وراثت میں کے کام کے
جائز ہو کر چاہے زمین کا مالک اس کے ہاں خوش نہ ہوں۔

کتاب الذبائح

(۱) حرم ذبیحة لم تذک أو إذا بذبت حیوانا من شاة الذبیح حتی یخرج السمک والسمک والسمک
والسمک من شاة الذبیح وإنما حملناه علیہ دلک لا علی المعنی الحقیقی اذ لو حمل علیہ
لکان المعنی حرم مذبح ثم بذک ای لم یذکر اسم الذک الذلی علیہ فلا یتناول حرمة ما یس
بمذبح کما فی الذبیحة ونحوهما ولا ما اذا قطع من حیوان النجی عضو واحد

حمل علی المعنی العجازی وهو ما من ثلثه ان یذبح یتناول الصور المذکورة ثم یسور الذبکیه بقوله (۲) وذکوة الضرورة جرح ابن کنان من البین والاختیار ذبح بین الخلق والثلثة اللبنة المنحر من الصدر وغرولہ الخلقوم والموی والردجان الخلقوم مجوی النفس والموی مجوی الطعام والشراب وفي الهدیة تنکس هذا وهو سهو من الکتاب اظهره

ذبیحہ کا معنی اور مطلب

ذبايح معنی ہے ذبیحہ اور بھاس جیوں کا نام ہے جو ذبح کیا جاوے جیسے ذبح یا کسر حیوان نہ بوج کا نام ہے اور ذبح یا کسر تو عبارت ہے قطع مرقی سے درخت۔

(۱) ذکاوت کے بغیر ذبیحہ

حرام ہے دو ذبیحہ جس کی ذکاوت نہی جاوے۔

فائدہ: ذکاوت کا بیان آگے آتا ہے اس واسطے کہ فرمایا تائید تعالیٰ نے الا ماذ یکسم یعنی حرام ہیں اور اوپر تیار سے معذور ہیں یہاں تک کہ کیا مگر جو تم نے ذکاوت کی اس کی اور ذبیحہ سے مزدودہ اس ہے جو قبل ذبح کے ہے تو اس سے مجمل نور نہی کل جس میں واسطے کسان کی شان سے ذبح نہیں ہے اور اس سے مضموم ہوگی حرمت اس پر نور کی جو نہ ہے سے مگر کر مر گیا یہ سب کا ذبح کیا کر گیا اور جو کھڑا زندہ جانور سے قطع کر لیا گیا کدانی الاصل باختصار و زیادة۔

(۲) ذکاوت کی دو اقسام ہیں

ذکاوت درہم کی ہے ایک ذکاوت اضطراری اور درہم پہنچتا

جس کا تمام پر بدن سے ہے اور ایک ذکاوت اختیاری و دو ذبح کرنا ہے جس میں حق اور ارب کے۔

فائدہ: ذبح یا کسر مار و نقد یا عبارت ہے مخر سے اور مخر موضع ہے خر کا سینے سے کدانی الاصل۔ یعنی سرینہ جہاں سے شروع ہوا ہے وہاں سے لے کر جڑوں تک ذکاوت اختیاری کا مقام ہے وکل اس کی صاحب ہدایت ہے جان کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذبح درمیان میں لید اور جڑوں کے ہے کہ از پٹائی نے خر تاج کش کہ یہ حدیث غریب ہے اس لفظ سے۔

یہ اور ذبح کی گئیں جس کا قطع ذبح میں ضرور ہے چار ہیں پہلا طعوم یعنی زخرا جس سے سانس آتی جاتی ہے دوسری مری برون امیر نام اس رگ کا ہے جس سے کدنا پانی جاتا ہے تیسری اور چہمی داشر گئیں کہ ان میں خون بھرتا ہے اور ان کو مری تک دو جگہ کہتے ہیں۔

فائدہ: یہ دونوں دیکھنا چاہئے یا نہیں طعوم اور مری کے واضح ہیں۔

(۳) فلم یحزرو فی العقدة الریص نحو بالحوار لقوله علیہ الصلوٰۃ والسلام ان ذکوة بین الذبحة

(۴) والذبین وحل یقطع ای ثلث منها فاقامة للاکثر مقام الکل (۵) ومیکل حاقوی الاوداج

وانہی اللام ولو بلیطہ ومروۃ اللیظہ فشر القصب والمروۃ الحجر الذی فیہ حدة (۶) الا انما

وظفر فالتین اما اذا کانا منزوعین تحل الذبحة عندنا لکن بکروہ وعبدالشافعی المذبحہ

یہما مینہ لقوله علیہ السلام ما خال الظفر والنس فانہما مدی الخبثۃ ومن نحلہ علی

غیر المنزوع فان الخبثۃ کثروا یفعلون ذلک (۷) ولذب احدہما شفرۃ قبل الاضجاع

۱۰) وہ کفر و کفر کا باعث نہ تھا بلکہ بدوائع و البدایع کے خلاف و العبر بالرفع عطفاً علی القسمین حتی کہ بدوائع حائل نہ وجود الفصل و توضیحاً فی لغتها و التبع ان البدایع لشدید حتی ینال البدایع و هو بکمالہ حرام مغر و ینال قبل ان یبدؤوا یسکن علی الاضطرار

یعنی یہ بدوائع کے خلاف نہیں ہیں بلکہ بدوائع کے خلاف ہیں۔

(۳) فوق القدرۃ بدوائع کرنا

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

(۴) تین بدوائع کا کرنا

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

(۵) بدوائع کا کرنا

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

(۶) بدوائع و بدوائع کے خلاف کرنا

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

(۷) بدوائع و بدوائع کے خلاف کرنا

تو یہ بدوائع بدوائع کے خلاف ہیں و بدوائع کے خلاف ہیں۔

مرادو غائے غرضی کا وزن گزرا ہو نہ ہو تو اسے وزن پر دیکھا۔
غرضی تو ترکیب تو درست ہے نہیں گرا رہے۔

تاکہ جو مراد یہ ہے کہ لغت لغت کے اس کے کہ ضربت سبلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہی رہے تو اسے کہی اور لغت و کتب نہایت
بڑی لغتوں کے کہی ہو رہے۔ اور لغت لغت کے کہی ہو رہے
اللہ دمر کہ ان بعد من الوفاة و بعد من مدح عطف
آیت کے کہی ہو رہے اور لغت و کتب نہایت بڑی لغتوں
اور لغتوں کے کہی ہو رہے اور لغت و کتب نہایت بڑی لغتوں

(۱۷) خوشی جانور جو ابلی ہو گیا

اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے اس کی
جانور جو ابلی ہو گیا ہے اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اس صورت میں کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے

(۱۸) چار یا چوبی ہو گیا یا گویں میں گر گیا

اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے

اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے

اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے

(۱۹) خوشی کی وقت کی دعا میں

اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے

اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے

اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے

(۲۰) غر اور غر

اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے
اور مراد ہے کہ اس کی جانور جو ابلی ہو گیا ہے

چاہے کہ گھوڑوں اور کچھ بوندہ تھی جو غیر وہی قول سے شافعی اور احمد کا تھی۔ اس لئے کہ یہ بات سب غیبیہ ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ یہ ہم عظیم الجہانت اور کرامت ہے ان پر نیاک چیزیں اور لایہ۔ کہنے کے نزدیک سب ہی غمور بارے جو راہ شریعت الہیہ کی تہذیب ہے۔

(۲۲) بستی گدھے

اور بستی کے گدھے۔

گدھے، پلوں کوٹے، پانچویں شافعی اور احمد کے بھی۔

اور ایسا کہ کہنے کے نزدیک گمراہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر سے منع کیا جس سے اور پلوں گدھوں کے گوشت سے، اور نیز کے درمیان چاروں میں سے کہ منع کیا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا جس سے پلوں کو گدھوں کے گوشت سے روک خیر کے روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے تالیف نمودار علی بن ابی طالبؓ کی روایت سے ہے۔ اس لئے کہ روایت کی بخاری و مسلم نے ابو قتادہ سے روایت کی ہے۔

(۲۲) ولفی (۲۲)، والخیل (۲۵)، والضب (۲۶)، والرنوز (والسحفات) (۲۷)، والایقع الدی بالکلی الحنف والحداد (۲۸)، والخیل والیرموغ والی عرس (۲۹)، ولا حیوان حانی (۳۰)، سوسہ مسک لم یطف (۳۱)، والجریت والزماعی الیاب بالمقامیہ دندان نیش و ذوات حیوان یضرب بالاب و ذوات السمک طائر یحفظ بالسمک و فی الحیر الاہلیہ خلاف مالک و فی الفحل صحابہا و خلاف النافع و ناقولہ تعالیٰ والخیل والعال والحمر کرم کرمہ الاذیہ و فی الضع حرافہ انسانہ و هو بالمقامیہ کشف السحفات مسک ہشت والایقع کلاغ بیلہ والحداد کلاغ سیاہ بزرگ و الیرموغ موش دشتی و هو حلال عندنا لیس و ابن عرس و ابو قولہ لم یطف من لیسوا لی یعل علی النساء میتا حتی ان طفیر انسان میتا حرام و البحرین یوغ من السمک و هو غیر المعامہ کما فی المغرب و حل الجنان (۳۲) و انواع السمک بلاذکوف (۳۳) و غراب المروج والارنب (۳۴) و العقیق معینا لی مع لوقو،

(۲۳) چھر

اور چھر۔
فائدہ۔ جس کی پاں گدھی اور ہر چورس اس کی کاٹے ہوئے درمیان ہے بلا خلاف کہ شافعی اور احمد کا اور مالک کے نزدیک حرام ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین خیر کے گوشت یا تو گوشت کا اور چھوڑا کا اور ہر چورس اور چھوڑا کے روایت کیا اس کی روایت نے گوشت خیر ہے۔ اور روایت کی اس کی ہے۔

زندہ ہیں ایسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوشت سے گھوڑوں کے اور گھوڑوں کے اور گدھوں کے۔

(۲۴) گھوڑا

اور گھوڑا۔
فائدہ۔ کہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوشت سے گھوڑوں کے اور گھوڑوں کے اور گدھوں کے۔

اگر تو اٹھاؤں تو آپ میرے سرخ حرامت میں مانی
کہہ دو چنگ حرامت کی ہوتی ہے

(۳۱) مچھلی کی جھنڈا اقسام

مچھلی کی سب قسمیں دوست ہیں یہاں تک کہ یہاں تک
اور انہیں بھی کئی شے
فائدہ دے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ یہاں تک
قول مذکور ہے۔

(۳۲) بغیر ذکاوت کے حوالہ جانور

حوالہ شدہ کی سب قسمیں بھی جانور ہیں
انہیں بھی کئی شے
ذاتی ہے ان کی جانوریت کا طریقہ یہاں تک
صورت کے لئے اور ان کی جانوریت کے لئے
انہیں بھی کئی شے
میرے دوستوں کو بھی کئی شے
میں دوستوں کے لئے کئی شے
انہیں بھی کئی شے
انہیں بھی کئی شے
انہیں بھی کئی شے

(۳۳) گوا اور شتر

انہیں بھی کئی شے
انہیں بھی کئی شے
انہیں بھی کئی شے
انہیں بھی کئی شے

انہیں بھی کئی شے
انہیں بھی کئی شے
انہیں بھی کئی شے
انہیں بھی کئی شے

(۳۴) طائی مچھلی

انہیں بھی کئی شے
انہیں بھی کئی شے
انہیں بھی کئی شے
انہیں بھی کئی شے

(۳۳) عقیق

مور عقیق ذکات سے۔

قائدہ: عقیق دو کوا ہے جو مرد اور زنانہ دونوں کھا تا ہے اس کا طبع جزا مع قول ہے اور یوسفؑ کے نزدیک عمروہ ہے اسی طرح یوسفؑ نبیؑ سے کھائی ہے حلال ہے لیکن ابو یوسفؑ کے نزدیک عمروہ ہے اسی طرح حلال ہے طوطا اور چوہ اور عاویس، حاتم بن عبد اللہ بن ابی اسلمہ بن النضرانی۔

قائدہ: غیر اللہ کیسے ذبح کیا جانے والا جانور ذبح کیا ہو اور اسیر کے آنے کے لئے یا کسی اور شخص کی نظیر کے واسطے سوا خدا کے کو وہ ذبح مرد ہے اگرچہ دشت ذبح

کے خدا کا نام لیا جاوے اور عمار میں سے معلوم ہوا کہ یہ جو ہندوستان میں روانہ ہے کہ مت، ان کر سید احمد کبیری گائے یا شیخ مدد کا بکرا یا چالا شاد کا مرغ ذبح کرتے ہیں وہ گائے کرنا مرد مردو سے اس واسطے کہ ذبح سے تقطیع غیر خدا کا ارادہ کرتے ہیں اور صحیح مسلم میں وارد ہے حضرت نبیؐ مرتضیٰ سے کہ لعن اللہ من ذبیح للہ ثانی لعنت کرے اللہ اس شخص پر جو ذبح کرے واسطے غیر خدا کے تو مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے امور سے خود راہزدار رہیں اور لوگوں کو جو چاہیں سمجھا کر ان چیزوں کو ترک کرادیں۔ عاۗیہ الاطوار مع زیادۃ البت یہ صورت درست ہے کہ جو نور خدا کے واسطے ذبح کریں اور ثواب اس کا کسی دینی یا دنیوی کو پہنچاویں واللہ اعلم۔

ضمیمہ از ”فقہی مقالات“

شرعی ذبح اور اس کی شرائط

”تذکیہ“ اور ”ذکاة“ لغوی اعتبار سے پورا کرنے کے معنی میں آتے ہیں اسی وجہ سے اگر کھانا ذکاۃ اور عمار کے لئے استعمال ہو تو اس کے معنی عمار اور کھانہ میں کامل ہونے کے آتے ہیں۔ دساں حرب نامی ہے۔

اور ذکاۃ کے شرعی طریقے کو ”ذکاة“ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں دو تمام شرائط پائی جاتی ہیں جن کے نتیجے میں جانور کا کھانا حلال ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مقررہ میں رسول اللہ علیہ نے سورۃ بقرہ کی آیت ”الذکاۃ علیکم“ کی تفسیر میں فرمایا کہ

ایم اور کھانا ذکاۃ علی المسلم (مقررہ میں ذکاۃ) بعض علماء نے فرمایا کہ ”تذکیہ شرعی“ ”ذکاة“ بمعنی ”تطہیر“ (خوشبودار ہونا) ہے یا خواہے جیسے

ال حرب بولتے ہیں ”ذکاۃ ذکاة“ بہترین خلیفہ چنانچہ جب ایمان کا نور بہا دیا جاتا ہے تو اس کی خوشبو بھی عمار ہو جاتی ہے۔

یہ تو اس کے معنی معنی تھے۔ ”تذکیہ“ کے اسلامی معنی امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان فرمائے ہیں:

”تذکیہ“ کے اصطلاحی معنی ہیں ”غیر بہا“ اور اگر وہ جانور ذبح کیا جائے والا ہے تو اس کی دیکھیں کافرا اور ترک کیا جائے و (جیسے انت) تو اس کو ترک کرادو اگر اس جانور کی دیکھیں کہنے یا اس کو غیر قدرت نہیں ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے لئے حلال کرنے کی نیت سے اللہ کا نام لے کر ذبح کرادو (بحوالہ سابقہ)

چونکہ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کی ”تذکیہ“

کی اصطلاحی تعریف میں بعض شرائط اتفاق ہیں جن سے حسن یہیت کو "مذکرہ" کی اصطلاحی تعریف کی جاتی ہے۔

ایسے شرع طریقیے سے حیوان کی روح کا انہیں سے نتیجہ میں اس کا کوشت مسلمانہ کے لیے حلال ہو جائے۔
چونکہ وہ شرائط کا تعلق ہے برکتہ ذکاوت شرعی کے لیے بیان فرمائی ہیں وہ تین عناصر پر مشتمل ہے۔ (۱) روح نکالنے کا صحیح طریقہ (۲) ذکاوت (۳) ذکاوت کا مایہ لینا (۴) ذکاوت کرنے والے کے اندرون کی ہیئت ہونا (۵) ان کا مسلمان یا کتابی ہونا اب ہم ان تینوں مفہموں پر تفصیل دیکھ کر کریں۔

الف: حیوان کی روح نکالنے کا طریقہ

حیوان کی روح نکالنے کا وہ طریقہ یا شریعت اسلامیہ کے ذریعہ معجزہ کو ذکاوت شرعی کی شرائط پر اترنے سے ہے۔ چنانچہ ان کے بدن سے ہوتا رہتا ہے نیز اگر جانور کے ذوق ہونے کی وجہ سے اس کا ہرگز کوشت کربہ نہیں ہوگا یا جانور انسانی قوت سے کمزور یا اسے اتنا کمزور نہ ہو کہ وہ قوتوں میں کسی طرح چارہ سے اس کو ذوقی کر کے اس کا خون بہا دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ مر جائے ایسے جانور کے حلال ہونے کے لیے اس کو ذوق نہ دینا یا اس کو ذوق نہ دینا سے مذکورہ ذوقی اس قسم کو ذکاوت شرعی کہا جاتا ہے۔ "ذکاوت شرعی" کے انکار کا بیان، ذریعہ عت سے جاری ہے۔

اور اگر اس جانور کے اندر ذوق نہ ہو تو وہ حلال ہے یا تو اس وجہ سے کہ وہ خود ذوقی نہیں اس پر ذوق دیا گیا ہے تو ایسے جانوروں کے ذوق کے وقت اس کی ہر قسم کا کوشت کربہ یا حلال ہے اس کے ذرا اہل مذہب اجل ہیں۔

(۱) عن دفع بن عبدیہ رضی اللہ عنہ لہ حدیث طویل ان بعدہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الخدیج مایقضب؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اہو الدم و ذکر اسم للہ فکال (صحیح بخاری)

حضرت دفع بن عبدیہ رضی اللہ عنہ سے ایک طریق مذکور ہے کہ مائی کے کون کے انہیں حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہر بار اس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کیا تم جانور کو اس کے چھتے سے ذوق کر سکتے ہیں؟ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا جو چیزوں پر یاد کر اس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کو حلال۔

اس حدیث میں حضرت دفع بن عبدیہ رضی اللہ عنہ کے دلائل "آیت" سے ثابت میں سوال کیا اور "ذوق" میں اس کا ذوق کو کہا جاتا ہے میرے کہہ جانے کی ذوقی پر تعلق کرتے ہوئے اسکی تفسیر بیان فرمائی ہے۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

یہاں سوالیہ جواب کے مجموعہ سے اس پر دلائل جاری ہے کہ جانور کی ہر طرح کی کشت ذکاوت شرعی حلال ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں اس کا خون بہا جائے۔

عن ابن عباس و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی شریطۃ المسبک وھی التي تذبیح فیقطع المجلد ولا تغری لا و حاج نرک حتی تموت

ابو ذکوان الامام حسن علیہ السلام فی الذبیح المسبک وھی التي تذبیح فیقطع المجلد ولا تغری لا و حاج نرک حتی تموت

اور دینی عرفان مستلزم من الراس الخی المسعر
والجمع "ارواح"

امان المرفوع ۲۷۷ ص ۳۰ تحت المرفوع

"وہ جان یہ دو رنگ کی ہوتی ہیں اور ہر
بھیجے تک جاتی ہیں اور روح کی حق کو ان کی ہے۔
نہیں دیکھ سکتے ہیں۔" "وہ" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"
"وہ" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"
"وہ" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"
"وہ" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"

نہ الا وادج اربعة المخلوق والسر والعرش
البدن بسبب الحشر والسر

وہ جان یہ دو رنگ کی ہوتی ہیں اور ہر
بھیجے تک جاتی ہیں اور روح کی حق کو ان کی ہے۔
نہیں دیکھ سکتے ہیں۔" "وہ" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"
"وہ" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"
"وہ" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ عرش اور سر کی
کا نام لایا ہے۔ اور ان کے لیے ان دو رنگ کی کائنات
کیا جاتی ہے۔ اور وہ ہیں جس سے کوئی ایک رنگ بھی نہ
ہو سکتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان دو رنگ کی کائنات
مختلف ہیں ایک ان کی کہ ان سے ان کے رائے قبول یہ معلوم
ہوتا ہے کہ ان کے لیے ایک مخلوق اور وہ ہیں جو کہ ان کا نام لایا
ہے۔ "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"

ان میں ان کے اندر ہی نہیں رہتا کہ وہ نہ ہو۔
میں روایت مختلف ہیں پتا چلتی ہے کہ ایک روایت تو ہم ثابت
کے قوس کے موافق ہے اور ان کی دوسری روایت یہ ہے کہ وہ ہیں
مطلوبہ اور سر کی دو رنگ کے ساتھ کہ ان کا نام لایا ہے جس میں ان
کے نزدیک ہاں میں ان کی ہاں غائب ہے (انہی) (انہی) (انہی)

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی ہی نہیں
رہتا کہ وہ ان کے اندر ایک ہے۔ "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"
ان کا نام لایا ہے۔ "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"
ان کا نام لایا ہے۔ "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"
ان کا نام لایا ہے۔ "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"

وہ جان یہ دو رنگ کی ہوتی ہیں اور ہر
بھیجے تک جاتی ہیں اور روح کی حق کو ان کی ہے۔
نہیں دیکھ سکتے ہیں۔" "وہ" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"
"وہ" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"
"وہ" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی" "انہی"

وہ کدو جو کہ علیہ السلام ماہیہ اللہ و ذکر
اسم اللہ فکلی ماہیہ اللہ

میں کوئی نہ ہو مشہور کہ علی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
نہیں ہے۔ ان کوئی نہ ہو جس میں آپ نے فرمایا کہ ان کوئی نہ ہو
یہ ہے اور ان کے ہاں نہ ہو جس میں آپ نے فرمایا کہ ان کوئی نہ ہو۔

میں اور میں نے وہاں سے لے کر اپنے ان سے کچھ شری
یعنی شریعت میں شامل ہوئے تھے۔ (الحق)

جانور کی رنگیں کا لئے بغیر روح نکالنا

ایسا جانور جس پر انسان کو قیامت کرنے کی قدرت
حاصل ہے، اگر اس کی رنگیں کا لئے بغیر روح نکال دی جائے
تو اس سے کچھ شریعتی احکام نہیں رہیں اور وہ جانور حلال
نہیں ہوگا۔ اس پر تمام فقہاء اتفاقاً یہ ہے کہ قرآن کریم میں
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

حرمت علیکم المیتة واللہو ولحم الخنزیر وما اھل
للعذر من الذمہ والمحظۃ والمقوقۃ والمضردۃ والطیحة
وما اکل السبع الا مما کتبہ ربہ واللہ اعلم

ترجمہ کیا ہے کہ یہ مردہ اور خنزیر اور کچھ شریعت میں
جانور اور کچھ سب کے کھانے کا کچھ جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
تو اس کو کھانا اور مردہ جانور کے کھانے سے کھانا اور کچھ شریعت میں
جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو

اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ اس کی تفسیر میں جانور
فرماتے ہیں کہ:

اصحیفة وہ جانور ہے جس کی موت کا آنجنے کی وجہ سے
تجربہ ہو جائے جسے خدا اس کا کھانا حلال کر دے اور کچھ شریعت میں
جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو

”مذکورہ جانور جانور ہے جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو

تفسیر میں یہ لکھا گیا کہ یہ جانور ہے جس کو کھانا حلال نہ ہو
جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو

صحیح کی تفسیر میں ہے کہ اس کی تفسیر میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو

اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو

اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو

تفسیر میں ہے کہ اس کی تفسیر میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو

تفسیر میں ہے کہ اس کی تفسیر میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو
اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو

اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو اور کچھ شریعت میں جانور جس کا کھانا حلال نہ ہو

(۳) گوشت کی تقسیم

پھر جب قربانی میں خرمن ہو تو گوشت کو تولی کر تقسیم کریں نہ ٹکلی سے نہ چکر گوشت کے ساتھ دے کر کھال سات چار دو ان کا پیرا پیرا دے اور نہیں۔

فائدہ: جن پر واجب ہیں کچھ گوشت اور کچھ پائے ہوں یا جو گوشت اور جو کھال ہو یا ایک جانب میں گوشت اور دوسری جانب میں گوشت اور کھال ہو یا اس صورت میں اول سے تقسیم اس لئے درست نہیں ہوئی کہ جس کا خلاف ضمنی طرف پھیریں کہ کدائی اصل۔

(۴) ایک کی خریدی ہوئی گائے میں

دوسروں کا شریک ہونا

ایک گائے ایک شخص نے قربانی کے لئے خریدی پھر چھ آدمی اس میں شریک ہوئے تو وہ جائز ہے۔ احتیاطاً۔

فائدہ: اور تمام نہیں جائز ہے اور یہی قول ہے فقہ کا اس لئے کہ اس نے قرینۃ اللہ فی خریدی ہے یہی کیونکر جائز ہو گی بچ اس کی جبراً اکتفاء یہ ہے کہ اگر ایک شخص کو قربان کا بھائی ہے لیکن شریک اس وقت نہیں ہے تو وہ بخریہ بیٹا ہے بعد اس کے شریک مل جائے تو وہ سب ضرورت کے جائز ہوں۔ یہاں تک کہ قربانی خریدنے کے شریک ہو چاہے تو بخریہ ہے۔

فائدہ: اور مروی ہے امام سہاب نے کہ شریک ہونا بعد خریدہ کی گزروہ ہے۔

نکات کی طرف سے بھی دیکھنا ہے اور جو سات سے کم ہوں تو بخریہ ہی جائز ہے لیکن آخری میں ایک آدمی سے زیادہ نہیں ہونا اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ و آلہ علیہ نے اس میں ایک آدمی سے زیادہ کی عیادت نہیں دی چنانچہ ابو یوسف سے مروی ہے کہ کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قربانی کرتے ایک بیٹے خاص کے پاس اور آنکھیں اس طرف نہ دیکھتے تھے لیکن اس وقت اس طرف دیکھنے کے میں بھی ٹپکنا جائز رہے جب نے اس میں سات آدمی تک اس لئے کہ روایت کی استقامت اور یاد دہانی کے لئے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

(۲) سات حصوں والے جانور

کی قربانی کی شرط

لیکن شرط ہے کہ کوئی شریک نہ ہو جس سے کم فائدہ ہے۔ فائدہ: تو اگر کسی شریک ہر سات تو اس حصہ سے کہ ہر ایک کی طرف سے قربانی درست نہ ہوئی اور امام مالک کے نزدیک ایک گائے یا بکری یا اونٹ ایک گھراہوں کی طرف سے درست ہے اگرچہ سات سے زیادہ ہوں لیکن وہ گھراہوں کی طرف سے درست نہیں اگرچہ سات سے کم ہوں کدائی اصل۔

(۳) ولا ینبئ (۶) الا علی من علیہ الفطرۃ وفاء مری الفطرۃ وانما تجب نفوہ علیہ

المسلم من حدیثہ ولم یصح لایقر من مصلان زعم الشافعی ہی منۃ لفسہ لالطفہ

فی ظاہر الروایۃ وفی روایۃ الحسن عن ابی حنیفۃ مجب علی خلفہ کتب ہی الفطرۃ فلما

سب الفطرۃ راس یمونہ وبلی علیہ (۷) من یصحی عنہ انوارہ من مالہ عدا عدد

ابی حنیفۃ و بی یوسف وقال محمد والشافعی یصحی عنہ انوارہ من مالہ نفسہ لاسی مالہ

(۸) واکثر منه الطعل وما بقى يبذل بما ينتفع به كالتوب وانحف لا يما يرفع به
لا استهلاك كالحبر ونحوه واما يجوز ان يبذل بذلك لانهذا اقباسا على الجلد
فان الجلد يجوز ان ينتفع به بان يصعد جردا او اذا قلده بما ينتفع به عنه فبذل حكم
المبذل فهو كالانتفاع به لكن التبذل بالدرهم تمون وما يرفع به لا استهلاك
في حكم الدرهم فاذا كان الحكم في الجلد هذا فاسوا عليه النعم اذا كان للمصير
صروقة (۹) واول وفيها بعد الصلوة ان دس في عصر اى بعد صلوة العيد يوم الحج

(۵) قربانی کا وجوب

قربانی واجب ہے۔

فائدہ۔ ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک منیٰ ہے
پہلے حدیث ام سلمہ کے کہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا دیکھتے تھے کہ میں سے جو عمر خجوا کا اور روئے سے قربانی کا
قرچا ہے کہ اپنے بال اور خون روئے رکھے یعنی نہ کاٹے
روایت کیا ہے نہ ثابت ہے جو جاکر اگر روئے کرے اس
سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب نہیں ہے جس امام ائمہ میں
معدیث ہے لا ہرگز کسی کہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جس کو بہت ہو اور قربانی نہ کرے تو نہ قرب ہو نہ اس
محل کے روایت کیا کہ اس کو اس قدر تنہا ہوتا ہے اور کچھ کیا اس کو
نہ لے کر کہ اس قسم کی وجہ وادوب سے شک نہ سات کے
زبان نہیں ہوتی اور حدیث ام سلمہ کے سنو یہ ہیں کہ جس شخص
کا قصہ ہو قربانی کا جزد ہے ہوئی نہ کچھ کذا ہن ہا یہ

(۶) قربانی کیس پر واجب ہے

اس قسم پر جس پر صدقہ فقر وادوب بجا ہی عرف ہے۔
فائدہ۔ اور دو دفعہ اس کے پاس جائیداد ہو
صاحب ثری زیادہ حاجت صلیات ہو تو چہ ایک سال اس

پر کڑا اور اگرچہ وہ صاحب ثانی نہ ہو لیکن مطلقاً وہی میں ہے
کہ کتابوں سے دینی نہیں ہوتا اگر جب کہ ایک کتاب کے
دونے تھے تو یادہ کتابیں طلب اور جو مال اور دین کی تھیں نہ
اپنے ہاں کر کے ہی عرف ہے۔

فائدہ۔ قرآن کی کتب کی طرف سے بطریق اولیٰ واجب نہ ہوگی۔
نہ لکھنا نہ دینا میں

فائدہ۔ اگر اس میں زیادتی روا ہے تو اس سے کام ائمہ سے
حاصل باوخ کی طرف سے بھی واجب ہے جس صدقہ فقر سے
لیکن ان کی حد پر اگر دینا ہے تو عذر دی۔

(۷) نابالغ مالدار کی قربانی

بلک طفل نابالغ مالدار ہوئے تو اس کے مال میں
سے اس کا باپ یا کسی قربانی کر دے۔

فائدہ۔ یہ مذہب شافعی کا ہے اور بخاری اور شافعی کے
تو ایک باپ میں کا اپنے مال سے قربانی کرے نہ اس کے
میں سے اور در بدر میں ہی کو مستر رکھا ہے کہ باپ اس کے
میں سے قربانی کرے۔

(۸) نابالغ کی قربانی کا گوشت

تو اگر طفل کے مال میں سے قربانی کی تو جس قدر اس
سے کھایا ہوا نہ کھاوت وانی گوشت پر لانا جاوے اس چیز

جس شخص نے ذبح کیا قل نماز کے تو اس نے ذبح کیا ہے اس کے لئے اور جس نے ذبح کیا بعد نماز کے تو یہی ہوئی عبادت ان کی اور پائی اس نے سنت مسلمانوں کی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے ذبح کیا قل نماز کے تو وہ اس کے بدلے میں دہرا جانو ذبح کرتے اور جس نے نہیں ذبح کیا تو وہ ذبح کرے خدا کے نام پر روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے براہ ابن عازب اور جناب بن عبد اللہ سے اور بھی فرمایا حضرت نے کہ پہلے عبادت ہماری اس روز نماز ہے پھر قربانی روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے کذا فی الہدایۃ ان روایت سے معلوم ہوا کہ ذبح قربانی کا قبل نماز عید کے جائز نہیں۔

سے جس کے گھن سے قطع اٹھا سکتے ہیں جیسے کبڑ اور دودھ اور نرو۔
قاعدہ۔ لیکن اس چیز سے نہ بدلا جلاوے جس کو تکلف کر کر قطع اٹھا سکتے ہیں جس روٹی کے یا جیسے روپیہ اشرفی کدانی الاصل من البدل

(۹) قربانی کرنے کا وقت

اگر قربانی ذبح کی جائے شویش سے پہلے تو اول وقت اس کا بعد نماز عید کے ہے۔

قاعدہ۔ نور شافعی اور مالک کے نزدیک جب تک دم قربانی نہ کرے بعد نماز کے تو کسی کو قربانی کرنا درست نہیں ہے سب پر بحث یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

(۱۰) وبعد طلوع فجر يوم النحران ذبح في غيره واخبره قبل عروب اليوم الثالث فالمتبر في هذا مكان الفعل لامكان من عليه لكن الاضحية لا تجب على المسافر كذا في الهداية وهد مانك والشافعي لا يجوز بعد الصلوة قبل نحر الامام ونحو عبدالشافعي في اربعة اقسام ۱۱) يعتبر الاخر للفقر وعنده والولادة والموت اي اذا كان عنيا في الاول الامام فقرا في اخرها لا تجب عليه وعليه العكس يجب وان ولد في اليوم الاخر نجس عليه وان مات فيه لا تجب عليه (۱۲) وكراه الذبح ليلتان تركت اى التضحية ومعتا ابامها تصدق الذور وفقر شراها للاضحية بها حية والغنى بعينها شرأه لولا المراد انه نحران بضمي بهذه الشاة فانه ح يتعلق بالمحل والعقير لما يجب عليه بالشراء بية الاضحية فاما الغنى فانه لا يجب بتمت شري الشاة لولا (۱۳) وصح لجذع من الضان الذبح شاة لهما سنة الشهر والضان ما يكون له البية (۱۴) والشاة فصاعدا من الثلاثة اي من الشاة اهم من ان يكون ضانا او مغراوم البقر ومن الابل وهو ايسر خمس من الابل وحول من البقر وحول من الشاة قبل التباين حول وابن ضعف وابن خمس من شوى طلع وخض

(۱۰) دیہات میں قربانی کا وقت

اور جو شویش سے پہلے تو اول وقت۔ اگر بعد طلوع فجر کے ہے دن گرے یعنی دوسری تاریخ دھجی اور آخرت اس

کا قبل غروب آفتاب کے ہے یا دوسری تاریخ دھجی تک۔

قاعدہ۔ اور معتبر اس میں مکان فعل ذبح کا ہے۔ مکان صاحب قربانی کا اور شافعی کے نزدیک دوسری تاریخ

کرے یہ روئے جاوے اور نظر کرے کہ اس نے کہاں سے چارہ دیکھا اب دولوں مکانوں کی طاقت کا اعمار و کر کے اور تہائی کا طاقت بدو تہائی راہی جی ان طرح کلیں یا نظیر معلوم کرے لکھائی اصل۔

(۱۸) قربانی کا ایک حصہ دار

قربانی سے قبل مرگیا

اگر مرگیا وہیں سے قربانی کو خریدے اعداس کے ایک شخص میں سے مرگیا اور اس کے دشمن نے کہا کہ تیرا ہی طرف سے بھی اور اپنی طرف سے بھی ہمارے کوئی کرنا ہے تو ہمارے گاہ (استما) اور ابو یوسف سے یہی ہے کہ سچ ہے ہوا کہ اور بھی قیامی ہے چنانچہ یہ اس کی پہل کتاب میں مذکور ہے ایسا ایک گاہ سے قربانی اور قرآن اور حد کہ سب کی طرف سے درست ہے۔

سے زیادہ اس کا کالہ و مرگیا ہوا سے یہ قربانی سے زیادہ اس کی اگلی بھارت جانی رہی ہو۔ یا سرین کی ہوا ہے۔

فائدہ۔ اس نئے کرنا تک قبل ہے اور گت سے زیادہ کثیر ہے اور قیہ رویت میں گت سے کم قبل ہے اور گت اور گت سے زیادہ کثیر ہے کیونکہ گت سے گت گت مال میں مرگیا کرنا کثیر ہے روایت کیا اس کو اور گت سے اور ایک روایت میں رواج سے کہ گت سے اور رواج میں زیادہ کثیر ہے اور ایک روایت میں نصف سے زیادہ کثیر ہے اور نصف اور اس سے کہ گت ہے سوا نصف یا نصف۔ اسے مرگیا یا مر و گت سے ہوا چارہ ہے اور تہائی بھارت جی دے گت کی چھان کا طرح ہے یہ سب جی نور ہوگا کہ تہائی گت اس کی یہ کرک اور اس کے سات چارہ ہے ہوا سے اور گت کرک سے اس نے چارہ کہاں سے دیکھا ہے تو اسے آگے کو اس کی یہ

۱۹ وان كان اخذهم كافرا الواس مزيل اللحم لا لار البعض ليس بفروه وهي لا تجزى (۲۰)
وباكل منها ولو كل ربيب من بنياد وندب المصدقين بليلها ونرك لندى خيال فوسعة عليهم
۱۰ والذبح بده ان خمس والامر غيره (۲۱) وكذا ان ذبحها كتابي (۲۲) وبصدق
بجلدها او بضمه الذ كجواب او حق او فز او بيلده بعد يتبع به ياقا لا يتابع به
مستهلكا كجواب ونحوه فان بيع اللحم او الجله به فصدق بضمه (۲۳) ولو فلفه اثنان فبيع
كل شاة صاحبه صحيح بلا عزم وفي القياس ان لا يصح وبضمن لانه ذبح شاه فبوه لعير امره
ومع الاستحسان انها تعين للاصلحية ودلالة الانن حاصلة فان العادة حرم بالاستعانة
لعير في امر الذبح (۲۴) وبصحح النصيحة بده الغصب لا تؤدبها وضمنها لان في الغصب
يقتل الملك من وقت الغصب وفي الودعة يصير غاصبا بالذبح فبيع الذبح في غير الملك
اقول من يصير غاصبا بتقديم الذبح كالاصلحاع وشغل جمل فيكون غاصبا قبل الذبح

فائدہ۔ نوادہ مرگے یعنی بولے یہ قیہ اور افضل یہ ہے کہ تہائی کوشت خیرات کرے اور تہائی میں اسے اب اور دوستوں کی مہمانی کرے اور تہائی اپنے واسطے اور رکھے روایت ہے۔

(۱۹) وہ امور جن سے قربانی ناجائز ہو جاتی ہے اگر قربانی کے شرکیوں میں سے کوئی جانور کا یا صرف گوشت سے اس کو شکر ہوگا تو اس طرف سے قربانی جائز ہے۔

یورادوئے صحت ہوتی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہم نے منع کیا تھا تم کو کہ کھاؤ تم گوشت قربانی کا تہاں سے زیادہ تو کھاؤ اور جمع کرو۔

(۲۰) قربانی کے گوشت کا مصرف

اور قربانی کے گوشت میں سے خود بھی کھاوے اور دوسروں کو بھی کھلاوے۔ اور جس کو چاہے بہرہ کرے اور مستحب ہے کہ تہاں گوشت خدا کی راہ میں ادا کرے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ احوال تین ہیں قربانی میں ایک کھاؤ دوسرے کھ چھوڑنا تیسرے تصدق کرنا اس لئے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے و اطعموا الفقاع والمعنصر یعنی کھلاؤ قحط کرنے والے کو اور سوال کرنے والے کو تو سدا گوشت ان تینوں امر پر مطلقاً تقسیم ہو گیا۔ چاہیے

پیشہ اور جو شخص عیالہ اور بوقت و اہل و عیال ترک کرے اپنے عیال پر وصحت کے لئے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ دینی القربانی جو محتاج ہوں تو وہ مقدم تیسرا مساکین پر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو چیز صرف کرے اس کو آدمی اپنے نفس یا اہل پر تو اس کے لئے صدقہ کھ جاوے گا روایت کیا اس کو بخاری نے معام میں جائز میں عبد اللہ سے اور روایت کی مسلم نے ابی ہریرہ سے کہ زیادہ ۲۱ و لا ھو صدقہ ہے جس کو تو صرف کرے اپنے اہل پر اور ایک روایت میں ہے کہ جب آدمی اپنے اہل پر کچھ خرچ کرے یا صبیغ نوسب تو اس نے لئے صدقہ کھاجاوے گا روایت کیا اس کو بخاری مسلم ترمذی نسائی نے ابی مسعود ہدی سے۔

(۲۱) قربانی کو خود خرچ کرنا

اگر خود خرچ کرنا بخوبی جان ہو تو آپ خرچ کرے اور دوسرے کو کھم کرے۔

فائدہ۔ لیکن خود بھی وقت خرچ کے ہ ضرر ہے اگر اس کے واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قربانی دست مبارک سے خرچ کی جیسا اوپر گذر اور روایت کی حاتم نے مشورہ کہ میں عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار سے کہ کفری ہو جس کو دیکھ اپنی قربانی کو اس لئے کہ جب اس کے خون کا پیرا لکھو یا لکھو تو تیرے سب گناہ معاف ہو جاویں گے۔

(۲۲) اہل کتاب سے خرچ کرنا

اور مکروہ ہے کہ قربانی کو اہل کتاب سے خرچ کرادے۔ فائدہ۔ اور اگر اس نے خرچ کر دیا تو درست ہے ہاں یہ اور نجوی کا خرچ کرنا حرام ہے۔ بخاری۔

(۲۳) قربانی کی کھال

اور قربانی کی کھال کو لٹھوے دیوے۔ (اس واسطے کہ حدیث ظاہر میں ہے کہ حکم کیا کھو کوئی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قصم کر دوں میں کھالوں کو قربانی کی اور پر مساکین کے اور دوں میں و جرت تصالب کی اس میں سے روایت کیا اس کو بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نے) یا اس کی کوئی چیز مش جھولی یا مونڈے یا چوہن کے بنائیوے۔ (یا چھٹی یا ٹکٹ یا دسترخوان یا زول یا لیوے اور عمار) یا کھال کو بدلے اس چیز سے جس سے فائدہ حاصل ہو سکے اس کو باقی رکھ کے نہ اس چیز سے جس سے فائدہ نہ نہ نکالے بدوں اطفال کے جیسے سر کرکھانے پینے کی چیزیں پھر اگر کھال یا گوشت کو قربانی کے بچاؤ کے لئے اس کے ٹکس کو تصدق کرے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ جن قائم مقام مشرک کے ہے اور یہ جو روایت کی حاکم نے۔ حدیث میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے کھال اپنی قربانی کی بیچ لالی سو

قربانی کی کھال کی قیمت کا مصرف

(۱) اگر آپ بھرا آگے جس میں سال میں صدقہ کا موجب ہو
جان کا یا جیسا ہے صدقہ صرف انہی فقروں کو سنا کہ جو دیا جاسکتا ہے
جنہیں دیکھ کر وہ بدست کو دینے میں ہوتا ثواب ہے تاکہ نعمت کا
احساس رہے اور ہر سال کے ساتھ صدقہ ملک کا (شالی ۱۴)

(۲) لغوی اس پر ہے کہ یہ صدقہ ۴۰ فکروں کو دیا جائے

(طریقی ۱۱۹ ج ۲۲، زکریا ۱۱۹ ج ۱۲، ورنہ ۱۱۹ ج ۱۲)

(۳) کسی کی ضرورت کی یہ حق اللہ ہے۔ کے طور پر یہ

صدقہ بھی نہیں دیا جاسکتا۔

(۴) زکوٰۃ اور دوسرے صدقات واجبہ کی خرچہ اس

صدقہ کی ادائیگی کے لیے بھی یہ شرط ہے کہ یہ کسی فقیر مسکین کو
مال کا طور پر دے دیا جائے جس میں اس کو ہر طرح کا اختیار
ہو اس کے مال کا نہ قبضے کے بغیر یہ صدقہ بھی ادا ہوگا۔
(ورنہ ۱۱۹ ج ۱۲، ورنہ ۱۱۹ ج ۱۲)

چنے چپا سے مسجد اور شفا خانہ کنوئیں پینا یا کسی اور
رفاقی ادارے کی تعمیر میں خرچ کرنا جائز نہیں اسی طرح کسی
لاوارث کے کفن میں یا میت کی طرف سے فرض ادا کرنے
میں بھی اسے خرچ نہیں جاسکتا۔ کیونکہ یہاں کسی فقیر کو مالک
نہاں ہوا اس کے قبضے میں دیا جائے یا اپنا مال (کنز، بکری وغیرہ)

کسی ایسے عمارت یا محکمہ وغیرہ میں دیا بھی کہ جہاں
دو غریبوں کو مال کا طور پر دیا جائے ۴۰ مالک ملازمین کی تنخواہوں
یہ فقیر اور فقیر وغیرہ انتظامی مصارف میں خرچ کر دیا جاتا ہو
جائز نہیں البتہ اگر کسی ادارے میں غریب طلبہ یا دوسرے
مسکینوں کو طعام وغیرہ مفت دیا جاتا ہو تو وہاں یہ صدقہ دینا
جائز ہے لیکن یہ اس وقت ادا ہوگا جب وہ رقم بھلا یا اس سے
خریدی ہوئی اشیاء مثلاً کھانا، کتا، کپڑے، دوا وغیرہ والی

غریبوں کو مال کا طور پر مفت دے دینی جائز ہے۔

حیاء و تمسک

اہلہ اگر کھال کسی غریب دے دے اور کوئی کھال نہ دے تو کسی
غریب کو مال کا طور پر قبضہ میں دے دینی اور مراعات کر دے کہ تم
اس کے پوری طرح مالک ہو، ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔
دو بار پھر غرضی سے اس رقم مسجد اور دوسرے ایسی بھی رفاقی ادارے کی
تعمیر۔ اس کے ملازمین کی تنخواہوں وغیرہ میں اپنی طرف سے کچھ
دے تو یہ جائز ہے مگر یہ ہے کہ "تمسک" کے نام سے
بڑھیل عام طور سے تسلیم ہے اس سے زکوٰۃ کی خرچہ یہ
صدقہ میں دیا نہیں جاتا کیونکہ غلو جس کو یہ دیا جاتا ہے وہ یہ
یقین رکھتا ہے کہ مجھے اس مال کو کوئی حق نہیں اگر اپنے پاس
رکھوں تو کوئی ملامت کر رہے اس خوف اور شرم سے بے
چہ وہ یہ رقم چندہ میں دے دیتا ہے یہ محض دہائی جمع خرچ ہے
اس طرح نہ دوا مالک ہوتا ہے نہ دینے والے کو صدقہ ادا ہوتا ہے
اس لیے سے یہ رقم مسجد یا دوسرے غریب کی تعمیر و انتظامی ضروریات
میں خرچ کرنا جائز نہیں۔ (ورنہ ۱۱۹ ج ۱۲، ورنہ ۱۱۹ ج ۱۲)

کھال کو ضائع کرنے سے بچنا

بعض لوگ جانور کی کھال اس طرح اتار دیتے ہیں کہ
اس میں جھری لگ کر سوراخ ہو جاتے ہیں یا کھال پر گوشت
لگا رہ جاتا ہے جس سے کھال کو نقصان پہنچتا ہے بعض لوگ
کھال اتارنے کے بعد اس کی حفاظت نہیں کرتے سر کر کے
کار یا بہت کم قیمت کی رو جاتی ہے یہ سب لاعلمی اور
"تہذیب" (منقول غریبی) میں داخل ہیں جس کی ممانعت
قرآن کریم میں آئی ہے اس لیے کھال احتیاط سے اتار کر
ضائع ہونے سے بچنا شرعاً ضروری ہے۔

جس نے قربانی کی کھال خریدی

جس نے قربانی کی کھال خریدی اور اس کا مالک ہو گیا اور ہر قسم کا شرف کر سکتا ہے خواہ اسے چاہے پس رکھے یا فروخت کر کے قیمت اپنے خرچ میں مانے۔ (امداد اللہ دینی)

حصہ داروں کا کھال میں حصہ

قربانی کی کھال میں جو لوگ شریک ہوں، انہماک میں اپنے حصے حصہ برابر شریک ہوں گے کسی ایک شریک کو یہ کھال باقی شریک کی اجازت کے بغیر اپنے پاس رکھ لیا جائے گا اور دوسرا بایا جائے گا۔

اگر ایک شریک باقی شریک سے ان کے حصے جو کھال میں ہیں خریدے تو باقی شریک کی کھال اپنے استخوان میں اسے دے دے کوئی حصہ نہ لے گا۔ پھر اگر یہ شخص اس کھال کو روپے یا لہسنے

بچے کی اشیاء کے بدلے فروخت کرے گا تو قیمت کا ساتواں حصہ بچہ اس کا چلتا تھا اس کا صدق واجب ہوگا اور باقی چھ حصے جو شریک اسے خریدے تھے ان کی قیمت کا صدق ان پر واجب نہیں اسے اپنے خرچ میں لے سکتا ہے۔ (امداد اللہ دینی ص ۲۶۹)

قربانی کے جانور کی اولاد یا بال

مذکورہ اسباب مسائل میں جو احکام کھال کے ہیں وہی جانور زنی کرنے کے بعد اس کے اولاد اور بالوں کے ہیں اور اگر وہ اولاد اور بال فروخت کر دے تو جو تفصیل کھال کی قیمت نے تحقق ہونے کی گئی، وہی ان کی قیمت میں بھی ہوگی۔

مگر یاد رہے کہ قربانی کا جانور زنی کرنے سے پہلے اس کی اولاد یا بال کا زنی نہیں کر سکتے لیے تو ان کا یا ان کی قیمت کا صدق کرنا واجب ہے۔ اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں۔ (رد المحتار ص ۲۶۹)

کتاب الکراہیۃ

(۱) ما کرہ حرم عند معتمد ولم یبلغہ بہ لعدم القایع ہبۃ المکروہ الی المحرم کسۃ الطواجم
لی العرض (۲) وعندہما الی المحرم القرب المکروہ عند اسی حقیقہ وی یوسف لیس یحرم لکنہ
لیہ الخیر فرب ہذا جو المکروہ کراہۃ تحریم واما المکروہ کراہۃ تنزیہ فالی احوال قریب

(۲) شہین کا موقف

اور شہین کے نزدیک مکروہ حرام کا نہیں کہتے ہیں بلکہ حرام کی طرف بہت قریب ہے۔
فائدہ: مکروہ حرام میں مکروہ تحریمی ہے نہ مکروہ تنزیہی کیونکہ وہ طرف طہال کے قریب ہے نہ کہ الی الاصل اور بہت اور معتبرہ اس کی طرف قریب ہے تو مکروہ تحریمی پر شہین کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے بلکہ مکروہ تنزیہی کے لیے مکروہ تحریمی ہے۔

(ایمان بھائی اسماعیل میں جو مکروہ ہیں وہ مکروہ تحریمی ہیں)

(۱) مکروہ بارے امام محمد کا موقف

مکروہ حرام ہے نزدیک امام محمد نے (یعنی جیسے حرام) خطاب سے اتنی طرف مکروہ پر لیکن حرام انہوں نے اس واسطے نہ کہ کھال کی حرمت نفس نفس سے ثابت نہیں ہوئی۔
فائدہ: تو مکروہ کی نسبت حرام کی طرف اتنی ہے جس کا واجب کی طرف نہ الی الاصل اور سبب دوسے جس کا فعل اور قرب ہوا ہو۔

فصل (۱) الاکل فوہ من دفع به ہلاکہ (۲) وعاجز عنہ من مکہ من صلواتہ لماذا ومن
 صومہ (۳) وراح الی السبع لیبرہ فوہ وحراد فوہ (۴) الاقصہ فوہ صومہ الفدا ولما یسخر
 سفہ (۵) وکرہ لئ الامان (۶) وول الامل اعالی الامان حکمہ حکم لحدہ واما یول لائل
 لحرام عند امی حبصہ و عند امی یوسف یحل بہ اختاوی لحدیث العربیہ و عند محمد یحل
 مطلقا لانہ بکار حرما لایحل بہ اختاوی لائل علیہ اسلام ماومع معاؤکہ فیما حرما علیک
 واما یوسف یقول لا یفریح حرما لفسرورہ واما حبصہ یقول لا یصل فی یول النحرہ واما
 علیہ السلام قد علم شفاء العربیہ وحباً واما فی غیرہم فالتقاء فی غیر معلوم (۷) فلا یحل
 الاکل والمرب والمدهن والنظیف من الماء ذهب إقصہ فی اللؤلؤ والنساء لائل علیہ
 اسلام اما یحر حر فی بطنہ مار جہنہ (۸) و حل من الماء وصابون ورجاح وبنبر و عصفی

فصل کھانے پینے کے حرمت کے بیان میں

(۱) فرض کھانا

کھانا جس سے لافسہ و فساد نہیں ہو۔

لاندہ اور پچھلے حالت میں کھانا جو مادی و مصلوب
 ہواں کے کوئی نام نہ ہو جس نے کھلوا و شرعاً مکتی کھا اور
 پچھلے سے کھانے میں مادی یا شراب یا سوا کھانا نہ ہو
 چاہے وہ کھانا ہو یا نہ ہو۔

(۲) ثواب کے لئے کھانا

مراں قدر، چھاننا کو جس سے آری نماز فرض ہو
 پچھلے سے کھانا ہو جس سے ثواب ہے۔

فاندہ اور بعض اوقات سے نزدیک اس قدر بھی فرض ہے
 اس لئے کہ کوئی نہ ہو جس سے اس کی طاعت سے زیادہ
 ہو جسے جو فرض میں اس سے اوپر ہو جس سے حق ہے۔

(۳) مباح اور حرام کھانا

امام کعبہ میں سے ہری اور ہوا میں جس سے اس کی قوت
 زیادہ ہو سے اور اس سے اس سے زیادہ ہو۔

فاندہ اور بعض اوقات سے نزدیک اس قدر بھی فرض ہے

لئے کہ یہ حالت ہے اور نہ تھی کہ اس سے لافسہ
 کھلوا و شرعاً مکتی ہو۔

(۴) روزہ یا مہمان کے سبب زیادہ کھانا

فاندہ اور بعض اوقات سے نزدیک اس قدر بھی فرض ہے
 لئے کہ یہ حالت ہے اور نہ تھی کہ اس سے لافسہ

کھانا ہو جس سے ثواب ہے۔

فاندہ اور بعض اوقات سے نزدیک اس قدر بھی فرض ہے
 لئے کہ یہ حالت ہے اور نہ تھی کہ اس سے لافسہ

کھانا ہو جس سے ثواب ہے۔

فاندہ اور بعض اوقات سے نزدیک اس قدر بھی فرض ہے
 لئے کہ یہ حالت ہے اور نہ تھی کہ اس سے لافسہ

کھانا ہو جس سے ثواب ہے۔

فاندہ اور بعض اوقات سے نزدیک اس قدر بھی فرض ہے
 لئے کہ یہ حالت ہے اور نہ تھی کہ اس سے لافسہ

(۵) کدو کا روہ

اور کدو کے کدو کا روہ۔

ہونے کے برتن میں کہ اتنا رہا ہے پیٹے پینے میں آگ بھڑک
اور اور ایسے کی صحت میں جلد پختہ کیا کہ چلے پاؤں نہ پھیر
مچنی کے چاندی کے برتن میں ہو گیا انہوں نے کہ فروغ
انگھٹے کے نہ کھاؤ اور چوہ برتنوں میں چوہ نہی اور سونے
کے اور نہ پتھر برتنوں پر نہ کہ اور نہ کھاؤ ان کی دکانوں میں
ان دانے کہ یہ برتن کاغذوں کے واسطے ہیں وہ پڑا گیا اور
تہہ اور واسطے چیز کثرت میں ہر جب کھا دینا صانع اور توان
برتنوں سے نکل لگا اور تو تہہ لگا بھی منع دوائی طرح ضروری
سے چاندی ہونے کے بھیجے تھے نہ یا ان کی صافی سے سرسہ
کڑا اور جو استعمال اس کے منہ پہ ہے جیسے چاندی سونے کا
سرسہ ان اور قوم اور اہل اور آئینہ اور سنی پہنچی اور آئینہ اور
انہیں بھی اور جس چیز کا نہ وہ نہ کھا میں اور مرد اور مرستہ سب
نصیحت پر چلے گا انہیں نہ چاہے اپنے کاموں میں اتنا اور
جو رہا استعمال ہو جیسے کھا سونے کے برتن سے نکل گئے
اور سے برتن میں کھا سونے کے برتن سے نکل گئے
اہل کرم میں لگا حق کچھ مٹا کھینچیں اور تھوڑی دلیلیہ دینے
چاندی سونے کے نو اور دھوڑ اور استعمال کو رنگ میں ضرورت
کے سب سے سکتے تھے یہ اور ضروری ہے کھا دینا سب نے اور استعمال
کے برتن میں اور استعمال تھی کا برتن سے اور ضروری

(۸) رائے، پیشہ اور بلور وغیرہ کے ہر تین

اور میں نے کہا، کاش تھے اور ٹھٹھے اور لہار اور تھن کے رشتہ میں۔
فی کدوم۔ اور ٹھٹھے کے نزدیک اس میں بھی مکر وہ ہے
اس لئے کہ یہ چیزیں بھی سونے اور چاندی کے ٹکڑے ہیں
تاکہ خریدی راو سے ہم جواب دیتے ہیں کہ مشربین کی عادت
تاکہ خریدی صرف سونے اور چاندی سے تھی نہ ان چیزوں سے
کہ ذاتی اہدائے۔

نہ تھا۔۔۔ مگر گھشت اور اس جھوٹے ناکوہ تھا کہ ہمارے
تجربہ کی کامیابی آپ روایت میں اور دوسری روایت میں
کھو رہی تھی۔ یہ حال ہے۔

(۶) ادنیٰ کا پیشاب

— ۱۰۰ —

[illegible]

(۷) حیاندی رسوئے کے برتنوں کا استعمال

اور نمرود ہے چاند کی مونے کے برتنوں میں تھام بیٹا اور
تکلیں لگاتا اور خوشبو زور۔

فاطمہؑ - مرد اور عورت سب کے لئے اس واسطے کہ روایت کی طرف سے اس مسئلہ سے کہ فرمایا: ہاں اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے سب میں بڑھ چاہے جو نبی ہو

(۹) ومن اثناء مفضض وعند الشافعی یکرہ وجلوہ علی کرسی مفصص متقیاً موضع الفضة لقوله وجلوہ عطف علی الضمیر لی حل وهذا يجوز لو جرد الفصل عند ابی حنيفة الاكل والشرب من الاثناء المفضض والجلوس علی الكرسي او السرير او المراج او غيره مقصداً لما يحل اذا كان متقیاً موضع الفضة ای لا يكون الفضة فی موضع العم وفي موضع اليد عند الاحتذاء فی موضع الجلوس علی الكرسي وعند ابی یوسف یکرہ مطلقاً ومحب له قبل انه مع ابی حنيفة وقد قبل انه مع ابی یوسف (۱۰) وقيل قول كذا قال شريب اللحم من مسلم او كتابي فحل او وجوبی فحرم فان قولی انكرت عقول فی المعاملات لمعالجة اليه في المعاملات كغيره الوقوع (۱۱) وقول لرد كافر الاثنی او فاسق او عیسی المعاملات كغيره ذكر في الطو کلیل كما اذا اصر بی وكمل فليزل فی بيع هذا يجوز الشراء

(۹) وہ برتن و فرنیچر وغیرہ جس میں

چاندی سونے کی کوفت یا ملمع ہو

اور طلع ہے نہ پانی اس برتن سے جس میں گوشت ہو چاندی دوسرے کی برائی طاعت فیضا الہی کر لی و تحت ہا زمین پر بیک چاندی اور سونے کی جگہ سے بیگ۔

فائدہ۔ یعنی پینے میں منہ سے اور لینے میں ہاتھ سے اور چھنے میں موضع جلوس سے چاندی سونے کے دوام ہو یوسف کے نزدیک یہ بھی مطلقاً مکروہ ہے اور محمد ایک روایت میں امام اعظم کے نزدیک میں اور دوسری روایت میں ابو یوسف کے ساتھ میں کذابی الاصل۔ اور جس برتن میں چاندی سونے کا ملمع ہو تو وہ بالا نشان درست ہے اور چاندی سونے کے ملے آنے کے ہوں یا زبور کھٹ کا انچر یا کلام قرآنی یا دینی یا کاب یا کلمہ یا چھری یا ان کے قبضے میں ہو تو درست ہے بشرطیکہ اس پر ہاتھ نہ لگا دے درخت اور عاتک کی۔

(۱۰) گوشت کے بارے میں کافر کا قول

قبول ہے قرا کا فکا (کہ چہ لکھی اور بخار) جب وہ کہے کہ گوشت میں تو صرف اس کے کہے پر اس سے وہ بخیر ذبح حال ہو گا اور کہے کہ میں نے بخیر سے خریدا ہے حرام ہو گا۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ قول کافر کا قبض ہے معاملات میں اسباب حالات کے نہ وہیات میں کذابی الاصل تو اگر شرک گوشت بچا ہے اور وہ یہ کہے کہ مسلمان نے اس کو ان کیا ہے تو قولی کا قبول نہ ہو گا اس لئے کہ ذبح دو بات میں سے ہے چنانچہ ہمارے متن کی معلوم ہوتی ہے کہ اگر وہ کافر یہ کہے کہ میں نے خریدا ہے تو گوشت حرام ہو جائے گا جس معلوم ہو کہ بعد قضاہوں سے گوشت خریدا صرف ان کے قول پر نہ اور کہ کذابی الاصل مسلمان نے یہ ہے کا بار ہے اور وہ گوشت حرام ہے خدا ہمارے اعلیٰ زبان تو اس آفت سے نجات دے کہ جہل نہ کہ ایسے اعلیٰ علم کی اس میں محتاج اور وقت نہیں اور اللہ حق نے دین و دانت اس سے غفلت اور غیظ پر بھی کرے تاویلات رسید کرتے ہیں۔

(۱۱) خرید و توکیل میں شخص واحد کا قول

مقبول ہے قول ایک شخص کا اگر یہ کافر ہو یا عورت یا فاسق ہو یا غلام معاملات میں جسے خرید میں جہل اور ہو لی یا قریب میں۔ فائدہ۔ یعنی ایک شخص یہ کہے کہ میں غلام کا توکیل ہوں اس شے کی حق میں تو صرف اس کے کہے پر اس سے وہ بخیر خرید کرنا درست ہے کذابی الاصل۔

(۱۲) و قول احمد والصری فی الھدیۃ والادب کما اذا جاء بھدیۃ وقال اھدی عن فلان البک
 ھذہ الھدیۃ یحل قبولہ منہ و قال الامامون فی التجارۃ یضلی قوتہ (۱۳) و شرط العدل فی
 الدیانات کالخبر عی نجاشیۃ الماء فقیمم اذا احرمہا مسلم عدل ولو عداوت حرہ فی
 الذنوب والصبر لم یعمل بھا و انہ ولو اراق فقیمم فی غلبۃ عنفہ او فوضا فقیمم فی
 کفۃ فاحوط (۱۴) معتدی دعی الی ولیمۃ فوجدلہم لعداوۃ غناء لا یغفر علیہم یخرج
 النہ و غیرہ ان فعدوا کل حار ولا یحصرون علم من قبل (۱۵) وقال ابو حنیفۃ البلیث یھذا
 مرفۃ فصرت و ذ قبل ان یشتد بہ و ذن قولہ عنی حرمة کل المالاھی لان الاملاء بالمحرم
 بکون اعلم انہ لا یجوز انہ ان علم قبل الحضور ان هناك لھوا لا یجوز الحضور وان لم یعم
 قبل الحضور لکن ہجم بعدہ فان کان فاذر عنی الشئ یمنع وان لم یکن فافوا فان کان الرجل
 معتدی یخرج لئلا یشتدی لیس بہ وان لم یکن معتدی فان فعدوا کل حار لان اجنبیۃ الدعویۃ سہ
 ثلاثہ کبب بدعۃ کصلوۃ التجارۃ تجزئھا الب حۃ قال ابو حنیفۃ البلیث یلمرۃ فصرت فافوا
 قولہ البلیث یدن علی الحرۃ ویسک ان مقال الصبر علی الحرۃ لافامۃ النسۃ لا یجوز والصر
 الہی قال ابو حنیفۃ ان یتکون جالسۃ مع من سکن ذلک اللہو مکررا لہ غیر مستغل ولا متلدہ

(۱۲) ہم نے اور اذان میں لڑکے وغلام کا قول

اور جس نے اس کے کلمہ میں "ان من"۔

لا بد۔ جیسا ایک نکاح کی چیز ان کے کہہ کر دے اس نے کھوا
 یہ چیز جو یہ ممکن ہے کہ قبول کرے اس سے ہو سکتا ہے یا غلام ہو کہے کہ
 میں بخدا اس تجارت میں تو قول اس کا قبول کیا جہ سکا۔

(۱۳) دینیات میں عدالت کی شرط

ہر شروع سے عدالت خریدنے والے کی بیعت میں جیسے
 پانی کی تجارت کی خریدنے تو تجھ کرے اگر پانی کی تجارت کی
 ایک شخص عدالت گواہی دے گا کہ یہ غلام ہو اور سوئی کرے
 اگر تو حق یا مشورۃ عدالت اس دہائی خریدے ہو جس پر دے
 اس کی قرار دے اس کے موافق عمل کرے۔ (یعنی اگر اس
 نے عدالت غالب میں یہ آئے کہ خرید اس کی جگہ ہے تو چاہے وہی سے
 تجھ کرے ورنہ تجھ چاہے نہیں اور اگر اس پانی کو کھاد ہوے گا

تجھ کرے جیسے اس قانون پر مشتمل عدالت کے صدق کا قطعاً نہیں ہو
 اور اگر عدالت کے سے تب اس کے قبولے ہوئے کا کافی
 غائب ہوتا اس میں زیادہ احتیاط ہے۔

فائدہ۔ لیکن اصول یہ ہے کہ پہلے ضرور کرے کہ خرید
 کرے اور عدالت اور جو ایک عادل شخص اس کی طہارت کی اور
 ایک اس کی تجارت کی خریدے تو پانی کی طہارت کا حکم دیا
 چاہے کہ عدالت دیکھے کہ وہاں اختلاف میں غمزدہ نہ ہو
 اور اگر عدالت میں ہر طرح کا گمنان غالب سمجھے ہے۔

(۱۴) وہ دعوت و لیسہ جس میں لیسہ و راک ہو

ایک شخص عدالتی ہے (یعنی لوگ اس کی چوٹی کرتے
 ہیں اور عدالتی ہیں اس کے قول کے عمل کی) اور دعوت و لیسہ میں
 کیا دیا ہو یا چاہے کہ وہ ادب راک دیکھا اور اس کے منع پر کارور
 نہیں تو گنہگار وہاں نہ بیٹھے اور جو وہ شخص متفق نہ ہو
 اگر چہ کہ عدالت سے چاہے نہ ہو اور جو پہلے سے ہم ہو اس

الذی بعد علی الاصل لندکر الشیء فعدہ لایکون لاندک لیس بعث لان فیہ عرضا صحیحاً
وهو الذکر النما ذکر علان من عادة بعض الناس شد الحیوط علی بعض الاعضاء
وکذا السائل وغیرها وذلك مکروه لانه محض عبث فقال ان التزم نیس من هذا القبیل

۱۰ اسے یا ناک کی ریت چوتھے کے لئے۔

قاعدہ: اور یہ نہیں کے نزدیک مکروہ جائز واسطے کہ اس
میں ایک نرس کا ٹکڑے لٹکائیے یہ کہ اگر حاجت کے لئے
رہے تو مکروہ نہیں ہے اور جو کبر و غرور سے کہے تو مکروہ ہے
کذا فی الاصل جیسے یہ کہ اگر ریت کبر و غرور سے کہو ہے اور
بدون اس کے مکروہ نہیں ہے یا یہ سوانہ نکلنے سے مروی ہے کہا
کہ روکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جب وضو کر
چکے تھے تو سر کو پونچھتے تھے اپنے پکڑے سے نکالتے سے فرما
تیاں کہ تمہاری نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریت کی نے حضرت عائشہ سے
کہ کہ قہواہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک پیرا میں
سے پونچھتے تھے اسی سے کہ وہ وضو کرے اور کہا کہ یہ حدیث قائم
نہیں ہے اور اس کا ردی ضعیف ہے نزدیک حدیث کے۔

(۱۲) رقم

اور رقم

قاعدہ: یعنی وہ گاجرات یا ریت کے لئے سنگی پر
بندھا جاوے تو یہ مکروہ نہیں ہے اس واسطے کہ ریت نہیں ہے
بلکہ ایک غرض کی جینی یا ریت کے لئے ہے اور اس کو اس
واسطے و فرمایا کہ ٹکڑے ان کی عادت یہ ہے کہ کہتے تھے قاعدہ
ہے جس میں حصہ اپنی سریت یا زخمی وغیرہ اور یہ سب مکروہ
ہے بس بٹ ۱۲۰ مستحب ہے کہ وہ نہ کہ تم اس کی قبلیت
نہیں ہے کہ وہی الامریٰ فرما تو یہ زبان عربی مکروہ نہیں
ہے اور جو غیر عربی میں ہو تو مکروہ ہے اگر تو یہ میں آیت یا
حدیث یا روئے تو پاخانہ جاتے وقت اس کو اتار دالے
اور قربت کے وقت بھی اتار دے لقمی۔

(۸) انگلی کیلئے مناسب ہے

اور انگلی کی پینا میں ہے کہ قاضی اور ملایان کے لئے۔
قاعدہ: یا جو کوئی شخص اس کے قاعدہ اور عہدہ اور
دوسرے اس واسطے کہ اس کی ان لوگوں کو انگلی کی برائت
مہر برت کر کرتی ہے یہ خلاف اور لوگوں کے ہادیہ۔

(۹) سونا یا چاندی سے دانت باندھنا

اور دانت کو سونے سے نہ باندھے بلکہ چاندی سے
باندھے یا اس واسطے کہ مکروہ

قاعدہ: اور تمہارے نزدیک سونے سے بھی یا اس سے
نہیں اور خود میں سے یا عربی بن معدی ناک چائی دسی وہی
حد سے مکروہ ہے ایک ناک یا نہی کی لکائی سووہ یا
جوئی تو حکم یا اس کو لکائی میں اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا
کہ اس میں ایک ناک سونے کی مادیہ۔

(۱۰) لڑکے کو سونا یا ریشم پہنانا

لڑکے کو پہنانا سونا اور چمکروہ ہے۔

قاعدہ: اس واسطے کہ پہنانا اس کا حرام ہے تو پہنانا بھی
حرام ہوگا اور پہنانے والے اس کے یا خود ہوں کے یا قیامت
کے جیسے شراب پہنانا حرام ہے تو پہنانا بھی اس کا حرام ہے کہ وہی
اس واسطے مکروہ و مباحہ و خوبی و موافقہ و خوبی یہ ہے کہ لفظ
خود میں لفظ پہن یا بوسہ تلف جان اس کی کہ جوتا ہے کہ مکروہ
پر مدعا شراکوں کو اس کے لئے یہاں سے کما حقہ نیت ہے۔

(۱۱) رومال رکھنا

مکروہ نہیں ہے روہی کا رکھنا وضو سے پانی چوتھے کے

فصل (۱) در بستر الرجل من الرجل سورے مابین سر نہ الی سخت و کثرت السوء فیست معورة
عبدًا والركبة معودة وعبد السامع علی العکس (۴) ومن عرسه واعد الحلال اسی فرسها
(۳) ومن صحره الی الراس والرجل والصدر والساق والعضدان ومن من شهوته والافلال الی
الفخذ والطن والصلح کانه غیر فان حکم امة الغیر حکم المصروع للضرورة ورويتها فی کتاب
المهمله وما من نظر امة من (۴) ولد من ذنک ان اراذله ما وان خلاف شهوته (۵)
وامه بلغت (۶) تعرض لی اراذله (۷) ومن الاجنبه الی رجبها وتفتها فقط هذا فی
ظاهر الروایة ومن اسی حیثه انه یحل النظر الی قلعهها وقدمه فی کتاب الصلوة ان الفقه
لیست معورة قلنا فی الصلوة ضرورة وليس فی نظر الاجنبه الی القدم ضرورة بحال
الوجه والكف (۸) وكذا المسیة فانها فی النظر الی قدمها کالاجنبه (۹) فان خلاف الی
الشهوة لا یستظرانی وجبها (۱۰) الاجنبه کماض بحکم وشاهد بشهد علیها (۱۱) من یرید حکام
هوکة اوسره امة ورجل مدایبها عن ذلها، بحال لیم الطرمع حوف الشهوة للحاجة

میں ہے کہ فرمایا آپ نے ہمیا تو ایسی دن کو اس نے
عورت ہے۔ وہ یہ حدیثیں بہت ہیں شافعی اور مالکی۔

(۲) زوجہ ولو غنی کے اعضا دیکھنا

اور ایسی زوجہ اور لونڈی کہ جو اس کو حلال ہے۔ (اس سے
اور لونڈی نکلی کلی جس کی وہی اس اور اس سے منکر مجوس اور
مکاح اور مشرک اور مشرک غیر محرم برضائے یا مضامرت در
نقد افواج کہہ سکتی۔ کیونکہ مکاح ہے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ فرمایا مال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم نے کہ خافت کہ تو اپنی عورت کی مگر اپنی زوجہ ولو غنی سے
در اس واسطے کہ اس سے زیادہ مسائل اور مسائل درست ہے کہ
نظر بطریق الی درست ہوئی لیکن مجتہد ہے کہ عورت کی
شہد کا کسی طرف نہ کہے جس لئے کہ عدوت میں آئے ہے جب
نوں اپنی زوجہ کے پاس جاوے تو یہاں سے جتنا ہو سکے اور
اولیٰ برہنہ ہوں کہ اس سے مانند وایت لیا اس کو طہرائی
نے نظم میں لیا اس سے اور اس حدیث کی کہ فرمایا

فصل دیکھنے اور ہاتھ لگانے

اور وحلی کرنے کے بیان میں

(۱) مرد کے لئے مرد کے اعضا دیکھنا

مرد کے تمام اعضا کی طرف دیکھنا جائز ہے مگر ان کے
سے پہلے سے نہ دیکھنے کے لیے تک۔

فائدہ۔ یہ کہ اس قدر عورت ہے تو ہند و غنم کے نزدیک
سہر میں دھس نہیں ہے اور گھڑا داخل ہے اور شافعی کے نزدیک
اس کے برعکس ہے اور مالک کے نزدیک دن ستر نہیں
ہے اور احمدیہ میں مخالفت اس کے کتاب صلوٰۃ میں گزر چکے
حلاوت اس کے ہے کہ حسن بن علی نے اپنی اہل اعلیٰ کو
اور روئے اس کو چھو دیا اور اس نے اس کو اپنے منہ میں
اس سے محرم ہوا کہ ہاتھ ستر نہیں ہے اور حضرت نے جو
سے فرمایا کہ تو نہیں چاہو کہ اس عورت سے رویت تھا اس کو
ابو ذر نے اور عبد اللہ بن ابی اس کے اور اس کے اور اس

اور نکاحات میں باطل ٹکڑی ہو جاتی ہیں باطل ہمارے ان کے
شہروں کو اس صورت سے متعین کرنا ضرور ہے۔ اسی طرح عورت
کو ہر وقت کی عمارت ہے۔ اسے خوف ہو ٹھوٹ ہے۔

فائدہ۔ اور خوف ہو یا غلبہ ہو تو ہر وقت ٹھیک رہتا ہے۔

(۱۲) شخصی محبوب اور محنت کا حکم

اور شخصی اور محبوب اور محنت عورت انسانی کی طرف نظر
کرنے میں عورت ہے۔

فائدہ۔ یعنی جیسے مرد کو نظر کرنا عورت بہت ہی خوف
دوست نہیں ہے۔ یعنی ہی ان لوگوں کو بھی ہمارے ہے شخصی اور
میں نے تو غلط ہے اور محبوب جس کا ذکر کیا اور محنت اور
جو مرد اپنے آپ کا وہ کہے ان میں ان کے عورت سے عورت کو ہر دو
کہنا چاہیے۔ ان کے شخصی کو بہت ہوتی ہے اور ہر دو ان میں
ہے اور ان کی عورت کا کہنے کے شخصی کرنا عورت بہت ہی عورت
کہے گا کہ جس چیز کو اور حرام سمجھتے ہیں اور محبوب ہی کہنے ان میں
کہتا ہے اور محنت کو ہر دو ہے لائق لیکن نفس ہمارے تو بہت مستحق
ہے نفس کا یہاں۔ رہا وہ عورت میں ہے اور محبوب جس کی
محنت نہیں ہوگی ہر دو عورت کو اس کے ساتھ ہونا عورت ہے
لیکن جس نے اس کو ہر دو عورت کو قاتل سمجھنا اور محنت دیات
سے اور محنت میں ہے عورت کہتا ہے عورت کو بھی کہتے ہیں
جس کے ساتھ ہونا عورت میں عورتوں کے اندر ہی ہونا عورتوں
کی ہیں اور محنت کو ہر دو ہے تو بعض فقہاء کے نزدیک ایسے

(۱۳) عزل کرنا

یعنی کوڑی سے عزل کرنا ہی عورت کی اجازت کے عورت
سے اور عورت کو ہر دو سے اجازت اس کے عورت ہے۔

فائدہ۔ عزل اس کو کہتے ہیں کہ بلی کرے تو عجب
آریب ہو ان میں کے ذکر کا ہی بولے اور فرق میں انزال نہ
کرے مردی سے اور عورت سے کہ ایک مرد نے کہا یا
رسول اللہ میرے ہاں کوڑی ہے اور میں عزل کر رہا ہوں اس
سواء میں عورت چاہتا ہوں کہ حاملہ ہو اور میں چاہتا ہوں
جو چاہتے ہیں مرد اور عورت کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ عزل کرنا عورت کو
کہنا ہے تو فرمایا آپ نے مجھے میں یہود اگر چاہے اللہ
ہی اس کے ہاں کوڑی کے پھرنے کی تجھے طاقت نہیں عورت
کو ہر دو اور عورت اور عورت اور عورت کی نے ہر دو اور اس
کے نکاح میں ہر دو عورت کی عورت کی مسئلہ کے چاہنے کے ہر دو
عزل کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے
میں اور قرآن اور عورت کو ہر دو عورت کو عورت قرآن میں
سے عزت کرنا اور ایک عورت میں ہے کہ عزت کی جو کچھ ہی علی
الصلیٰ وآلہ وسلم کو ہر دو عورت کیا آپ نے اور عورت کی عورت ہے
نے عورت نکاح ہے کہ عورت علی الصلیٰ وآلہ وسلم نے منع
کیا عزت سے عورت کو ہر دو عورت ہی ان میں کے ہے۔

(۱۴) ومن ملک امه بنته او نفعه كانوصية والارث ونحوهما ولو بکرا وفسرية من
امره او بعد از معرفتها ای محرم الامه لکن غیر ذی رحم محرم لہا حتی لا یعتق الامه علیہ
او من مال صبی ی کانت الامه من مال صبی حرم علیہ وطبیحا وادامہ حرم بستی بحیثہ
فیمن تعجبی وینہدی لہ ذوات شہر و موضع تعجبی فی انحال فان الذکمة ای الاستبراء
تعرف براء الرحم صلبا لسان المحترم عن الاحتمال والذک عم حقیقہ الشغل او نفع
الشغل بقاء محترم لکنہ امر حقیقی فادبر الحکم علی امر طاهر وهو استحداث الصلک وان

کام عدم و علی المولیٰ معلوما کما فی الامور الہی عندنا و ہی قولہ ولم یکرہ لی اسراء فان
الحکمۃ تراعی فی الحسب لانی کل فرد ولكن یردعہ ان الحکمۃ لایرعی فی کل فرد
لکن تراعی فی الانواع المصنوعۃ فان کتاب الایۃ ذکر الاسماء سمک لا یسب سبب و نہا
عہ و یحرم ان یتولہ ثالث انسب یخبر ان لایحب ان عدم و تشق بالعدا الممحرم عنین
فی ہذہ الامواع و المعصبات انہ اما یشتد الخلف لقولہ فی ما با و طہر لا لا یطوہ العاسی حتی
یصدی حملین ولا یحیی حتی یستمرئ محبۃ فان اسما یا لا یحلوم ان یتکون فیہ
تکرر اسمیۃ من امرأۃ و نحو ذلک و مع ہذا سمک الی علیہ السلام حکماً عاماً فلا یخص
ما نہ حکمۃ کما انہ تعالیٰ من الحکمۃ فی حرمة الحبر بقولہ اما یورد التخصیص ان یوقع الایۃ
علا یمکن ان یقول احد انی اشر بہا حسب لا یقع العداوۃ ولا یصدی عن العداوۃ فاذا کتاب
المصنوعۃ عامۃ فی تحریمہ فایستبرح یحرم علی العموم لہا ان فی التخصیص ما لا یستبرح من
الحیط و نحاسو الناس بحسب ترفع الحکمۃ فاذا ثبت الحکم فی اسمی علی العموم ثبت فی
سائرہا لعلک کذلک قیاساً فان العلة معلومہ تم تاید ذلک بالاسماع

استمبر کے بیان میں

اثنی اذنی سے کہنی برات طلب کرنا اس طرح کہ وہ اپنے
بطن میں انگارے لے کر ہر جگہ سے گزرتا ہے یا
(۱۳) لونڈی سے وطنی سیلے استمبر ضروری ہے
جو شخص کسی غرض کی خاطر وہ لے کر رہے ہو یا
لے کر برات لے کر چلا جائے ہو کسی حالت سے فریاد کی
جو یا ظم سے یا کسی غرض کی خاطر سے۔ (۱۴) لونڈی بھرت ہو
وہ وہ لونڈی اپنی پر آ کر ہوتی ہے یا طرح پر بھرت ہوتی ہے
مثلاً قوم پرستی پر بھرت ہے ان وہ اپنی زبان سے کسی غرض کی
کے مال سے مالک پر ان لونڈی کی وجہ سے وہ اپنی زبان
جو وہ سماں وغیرہ اور جس سے یہ بھرت ہے ان کے ر
کی صفائی حاصل سے معصوم رہا ہے ایک پیش آنے سے ان
موتوں میں جو حاملہ ہیں اگر ایک عینے سے ان موتوں میں
جو وہ پیش نہیں آتا اور صفائی حاصل سے حاملہ میں
قاعدہ۔ حتیٰ یکہ یخص تک اتھار کر ان کے رخصتی آ

میں تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ حد نہیں ہے اور جو نہیں آتا
اصل شخص کو کیا تو یہ حد نہیں لگائی گئی کہ اس سے
فرار ہو کر کسی غرض سے بھرت ہو جائے یا نہ ہو
الغرض کہ بھرت پر قیاسی حد نہیں لگائی گئی ہے بلکہ یہ حد
میں کسی حالت میں جو اس سے وہ بھرت ہو کر کسی غرض
ہے کسی شخص کو کہ نہ اس کے ان غرضوں سے یہ قیاسی حد نہیں
شہادت یہاں تک کہ استمبر اس کے ان غرضوں سے کہ اس میں
ہو اور اس کے اور قیاسی حد میں اس حالت سے کہ اس
انیاں وہ ان میں سے کہ اس میں کہ اس کے وہ بھرت ہو
اور وہ اور وہ ان میں سے یہ معصوم نہ رہی ہے کہ قیاسی حد سے
اور اس کے کہ اس میں اس میں ان غرضوں سے جو وہ اور اس میں
قواعد اسی میں کہ اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
کہ اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
آگاہ ہے اور اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں
ان میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں

(۱) وَاَنْتُمْ بِعِزَّتِهِ خَالِفُوهُ وَصَحِّحْ لِي الصَّحِيحَ مَخْلُوطَةً كَسْبِ السَّرْفِ وَالْإِنْفَاقِ
مَحْلُوطَتِي لَا تَخَالِصْنِي فَإِنَّ بَيْعَ السَّرْفِ حَرَامٌ عِنْدَ رِجَالِ الْإِسْلَامِ (۱) وَاَنْتُمْ
أَعْدَاءُ غَنَى كَثَافَةٍ مِنْ نَحْوِ حِرَّةٍ دَانَهُ بِخِلَافَةِ الْمَسْكِينِ أَيْ بِخِلَافِ دِينِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ
يَأْخُذْ مِنْ نَحْوِ حِرَّةٍ دَانَهُ الْعَمَلُ لِأَنَّهُ دَانَهُ طَائِفَتَيْنِ الَّتِي أَحْبَبَهُ حِرَاءُ (۲) وَتَحْلِيَةُ
الصَّحِيفِ بِمَنْفَعِ عَطْفٍ عَلَى أَحَدٍ دِينٌ وَدَعْوَلُ الْإِسْمِ الْمُسَوِّدِ هَذَا عِنْدَ مَالِكٍ
وَالشَّافِعِيِّ مَكْرَهُهُ لِمَوْلَاهُ تَعَالَى أَمَّا الْمُسْتَرْكُونَ نَحْسٌ فَلَا غَيْرَ إِلَّا الْمُسَوِّدُ الْحَرَامُ فَلَمْ
يَأْخُذْ بِالصَّحِيفِ عَنِ هَذَا لِأَنَّهُ قَوْلُهُ أَمَّا الْمُسْتَرْكُونَ نَحْسٌ فَلَا يَرُوحُ الْحَرَمَةُ بِعَدِّ عَامِمِهِ هَذَا
بِالنَّهْيِ أَوْ بِشَرْطِ الْعَمَلِ مَا لَمْ يَكُنْ لِيَتَمَكَّنُوا مِنَ الدَّخُولِ بَعْدَ عَامِمِهِ هَذَا (۳) وَعِبَادَتُهُ
(۴) وَحُجَّتُهُ لِمَوْلَاهُ وَرَأَى الْخَبِيرَ عَلَى الْحَبِي (۵) وَالْحَقُّ (۶) وَرُزْقُ الْفَقِيرِ أَيْ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ
فَإِنَّ الْفَقِيرَ إِنْ كَانَ عَادُوً وَلَا حَرَّ عَلَى الْعَادَةِ عِنْدَ الْجَوِّ لِأَنَّهُ لَمْ يَسْبِغِ الْإِسْتِغْسَاءَ عَنِ الْفَقْرِ

فصل مکروہات بیع کے بیان میں

(۱) گوشت کی بیع

مکروہ ہے بیع آدمی کے گوشت، بزرگوں، عوام، بزرگوں کے
نہ ٹھکانا، عوام، بزرگوں کے بیٹے، بزرگوں کے بیٹے، بزرگوں کے
موتی کی بیعت، بیعت کرنا ہے (۱) اور انہوں نے فرمایا ہے کہ
بایں عوام شریعت نے نہ فرمایا ہے کہ بیعت کرنا، بزرگوں کے
اصل (۲) اور ان سے انہی آدمی نے بیعت کرنا، بزرگوں کے
مکروہ ہے (۳) اور ان سے بیعت کرنا، بزرگوں کے

(۲) شراب کے روپوں سے

اپنے قرض وصول کرنا

اگر ایک شخص مسلمان کا قرض کاغذ پر آتا ہے اور اس نے
شراب بیچ کر روپ وصول کرنا چاہتا ہے تو مسلمان کو اپنے قرض کے
روپ لینے پر واجب نہیں ہے بلکہ اگر وہ مسلمان کو اپنے قرض کے
شراب بیچ کر روپ وصول کرنا چاہتا ہے تو مسلمان کو اپنے قرض کے
روپ لینے پر واجب نہیں ہے بلکہ اگر وہ مسلمان کو اپنے قرض کے

نامہ، اس کے لئے کہ مسلمان کو شراب بیچ کر روپ
بیچ کر روپ لینے پر واجب نہیں ہے بلکہ اگر وہ مسلمان کو اپنے قرض کے

(۳) صحیفہ کی آرائش اور کفر کا مسجد میں چلنا

اور جو کتب آرائش کرنا صحیفہ کی چاندنی سونے سے
اور کفر کی آرائش میں چلنا۔

قائد۔ یہ نام سے نزدیک ہے، امام مالک اور شافعی
کے نزدیک مکروہ ہے اس واسطے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انصار
المشرکوں میں محض فلا یفرقوا، المسجد الحرام الخ
اور ہم یہ کہتے ہیں کہ اس آیت سے ظاہر ہے کہ کسی شخص کو
لذکر ذکر اللہ تعالیٰ کا، امّا المشرکوں میں محض نہیں
موجب ہے، بہت کو بعد اس حال کے جلد اس آیت
سے بظاہر ہے مسلمانوں کو اس بات کی کہ اب اس سال
کے بعد تھوڑا قدر نہ ہوں گے اس مسجد کے داخل ہونے کی
اصل اور علی امام صاحب کی یہ ہے کہ وہ آیت کی اور ان
نے ظاہر کیا کہ حضرت علی علیہ السلام نے انہی کے
نامہ میں کو جو کفار تھے مسجد میں اتار دیے اور انہی کو

میں بھی ایسی صورتوں کی نہ عشا + جو ہے بھی۔

(۴) ازلی کی عیادت

مور یہ نسبتی کی حیثیت تھی بنیاد کی تھی۔

فائدہ: اس لئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبیات و مرسلین کی عیادت تھی یہ کہ ان کو کھانا نہ

دہوں نے اور ان میں فیہ مسلمان کی نہیں ہے اور بھی

رویت کی ہے کہ ایک بیوی خدمت کرتی تھی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو آپ بنا جو تو آپ اس کی

عیادت کو شریف سے کہے پھر فرمایا مسلمان ہو یا نہ ہو

مسلمان ہو گیا تھی حضرت نے فرمایا قطرہ پھر کھانا کھا کر

اس کو روٹی سے آواز آیا نہ الی اچھی۔

(۵) جانوروں کو خضی کرنا گندھے کو

گھوڑی پر کھانا

اور یہ تو ہیں کو خضی کرنا اور انھوں کو تھوڑی پر کھانا

دائیں نہیں ہے۔

فائدہ: اس لئے کہ حضرت نے کسی انہوں کو کھانا

آپ کی میں جیسا کہ آپ کرنا اور اس میں مخالفت ہے جانور کی

مور یہ کہ آپ چھوڑ دیا ہے تو جانور کی اس طرح نے

تو اگر یہ خضی کرنا تو اب نہ دے دے تو آپ نہیں۔

(۶) حقہ

اور حقہ

فائدہ: اس لئے کہ حقہ حرام ہے البتہ اس میں

نہیں کوئی طہیہ نہ مسکن نہ کریمہ کے کھانا کے نہیں میں

مخالفت اور کوئی دوائے مہلک تو ہم مقام اس کی نہ ملے دیکھنا۔

(۷) قاضی کی تحفہ

اور تحفہ قاضی کی۔

فائدہ: یہت غلام میں سے یہ اس واسطے کہ کہ غلام

مال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قضا عیادت ہے اور عیادت پر

زیرت لیا اور اس میں نہیں کریمہ درست سے اس واسطے کہ اگر

بکیر دے دے قضا کے تحریر ہوگا تو لوگ قضا کو اختیار کریں

کے لڑائی اس میں دے یہ کہ قابل ہوتا ہے جس کی نہیں

قاضی ہے کوئی سے یہ دیکھنا ہے اس واسطے کہ قضا۔

۹۰ وسفر الامة وم تولد بالاحرم فان من انصاف في لالکاب کسب اعضاء المحارم

۹۱ وغیرہ مالانہ لطفال مدوبعد لاخ وغیرہ وم لطفہا حرامی حیرہ راجرت لانه فقط

فان الام تملك الامانة ماله لا مستحدم ولا کذا تک غیرہ ومع العشر من یسجد حموا

فان المستحبة لا تقرب من العشر بخلاف بیح السلاج من یعلم انه من اهل القضا فان

المنصبة تقوم بعینه ۱۰۰ وحمل عمر ذمی ماجرۃ هذا عبد ای حیفة وعدها لا یجوز

ولا یحل له الاخر ۱۰۱ واحدا بیت بالسواء لیتحذیت ماروکیسة ربعة او باع فیه

العشر هذا حد ای حیفة لتحلل فعل الشاعل فتمحذ ولا لا یجوز واسط فان بالاسود

لان لا یجوز فی الامتار نقا وفي سواد لا یسکون سها فی الاصح فان مالان ابو حیفة

نخص بسواد الکوفة فان اکثر اهلنا شی فاما فی سوادنا فلام الاسلام فیه طاهره

(۸) لونڈی واسمولہ کا سفر

اور سفر لونڈی اور سولہ (اور مکان یہ اور عقیدہ بعض کا بغیر حرم کے۔

قائد۔ اس واسطے کہ لونڈی جانب کی نسبت لڑکی ہے جسے حرم اور خدام میں ہے کہ یہ قہر زان مانتی تھی قراب لونڈی کو بغیر حرم۔ کہ سفر جائز نہیں ہے یہ سبف دہانے کے۔

(۹) صغیر کے لئے خرید و فروخت

اور صغیر کے واسطے خرید و فروخت کرنا حرام نہ کہ بوائے یا بچاؤں اور اس کو جس نے لاوارث لڑکا یا بچہ صغیر اس کی پرورش میں نہ ہو اور صغیر کا اجارہ دینا صرف ماں کو۔ قائد۔ جائز ہے اور اس کو بیع درست ہے۔

انگور کا شیرہ

اور تجربہ انگور پچا اس شخص کے ہاتھ جو اس کی شراب بنادے گا۔

قائد۔ اس واسطے کہ معیت نفس شیرہ سے متعلق نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کے تقدر کے برخلاف سراج کے کران کا پچنا

اگر فقہ کے ہاتھ درست نہیں کیونکہ مسیت ان کی عین سے متعلق ہے کدائی الاصل۔

(۱۰) ذمی کی شراب اٹھانا

اور ذمی کی شراب ضروری سے لے کر اٹھانا۔

قائد۔ یہ امر صاحب کے نزدیک ہے اور صاحبین کے نزدیک نہیں درست ہے اور ضروری حال نہیں ہے کہ نفی الاصل۔

(۱۱) گر جائے کشیدہ و آتش خانہ کیلئے گھر دینا

اور دیہات میں گھر کو کریم و آتش خانہ بنانے کے لئے (یعنی پادریوں کی عبادت کے واسطے) یا کشیدہ یا گھر دینا گھر لگانا کیلئے بنانے کے واسطے یا شراب پیچنے کے واسطے۔

قائد۔ درست ہے اس میں مطلق کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک ہاں نہیں لیکن شیروں میں بالاعتقاد درست ہے اور جہاد میں ہے کہ مراد دیہات سے ہو نہ دیہات کو ہے ہے اس میں اکثر کماں والے ذمی رہتے تھے۔

قائد۔ اور ہمارے ملک کے دیہاتوں میں تو ان باتوں کی قدرت ان کو نہ دی جاوے گی اس لئے کہ کثرتاں اسلام کی خاتر میں یہ قول اسج ہے۔

(۱۲) بیع براء بیوت مکہ (۱۳) وقفیۃ العبد (۱۴) و فیلوۃ ہدیۃ تاجر او احبابہ دعوتہ

واستعارۃ دادیہ ولی القیاس ذبحوز وجہ الاستحسان اہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ہدیۃ

سلمان و مریرۃ (۱۵) و کرۃ کسوفۃ تو باو اھدوۃ انقلب ان کرہ ان یکسو العبد غیر ثوابان

بھدیۃ تقدس (۱۶) واستخدام المحصر فام حث علی انشاء الانسان وھو غیر جائز (۱۷)

وافراض بقل شبا باحدہ مرشاء لانہ فرھ جرفعا (۱۸) والغب ناشطرج والرہ (۱۹)

وکل لھو ہدا عیدا وعد الشافعی باح لعب الشطرنج اذلیۃ نشیجہ الخاطر لکن بشرط ان

لانفرقہ الصلوۃ ولا یكون فیہ ميسر فلا ہو مظنة قوت الصلوۃ وتنضیع العمر وسبۃ الفکر

الباطل حتی لا یحبس بالجووع واطعش فکف بفرھ (۲۰) وجعل العمل فی غرق عدوہ وسب

امر مکہ واجازتھا ہذا عند امی شغفۃ لان حکمہ حرام وغلبھا بجور لان لرحھا مملوۃ

وَقَالَ لَهُ فِيمَا دَعَاهُ مِنْهُ مِنْ غُرُفَتِهِ (۲۱) وَبَدَأَ بِسُكُوتٍ وَتَوَكَّلَ عَلَيْهِ وَهَمَّ فَعَلَى عَمَلٍ بِالْعَرَضِ

وَالْأَمْرِ لَا حُدُودَ عَلَيْهِ اللَّهُ تَعَالَى وَصَدَّقَ بِسُكُوتٍ لَمَّا دَعَاهُ الدَّقِيقُ (۲۲) وَتَعَبِيرُ مَصْحُوبِ

اَشْرَفِي تَعَالَى عَلَى رُفُو

(۱۲) کہ کہے مکان پینا

اور کہتے ہیں کہ یہ مکان میں عبادت کرنا

فائدہ ہے کہ اس کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

عبادت کرنے کے لئے عبادت کرنا اور

(۱۶) کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

(۱۷) کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

(۱۸) کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

اور کہتے ہیں کہ یہ

(۱۲) اصراف کے تجربہ سے کاغذ لکھنا جائز ہے بہت نقل و نقل کے بغیر کے لئے ایک جائز ہے۔

(۱۳) شہر کے لئے زمین کو فروغی کرنے کے لئے مالک کے

اور ان کے لئے سے مٹا اور اس کا زیادہ ثواب ہے واللہ اعلم۔ میں اللہ و اختار والا شہر

(۱۱) کاغذ پر لکھیں اور ان کو کھینچیں یہ بھلا ہے اختیار نماز کے واسطے یا آئینہ اور قرآن قرآن میں مشغول ہے اور اگر علم کے وقت بہرہ منافع کا وقت کے حال میں جواب سلام کا رہے۔

(۱۲) وہب نہیں ہوگیوں کے کان چھینے میں فرحت نہیں ہے۔

کتاب احیاء الموات

(۱) ہی ارض ملائع لانقطاع ماہا او غلبہ علیہا ونحوہما کما اذا نزلت اوصارت مخری عادیہ او معلوکہ فی الاسلام لا یعرف مالکھا بعلدہ من العامر بعیت لا یسمع صوت من انشاء وعند معتمدہ ما کان معلوکہ لمسلم اودمی لا یكون موافا فاذالم یعرف مالکھا کان لعامة المسلمین ونز ظہر مالکھا ترد لہ و یضمن نقصان الارض والحد عن العامر بشرطہ ابو یوسف خلافہ لمحمد (۲) میں احیاء ملکہ ان اذہ الامام ولودیمو لا فلا ہی ان لم یافن الامام لا یملکہ ہذا عبدانی حلیہ و ہما لم بشرطہ ان الامام (۳) ولم یحر احیاء ما عدل عنہ البقاء و حار عودہ فان لم یحر جار ہی ان لم یحر عودہ جار احیاء (۴) و من ححر ارض ولم یحرھا ثلث حلیہ دفعھا الامام انی غیرہ التحجیر فی الاصل وضع الاحبار لعلہ الناس ان احدہما نو سسی الاعلام النبی لا یكون یوضع الاحبار و قبل استغفلة من التحجیر مالکون فان کونہا وسقاہا فیہ احیاء عند محمد وان فعل احدہما فهو تحجیر

فانہ الامام یحر کے زراعت کے لئے زمین میں ملک ہوگی کسی سلطان یا زراعت کی قوت و حاکم نہیں ہے بلکہ اس کا مالک معلوم نہ ہو اسے قوت و عامر مسیحین کی ہے اور جب اس کا مالک ظاہر نہ ہو اسے قوت و زراعت ہے کہ اور سلطان زمین کا جو زراعت کے سب سے پہلے اسے اور سلطان کو دینا چاہئے کہ اور اور ہوا یا اس سے یہ شرط کی ابو یوسف نے زراعت کے لئے ان کی اصلاح۔

(۲) خیر آباد زمین کو آباد کرنے والا

جو شخص ایسی زمین کو آباد کرے گا تو وہ زمین اس کی ملک ہو جائے گی اگر امام کے اذن سے ہو تو وہ شخص ہی دولت و خیر ان کے لئے ہے وہ سے قوت و ملک ہوگا

(۱) خیر آباد زمینوں کے آباد کرنے کے بارے میں

(۱) موات کی تعریف

موات وہ زمین ہے جس سے نفع حاصل نہیں ہو سکتا یا نہ ہوئے یا پانی کی کثرت کے سبب سے یا انداس کے اور اسباب سے (مثلاً زمین بہت زیادہ ہو گئی یا شور ہو گئی کدائی الاصل) اور قدیم سے کسی کی ملک نہ رہی ہے یا مسکوک چھال اسلام کی زمین میں ہونی یا ملک مسیحین نہیں مصر یا عراق یا ہستی سے اس قدر دور ہے کہ اگر کوئی شخص اچھے آبادی سے آباد نہ کرے تو اس زمین میں آباد نہ کیجئے

گھس کر اس کو دے تو اس کو چالیس گز سے دائرے پانی پینے اس کے ہاتھوں کے روایت کی امام احمد نے مستند میں ابو ہریرہ سے کہ فرمایا حضرت نے حریم کو بیس کا چالیس گز سے سب طرف سے اس کے دائرے پانی پینے اور نہ دیکھیں گے۔

(۲) چشمہ کا حریم

اور حریم چشمہ کا پانچ سو گز سے ہر جانب ہے۔

فائدہ: اس دیکھ کر ابو یوسف نے کتاب الخراف میں روایت کی زبیری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حریم چشمہ کا پانچ سو گز سے اور ہر طرف حریم چالیس گز

ہے اور ہر تاج کا حریم ستر گز ہے۔ کوئی بھی شریعت الہیہ میں حدیث وکیل ہے یا ممکن کی پیرامیٹرز کے حریم میں زبانی نے تحریر کیا ہے اس میں اس کو فریب ہے۔

(۷) حریم کی حد و تحفظ

تو اگر اندر حریم کے کوئی اور شخص کو اس کو دے کا ارادہ کرے گا تو منع کیا جائے دے گا نہ باہر حریم کے اگر حریم کی سطح پر ایک اور شخص نے کو اس کو دے تو اس کا حریم نہیں جانب۔ مروجہ نہ پہلے کو بیس کی جانب ہے۔

فائدہ: اس لئے کہ وہ ملک پہلے کو بیس کے لئے ہے۔

(۸) وللغناء حریم مقدار ما يصلحها هذا عند امر حنبه رقیل اذالم بخروج الماء نهر كالنهر فالاحريم له وعند ظهور الماء كانى فله الحريم عسماة ذراع (۹) ولا حريم لغيره فى ارض غيره الا بحصة هذا عند امر حنيفة وعندهما له مساة النهر بمنى عليها ويلقى عليها الطين وكذا فى ارض موات فمساة بين نهر رجل وارض الآخر وليست مع احد الصاحب الارض اى لم يكن لاحدهما عليهما غرم او طين ملقى لغيره لصاحب الارض عند امر حنيفة وان كان فصاحب الشلح هو صاحب اليد وعند ابى يوسف حريمه مقدار نصف بطن النهر من كل جانب وعند محمد مقدار بطن النهر من كل جانب

(۸) کاریز کا حریم

اور کاریز (یعنی بھری پانی کا زمین کے نیچے درختدار کا حریم مقدار اس کی مقدار کے ہے۔

فائدہ: اگر کسی شخص نے دائرے کے لئے چند سبب اس صاحب کے ہے اور انصاف سے کہا کہ سبب اس میں پانی نہ نکلے تو وہ شخص کے ہے اس کا حریم نہیں ہے اور وہ پانی نکلے تو حکم اس کا اصل شے کے ہے یعنی پانچ سو گز اس کا حریم ہوگا کوئی اصل۔

(۹) نہر کا حریم

نہر کا حریم نہ لے گا دوسرے کسی زمین میں اس صاحب کے نزدیک نہر کو ملے سے اور صاحب نے نہر کو ایک اس کو نہر کی مسافت

کی چلنے کے لئے اور مٹی ڈالنے کے لئے حریم ملے گا اور ان میں زمین مسافت میں تو اگر مسافت ایک شخص کے نہر کی اور دوسرے کی زمین کے نیچے واقع ہے تو کسی کی ان دونوں میں اس مسافت پر مسافت ملے اور نہ مٹی کسی مسافت اور نہ مسافت زمین کی ہو گی امام صاحب کے نزدیک اور نہ کسی کی مسافت اس پر موجود ہے تو اس صاحب مسافت کی ہوگی اور ابو یوسف کے نزدیک حریم کا مقدار نصف بطن النهر کے ہوگا ہر جانب سے اور محمد کے نزدیک مقدار چوبی بطن نہر کا ہر جانب سے۔

فائدہ: درخت میں ہے کہ قول ابو یوسف پر فتویٰ ہے اور حریم درخت کا ہر طرف مسافت میں پانچ سو گز ہے ہر جانب سے اس میں اور ہر طرف سے ملے میں موات کی کا ہوا ڈالنے۔

تا صبح سے حدیثیں اسبب اور حسن اور سعید بن جبیر ہیں اور
اور لوگ ہیں کہ طلاق کے بعد جب تھوڑی دیر واقع ہوا حدیث
ابن یزید اور حدیث عثمان اور حدیث ابن عمر ہیں کہ جب خبر
آئی جو حدیث ہے میں تو ان خبروں میں سے کوئی خبر پہل نہ تھا
روایت کیے اس کو بخاری نے اور صحابہ کی تعریف اور اس سے
میں مختلف روایت ہے چنانچہ ابوداؤد میں مسودہ کے شخص کی خبری
ساتھ انکو نے اور اس وقت نے بھی اختلاف کیا تو ہر شخص
طریقہ کے درمیان ان کے کئی قدر پایا کہ گھبراہٹ اور پانچاں
جب شدید ہو جاوے اور عجز اور جھگڑا نہ کرنے کے لئے تو خبر
بے اثر تھی کہ اختیار نہ ہو ہم نے اس لئے کہ اس درست کا عظیم ہے
پچھے اس حدیث کا بھی درست خبری تو قطعاً ہے اور سکران کی
درست کا خبر ہے برخلاف اس کے جو اور خبر کی حرمت کا
مکتوبہ سے اس لئے احتیاط ضروری کی کہ خبر سے منع مختلف فیہ کو
تجزیہ کر ام تحقیق علیہ کو فرمودہ اور اس کے مکتوبہ درست کو کا فر
خبر یہ اور اس کے اور خبرت بھی حرام ہیں لیکن درست ان
کی نقلی خبری و اللہ اعلم بالصواب۔

(۲) جھگڑا کی شرط

اور جھگڑا ہونا شرط ہے امام الشافعی کے نزدیک اور
سہ مسیح کے نزدیک جب شدید ہو گیا اور سکر ہو جائے اب
جھگڑا تھا ضروری نہیں ہے۔

(۳) خبر کی قلیل و کثیر سب حرام ہے

بجز خبر کا بھی حرام ہے اگرچہ قلیل ہو اور داخل ادبوں کا
قول یہ ہے کہ کثیر و کم میں حرام ہے۔

قاعدہ۔ لیکن یہ قول مردود ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے
خبر کو اس فرمایا ہے جیسا کہ ارادہ اس پر اذعان بہت کا کہ
نہا کہ الیہ الصلا۔

بے اس سبب ان کے فرمے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے ہر منکر خبر بے اور حدیث کی ہر حدیث کے ساتھ رکھی گئی
اور حدیث کے کہ فرمایا حضرت نے انہوں اور حدیث سے وہ
بے لکھی انکو اور گھبراہٹ سے نہ جب پایا کہ دیکھ لیا کہ یہ
بیعت کی ہے کہ خبر پر مباحث ان وقت انکو نے پائی کو کہتے ہیں
اور حدیث ان میں کئی حدیث میں طعن کیا ہے اور حدیث
میں نہ ہوں صحیح نظر ہے نہ بیان صحیح خبر دراصل حدیث کے اس
نور کیا ہے نہ اس طرح کہ حدیث میں خبر کو اخراج یا شیخان اور
انہوں نے جس سے پائی مراد صحیح میں ہوئی اور میں کئی ہیں
انہیں کا اس حدیث میں بہت نہیں ہے کہ خبر مباحثی نے جو حدیث
بے یہ کہ میں نے اس طعن کو کئی کتاب حدیث میں
نہیں کیا اور اس وقت مختلف ہیں خبری حقیقت میں بعض نے
خاص کیا ہے انکو نے پائی ہے اور حدیث نے ہر سکر کا حدیث
بے اور قاعدہ میں قول ہونی کو صحیح کہا ہے اور دیکھ ان کی
حدیث نے بہت ہیں ایک قول حضرت نے خبر کا ہر حدیث اور
خبر سے صحیح ہے کہ خبر باقی چیزوں سے ہونا ہے انکو اور گھبراہٹ
اور شدت اور حدیث اور حدیث کے اور خبر ہے اور ان کے اور
خبر سے اس حدیث کو روایت کیا اس کو بخاری نے اور طحاوی نے
کہ خبر اور حدیث کہ خبر بے مراد اور حدیث ہالہاں ہے۔ اور حدیث
روایت کی بخاری نے اس حدیث کے کہ حدیث خبر حرام ہوا اس
حدیث خبر انکو نے نہیں تھی اور انکو نے گھبراہٹ خبری روایت کی
ابو داؤد اور ترمذی اور اس حدیث کے بخاری نے حدیث کے کہ خبر
داخل حدیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبیوں سے خبر ہونا ہے اور
خبر سے خبر نہ ہے کہ خبر سے خبر ہونا ہے اور انکو نے خبر سے خبر
بے اور خبر سے خبر ہونا ہے اور اس قول میں بہت سے انہوں نے
اعتدالی یا خبر کا خبر انکو نے خبر کو دیکھا کہ حدیث انکو اور اس کی
اور حدیث خبر اور اس حدیث میں انکو نے خبر سے خبر ہے اور

(۹) شمر کا سرکہ بنانا

اوپر مذکور ہے کہ سرکہ بنانا

فائدہ :- آدمیت سے اوپر کی اسی طرح و اگر خود خود
سرکہ بنانا اور شامی کی کڑا دیکھ جائے جس میں شامی کی
جڑ سے اترنے کی اسی طرح سے کہ چھ چھوٹوں نے بھی سنا
ہے یہ آواز اس سے کہ کو حقیر کے کافر سے ۔ پس جو
آپ نے فرما کر یہ اس کی کچھ میں نے سرکہ بنان
اور کہا کہ آپ نے کہیں نہ کہتے ہیں کہ یہ سرکہ یہ ہے
اس زمانے کے کہ یہ سرکہ بنانا ہو اور اس کی شامی آپ نے
دائیں طرف دھرنے سے سرکہ بنانے کا استعمال بھی منع
ہو یہ تھا ہذا نے بالانگشت درست پتہ لپا اسی واسطے شامی
نے بھی قیدِ قل میں یہ سرکہ بنانا نہایت دور ہے ۔ یہ کہ
ہذا نے فرمایا نہ چھوٹوں نے سرکہ بنانے سے یہ کیا نہ مسلم
نے نہایت سے اور کہ اس حدیث میں ظنی ہے قیصر ۔ یہ کہ
حدیثِ حرمتِ شمر کی ہے کہ یہ سرکہ بنانا یا اس کی حرمت بھی
ہائی ۔ اس کی ہر سب سرکہ بنانے کو یہ نہیں بلکہ سرکہ ہے
اور یہ کہ اس کا نہ ہو کیا ۔ اس کے اس کی جانب یہاں
سے نہایت کیا ہے یہاں سے جو کہ اس کی شامی پہاں اور
یہ حدیث میں یہ کہ نہ ہو کو سرکہ جب وہ سرکہ بنانا
جدا ۔ ہر شامی الہا پاک ہے جو ہر کو ہر ہر

(۱۰) طرا

اس طرح حرام ہے طرا یعنی ٹھونکا دینی جب پڑا
جائے اور نہ کہانی سے نہ طرا جائے ۔

فائدہ :- طرا سے اس طرح کہتے ہیں کہ طرا ہوا
کہ یہ شامی کے اس کے سطح سے اترتی ہو جس کا نام طرا
ہے اور یہ اس کے بل جوں کے واسطے نام صحت ہے یہ اس

اور اس کے لئے کہ یہ وہاں ہیں اس حدیث سے کہ یہ

(۱۱) سرکہ

اور سرکہ یعنی سرکہ پانی اور قلعہ زہیب یعنی قلعہ آخر کا
پانی جب سے جس کو سرکہ اور شامی یہ کہتا ہے ۔

فائدہ :- یعنی طرا اور سرکہ اور قلعہ زہیب میں ہی حرام
ہیں ۔ اس میں جو سرکہ ہے اور سرکہ اور سرکہ میں عبد اللہ
کے یہو یک سرکہ سے اس واسطے کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے
تصعیصوں سے سرکہ اور سرکہ حسنا اور فاضل
اور حدیث اور اس میں سرکہ ہے اس کی حرمت ہے اور یہ کہ
یہ اس کے اس میں ہے کہ سرکہ اور سرکہ اور سرکہ کے کہان
و طلب اس آیت کا یہ کہ سرکہ کے سرکہ بنانے اور
و سرکہ بنانے کے ۔ کہ یہو بنانی السلام والبعیہ

(۱۲) خطا و سطر کی نجاست

اور نجاست اس کی خطا ہے

فائدہ :- اور اس حدیث میں خلاف ہے اور اس کا نام
ہو اس کا نام سرکہ کے اس کے سرکہ ہے اس وقت جو
سرکہ اور سرکہ ہو اور سرکہ اور سرکہ کے اس کے
خطا اس کے کہانی ہے سرکہ اس کے کہانی اس

(۱۳) حلال و سرکہ کی حرمت کا منکر

نہیں حرمت اس کی خطا ہے کہ اس کا کافر نہ ہو اور
حرکتی حرمت خطا ہے کہ اس کا کافر نہ ہو اور
حدیث انکار کا اس میں حدیث ہے

فائدہ :- یہی سرکہ اور سرکہ حدیث انکار کا ہے
ہیں کہ اس کے پانی کے اور سرکہ کے اس کی حدیث
ہیں حدیث اور سرکہ بنانے کے کہ اس کو سرکہ بنانے

نہیں دیکھیں گے اور اہل کفر خارجین اس کی عبادت نہیں کریں گے اور وہ بیٹ اس کی غیر مکتوبات علیہ ہیں یہ بنی ہماں سے فرمایا
عربی ہے روایت ایسا کہ ولید بن عبد اللہ اور ابی قتیبہ نے حبیبہؓ کو روایات
اور روایت کیا حاکم نے طے کو شہادت کی حضرت عمرؓ نے تو
حرام نام صاحب کے نزدیک صرف خرقہ پیلا ہے جس سے
نہ بنو ابی بکر اور عثمانؓ اور ابی بکر نے نزدیک سب نام ہیں
لیکن ابوی بکرؓ ان ہاں سے کہہ کر آیا حضرت علیؓ علیہ السلام
دل سے نہیں چیز کا کثیر مگر ہوس میں کا نہیں بھی حرام ہے
روایت تھیں وہ خود اور یہ ان عاملوں نے یہ نہایت صحیح
کیا بنی ہماں نے اور روایت کیا ابو داؤد و ترمذی نے ان
سے کہہ کر آیا حضرت علیؓ علیہ السلام نے اس چیز کا ایک
فرق فرمایا ہے وہ اس کا ایک نصف مجرئی حرام ہے اور نہایت
سے وہ نے قرآن و بابہ محمدؐ کے قول پر اس زمانے میں اس
کے مفسرین ان چیزوں کا استعمال کرتے ہیں ورنہ سترے
اور شاہ امام غفرم کو یہ حدیثیں نہیں تھیں و انتہا علم۔

اس میں کثرت ہو جائے اور جو کثرت کے خلاف طریق ہو کر
اس میں بعد بدلنے کے پڑنے کے لئے تنوع اور پانی والے کر
مگر پچھلے اور اس کو کچھ چیزیں یہاں تک کہ چوٹی کرے اور
شعبہ ہوا چھانک لے کر اور دست سے یہ ٹکٹ نام ہو
علیہ اور جو صاف کے نزدیک اور خود عثمانؓ اور ابی بکرؓ کے
روایت نام ہے کہ انہوں نے اصل اور طہارت ان کا نام ہے
یعنی جس سے کہ چھٹکٹ کا نام رکھو ہست کثرت ہے۔

(۱۳) تہجور اور انکسار کا تمیز

ان میں تمیز تہجور کا ہونا و کثرت کا جب تہجور چالی
جائے اگرچہ اس میں کثرت ہو جائے کہ اس میں تین کلاں
مقدار کثرت پرست ہے کہ کثرت کرے اور وہ عرب کے
قصد سے تہجور نہایت کے لئے استعمال ہے۔

فائدہ۔ اور نام صاحب کے لئے یہ تہجور بھی حرام ہے
رہا اگرچہ تعلیم حدیث سے ملتی کہ تہجور سے نام
تیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا بالکل اور کثرت و جلد و سترے کے

۱) (المقوی والحنثان وحرمان جميع من ماء النمر والربيب ويطبخ الذی طَبَخَ وَبَرَکَ الی
ان یضی ویشد یعمل ملاہو و حرب و ۱۱۶) رسد العسل والخن والرو والنسر والذرة وان لم
یطبخ ولا یجوز ولا طوب (۱) وحمل الحمر ولو بملاح ای بالقاء شی بہ و ہذا احتیاط عن قول
الشیخ فی قال التحلیل اذا کان بالقاء شی فیہ لا یعمل الحمل قبل واسدوا ان کان بعد القاء شی
فہی فیران لہ والاند ذی الداء والحنث و لمزقت والقیو الداء الفروع والحنث الحرۃ
الحصر والشرقت الطرف : سطل بالشرقت ای القیو والقیو الطرف الذی یکون من الحنث
لصور اعلیٰ ن ہذا الطرف کانت محصۃ بالحمر فانسرحہ الحمر حرم الی صلے اللہ
عہ وسلم استعمل هذه الظروف لعلان فی استعمال نسبا بتوب الحمر وعلان هذه
الظروف کان یجوز الخمر ہما منست هذه النجس علیہ السلام استعمال هذه الظروف
در النر الحمر قدر الی عہدہ وبغض فی استعمال تحريم شی ببالغ ویشددین کہ الدس وحرۃ
فادان ترک الناس واستعمال امر برول ذلک الشاہد بعد حصول المفسود ۱۸۶) وکرہ

شرب اوردی الحمر والاغتسلہ وہ الحواد بالکراہۃ الجرمۃ لان فیہ احزاء الحمر الا انه ذکر
لفظ انکرہۃ لا الحمر لحدہ الحس الفاضل فیہ : لا یأخذ منہ بل اسکر فان فی الحمر اسما
یحسن شرب القلیل لان فلان الحمر بہ عولی الکب ولا کذلک فی اندردی فاعتر حلیفہ المسکر .

(۱۵) خلیطان

ان طرح دوست ہے ضیہ بن لکھو کچھ اور انکر شک ہوگا
نہ ہوتا میں اور تجھ سا پاک آفرین کچھو ایک میں تم ایک پیش
مارت اور شہادہ جاہدہ جب ان کو اپنے اخیر ہو ضرب کے۔
فائدہ۔ اہل حالت نہ وہ دیت ہے ان کا انتہا جانے
وہ ان کی امانت پر دیت کہ وہ تم ہی جرح اور غمی جرح و قور نکال
بکھر گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے دوست
کا کرتے تھے تو آپ شرم ان کی چیتے تھے جو خاصہ تہ
کرتے تھے تو آپ بھی کہ اس کو چیتے تھے اور محمد بن اہمن نے
کتاب الامار میں بیان کیا کہ ان لو مان نہ دیا و علیہ ان رواہ نے ہے
اور وہ جو حدیث جاری ہیں جس کو وہایت کی اسہ سنے نہ گنت
ان کی مشعل ہے کہ محمول ہے اور پائے اسے اعلام کے ہادیہ۔

(۱۶) شہد انجیر اور گیہوں کا بنید

ای غریب راست ہے بنید شہد اور انجیر اور گیہوں کا بنید
اور جو رو کر چہ پکایا جاوے بنیو اور طرب کے۔
فائدہ۔ اہم سنا سب کے نزدیک ہادیہ میں ہے کہ ان
کے چنے والے کو نہ تہ چنے کی اگر بہت ہو جائے اور نہ
تہ کر ایک یہ ہے کہ ہم میں مصلحت اور دینی مصلحتی ہے اس
کے چنے والے کو نہ چنے کی اگر مست نہ جاوے۔ بعض کا
فی زمانہ انہی الدر افتر۔

(۱۷) سرکہ اور بنید کے برتن

اور دست ہے سرکہ بنید خرا کر چہ دلی جہ ان میں

ان کے اے اور بنید ان کا تو دل اور سرکہ کی اور سرچ ان
روغن قیر یا شے کے ہوئے برتن اور کڑی کے برتن میں
فائدہ۔ اس واسطے کہ محمد نے کتاب الامار میں یہ نہ
روایت کیا کہ فرمایا حضرت علیؓ علیہ السلام نے میں نے تم
کو دیا اور حاتم اور حذت میں بنید ڈالنے سے منع کیا تو سوا
ہوئے برتن میں اس واسطے کہ برتن کسی جہ کو اس میں حلال نہیں کرتا
اور نہ جو نہ کہ اور وہ جو حدیث میں ہے ان میں ہے کہ میں میں
کہ آپ نے اقدیمہ نہیں دیا اور حاتم اور حذت اور بنید کے
کا وہ تہ مصلحت نہ تھی اس واسطے کہ اس حدیث ہے۔

(۱۸) خمر کی تلچھٹ

اور سرکہ دے خمر کی تلچھٹ کا چلا اور اس کو تلچھٹ میں نہ کر
دوں میں نکالا
فائدہ۔ ہر را کر بہت سے درست سے کدائی واسطے۔

(۱۹) تلچھٹ کا چنے والا

لیکن تلچھٹ کا چنے والا جب تک مست نہ ہوئے تو
اس کو حد نہ چنے کی۔
فائدہ۔ اور خمر میں شرب قلیل سے مایہ میں سے کہ
قلیل اس کا اسی ہوتا ہے طے کیے اور یا اس تلچھٹ میں
نہیں ہے تو اس میں حقین کو مست نہ چنے کہ انی واسطے۔

فوائد

(۱) اور بنید میں ہے کہ تلچھٹ اور بنید اور انہوں
خرسانی اور جاہل حرام ہے بنید درست نہ کرے ان کی درست

اور سوائے اس سے کسی اور میں ممکن نہیں ہوتا ہے۔

(۳) اور وہ جو حدیث میں وارد ہے کہ میں نے نبی حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنے ہر مسکرتے اور مسکرتے سے روایت کیا

اس کو اللہ نے ام طہ سے قرآن سے مسامحت سمجھاؤ کہ اس نے

جو حدیث وہاں کہہ دی وہ اس میں نہیں ہو کر اس سے نقل کیا

یہ وہ نہیں تھی اور یہی حکم ہے کہ کاہنہ اصحابیہ

۱۵ اور ان پر اس میں میرے لکھنے سے اس سے اس سے اس سے

جو مسکرتے ہوئے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

اس وقت اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

نہ اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

(۴) اور وہ جو حدیث میں وارد ہے کہ میں نے نبی حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنے ہر مسکرتے اور مسکرتے سے روایت کیا

اس کو اللہ نے ام طہ سے قرآن سے مسامحت سمجھاؤ کہ اس نے

جو حدیث وہاں کہہ دی وہ اس میں نہیں ہو کر اس سے نقل کیا

یہ وہ نہیں تھی اور یہی حکم ہے کہ کاہنہ اصحابیہ

۱۵ اور ان پر اس میں میرے لکھنے سے اس سے اس سے اس سے

اس وقت اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

کتاب الصيد

(۱) رجل حبلى كمل ذى الزمان وذى محبت من كمال التورى وانعمها الاموالى القديس
معه ذى الشان وذى المحلب ثم اعلم ان الخبر مسمى لانه نجس العين و ابو يوسف
استثنى الاستدلال بحسنه والى انفسه والى بعض الحق لحداء فله لخصاسة والمطهر انه
لا يحتاج الى الاستدلال فان الامانة والادب ومعتبر ان بعض معو الهمة والخصاسة فلم يوجد
شروط حل الصب (۲) انظر الى حليهما (۳) وخرجتهما الى موضع مده هذا عند ابي حنيفة
ومحمد وعنه اسر يوسف انه لا يشترط المخرج (۴) وانزال مسلم في كتابي اباهما مسما
ان لا يترك النسبة عاملا (۵) علم منقطع من حش بوجك بشرط في الفصل ان يكون
مستعاضا لقوله او المصاحف فانصبت الذى مناس منقطع غير متو حش والصيد الواقع في
النسبة والساقط في البهر والى انفسه منقطع غير متو حش والصيد الواقع في

کتاب شکار کے پران میں

حدیث سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

کو پھر اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

روایت کیا اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

(۱) شکار کے جائز اور پرندے

مطلوب ہے شکار پرندے کی حالت میں اس سے اس سے اس سے

پتہ لگاتے پرندے سے جس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

فائدہ ہے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے اس سے

۱۰ ومن شرط الحل بان یسمى التسمیة ان لا یتوکلها عاصدا وانجرح وان لا یبعد عن حلقه
 نواب متحذلا سبعة ان یرمی فاعب عن بصره متحذلا سبعة فادركه متحذلا لم یبق بعد عن
 علیه حل اكله لان هذا المس فی سبعة وان قد عن طلع بحوم لان فی سبعة ان یطلبه وقد قال
 علیه السلام لعلي بن ابي طالب ان لا یزال فی الارض فلفه (۱۱) فان ادركه السریس او الراسی جلد کاه السرد انه
 در که حیوانیه من حیوة فوق ما یكون فی المذبح یجب التزکیة حتی لو ترک التزکیة
 بحوم وقد قال فی السنن فان ترکها عمدا لم یسه له ترک التزکیة مع المقدرة علیها اما ان لم
 یتسکع من التزکیة ففی المسیئة الی حله کمادی عن ابی حنيفة وکذا عن ابی یوسف وهو
 قول المشافعی وفی ظاهره ان یرید انه بحوم وان کان حیوانه مای حیوة المذبح فلا اعتبار لهما
 فلا یجب التزکیة اما فی العزوبة وایوانها وفی النذلة التي مرصت فافقونی علی ان العزوبة
 وان قلت معصرة حتی لو ذکها و فیها حیوة قليلة یحل القول تعالی الاما ذککم فان ترکها ای
 التزکیة بعد المات (۱۲) او ارسل معومی کله فوجره معطیه فایجر ای افواه بالصباح فافقنا

ان بھرتے اس کو یا سونا صاحب تکہ و تھوئیں ہند۔

(۱۱) شکار کو ذبح کرنا

اگر تیرا بے دانے نہ ہے کچے یا باز سے شکار کرنے
 والے نے شکار کو زندہ و زینہ تو ضرور بے کس اس کو ذبح کرے
 (یعنی ذبح اس کو زندہ یا اسے اس قدر کہ نہ سوتے نہ ہمارے
 اس میں حیثیت ہووے تو نکات ضرور ہے) تو اگر ترک
 کرے گا مہ نکات کو حرام ہو چکا

فانکد۔ یعنی باوجود قدرت ترکی کے کہ نکات نہ
 کرے کا حرام ہو گا اور جو نکات نہ ہو نکات پر تو نکات سے نہیں
 مروی ہے امام ابو حنیفہ و ابو یوسف سے اور بھی قول ہے
 شافعی کا اور مختار اراۓ میں ہے کہ حرام ہو جائے گا اگر اس
 کی زحمت انکی ہو جیسے نہ سوتی تو اس کا امتناع ہو گا اس
 ترکیب واجب نہ ہو گا لیکن جو جانور اور پر کرے ہے مثلاً اس
 کے اور جو کبھی نہ ہوتا تو فی اس پر ہے کہ اس میں حیثیت نہیں
 بھی سحر ہے یہاں تک کہ اگر اس کو ذبح کرے گا وہ اس میں

(۱۰) تیرے شکار کرنا

اگر کوئی شخص تیرے شکار سے شکار کرے تو اس شکار کے طاق
 ہونے کی یہ ہے کہ ہم کہہ کر تیرے رستہ اور جو بھال چاہے تو
 بھی درست ہے اور جو قصد کرے کہ فائدہ کا یا اسے ہو جائے
 گا اور تیرے شکار کو بھی کرے گا اور جو کچھ کہے ہوئے
 ہو کہ کرکس غائب ہو جائے تو اس کی جستجو میں بند ہے۔

فائدہ۔ یعنی اس نے شکار کو تیرے اور پر اور تیرے شکار
 صاحب ہو گیا اس کے شکاری نے اس کو پر و پنا تو کر سکتی
 صاحب سے بندہ ہاتھ تو دو حاصل نہیں اور تو اس سے محفوظ ہے میں
 مصروف تو مگر جو فائدہ یا مال غنیمتی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے اس شکار میں جو غائب ہو جائے شکاری سے کہ تو نہیں جانتا
 شکاری نے اس کو یا اس کو یا اس کے جانور سے دست کیا اس کو اس
 اپنی شہینے مصحف میں پڑھنی ہے اور وہ اس کے مسلم اور جانور
 اپنا اور لٹائی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل قسرة
 سے فرمایا کہ جب تو نے اجا تیرا اور شکار صاحب رہا تو تجھ سے تم

١٩٠ : وإن قطع أذنًا وأخرى مع غيره أقطع قطعتين بحيث يكون الثلث في طرف الرأس
والثلثان في طرف العجز أو قطع نصف رأسه أو أكثره أو قد تصفين أكل كله لأن في هذه الأمور
لا يمكن حياته فوق حبة المذبوح فلم يتناول قوله عليه السلام ما ليس عن الحي فهو ميت
باعتلاف ما إذا كان الثمن في طرف الرأس والثلث في طرف العجز لا يمكن الحية في الثلث
فوق حبة المذبوح وباعتلاف ما إذا قطع أقل من نصف الرأس لا يمكن الحية فوق حبة المذبوح
فإن رمى عبدًا فرماه آخر فقتله للأول وحرم رخص الثاني فميت مجروحاً وإن كان الأول
فتح والأول الثاني وحل رمي عبدًا فقتله آخر فقتله فإن كان الأول أحرره عن غير الاستماع
فهو ملك للأول ويكون حرماً لأن ذكرته ذكراً اختيارياً فميت مجروحاً حيث قتله فالوحي وإذا كان
ملكاً للأول وأحرره برمي الثاني فلهي بمن فميت مجروحاً برمي الأول وإن لم
يكن الأول أحرره عن الاستماع فهو ملك للثاني لأنه قد صندره ويكون حلالاً لأن ذكوره اضطرارية
(٢٠٠) ويستأنف ما يكل لحمه وما لا يكل فما لا يكل لحمه فما لا يصطاد يظهر لحمه وجلده.

(۹) ٹیکسز کا دور ٹیکسز سے ہونا

اور اگر وہ جاو، اسی خبر سے کہ میرا کتا اس کے ساتھ ہے تو مجھے
 بوجھنے والا ہوتا ہے۔ دیکھو جسے میری بیٹی کی طرف سے اور ایک حصہ میری
 طرف سے چاہیے۔ کتا میرے پاس ہے۔ میرا زیادہ دے دے میرا تو انہوں
 کو کھڑے کر دے گا۔

فائدہ۔ اس واقعے کو ان صورتوں میں حیات میں لے کر
 لیکن انہیں زیادہ دیر حیات نہ ہونے سے اور اس کا اعتبار نہیں تو
 حد بیٹھ کر اس کو شامل نہ ہونے سے۔ خالصہ اس صورت کے کہ وہ
 اپنے لئے اس کے سبب کی جانب میں جو اسے اور ایک حسرت میں کی
 جانے۔ میں یہ کہ یہاں حیات میں ہے تو میں، انا حسرت اس
 خوف اور کی جانب سے۔ میں اس سے اور یہ خالصہ
 میں صورت۔ کہ حسرت خوف نے کم سے کم ہو کر یہاں میں
 اس کا احتمال ہے اور حیات میں ہونے سے۔

کھانا کھانے کو تیار کیا، ایک شخص نے پھر دوسرے شخص نے
 شیر دہا، دوا لگو کر عمل کے تیار ہونے سے دو جانور سست ہو گئے
 حتما جانور کے شخص کو لے گا، کھانا ان کا حرام ہو جائے گا اور

اور اگر تیرا دل ہے کہ اپنے گھس گھسوں سے گھاس گھاس کی قیمت کا جو
 پھر بھی نہ لے کے ہو مارا، تو پہلے تیرے دو جانور سے نہیں
 ہوا تو دو جانور سے نہیں لے لے اور رکھا اس کا حل ہوگا۔
 فائدہ: اول صورت میں حرام اس پر ہے ہر گاہ کہ جب
 پہلے تیرے دوست کو کچا ناپ ذکاوت القیاری کی قدرت نہ
 تھی تو ذکاوت اعظماری کا جانور تھی اور دوسری صورت میں
 حال رہے گا کہ لے لے کے پہلے تیرے دو جانور سے نہیں ہوا
 تھا تو قدرت ذکاوت اختیاری کی حاصل نہیں ہوئی تھی جس ملک
 ملی کا جانور اس لئے کہ جس نے حکم دیا اس کا مذہبی اصل۔

(۲۰) پیر نور کا شکار درست ہے

اور شکار کرتا ہے۔ علاوہ کا درست ہے خواہ کھوتے آئے ہوں۔
 خالص بیورن یا اعلان نہ ہو رہے۔

فائدہ: جیسے اڑنی، نیچر یا وہ چمکے ہوئے اور ایڈورٹس سائرس
سے اور جانوروں کی کھان اور گوشت شکار سے پانی
جو پانی کے چمکے ہوئے (اصل)۔

کتاب الرهن

(۱) هو حسی انشی بحق بممكن اخله منه كالدین فان الدین بممكن اخله من المهرهون مان
بناح المهرهون بخلاف الفین فان الصورة مطلوبة فيها ولا يمكن تحصيل صورتها من شی
اخر (۲) ریغفت مايجاب وقول غیر لازم ای یعتقد حال كونه غیر لازم فللمرهن تسلمه
والوجه ع غت ای تسیم الرهن بمهرهون والوجه ع الرهن بمهرهون العقد (۳)
فاناسلم فتمتص مجوزا ای مفسوما غیر سابع مفرعا ای غیر مشغول بحق المرهن حتی
لايجوز رهن الارض بدون اشحل وانشجر بدون الثمر ودارقها فناع الوهن بدون المناع
معتبر لزوم و ان كان متصلا بحق الرهن خلفه كالنهر عی النجر يجب ان يسير ويصل عنه
فانصرف یصل بالمحل فوجب فواعه عما حل فيه كالنهر وهو نسر بمهرهون سواء كان اتصاله به
محلقة او معنورة والتخصیص یصل بالمحل فی الصحن فوجب اتصاله بمحل غیر مهرهون لئلا كان
اتصاله یخلعه حتی لو كان اتصاله بالمعنورة لا یصرفه فمره من المناع الذي هی بیست الواض

فانما هذا به رهن کا جو اواز

یہ عاب ہے۔ رهن یعنی دے رکھنے کے بیان میں رهن کا
جو ذکر ہے اللہ سے عزت ہے فرمایا اللہ تعالیٰ۔ وہاں کہیں
علیٰ سمر واداجد۔ کاتباً اور ہائی مصوصہ یعنی مگر
بوجہ غیر میں اور ہوتا دیکھنے والا میں گرا ہے جسکی کوئی اور
حدیث سے روایت کی ہادی دیکھنے سے نہ کہنے کے کوئی صلی
اللہ پہ وہ نام کے کر یہ آپ۔ چوٹی سے لے کر رهن کر دلی
ان کے واسی اور دانی کو ہے کی اور شہد ہوا اللہ اس سے۔

(۱) رهن کا شرعی معنی

رهن کے شرعی معنی میں یہ چیز کہ بجز خود کے اور کسی
ان حق سے جس کا حاصل کر دینا نہیں ہو اس سے مرہون سے
مکمل کر دیتے۔

خاندان میں دین ہا وہاں کر لینا سے مرہون سے ممکن
ہے نہ کوئی کہ عرفہ میں کے کہ اس سورت طلب ہوئی
ہے اور شہید سموت اور شہید سے نہیں ہو سکتی کہ انی اس

جاننا ہے کہ شہرہون کے نام کو رهن کہتے ہیں یعنی وہ
رهن دیکھنا اور جو رهن لیتا ہے ان رهن کہتے ہیں اور اس
پر کو رهن دیکھتے ہیں اور مرہون اور رهن کہتے ہیں۔

(۲) رهن کا اعتقاد

اور معتقد ہوتی ہے رهن رهن و قبول سے نہیں ہا رهن
نہیں ہوتی تو۔ رهن کو ہے مرہون کا تسلیم کرنا اور معتقد
سے دینا کر دیتے سے۔

خاندان۔ کہ کرا بھی رهن تمام میں ہوئی اس سے کہ تمام
ان کا قبضہ سے ہے اور اس۔ ایک کے نزدیک اس معتقد سے
تمام ہو جاتی ہے اور اس معانی آیت ہے اللہ کی تمام
کر دلی ان میں قبضہ کی ہے۔

(۳) رهن کا لزوم

پھر اس وقت رهن کے شہرہون کو تسلیم کر دینا ممکن
ہو اور رهن کے ان پر قبضہ کر لینا اور اس شہرہون مقبوضہ
فرمان کی ہے اور رهن کے حقوق سے مستحق نہ کی لا رہا تو۔

(۹) طلب دین کے وقت

مربون حاضر کرنا

اگر ایسا ممکن ہو تو دین طلب کرنے کو اس وقت
مربون کے حاضر کرنے کا حکم ہوگا۔ (مگر یہ شرط ہے کہ
مربون کے حاضر کرنے میں دقت نہ ہو یا یہ جو شخص اس
رہے جسے سب سے زیادہ اہل اثر و نفوذ سے مراد ہو
نہ نہ آتا ہو تو اس کا پورا دین اس پر یا پھر اس کا پیلہ پھر
مربون دین کو ہی جادے گا اور اگر ممکن نہ آتا تو دین طلب
ایسا ہی اور اگر میں اس غیر کے جہاں حقوق دین ہو اتنا تو
اگر مراد کے سامنے میں یا دین داری کی وقت نہ ہو تو

مربون کو نہ شکر نہ پست کا اور نہ پست کا اور دین اس کو
دے دے اس کے بغیر حاضر کرنے سے مراد ہے۔

حکم: اگر وقت کی سہولت نہ ہو تو اگر مراد
مربون کے حاضر کرنے پر دقت ہو تو دین یا جو دین ہو
مربون کے تو اس پر نہ کر کے کا حکم نہ ہوگا تو اس
دین کو صرف اس سے مراد ہوگا کہ اگر مراد تو اس سے طلب
اس کے ہر طرف پر لے کر جائے اور اگر دوائے بدل دین
باقی اٹھرا تو اسے تو یہ شرط کے وقت مراد کا حاضر کرنا
نہیں لے کر ایک ضرور ہے اور انصاف سے زیادہ
دین دین داک مراد کا کرنا ہے و اما ضرور ہے و
بے فائدہ ہے ورنہ دین داک۔

۱۰۱ لا تکلف مرنہن طب ذہ با حصار وہی وسیع عند عمل ولاتن رهن باعه المرنہن
بعد حصر بقدرہ ان امر کر رهن المرنہن بیع وہ باعہ فان لم یصح المثل لا تکلف
با حصار المثل اذا طلب ذہ وان قبض المثل بکلف با حصار ولا مرنہن معہ رهن تکلیف من
بعد حصر بقصہ ذہ ای لا تکلف مرنہن معہ رهن ان یسکن الرهن من بیع الرهن لم هذا
الحکم وهو عدم التکلف المدکور معالی قضاء المثل ولان قصہ بعض ذہ نسب بعض
رهن حتی یقصر النفیۃ ای لا تکلف مرنہن قصہ بعض ذہ سلیم بعض رهن ثم هذا الحکم
وهو عدم التکلف المدکور معالی قصہ نفس المثل (۱۰۲) وله حفظہ بنفسہ وعبانہ کالزوجۃ
والولد والخدم الذین فی عبالہ وضمن یحفظہ بغير هم واسباعہ واعدیہ (۱۰۳) وجعلہ خاتم
الرهن فی خصرہ لا یجعله فی وسیع اخر فان جعلہ فی الخصر معصمًا رجعلہ فی وسیع
اخر لا یعاد العادۃ بل جوم ذاب الحفظ (۱۰۴) وعلیہ مؤن حفظہ ورددہ الی یدہ او رد جزء مہ
کجر ذیت حفظہ وحافظہ فاما جعل لایق ومداوۃ الجرح فیکسب علی المضمون والامانۃ ای
علی المرنہن مرنۃ الحفظ کاسرہ عین یحفظ واجرۃ العاقف وکذا مرنہ وددہ ای یدل مرنہ
ان حصر من یملکہ کجعل لایق فیکسب علی المرنہن اذا کان فیہم الرهن مثل الذین وکذا مرنہ
ودحرہ من قرہن الی یدل المرنہن کمدادۃ الجرح اذا کان فیہم مثل الذین اما اذا کان فیہم
اکثر منه فکسب علی مضمون والامانۃ فاما هو مضمون فعلی لمرنہن ومداوۃ فعلی
امراہی وهدایۃ خلاف اجرة یسب لخص فان مرنہ علی المرنہن وان کان قیمۃ المرنہون اکثر

من العین لان وجوب فلک بسبب الحس وحس الحس فی فلک ثابت کہ علیہ النہج من
تغیہ واصلاح منافع نفقہ رحنہ وکسوتہ واجر رحنہ وظلر والاعراض وسفی المسکن والبقاع بامورہ

(۱۰) وہ صورت جس میں احضار

رہن احضار رهن کا حکم نہ ہوگا

اور رهن کو حکم نہ ہوگا احضار رهن کا جب وہ رهن طلب
کرے اس صورت میں کہ اس نے مرہون کو کسی عدل کے
پاس رکھا ہو۔ اسی طرح حکم نہ ہوگا احضار رهن کا اگر
مرتن نے شے مرہون کو رهن کے حکم سے بیچ ڈالا ہوگا جب
تک وہ کل رهن اپنا وصول نہ کرے اگر مرتن نے قبضہ رهن نہ کیا
ہوگا اور جو قبضہ رهن کیا ہوگا تو اس کو احضار رهن کا حکم ہوگا۔ اسی
طرح مرتن کو حکم نہ ہوگا کہ وہ اس کو شے مرہون نہ بیچے دیوے
جب تک اپنا رهن وصول نہ کر لے اسی طرح اگر وہ اس نے
تکو دین ادا کیا تو مرتن کو یہ حکم نہ ہوگا کہ بقدر اس کے اسباب
مرہون پھیر دیوے جب تک کوئی کوڑی اپنا دیوہ نہ پاسے۔

(۱۱) رهن کی حفاظت کیلئے مرتن کی ذمہ داری

اور مرتن کو یہ ضرور ہے کہ حفاظت شے مرہون کی آپ
کرے یا اپنے ال وخیال سے کہ وہ شے جو در اور رکھے اور
اس خدام کے جو اس کے پاس رہے ہیں اور جو ان کے سوا
اوروں سے حفاظت کر دے گا تو ضامن ہوگا یا مرہون کو کسی
سکے پاس امانت رکھے گا (یا عادیہ دے گا یا بارہ دے گا یا
خدمت لے گا یا اس پر قیدی کرے گا تو ضامن ہوگا۔

فانکہ وہ صورت ہلاک مرہون کل قیمت کا ہونے پر۔

(۱۲) مرہونہ انگوشی

اگر انگوشی مرہونہ کو اپنی چنگیا میں پناہ اور وہ تکہ ہو
تھی تو نہیں ہوگا اور جو کسی انگوشی میں پناہ تو ضامن نہ ہوگا۔

فانکہ اس لئے کہ چنگیا میں پناہ استعمال سے دور

دوسری انگوشی میں رکھنا استعمال نہیں ہے بلکہ حفاظت کے واسطے
ہے بحسب عادت کے کوئی قائل قائل حاصل ان مسائل کا یہ
ہے کہ اگر شے مرہون کو اس طرح اپنے پاس رکھے کہ عرف
میں استعمال اس کو نہ کہیں تو تلف سے ضمان کل قیمت کا نہ ہوگا
اور جو عرف میں استعمال کہو دے جیسے دو تھواریں مرہون
یا نہ مانہ تنہا کہ اس میں ضمان لازم ہوگا۔

(۱۳) مرہون کی حفاظت کے اخراجات

اخراجات حفاظت شے مرہون کا جیسے بہت اٹھنا کا کرنا اور
تکبیل کی کھڑکھڑیں پر ہوں گے اسی طرح اگر مرہون مرتن کے
پاس سے نکل جاوے جیسے غلام بھاگ جوے اس کے کاٹنے
ڈالنے کی اجرت تو وہ بھی مرتن پر ہے جب قیمت شے مرہون کی
دین کے بدلہ جوے یا کم ہوے یا مرہون کا کوئی بڑھل جاوے
جیسے غصہ بھروسہ مرہون کا معاملہ تو یہ بھی مرتن پر ہے جب قیمت
شے مرہون کی دین کے برابر یا کم ہوے اور جوں دلوں صورتوں
میں قیمت مرہون کی دین سے زیادہ ہوے تو اس کی تقسیم کریں
میں مضمون اور ملت پر تو جس قدر مضمون ہے اس قدر خرچ مرتن
پر ہے اور جس قدر ملت ہے اس قدر خرچ رهن پر ہے۔ (محقق)
دین مردم ہے اور غلام مرہون کی قیمت دوسروں میں اس کے
عدلی میں یا چکر دانے میں دیکھیں ہم صرف اسے تو پانچ رهن پر
ہوں گے اور پانچ مرتن پر (یا مطلقاً اثر ملت کر یا مکان کے
جس میں حفاظت شے مرہون کی کی جاتی ہے کہ وہ کل مرتن پر
ہوں گے اگرچہ قیمت مرہون کی دین سے زیادہ ہوے اور
اخراجات جائے ذات مرہون کے اور اس کی صلاح مسافہ کے
جیسے غلام مرہون کا کھانا پکڑا چلنے کی اجرت یا طبی کی اجرت۔

سپاہی یا غنہ کی طرح اس کے واسطے رکھیں ہوں گے۔ (۱) مرنے کے لئے کہا کہ یہ اس ہے جو نے یہ سے پاس رہا رکھا تھا
فائدہ: رهن یعنی یہ کہ اگر یہ میرا رہن نہیں ہے اور نہ مرنے کی کا قول قبول ہوگا اور مختار۔

باب ما یصح رهنه والرهن به وما لا یصح

(۱) لا یصح رهن مشاع (۲) ونعم علی نعل فوہ وروع ارض ونحل ارض فوہا لعدم کونہ
متسبباً رکناً عکسہا ای لا یصح رهن بغل بملوئ نمر وارض بملوئ زرع او نخل لعدم کونہ
مفرعاً فلابہم القبض وعمر اہی حقیقۃ ان وہی الارض بذر الشجر جائز لان الشجر اسم للسان
لیکون استثناء الاشجار بمواضعہا ليجوز لان الاتصال یمکن ان یصل مجلورہ ولورهن المحیل
بمواضعہا جار اتصال الاتصال حسن اتصال مجلورہ ورهن الحرو والمعدن والمکلب ویم
الولد تم لعدم کونہ مالاً ليجوز رهنہ ان ادان بذکرہ مالاً ليجوز ان رهن بہ فذل (۳) ولا بالامانات کما لو دینہ
والسعار ورجال البصارۃ والشرفۃ (۴) والا للوک صورتہ باع زبد من عمرو دار الرهن بکر
عند المشرع شیا بما بذکرہ لی حلیہ البیع وکذا لو رهن شیا بما ذاب لہ علی فذل لایجوز
ولو کفیل بہذا ليجوز (۵) ولا لمن متضمنہ بغيرہا المراد ان لا یكون متضمنہ بالسل او بالقبضۃ
کعمیم فی بذلک الباع ای باع شیا ولم یسلم لرهن بہ شیا لایجوز لانه لا یمکن ان یمشی
الباع شیا لکنہ یبطل الشئ وهو حق الباع ولا بالکفیلۃ بالنفس (۶) وبالقصاص بالنفس
وما قدرہا (۷) وبالشفعۃ فی کفیل نفس رجل لرهن بہ شیا لیسلمہ وان اوجب غیہ القصاص
لرهن شیا لئلا یمنع عن القصاص لایجوز وکذا اذا رهن الباع او المستری شیا عند الشفع
لیسلم الباع الشفعۃ لایجوز لعدم البی فی ہذہ الصور (۸) وما حوہ الناحۃ والمعبۃ

اور حق کا یا تحیت کا یا گارنت کا یہاں نہیں کے ای طرح
نہیں کا یہاں درست یا گارنت یہ کہیت کے یا درست کا یہاں
پہلوں کے اور حرور کتاب اور ہر اور عام نہ کا۔
نہ کا۔ اور ہر قصہ کا اور نکاح۔

(۳) امانت کے بدلے میں رہن

اسی طرح نہیں ہے رہن نہ سے میں امانت کے۔

فائدہ: جیسے جیسے مال غنہ رہن یا مال شرکت نہ ہویت
کے صورت میں کی ہیں ہے کہ یہ نے لکھا کہ شرکت کا مفاد یہ ہے
ہر یہ کہ مال یا امر سے یہ دین کے جس میں کوئی شاپی
مواہب اس کو نہ دیا ہے کہ یہ نہیں ہے

باب بیان میں ان چیزوں کے جن کا رہن رکھنا
درست ہے اور جن کا درست نہیں اور جن
چیزوں کے بدلے رہن رکھنا جائز ہے یا نہیں

(۱) مشاع کا رہن

صحیح نہیں ہے رہن مشاع۔

فائدہ: مطلقاً خود شیا خارجی ہو یہ اصلی ہو نہ
شریک یاں اور غیر شریک یاں قسمت یاں یاں نہ ہو مختار۔

(۲) پھلوں اور غمارت وغیرہ کو رہن رکھنا
درست ہے یا نہ درست کے رہن درست کے رہن

(۴) رکن بالدرک

اور رکن بالدرک

قاعدہ۔ صورت اس کی یہ ہے کہ یہ مذکورہ گھر ہوئے
بانو چاہا ہو کہ یہ خوف ہے کہ شاید یہ گھر کسی اور کی نظر میں
وقت میں نہ رہے۔ مصلحت نہ ہو سکے تو گھر کے عربوں، مسکین کے
سے لکھا چیز یعنی عربوں سے گھر کو دی تو یہ رکن، عمل ہے ای طرح
اور رکن کیا کیا چیز کو بعوض اس حق کے جو دوسرے پر نکلے تو گئی
نہیں جائز ہے لیکن کائنات ای طرح درست ہے کہ اہل و عیال

(۵) رکن بعوض میں مضمون بغیر با

اور رکن بعوض اس میں کے جو مضمون بغیر با ہے یعنی
وہ چیز جس کا وہ عمل یا قیمت سے بھر ہے جیسے رکن بعوض
اس میں کے جو بائع کے ہوتے ہیں۔

قاعدہ۔ یعنی بائع نے بیچا نہ چاہا لیکن اس کو تسلیم نہیں کیا
مضمر کو بائع مشتری کی تسکین کیلئے کوئی چیز بدلے میں بیچ کے
گھر کو دے دے تو یہ رکن ناجائز ہے اس واسطے کہ اگر بیچ بلا ہوا
جائے تو بائع اس کا ضمان نہ دے گا نہ ضمان قیمت سے لیکن نہیں
ملنے ساتھ ہو جائے گا اور وہ بائع کا حق ہے۔ کذا فی الاصل۔

رکن بعوض حاضر ضامن

اور رکن بعوض حاضر ضامن ہے۔

قاعدہ۔ یعنی ایک شخص کا حاضر ضامن ہو اور اصل میں

تفصیل پاس کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ وہ کسی تو یہ رکن باطل ہے اور جو
اہل ضامن ہو اور اصل میں تفصیل کی تسکین کے لئے کوئی چیز اس
پاس گھر کو دے تو درست ہے کذا فی الاصل

(۶) رکن بعوض قصاص

اور قصاص کے خلاف قصاص یا نفس ہو یا مال دونوں انصوح۔
قاعدہ۔ یعنی ذرہ قصاص واجب اور تو وہ مال کے پاس
کوئی چیز ایسی نہ ہو کہ وہ اس لئے کہ قصاص۔ چھٹس۔ دے گا۔

(۷) رکن بعوض شفعہ

اور شفعہ کے

قاعدہ۔ مثلاً بائع یا مشتری نے کوئی شے گھر کو دی شفعہ
پاس تاملان کا غلط مجوز نہ ہو رکن باطل ہے اس لئے کہ
شفعہ کا کوئی۔ بن بائع اور مشتری نہیں ہے۔

(۸) رکن بعوض اجرت نوہر گرو غیرہ

اور نوہر گرو یعنی روئے پینے والے کی یا گائے یا اس کی
اجرت کے بدلے میں۔

قاعدہ۔ اس واسطے کہ یہ اصل شرعاً مستوع ہیں اور ان کی
اجرت کچھ لازم نہیں ہے۔

(۹) وبالغہ الحاکم او المذنبون قالہ غیر مضمون علی المولیٰ قالہ لو ھدک لایکون علی
المولیٰ شیء فذا سم یصح الرهن فی ھذا التصرف علیما ان یأخذ المرهون من المرتهن
و لو ھدک المرهون فی بدل المرتهن قبل طلب الراهن ھلک بالاضمان لانہ لاحکم للناظر فیہ
القضی ما ذن السالک (۱۰) ولا ذن حمرواوتھا فہما من مسلم او ذمی للمسلم ای لا یجوز
للمسلم ان یرهن حمرا او یرتھ من مسلم او ذمی ولا یضمن لہ مرثھا ذمیاً و فی عکسہ
القضی ان ای من المرہ المسلم من ذمی غیر الفلک فی بدل الذمی لا یضمن للمسلم شیء وان
رهن الذمی من المسلم غیر الفلک فی بدل المسلم یضمن المسلم لذمی لانہما من معنوم
فی حق الذمی دون المسلم (۱۱) و صرح بغير مضمونة بالمثل او بالقيمة کالمقصوب و بدل

(۱۳) ویر من مال المسم وضمن انصرف والمسلم فيه فن هلک فی المجلس فقد اختلفوا
اختلفوا في مقدار المهر ون هلک بطل ای افترض براس مال المسلم انصراف فن
هلک المهر فن الاصراف فالمهر فن قد استوفی حقه وان فتر قافل نقد المهر فن به وقبل
هلک المهر فن بطل المسلم وانصراف وهذا التفصيل لا یتقی فی الرهن بالمسلم فيه فیصح
مطلقا فان هلک المهر یصیر مستوفیا للمسم فيه فلا یصح المسلم ورهن المسم فيه رهن
ببدنه اذا فصح ای اذا کان الشئ مرهونا بالمسلم فيه ثم فصح عقد المسلم فهو مرهون
بالمسلم ای یكون لرب المسلم ان یحس الرهن حتی یفرض راس المال ولو هلک رهنه بعد
العقد هلک به ای اذا رهن المسلم ذلیه عقد رب المسلم ذلیه بالمسلم فيه ثم فصح عقد المسلم
فیهلک المهر فی یقر رب المسلم فیهلک به المسلم فيه ای یكون علی رب المسلم ای یودی
الی المسلم ای مقدار الطعم المسلم فيه لانه لو هلک الرهن هلک رب المسلم استوفی
المسلم فيه لان به المهر فن علی الرهن بلا استوفاء ففیقر باهلک فصار کان رب المسلم
استوفی المسلم فيه ثم فصح عقد علی رب المسلم اداء المسم به ای المسلم ای (۱۴)
وعلی علی عبد طفله عطف علی راس المال ای صح الرهن بدین علی الاب عبد طفله هذا
عددا وعبد ای یوسف وزفر لا یصح وهو لیس اعتبار بحقیقة الاثاء وحده الاستحسان ان فی
حقیقة الاثاء زل منک الصغر لا تنص فی احاد وفي هذا نص حافظ لمعالم مع بقاء ملک

(۱۳) اگر کسی بعهوض راس المانی وضمن صرف
اور بصله من مال المانی اور مسلم فی کے نقد مسلم میں اور
ضمن کے عقد صرف میں صحیح ہے تو جب راس المانی یا ضمن صرف
کے بدلے میں دیا گیا تو اگر مرہون تلف ہو گیا تو چاہے جو دے
مصدق بن لے تو عقد صحیح اور مرہون تمام ہے۔ لیکن اگر مرہون اپنا حق
پانچواں اور حقائق میں جو دے گئے جس میں اور کر کے راس المانی یا ضمن
صرف کے اور مرہون کے بدلے دیا۔ لیکن کے عقد صرف اور صحیح
بطل ہو گئے۔ (تو جو دے دیں بدلے میں صحیح فی کے دے ہے تو
مطلوب صحیح ہے تو جب راس ملک ہو چاہے کہ تو وہ عوض ہو
چاہے مسلم یا غیر مسلم یا حتی رب مسلم بن حق پانچواں الاصل)
اگر مسلم نے عوض میں سہرا لے کوئی چیز دیا دیکھ دی بعد
اس کے عقد صحیح ہو گا تو رب مسلم نے مرہون کو روک سکتا

ہے جب تک اپنا راس امالی نہ پائے اور جو دے مرہون
رب اس میں تلف ہو گیا پھر صحیح سند ہے تو رب اس میں مسلم
فیکہ مسلم ایہ کو کر پانچواں راس المال کے لیے ہو۔

قائد راس واسطے کر دین جب رب المسلم پاس تلف
ہو گیا تو کوئی مسلم فی راس کو کھینچی اور مقدمہ ہو چکا ہے تو اس پر
مسلم فیکہ پھر ناروا ہے اس کے مسلم فیکہ کا مثل مسلم ایہ کو
دے کر پانچواں لمارے دے کر لے لیا اصل۔

(۱۴) باب کا دین کے عوض

صغیر کا غلام ربحن رکھنا

باب کو اپنے دین کے عوض میں صغیر کا غلام ربحن رکھنا
درست ہے۔

فأما - اور پوری رشتہ اور رشتہ نہ رکھتا تھا اور معنی
 قیاس سے ماٹ کر اس وقت ایسا ہے اس وقت تھا کہ ہے
 کہ مبادی حقیقت ایسا ہی انزال ملک سلج ہے پاداش فی الدنیا
 اور حیران میں مقرر کرنا مانور کا ہے اس کے مان کے لئے

وإن من عبد أو حل أو ذكاة أن يظهر القصد حر أو المخل خمر أو الدقية ميتة أي شغري
 عمداً أو خطأ مدحوة وروغن نمر المشرع وحر عشرة دراهم مثلاً طبت ثم يظهر العبد
 حر أو النحر حرم أو لشاة ميتة فالو من مضمون أي أن هلك وقيمة عشرة دراهم أو أكثر
 فظهر المعز من عشرة دراهم بردها إلى فلو من وإن كادت فيه أقل عليه القية لأن ربه
 يدين واجب ظاهر ١٦١ لو بدل صحح عن النكارة أن ربي صلح مع النكارة وربي
 بدل الصلح شأنه نفعه فأنصح أو لا من فالرهن مضمون كما ذكرنا ١٦٢ ربي
 المحجرين والمكبلين والقبور فإن ربي معناه فلهذا سئل فخر من دله ولا عبدة للعبدة
 قوله فخر الصبر من مثله أي عشر المماثلة في القدر وهو ابودون والمكبل ملاصقاً بعبدة
 وعدفاً معنو لقصة مقدم بحلاف لجس ويكبر ربه مكانه فإن ربي لستة ورونة
 عشرة دراهم بعشرة دراهم فلهذا سئل فخر من دله فخر من دله فخر من دله فخر من دله
 مثل ورونة أو أكثر فلهذا سئل فخر من دله فخر من دله فخر من دله فخر من دله فخر من دله
 ربه مكانه وإن قيل في هذا التركيب وهو قوله فلهذا سئل فخر من دله فخر من دله فخر من دله
 كان خمسة عشر ورونة عشرة وقد هلك فقد هلك بعشرة دراهم من الدين فعلى المدينون
 حصصاً فلكون من البعض فلا يتناول ما فلكون ورونة عشرة والدين عشرة لأن البعض غير
 ممكن ولا يكون للبائنه لانه لا يملكه فلهذا سئل فخر من دله فخر من دله فخر من دله فخر من دله
 لأن المتعذر لا يعموم له ولا يتناول بشأ إذا كان ورونة خمسة عشر والدين عشرة لانه
 يصير معناه أن هلكه بعشرة خمسة عشر من الدين وهو عشرة فلهذا سئل فخر من دله فخر من دله
 غرضه بيان انه ما في مضمون في صورة بل تعرض له هلكه باعتبار الوزن لا باعتبار القيمة
 فتقديره انه هلكه بعشرة وروغن الدين انما كان الدين زائداً لما علم الحكم في حله الضرورة
 يعلم في صورة المساواة وفي صورة ان يكون الوزن انما اعني الدين لما عرف ان القصد اعم

(۱۵) شمن غلام کے عوض رہن رکھی
 اور غلام آزاد نکلا
 آئینک غنیمت ہے کہ اگر ایک پاداش میں غنیمت اور اس
 کے جیسے عوض میں ایک پاداش کرنا ہے اور اس کے
 غلام آزاد نکلا اور اس کے جیسے عوض میں ایک پاداش کرنا ہے اور اس کے
 پاداش میں ایک پاداش کرنا ہے اور اس کے جیسے عوض میں ایک پاداش کرنا ہے اور اس کے

(۲۰) راہن مر گیا اور غلام مر ہوں

دو کے قبضہ میں ہے

اور جو راہن مر گیا ہو اسے اور غلام مر ہوں دونوں کے قبضہ میں ہو اسے اور ہر ایک اسی طرح اپنے دعویٰ پر گواہ قائم کرے تو ہر ایک کے ہاں نصف غلام کے رہن ہونے کا حکم ہوگا۔

فائدہ: یہ قول ہے طرفین کا اور ابویوسف کے نزدیک یہ باطل ہے اور اسی قیاس ہے اور دلیل طریقہ کی اصل کتاب اور چاہے میں مذکور ہے۔

فائدہ (۱) راہن میں میعاد مقرر کرنا

بیعہ مقرر کرنا راہن میں مہلک رہن ہے لیکن حکم رہن قائم کا مثل حکم رہن صحیح کے ہے۔

فائدہ (۲) راہن کا غائب ہو جانا

اگر راہن میعاد غائب ہو اسے کہ اس کا پتہ نہ ہو اسے اور مرہن قاضی کے پاس ہے مرہن کی نفاذ کی درخواست کرے تو قاضی اس کو بیچ کر مرہن کا دہیہ دے کر سکتا ہے درختار۔

عدل کے ہوگا اور جو دہے ہلاک ہو چاہے کہ تو ہر ایک پر ضمان اس کا بقدر حصہ دین کے لازم آوے گا پس اگر زید نے عمر کا قرضہ ادا کر دیا تو دہے چوری کی چوری کر پاس رہے گی جب تک اس کا قرضہ ادا نہ ہو لو اسے اور جو مردہ کر زید کے قرضہ میں جسے ان دونوں نے اپنے قرضے کے عوض میں ایک نے زید کے پاس کر دیا تو صحیح ہے وہ چرکل دین کے عوض کر دے گی جب تک زید پور قرضہ ادا نہ ہو اسے نہ پالے گا تب تک دہے نہ لے گا اگر دونوں مفصول نے دعویٰ کیا زید پر اس طرح کہ ہر ایک نے یہ کہا کہ زید نے اس غلام کو غائب باطل زید کے قبضہ میں ہے ہر اسے پاس کر دیا اور مجھے قسم کر کے پھیر لے گیا ہے اور دونوں نے اپنے اپنے دعویٰ پر گواہ قائم کئے (اور تاریخ راہن کسی نے بیان نہ کی اس لئے کہ اگر تاریخ بیان کریں گے تو تاریخ سرائی والا دہی ہوگا درختار)

دہتو، ہوں گے ابھی غلام باطل ہو چاہے گی۔
فائدہ: اس دہتے کو کوئی صورت ترجیح کی یہاں نہیں ہے اور نہ یہ ہو سکتا ہے کہ ادا ہوا اس کے پاس رہن ہو اسے اور ادا ہوا اس کے پاس رہے ہو اسے اور کوئی ان دونوں میں سے غلام پر دہتے ہے ترجیح ہو اس کے رہن کو۔

باب الرهن عند عدل

(۱) يتم الرهن بغير عدل شرط وضعه عبده هذا عبدا وقال مالك لا يجوز لان يده يد المالك ونهنا يرجع عليه عند الاستحقاق فانعدم القرض قلنا بده على الصورة يد المالك وفي المال يد المرتهن لان يده بدمان والمضمون المالية فنزل منزلة شخصين (۲) ولا اخذ لاحد ضمانا ومن يدا له الى احدهما (۳) وهلكه معه هلك رهن (۴) فان وكل العدل او غيره ببيعته لاذ اقبل اجله صح فان شرط في التوكيل في الرهن لاعتزل بالعدل ولا يموت الراهن او المرتهن (۵) بلى يموت التوكيل سواء كان التوكيل المرتهن او العدل او غيره وادامات التوكيل لا يقوم واوله او وصيه مقامه عندنا وعند ابي

یوسف ان وصی الوکیل یسئک بعد ولہ بعد بغیة ورنہ ای للوکیل بیع انتموهن بغیة
ورقة الرهن (۲) ولا بیع الرهن او المرتهن الا برضى الآخر ای لا یكون للرهن بیع الرهن
الا برضاء المرتهن وایضا لا یكون للمرتهن بیع الرهن الا برضاء الرهن بان وكله او ماعه
فاجاز للرهن بیعہ فان حل اجله وراحته غالب اجبر الوکیل علی بیعہ کالوکیل بالمحصومة
غالب موكله وایضا فان الوکیل یجبر علی المحصومة قال حاصل ان الوکیل لا یجبر علی
التصرف الا ان فی هذه الصورة اذا غلب الرهن وای الوکیل عن المبیع فان المرتهن یبصر
فیجبر الوکیل علی الشیء كما یجبر علی الخصومة اذا غلب الموكل فان الموكل اعتمد
علیه وعبء فیلزم بحاصره یشترط فی کل ویضیع حقه فیمسک الوکیل علی المحصومة وکذا
یمسک الوکیل بعد الرهن فی الاصح اعلم ان فی الجبر قولین احدهما ان الجبر انما یثبت
اذا كانت الوكالة لازمة وھی ان تكون فی ضمن عقد الرهن فان كان بعده لا یجبر والاخران
الجبر انما علی ان حق المرتهن یضیع فیمسک الوکیل بالمحصومة اذا غلب الموكل وانما
كان هذا التقول اصح لان عدم الدلیل لا یدل علی عدم المدلول محصورا اذا وجد دلیل
اخر فان باعه العدل فالتمس رهن له فکفکة فان اولی نمته المرتهن فاستحق ان الرهن

پر تادان لازم آتا ہے تو وہ بھی کوزے کو بیعے گا نفی اللہ۔

(۳) عدل کے پاس رہن کا تلف ہونا

ابو اگر دے رہن عدل کے پاس تلف ہو جائے تو
مرتن کے ضمان میں ہلاک ہوگی۔

فائدہ۔ یعنی علم اس کا اسی ہی ہوگا جسے وہ شے مرتن
کے پاس ہوئی اور تلف ہو جاتی۔

(۴) تنکیل میعاد پر مرہون کی فروخت کے لئے توکیل

اور جو رکن قرعے کی میعاد پوری ہوئے پہلے کو یا کسی
اور (جیسے مرتن کی یا کوئی اور)۔

یہ مرہون کے فروخت کرنے کے لئے وکیل کرے تو
درست ہے ہر اگر یہ حالت عقد رکن میں مشروط ہو تو رکن کے
موقوف کرنے سے باہر جانے سے پھر مرتن کی موت سے تنکیل

باب شے مرہون کو عدل کے پاس رکھنے کے بیان میں

(۱) عدل کے قبضہ سے رہن کا تمام ہو جانا
اگر رکن اور مرتن نے مرہون عدل کے پاس دکھا دیا
اور عدل نے شے مرہون پر قبضہ کر لیا تو رکن تمام ہو جائے گی
اور امام مالک کے نزدیک تمام نہ ہوگی۔

(۲) عدل کے پاس مرہون کی حیثیت

اور رکن اور مرتن دونوں میں سے کسی دوس کے لئے
لیئے گا اختیار ہوگا اور اگر عدل نے مرہون وعدلے رکن یا
مرتن سے کرے گا تو دونوں سے لے گا۔

فائدہ۔ اس لئے کہ دونوں کا حق اس سے متعلق ہے تو عدل
رہن کا مالک دار سے میں کے حق میں اور مرتن کا مالک دار سے
ایسے کے حق میں اور ہر شخص دوسرے سے بخشی ہے ہلاکت اور

استحق المرحون بالمصالح الذي يلحق العدن يرجع به على المراهق (۸) فان شك المراهق مع المدين فاستحق وصلى المراهق فله ملك بدينه ان يكون مستوفيا لدينه وان تضمن التوفيق رجوع على المراهق بدينه ان لم يستحق بالخيار بين مصير المراهق والمرتعق فان ضمن المراهق ملكه مادام الضمان فصاح المراهق وان ضمن المرحون يرجع على المراهق بالدينه لا بمرعور من جهة المراهق وبالمدين لانه انما تضمن نفسه فهو حقه كما كان قبل ثلثه لما كان قرا للضمان على المراهق والمدين في المدينه حيث ثبت للمدين عليه قرا للضمان فحينئذ المراهق ملك نفسه.

حادثہ کا خواہ مخواہ سے حق پھیر لیوے اور دوا میں سے ہزارین بھر لیوے اور یہ اختیار عدل کو اس صورت میں ہے کہ ذات اللہ میں میں مشروط ہو اور جو حد مقدار میں کے مشروط ہو تو عدل صرف دین پر رجوع کرے گا خواہ مرعق سے حق پھیر لیا ہو یا نہ ہو۔

تعداد۔ صورت اس کی یہ ہے کہ عدل نے شے مرعق کو دین کے قلم سے چا اور قیمت عدل پاس جاتی رہی پھر اس کی تعدی کے بعد اس کے مرعق کی دوا کا نکلا تو دوا جو عدل پر ہوگا عدل اس کا رجوع دین پر کرے گا کہ انی الامکن۔

(۸) مرعق کا دین کے پاس تلف ہونا

اگر مرعق تلف ہو گیا مرعق پاس بعد دین کے معلوم ہو کہ دو سو دین کے اور کسی کا تھا اور اس شخص مستحق نے قیمت اس کی دین سے بھر لی تو مرعق جو کہ مرعق دین کے (یعنی دین اور اس کے صحت سے مالک ہو گیا اس شے مرعق کا اور مرعق بسبب بلا کہ مرعق کے گناہ یا دین یا چاہے اور جو مستحق نے قیمت اس کی مرعق سے بھر لی تو مرعق دین سے مرعق کی قیمت دین یا دین بھی اصل کر لے۔

(۷) مرعق مرعق کا عدل کے پاس ہونا

اگر مرعق مرعق کو عدل نے چا (۱) تو اس کا مرعق دین پر ہے کہ اگر مرعق عدل کے پاس تلف ہو جائے تو غم اس کا چھوٹے مرعق تلف ہو جائے۔ اور عدل نے مرعق مرعق کا مرعق کو دے دیا اب وہ شے مرعق دوا میں کے اور کسی کی تھی اور مرعق مشتری کی شے تلف ہو گیا ہے تو شخص مستحق کو اختیار ہے کہ دوا دین میں سے لے۔ قیمت مرعق دین کا اس لئے کہ دوا بے قیمت ہو۔ بقدر مرعق کا حق پر دوا کی صفی ہو جائیگی کے اس واسطے کہ دین شے مرعق کا مالک ہو گیا ہو اور اسے دین کے اور دوا دین عدل سے لے لے۔ قیمت مرعق کا اس سے کہ وہ تعدی ہے بسبب چا اور تنظیم کے تو عدل کو اختیار ہوگا یا دین سے ضمان لے لے قیمت مرعق کو قرض اور قیمت مرعق کا دین پر دوا کی صفی ہو جائیگی دوا دین سے بھر لے اور دوا دین کی عدل کا بھر لے۔ اور مرعق دین یا دین سے دوا دین کے اور جو شے مرعق مشتری یا دین سے ہو دے تو مستحق اپنی شے اس سے لے لے۔ اور مشتری عدل سے اپنا دین مرعق کر دے اور مرعق کو اختیار ہے خواہ دوا دین سے لے لے۔ قیمت مرعق کا دین پر مستحق ہو

باب التصرف والجنایۃ فی الرهن

(۱) وفی بیع الرهن وهنه فان اجاز مرتهنه او قصص دینه فغلو صارئنه وهنا وان لم یجز
وفسخ لا یتصح فی الاصح وعبر المشتري الى فک الرهن او الموطع الى القاضی یصح
اعلم ان المرتهن اذا فسخ یتصح فی رواية والاصح انه لا یتفسخ لان حقه فی العین
لا یبطل بانقضاء هذا العقد فقی موقوفه المشتري ان شاء حبرانی فک الرهن او رفع
الامر الی القاضی لیفسخ البیع (۲) وصح اعتاقه وتذیرہ واستیلائه وهنه فان فعلها غبا ففی
دینه حالا اخذ به وفي مرحلة فسهه للرهن مثلا الى محل احببه ی احدثت لاجل ان یکون
رهنه عوضا من المرهون الى زمان حلول الاجل وفائدة نظره اذا كانت القيمة من غیر حسن
الدين كما اذا كانت القيمة الدوايم والدين کبریر ولا للفترة له علی اداء الدين فی الحال
فیكون المرهون رهنه الى محل الاجل وان فعلها معصرا ففی العقد سعی العبد فیر اقل من
قبسه رهن الدين فیرجع علی سبده غبا وفي اخيه سعی فی کل الدين ولا رجوع فان
الراهن اذا اعتق وهو معسر فان كان الدين المثل من القيمة سعی العبد فی الدين وان كانت
القيمة اقل سعی فی القبضة لانه اما يسعى لانه لما تعدد المرتهن استغناء حقه من الرهن
باحذه ممن یتفع بالحق والعبد اما یتفع بمقدار ما لیه ثم یرجع بما سعی علی السيد اذا
امسر سده لانه قصص دینه وهو مضطرفه محکم الشرع فیرجع عنه بما تجعله عه وفي
التذیر والاستیلاء سعی فی کلّ لیس لان کسب العبد والمسئولة منک المولى
فیسمیان فی کس دینه ولا رجوع والافاق وهنه كما عتاله غبا فی ان تلف الراهن الرهن فکما
اعتقه غبا ای ان کان الدين حالا اخذ به الدين وان کان مؤجلا اخذ قبضه یکون رهنه الى
زمان حلول الاجل (۳) واجبی اقله ضمه مرتهنه وکان ای الصنان رهنه معه (۴) ورهن
اعتاره مرتهنه : رهنه او احدهما یاقن صاحبه اخر سقط ضمه فلهک مع مستمیره هلک بلا
شیء وبکی منهما ان یرده وهنا فان دلت الرهن قبل رده فالمرتهن احق به من مظهره لان حکم
الرهن باق فیه لان بد العارية لبس لازمة وکونه غیر مضمون لا یبذل علی انه غیر مرهون فان
ولدا الرهن مرهون غیر مضمون والمرتهن اذن یاستعمال وهنه واستعاره من رهنه لعل

بیان میں تصرف اور جنایت کے مرہون میں

(۱) راعن کا بلا اجازت مرہون کو بیچنا

اگر بلا اجازت مرہون راہن نے مرہون کو بیچ دیا تو

بیچ مرہون کی اجازت پر اس کا دین ادا کرنے پر موقوف
رہے گی تو اگر مرہون نے اجازت نہ دی تو قیمت مرہون کا
دین رہے گی مرہون یا مرہون پر جو مرہون نے اجازت نہ دی بلکہ
فقط کو بیچ دیا تو بیچ نہ ہوگی بیچ تو قول میں نہیں مشتری کو بیچنا ہے

(۲) جذبی شخص کا مریہوں کو تلف کرنا

اور جو شخص اپنی مہمان کو تکلف کر دے تو مرتعہ قیمت اس سے اس شخص سے وصول کر کے دیکھ چھوڑے اور یہ قیمت راکن رہے گی ورنہ کے وصول تک بجائے مہمان کے۔

(۴) مرہون کو عارضہ ویٹا

آخر میں جس شے میں ہوں وہ عاریہ ہے اسے دارالحکمن کو خود دار الحکمن پاس دے، شے تلف ہو جاوے یا دارالحکمن یا سرحقن ایک دوسرے کی وجہ سے کسی شخص کا مالک کمر ہوں چارچہ دیوے اور اس کے نزدیک وہ شے ہلاک ہو جاوے تو صلہن شے میں ہوں کا ماسق ہو جاوے گا۔ (یعنی اس کی ہلاک سے دین میں حقن کا ساتھ نہ ہوگا) اور مسعیر کے پاس وہ شے مفت ملک ہوگی اور دارالحکمن اور سرحقن ہر ایک کو پہنچتا ہے کہ ہر دستہ رسانی میں شے کو لے کر دارالحکمن کر دیوے تو اگر دارالحکمن نے شے میں ہوں کو دیکھیں گی یا سرحقن پر اور سرحقن یا سرحقن زیادہ مقدار ہے اس شے میں ہوں کا اور قریشی میں ہوں سے دارالحکمن کے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ تخم راکھ کا یہ ہے کہ جب راکھ مر جائے تو پہلے قرصہ مر جنھن کا اس سے کوئی کچھ کر دینے سے بھر اس کے جو بیج گاؤں، قرصہ خواہوں کو راکھ کے گلے گا اور عاریت محمد غیر لازم ہے اور غیر مضمون ہوا اس کا دلیل غیر مراد ہے اور نہ کی نہیں پس غفران والد راکھ مراد ہے اور مضمون نہیں ہوتا کہ زانی والا مسل۔

کے صبر کرے یہاں تک کہ مرادوں میں چھوٹ جاوے یہاں امر کا
مراد نہ لے کر قاضی تک پہنچا تو جس کو کراہے۔

فائدہ۔ جہاننام بننے کے عزم میں جب فتح کر دے گا
 لیکن تو انہیں روایت میں شائع ہو جاتی ہے لیکن اتنا یہ ہے
 کہ جسے وہ کسی اس واسطے کہ کتب اس کا جس طرح ہونے کا ہے اور وہ
 باطن نہیں ہوتا انتہاء اس قدر ہے جس باقی رہیں گے عقد
 موقوفہ کے انی ۱۹ اصل۔

(۲) راجن کامر ہون کو آزاد

پایہ پر پا احم و لہر بیتا نا

اور صحیح ہے۔ مہاراجن کو ان کو نہ دیکھا اور نہ بھلا کر ان کا یہ حال دیکھا۔
 مہربان تھا کہ ان کو راجن کے اندر ہو کر مہربان کا دین چاہیہ اور جو سے تو
 مہربان اپنا دین مہربان سے لے لیا۔ نہ لار اور دین پیدا دی جو تو
 مہربان مہربان کی قیمت مہربان سے لے کر مہربان کی جسہ ان کو
 پیدا کیا۔ کہ چھوڑے اور جو راجن ملے جو تو کو اور کرنے کی
 صورت میں غلام سہی کرنے کے مال کے اور کرنے میں یعنی نام
 قیمت کہ جو قیمت اور کرنے ششقت کر کے اور جو دینا کہ جو تو
 دین اور کرنے اور جب مالک دو پے ملا ہو چارے تو غلام اس
 سے بچ کر جو سے اور نہ پیر اور استیلا دی سہی کر کے لے دین کے دا
 کرنے میں اور مونی پر جو غلام نہیں کر سکا اور شش اشتاق کہ ہے
 ان کو راجن مہربان کو ملک کر ڈالے اور دو مالدار جو تو دین اگر چلا
 پیدا ہے تو ہی قیمت مہربان سے لے گا اور جو پیدا کی ہے تو سہ
 کی قیمت سے کہ کہ چھوڑے گا اور مالک۔

(٥) ان ملك قبل عمله او بعده ضمن لقيمة الرهن ولو ملك حال عمله لا (٦) وضح

استعاره فی لیرهن یماشاء وان فیه نطق، بما عین من قدر وجسم وحرکتھن وبلدان

خلاف ضمن الحجر مسجود و يتم هذه بينة و بين مرتبه او ناه الضمير راجع الى المرتبه

ومعطوف غني للمسيح ورجح هويد ضمن وبذينة غني راحته فان وافق وهبك مع مرتبه
فقد اخذ كل دينه ان كانت القصة مثل الدين او اكثر وحسن مستويه فقرضين او ذاه
لا القصة وانقص دينه لكتب اقل ووافق دينه على راحته ان وافق وعملك المرض مع
المرتهن لان كانت قيمته عشرة والدين عشرة فقد اخذ المرتهن كل الدين وبعض
انما هو الدين الذي اوفاه وهو عشرة للمعه وان كانت قيمته خمسة عشرة والدين عشرة
فقد اخذ المرتهن كل الدين فيضمن المسيح الدين ادى اوفاه ان عشرة ولا يقضمن
القصة لانه فقر وافق على مسعودان كانت القصة عشرة والدين خمسة عشر فقد
اخذ المرتهن بعض الدين وهو عشرة ودفع الدين على الراهن وبضمن المسيح قدر ما او
فه من الدين وهو عشرة ولا يبيع المرتهن اذا قضى المبيع دينه وهك رهنه اذهب
بعض في تحصيل ملكه ويرجع على الراهن بما ادى لانه غير متبرع كما ذكرنا فلو ملك
مع الرهن قبل رهنه او بعد هك لا يضمن وان استخدمه او رهنه من قبل لانه ليس حالف ثم
نقاد اني الوفاق فلا يضمن حلاله بالشيء وان حباية الراهن على الرهن حصصية وحباية
المرتهن عليه تسقط من دين غيرة وحباية الرهن عليه راعى ما يمتنع به هذا عند ان
حبيبه والا حباية الوهر على المرتهن معبره لانها حصلت على ضمانه وفي الاعاز
بالفائدة وهي الذبح بالحباية التي امرتهن فان شاء الراهن والمرتهن ضلوا الرهن ودفع بالحباية
الى المرتهن فان قال المرتهن لا حسب الحباية فهو وهو على حاله وله ان الحباية حصلت
في ضمان المرتهن فعليه تحليصه فلا يقبذ وجوب الضمان له مع وجوب التحليص على

(۵) مریہوں کے استعمال کی احازت اور

اس کا ہلاک ہونا

اور اگر انہیں دشمنوں کا ہونے پر یقین ہو جائے تو انہیں
 کایا تمہیں دشمنوں سے مرہاں لینا ہے یا نہ لینا ہے؟
 کہ تو اگر مرہاں خریدنے کے بعد انہیں کایا سب سے ڈ
 تہیں ان کا غنائم مولو (مکمل ہونے کے بعد غنائم
 شدہ ہونے کے بعد انہیں کایا سب سے ڈ

فائدہ: اس واسطے کہ وہ ایک نوجوان لڑکے کے پاس
آکر اس کے پاس مقیم ہو جائے۔

(۶) گزور کھینچے گئے لئے عاریت لینا

[illegible]

یہ ہے تو مرتحن اپنا رین اور جس قدر دھان میں گھر کو چاہے دونوں
دھان سے بھر لے اور جو مستحیر نے حج کے کرنے کے خلاف
نہ کیا اور نہ شے مرتحن یا اس خوف ہوئی تو مرتحن اپنا دین پا چکا
اگر قیمت اس کی کل دین کے بعد سے یا زیادہ ہو سے اور
مستحیر بقدر اس دین سے جتنا مال نے مرتحن سے یا ہے مستحیر
اسے گناہ قیمت اس شے کا اور نہ قیمت اس سے کسی دین سے
نہ ہو سے تو مرتحن بقدر قیمت کے اپنا دین پا چکا اور باقی
دھان سے عمار لے گا۔

فائدہ۔ یعنی جب مستحیر نے عرواقی کہنے سے عمل کیا
اور شے مہربون مرتحن پاس ہوئی تو کر قیمت اس کی دین اور تم
اور دین بھی دین اور شے تو گناہ مرتحن اپنا دین پا چکا اور مستحیر
دین اور مستحیر کو اسے گناہ کہ مستحیر نے اپنی قدر اور مرتحن سے
لے لے کر چہ قیمت اس کی پندرہ دین میں لیکن بقدر گناہ
نہ لے گا اس لئے کہ عرواقی اس کے کہنے کے بعد اسے لکھا تھا اور
جو قیمت اس کی دین اور دین پندرہ دین ہیں تو مرتحن
نے اپنا ایک حصہ اس کا یعنی دین اور مہربون پائے اور باقی
دین مرتحن کے مستحیر پر باقی رہے لیکن اس صورت میں بھی
مستحیر مہربون دین دے گا اس لئے کہ مستحیر کی شے سے اس
قدر دین نہ تھا جو مستحیر کے لئے سے کہ الی الاصل۔

(۷) مستحیر کا زمر مرتحن دے کر دین چھڑاتا
اور جو اس صورت میں مستحیر نے دیا ہے دین کا اگر مرتحن

کو نہ یا اور شے مہربون نہ لے پھر تو مرتحن پر گناہ کیا دے گا
واسطے قبول زمر دین کے اور شے مہربون مستحیر کو بنا دے گی بعد
اس کے مستحیر جس قدر دین کا اس لئے دے مستحیر سے
بھر لے گا اور جو مہربون ہلاک ہو گیا مستحیر پاس نہ دین کے
یا بعد تک دین کے تو مستحیر جتنا نہ لے گا اگر چہ وہ مستحیر
سے نہ دے اور دین لے چکا ہو دے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ وہ ممکن ہے جس نے مخالفت کیا
صاحب قیمت کی اور پھر مخالفت کی جس میں نہ ہو گا اور امام
شافعی کے نزدیک اس صورت میں ممکن ہے کہ دین الاصل اگر
مستحیر اور مستحیر نے اختلاف کر دے اور مہربون میں دین سے تو قبول
مستحیر کا قبول ہے اور جو شے مہربون ہلاک ہو گئی بعد اس کے دین
اور مرتحن نے دین کی دین میں اور قیمت جس بھی شے مہربون
کے تو قبول مرتحن کا مقبول ہے بقدر دین اور بقدر قیمت مستحیر کا۔

(۸) راہن کا مہربون پر جنایت کرنا

اگر راہن کسی مرتحن کی جنایت شے مہربون پر کرے تو اس
پر گناہ ہو گا اور جنایت مرتحن کی صورت میں بقدر جنایت
کے دین اس کا نہ ہو گا اور جو مہربون جنایت کرے وہاں یا
مرتحن کی یا مہربون کے مال پر تو وہ ہے یعنی باطل ہے
اس کا کچھ عوض نہیں ہے اور نہ مستحیر نے جنایت دین کی
مرتحن پر مستحیر ہے۔

فائدہ۔ اگر اصل دین کی ضمانت میں ہو گا ہے۔

(۹) ومن رهن عبد بعدل الغالب موحل فصار له حصة حانة فقله رجل وعرج ماله وحل
احله قبض موهبة العامة من حله وسقط ما فيه لان ضمان السعر لا يوجب سقوط ثلثين عمدا
حلالا لفرق اذا كان الدين باقية وبالعمرين بين الاستيفاء فصر مستوها للكل من الابتداء
وان باعها بامر وقبض ثلثه رجع بما بقي لان ما به الميرته باهر الميرته ما بعدة بعدان صار
قبضه مائة وقبض ثلثه رجع بما بقي لان الدين لم يسقط بنقصان السعر لان ضمان

المسرح ليس هلا كالا حصال العبد على ما كان ولا كان الدين باليا وله امر المراه ان يسعد
بمائه يكون في دينه (۹) وان فقه عند بعدل مائه ففقه به فلك يكن دينه هذا عند
ابن حبه في يوسف وعنه محمد هو بالخبر ان شاء فلكه وان شاء سمع الله العليم بالغ
ان المراهين بماله وعنه زهر وحبه انه يصير هلا بماله لانه يلقى الخلف فخر العشر فيلحق
الدين بقدره فله فله وحبه الله ان العبد الذي قام مقامه الا في قضاء كذا الا ان قاما
وترجع مسعرا ثم محمد بن السرحون نحو في ضمان المراهين في الدين كالتسليم ان
فصل في المراهين انهما ان العبد يظفر في حق العبد مقام الذي مقامه (۱۰) ان كذا حتى
المراه عطا الله مراهه ولم يوسع في عسى المراه لان الجده حلت في ضمان المراهين
ولا يحسك للعبد ان المراهين سر عاك من ان دفعه المراه او دفعه وسقط الدين ان المراه
المراهين ان بعده قيل للمراه دفع العبد او دفعه وايضا فعل سقط الدين واعلم ان الدين اما
بسقط منه اذا كان الدين من قضا المراه او من امانا اذا كان كسر سقط من الدين
مقدار حبه العبد ولا يسقط المراهي لكن لم يذكر في المراه هذا لان المراهين لا يكون الدين
اكثر من قضا المراه (۱۱) وان مات المراه ما عا وعنه ربه وقضى دينه هذه مسئلة متداة
لا تعني لها مسئلة الجاهية اي دامت المراهين لموصيه بيع المراه بالدين المراهين ويضطر دينه
كما ان كان المراهين حيا فله البيع ماله المراهين كما عا فان لم يكن له وحى نفسه وصاحب بعده

(۹) ہزار کے چار ہزار کا غلام رکھ اور اس

کی قیمت کم ہوئی

اس شخص نے ایک غلام خریدا اپنی قیمت کا تین
گنا خریدا پھر مانی باریش ہو گئی اس نے اس کی
قیمت سو روپے روئی جب اس نے مرنے کی خبر سنی
تو بیگانہوں نے اس پر سو روپے کی قیمت لگائی اس کی
جگہ پر قیمت نہ لگا رہی اس کا مال بیکار ہو گیا۔

فادہ: خلف نام ذکرے اور اس کی جگہ میں
نہ ہر جگہ غائب ہوا اور اس کے مال میں بیکار ہو گیا
اور اس کے مال میں اس کو نہ ملے اس کے مال میں
بیکار ہو گیا اور اس کے مال میں اس کے مال میں

کراہی ہو تو اس کے مال میں

(۱۰) غلام مرہون کو مورد پید کے

غلام کا قتل کر دیا

اور اس غلام مرہون کا مال نے دیا اس کی قیمت ہو
میں اس کے مال میں اس کا مال اس کے مال میں اس کے مال میں
اور اس کے مال میں اس کے مال میں اس کے مال میں

(۱۱) غلام مرہون کا قتل خطا کرنا

اور غلام مرہون کے قتل خطا کرنا اور اس کے مال میں
اور اس کے مال میں اس کے مال میں اس کے مال میں
اور اس کے مال میں اس کے مال میں اس کے مال میں

نقد ہوئے۔

کی طرف سے ایک ہی مفرد کر رہے۔

(۱۴) غلام کے راہن کا فوت ہو جانا

اور جو وہی مرنے والی ہی اس کا راہن کو کچھ کر لینے فرض
مردن کا ان کے قرائن کا کوئی بھی نہ ہوئے تو قاضی اس

فائدہ یہ ہے کہ اس میت کے ورثہ کار نہ ہوں
اور نہ ملک راہن ان کے ذمے ہے اور راہن باطل نہ ہوگا۔ ان
اور مردن کے مرنے سے ارتقا۔

فصل فی المتفرقات

(۱) عصر قیمتہ عشرہ رهن بها فتمير وتخلل وهو بعدلها ای الخل بعدل عشرہ بنی رہا
بها قال حاصل ان ملو محل للبيع محل للرهن وبالس محل للبيع ليس محل للرهن
والعمر ليس محل للبيع اعداء لكن محل له بدء فكذا للرهن (۲) وشية قيمتها عشره
رهن بها فتمير فذبح جلد فخلل فزها فهو رهن (۳) به وضاء الرهن كولد له
وصوله وثمره لراهنه وهو رهن مع اصله ويهلك بلاشي فانه لم يدخل تحت العقد مقصودا
فان هلك اصله وبقي هو فلك يفسط بقسم الدين على قيمته يوم فكه والقيمة اصله يوم
قبضه وبفسط حصه اصله فلك يفسط كما اذا كان الدين عشرة ولبية الاصل يوم القبض
عشره وقيمة البه يوم انعك خمسة فلما العشره حصه الاصل يفسط وثلث العشره حصه
البه فلك به (۴) والزيادة في الرهن تصح وفي الدين لا هذا عند ابي حنيفة ومحمد
وعند ابي يوسف يجوز الزيادة في الدين ايضا فان الدين بمنزلة الثمن والزيادة في الثمن
يجوز فلما لزيادة في الدين نوح الشروع في الرهن وعندهم في البيع في لا يجوز في ثمن
منهما كمالا يجوز في المبيع والثمن عليهما وقد مر في البيع فان رهن عبد بعدل العاقل
عديم عدا كذلك رهن بدل الاول فهو رهن اي الاول رهن حتى يرد الى رهنه ومرتبه
امين في الامر حتى يجعله مكان الاول ان يرد الاول الى الرهن فيح يصير الثاني مضمونا
ولو ابر المرتهن رهنه عن دينه او رهنه مع فلك الرهن اي في يد المرتهن هلك بلاشي
وهذا استحسان وفي القياس منك بالدين وهو قول زفر ولو قبض المرتهن دينه او بعضه
من رهنه او غيره او شوي بالدين عينا او صالحه منه على شيء واحال الرهن مرتبه بدنه
على امر ثم هلك رهنه مع هلك بالدين وروى قبض الى من ادق وطلت الحرالة
وكذلك نصادف على ان لا دين ثم هلك هلك بالدين حكم هذه المسائل متى على ان
يد المرتهن بد استيفاء بطور ذنك بالهلاك فاذا هلك ثمن ان الاستيفاء وقع مكر الجود
ما قبض الى من ادق فان ادق المدين يرد اليه وان ادق غيره يرد الى ذنك الغير وان حال

نصل الحوائج فی عبودۃ المصائب، حدود اذن معامیل انصافات، انما غفر ان اسماہ
الجلالیۃ بحی عاہہ القصورۃ ووجہ الاستعان ہو الغفری سببہا و هو ان الہلاک بالمعیر
تقصی و حمد الدین و بالا سواد و اقلیۃ تالیفی، فہی اصل اختلاف الاستیعاء فان بالاستیعاء
لا یحتاج الی الدین بل ینبذ لکن سببہا غیر الآخر دس یسقط الخلق لعدم العادۃ

۱۔ ہر وہ مظلوم جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اور اس شخص کے کسی اور کو کسی اور قیمت پر بیعت کرے اس کی تہہ و تربت
وہ اپنے کسی اور سے نہ ملے گی اس نے جس کا اصل کتاب وہ ہے
سببہ ہلکا اور یہ کہ اس نے اس کا اصل کتاب نہ دے گا
۲۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے

(۳) اگر ایک شخص کا سر ہو تو اس کی تہہ و تربت

۱۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے
۲۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے
۳۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے

۱۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے
۲۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے
۳۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے

فصل میں کہ مقتدی متعقدہ دین کے یہاں تک

(۱) شیر ہر گھوڑے پر ہونے ضروری کیا

۱۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے
۲۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے
۳۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے

(۲) ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے

۱۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے
۲۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے
۳۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے

(۳) کسی مرہون کی براہوتی

۱۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے
۲۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے
۳۔ ہر وہ شخص جو اپنے کسی اور سے تہہ و تربت حاصل کرے
اس کی تہہ و تربت اس کا اصل کتاب ہے

فائدہ: جو حکمران صحیح کلمے کی حکمرانی خاصہ کا ہے اور ان
کے راز ان کا باطل ہے خواہ اس کو راز ان کے کہے یا نہ کہے لیکن اگر
تو راز ان کے کہے تو ان کے راز ان کے کہے تو راز ان کے کہے تو راز ان کے کہے

جاوے گا اسی حکم ہے اگر وہ امن اور مرتضیٰ نے اتفاق کیا جس بات پر کہ وہ امن پر رہیں لیکن یہ ہم ہوں تلف ہو گیا یعنی اس امن کے مقابلہ میں کھٹ ہوگا۔

كتاب الجنائيات

(١) اعلم ان القتل خمسة انواع عمد وشبه عمد وخطاء وجار مجرى اسقاط القتل بسبب
فبين هذه الانواع باحكامها (٢) فقال القتل العمد ضربه لخصاً بما يقرب الى الجوارح كسلاح
ومعدن خشب او حجر وليطة وتار هذا عند ابي حنيفة وعندهما وعند الشافعي ضربه
قصداً بالاطيعة اليه حيث ان ضربه قصداً بحجر عظيم او خشب عظيم فهو عمد (٣) ومه
يأثم (٤) ويجب القود عينا هذا عندنا خلافاً للشافعي فان القود غير متعين عنده بل الولي
مختير بين القود واختلافه لنا ان المال اما يجب في الخطاء ضرورة صيانة الدم عن
الجهود لما مماثلة بينه وبين النفس فهي العمد لا يجب المال مع احتمال العثل ضرورة ويعنى
(٥) لا الكفارة خلافاً للشافعي وهو يقول لما وجب في الخطاء فارقت ان تجب في العمد
ونحن نقول لا يلزم من كون الكفارة مائة للخطاء كونها مائة للعمد وهو كبيرة محضة
(٦) وشبه العمد ضربه قصداً بغير ما ذكر كالعضد والنسوط والصحى الصغير وما يضرب
بالحجر العظيم والخشب العظيم فمن شبه العمد ايضا عند ابي حنيفة خلافاً لغيره (٧) وفيه
الاثم والكفارة ودية مغلظة على العاقلة مبالى تفسير الدية المغلظة وتفسير العاقلة انشاء
الله تعالى بالثمود (٨) وهو فيماتون النفس عمداً اي ضربه قصداً بغير ما ذكر فيما دون
النفس عمد موجب للقصاص فليس فيما دون النفس شبه عمد وفي الخطاء ولو على عبد
اسما قال هذا ليلزم نوحهم ان العمد مال رحمان الاموال لا يكون على العاقلة فمع ذلك
اذا كان قتله خطأ تكون الدية على العاقلة (٩) قصداً كرميه مسلماً شبه صيد الا وحرياً (١٠)
او فعلاً كرميه غرضاً فانصاب امراً الخطاء ضرماً في القصد وخطاء في الفعل
فالخطاء في الفعل ان يقصد فعلاً فيصد منه فعل آخر كما اذا رمى الفرس لما خطا بالصاب
غيره والخطا في القصد ان لا يكون الخطا في الفعل وانما يكون الخطا في قصده بانه قصد
بهذا الفعل حرباً لكن اخطأ في ذلك القصد حيث لم يكن ما قصده حرباً وليس في
الخطا اثم القتل بل اثم لوك الاحتياط فان شوع الكفارة دليل الاثم (١١) وما جرى
محرواً كتابه سقط على آخر فقتله اي قتل نام سقط على آخر فلف ذلك الشخص
بسبب سقوطه عليه (١٢) كفارة ودية على عاقلة (١٣) وفي القتل سبب كلفه اثم

ہو جاتا ہے اور ایسے خلافِ حق کی قیود کا لازم ہو جاتا ہے۔
 قاعدہ: جو بھی قسم میں کسی آیتِ مہربانہ سے جس میں حسبِ
 کرتے ہوں اور اسے خلافِ مہربانہ قرار دے کر آگے آئے گا
 نہ جائے گا۔

(۸) شہیدِ عہدِ مذکورِ النفس

اور شہیدِ عہدِ مذکورِ النفس میں جو سے قود ہو ہے۔
 قاعدہ: یعنی عہدِ مذکور کا قریبی قریب جس میں عہدِ مذکور
 نفسِ شہید کسی شخص سے تھا کہ اس نے جو مرتکب ہو گیا وہ عہدِ مذکور
 عہدِ مذکور سے ملتا ہے بلکہ باقی عہدِ مذکور نہیں ہے۔

(۹) قتلِ خطا کی پہلی صورت

قتلِ خطا کی دو صورتیں ہیں ایک خطائی (مذکور) اور
 خطائی کمال میں کہنے میں اس میں قاتل کے لئے یہ واقعہ میں خطا
 و نقص ہو جسے مسلمان وغیرہ مذکور اور لی و مرتکب ہو کر آپ
 و مسلمان کسی کا قاتل ہو (مذکور) میں خطا ہوئی اس لئے کہ قاتل نے
 اپنے گمان میں جس شخص کو قاتل سمجھا تھا وہ مسلمان اور مذکور (۱۱)

(۱۰) قتلِ خطا کی دوسری صورت

دوسری خطائی میں قتل جیسے اس نے شروع کر کے کا مارا وہ
 آدمی نہ ملے گا۔
 قاعدہ: یہ گواہی کہ جانور کو قاتل وہ آدمی کو گناہ کی
 حاصل ہو ہے۔ قاتل نہ وہ جسم ہے ایک خطائی (مذکور) ایک
 خطائی (مذکور) خطا نہ فی نفس ہو ہے ایک خطا ایک
 اور مسلمان و مذکور اس سے وہ نفس جیسے کہ ہر ایک
 پر اور ایک آدمی وہ مذکور خطا فی اللہ ہو ہے خطا نفس
 میں نہ ہو کہ عہدِ مذکور سے جو خطا نے نفس پر ہو کہ خطا
 سے خطائی کا نتیجہ اس کا قاتل نہ ہو اور مسلمان ظاہر ہو کہ خطا

پہلے عہدِ مذکور ہے۔ پہلے قاتل و مرتکب قاتل خطا
 میں عہدِ مذکور میں نفس میں قاتل خطا پہلے عہدِ مذکور سے
 ان میں نفس میں خطا پہلے عہدِ مذکور میں خطا پہلے عہدِ مذکور
 سے خطا میں خطا پہلے عہدِ مذکور میں خطا پہلے عہدِ مذکور
 میں قاتل خطا پہلے عہدِ مذکور میں خطا پہلے عہدِ مذکور
 نفس میں نفس کی کہ یہ عہدِ مذکور سے خطا میں نفس میں
 اور عہدِ مذکور میں نفس کی کہ یہ عہدِ مذکور میں نفس کی کہ یہ
 نفس میں نفس کی کہ یہ عہدِ مذکور میں نفس کی کہ یہ
 نفس میں نفس کی کہ یہ عہدِ مذکور میں نفس کی کہ یہ
 نفس میں نفس کی کہ یہ عہدِ مذکور میں نفس کی کہ یہ

(۵) قاتلِ عہدِ مذکور کا قاتل نہیں ہے

قائدہ

قائدہ: اور مذکور قاتل کے نزدیک عہدِ مذکور قاتل نہیں ہے
 واجب ہے اور ہم نے اسے اس کو قاتل اور اس کے قاتل کو قاتل سے جو
 قاتل ہے اس کے قاتل ہے خلافِ مذکور کے قاتل کا قاتل

(۶) قتلِ شہیدِ عہد

قتلِ شہیدِ عہد (مذکور) کا قاتل عہدِ مذکور کے قاتل نہیں ہے
 خطا ہو عہد کے عہد میں ہے بلکہ اسے قاتل عہدِ مذکور میں
 ہے جو قاتل عہد میں عہد میں (مذکور) عہدِ مذکور اور عہدِ مذکور
 نہ ہو کہ اسے عہد میں قاتل عہد میں ہے عہدِ مذکور میں
 قاتل عہد اور عہدِ مذکور میں عہدِ مذکور کے قاتل عہد میں
 دراصل عہد عہد کی عہد میں عہد کی عہد میں عہد میں
 عہد میں عہد کی عہد میں عہد کی عہد میں عہد میں
 قتلِ شہیدِ عہد اور عہد میں عہد میں عہد میں عہد میں
 عہد میں عہد کی عہد میں عہد کی عہد میں عہد میں

(۷) قتلِ شہیدِ عہد کی سزا

قتلِ شہیدِ عہد سے قاتل عہدِ مذکور سے عہدِ مذکور کا قاتل

دیتے مقتول کی لازم آتی ہے اور قاتل پر کفار واجب ہوتا ہے (۱۱)۔
 (۱۱)۔ جسے کو فرماؤ اللہ تعالیٰ نے من قتل علواناً خطاً
 فسحر برزخه مؤمنه و دینہ مسلمہ الی اہلہ یعنی جو
 شخص قتل کر دے کسی مومن کو تو اسے سحر برزخ کا ہے ایک
 بزرے مسلمان کا اور دینت ہے سپرد کی جو ہے اس کے گھر
 والوں کو اور کافلوں کو تا کہ نہیں ہوتا قتل کا۔

فائدہ: مکرر ترک اعتقاد سے شک کہ ہوتا ہے کسی لئے
 کفار واجب ہوتا ہے

(۱۳) قتل بالسیب

قتل بالسیب یہ ہے کہ آدمی اپنی اپنی غیر ملوک میں
 (خیر ان حالت میں اور ہتھیاروں کو اسے باہر رکھے اور
 اس ہتھیار میں کر کے باہر نکلے سے خود کشی کے کوئی سر
 جو ہے تو اس میں اہمیت واجب ہوتی ہے فائدہ: اگر کفار
 نہیں لازم ہوتا (اور شافعی کے نزدیک کفار بھی لازم ہوتا
 ہے) اسلحہ قتل میں سوال بالسیب کے قاتل حرام ہوتا
 ہے میراث سے مقتول کی۔

فائدہ: اور شافعی کے نزدیک قتل بالسیب میں بھی حرمان
 میراث کا وہ اسلحہ جس باپ سے قاتل ہے سوال خطا علیہ
 دوسرے کو قاتل نہیں میراث ہوتا ہے اور کسی سے دوسرے قاتل
 کے میراث میں ہے جو میراث کی یا اس کو مال کی ورنہ قاتل نے
 میراث دی اس کو ان میراث ہوتا ہے اور مطلوب کی اس کو کسی نے
 اور وہ مطلوب ہوتا۔ چنانچہ کفار کو کفار علی باطل انہما

المن صاحب و معتقد نے مصدر شرحہ با خطا فی الفعل کی
 تعریف میں یہ امر بیان کیا ہے کہ قتل خطا فی الفعل میں نہ ہو
 نہیں خطا کا یہ وہی ہے جھوٹ پر کی کسی نے نہ ہو سے اس
 نے مصدر سے مراد یہ قاتل خطا فی الفعل ہے جو خطا
 اس میں تھا کہ اس نے وہ اس کا یہ ہے کہ یہ قاتل خطا فی الفعل
 نہیں ہے بلکہ یہی مجرای خطا ہے وہاں کا بیان آئے ہے
 فائدہ: قول العلان الخطا دینی ہی نیست خطا کی طرف مصدر
 الشرحہ کے خطا فی الفعل ہے۔ واجب رہتا ہے واللہ اعلم

(۱۱) قتل جاری مجری خطا

قتل جاری مجری خطا یہ ہے کہ کسی سے ۱۱۔ آدمی کسی یا
 چلتا۔ نہ چلتا۔ وہاں کے مصدر سے باہر جائے۔
 فائدہ: مثلاً سوئے آدمی جو چلتا ہے باہر سے وہ
 کوئی متعدی ہے وہاں سے وہ کوئی نہ چلتا نہ چلتا ایک
 شخص یا نہ چلتا اس کے کرنے سے چلتا کہ اس کو کھینچا
 تو یہ قتل خطا نہیں ہے بلکہ جاری مجری خطا ہے یعنی قاتل اس
 خطا اور اس کے مضامین سے اسے ہی ہوتا ہے نہ چلتا نہ چلتا کہ
 فائدہ: اسے اس کے ساتھ سے کوئی چلتا چلتا ہے نہ چلتا
 کے سبب۔ نہ کوئی مر جاوے یا نہ چلتا چلتا اس سے چلتا
 جو۔ نہ چلتا سب قاتل جاری مجری خطا میں عالمگیری۔

(۱۲) قتل خطا و جاری مجری خطا میں

دینت و کفارہ کا وجوب

قتل خطا و جاری مجری خطا میں قاتل کے فائدہ

باب ما یوجب القود وما لا یوجب

۱) یوجب . یقتل ما حرم دمه ای ما حفظ دمه الله و غیر المسلم و اندمی و ایدہ
 احتقر و غیر المسلمین فان حفر دمه موقوف الی رجوعه (۲) فقتل الحر بالحر و بالعبد
 عتد و عتد اب قهری لا یقتل الحر بالعبد لقوله تعالی الحر بالحر و العبد بالعبد و لکن ان النفس
 بالنفس و قوله الحر بالحر لا یشمل علی الحر فیما عتده غیره ای علی امه ان ذل یوجب ان
 لا یقتل العبد بالحر لقوله تعالی العبد بالعبد (۳) و المسلم بالمدنی هذا عتد حلاله للشافعی
 (۴) لا یقتل بالمدنی ای جزیرہ ای نفس المسلمین بقتل و هو المعتد بالعتد و بالعاقب بالمدنی
 بالمال بالنفس و بالصحيح بالاعی و بالزمن و بالقتل الاغراف (۵) و الرجل بالمرءة (۶)
 و المروع بالعتد لا یعتد به و لا یقتل بالعتد (۷) و یسود و یسکته و یعتد به و یقتله له
 بالعتد المرع حتی یجتمع مائة من المیرتین لا یقتل له فلا یله و المرع ان یولد و لا یطال
 حتی السیرتین فی المیزان فیسود و یسکته لیسقط حتی المیرتین یوفیه (۸) و لا یقتل
 قتل عساکر و قتال و الزنا و یسکته و یسکته لانه علی الاختلاف بین الصحابة رضی الله
 عنه و فی موته حر و یقتل فان مات حر ذلانی هو توارث و ان مات و قتل فالولی هو المولی
 فقتله من له حق فلا یقتل قتله و لا یجمع التوارث و المولی (۹) فان لم یجد و ارتأ غیر
 سید و ترک و لا ولاء اقامه و هذا عند ابی حنیفہ و ابی یوسف خلافاً لجماع و ان لم
 یتروک رقتاً فان شیهة بمصالاته معتبر (۱۰) و یقتل قود و یوفیه علی امه ای اذا قتل الاب
 شخصاً ولی انتقام من القاتل یسقط انتقام لحرمة الامه (۱۱) و لا یقتل بالمدنی
 عتد عتداً واحد لمدنی یجعل به قتل فاعمل فی دمه و ابی و الانتحر فقد تحملاً للسهولة و ما
 یجوز علی الفسخ لا یجوز الا بالسیف و ابی یحتمل ان لا یجوز فیحتاج الی حر الرقیه فلا تسویه

عن ابی حنیفہ و ابی یوسف و ابی یوسف

باب بیان میں اس قتل کے جس سے قصاص

لازم آتا ہے اور جس سے لازم نہیں آتا

(۱) مخفونہ ایدم کا قتل حرم

و یجب انوائے قصاص قتل سے اس شخص سے نہ کھنڈ

ازم ہے بلکہ اب قتل کو دوسرے

قانونہ و رحمۃ اللہ علیہ انفق مسلمان ہے و ذی ہے اور

اس سے غیر از مسلمان اور حر و آزاد کے کسان کے قتل

(۲) غلام و آزاد کے بدلہ میں آزاد و غلام

قتل ای جادہ حر و غلام حر کے درمیان کے اور مرد

عقوبت میں آزاد و مرد

قائد . و یجب طبق آیت النفس بالنفس کے

اور شافعی نے یہ ایک عتد ہے جس میں حر و قتل کیا پاس کا

امی . لکن اکثر قرائی نے یہ ای بالحر بالحر و بالعبد بالعبد

تہ مقاصد سے ساتھ ترکے مفہوم ہوتا ہے یہ امر کہ محمد کے
خاص میں کسی نہ کیا جاوے گا ہم یہ کہتے ہیں کہ اس آیت سے
صرف اکابر کا ہی مفہوم ہوتا ہے نہ ہر بدلے میں جو کہ اور بعد
بدلے میں بعد کے قتل کیا جاوے گا اب باقی رہ کر کا قتل بدلے
میں بعد کے اور بعد کا بدلے میں جو کہ سو آیت انفس
بالنفس سے منظور ہو گیا اور قرآن آیت العفو بالعرف سے یہ
مفہوم ہوتا ہے کہ جو بدلے میں بعد کے قتل نہ کیا جاوے گا یہ بھی
مفہوم ہو گیا کہ بعد بدلے میں جو کہ قتل نہ کیا جاوے گا حال آنکہ
اس کے نہ کسی بھی کائنات نہیں ہیں اور یہی دلیل ہماری حدیث
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص قتل
کرے گا اپنے بعد کو بھی اپنے جانی مسلمان سے بدلہ قتل کریں
کے ہم اس کو روایت کیا اس کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن
حبہ اور دارقطنی اور نسائی نے صرف سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جسے قتل مسلمان کا کرے گا میں نے
یک ذریعہ جس سے دوسرے دوسرے کرے کسی مسلمان کو کمزور کرے
قتل کیا جاوے گا یہ ہے جو شخص مکی یا مدینہ اسلام سے
رحلت کرے یا اس کا چہرہ و ذمہ و نفسانی کے اور جس کی بی حاکم سے
حضرت ہ شریف۔ اس میں قید کر لی نہیں ہے۔

نہ ملال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا مسلمان کو
بدلے میں قتل کے اور فرمایا ہر جس نے ہر کیا اسے نو
اپنے اور یہ حدیث میں کہ جہاد بعد از قتل پتہ ہوتا ہے کہ کیا
اس کو بین جہاد کے تحت میں اور یہ حدیث کا اس حدیث کو
اور قتل کے مجموعہ ان خبر سے اور صحیح حدیث ہے کہ مضمون اس
حدیث کا نہ ثنائی میں بھی مذکور ہے اور حدیث علی میں کافر
سے اور کافر جانی سے تادوسرا و امتیاز میں موافقت ہو جاوے
اور یہ کہ بعد ازاں کے کافر کا قتل عہد غلطی عہد غلطی سے
قنود ظاہر ہوتا ہے کہ کافر سے مراد جانی ہے نہ لے کر موقوف
اور موقوف علیہ میں شایع ضرور ہے واللہ اعلم۔

(۴) مستمن مجنون نابالغ اندھے

وغیرہ کا قصاص

اور نہ قتل کیا جاوے مسلمان اور ذمی بدلے میں۔ تا من
کے بلکہ مستمن بدلے میں مستمن کے قتل کیا جاوے اور قتل
کیا جاوے عاقل بدلے میں مجنون کے اور نابالغ بدلے
میں نابالغ کے اور مجنون تدرست بدلے میں ندھے اور لنگھے
مرد بدلے اور شترے کے۔

(۵) مرد و عورت کا قصاص

اور مرد بدلے میں عورت کے اور عورت بدلے میں مرد کے۔

(۶) اصول و فروع کا قصاص

اور فروع یعنی میانی چوتی فروعاً نوای (۱) بدلے میں
اصول کے (۲) بدلے میں (۳) اصل و فروع (۴) اصل و فروع
کے جاویں کے اصول بدلے میں فروع کے۔

قاعدہ یعنی مثلاً باپ بیٹے کو یا دادا پوتے کو یا نانا
نواسے کو یا بھائی بھینجے کو یا دادا اور نانا سے قصاص نہیں لیا

(۳) ذمی کے بدلے مسلمان

اور مسلمان بدلے میں ذمی کے۔

قاعدہ۔ اور ذمی بدلے میں مسلمان کے اور ذمی کے
نہ ایک مسلمان کو بدلے میں ذمی کے قتل نہ کریں گے اور ذمی
ذمی کی حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
نہ قتل کیا جاوے گا مسلمان بدلے میں کافر کے روایت کیا اس کو
ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے حضرت علی سے اور ابوداؤد
ابوہریرہ حدیث ہے جس کو روایت کیا ابوہریرہ نے حضرت

کہ وارث ہے اور نہ سولی ہے تو صاحب کس مشتبہ ہو گیا پس
قول سے قصاص نہ پایا جائے گا اگرچہ وارث اور سولی دونوں
تجنس ہیں کذا فی الاصل۔

(۹) مقتول غلام جو بدل کتابت نہ

چھوڑے

اور جو ساسولی کے اور کوئی وارث نہ ہو یا وارث جو محسن
ہاں اس قدر نہ چھوڑے جس سے بدل کتابت ادا ہو تو سولی
خاص قائل سے لے سکتا ہے۔

(۱۰) کورائے پایا جانے والا قصاص

اور سابقہ ہوا جائے گا وہ قصاص جس کو کوئی شخص اپنے
باپ پر وارث نہ پاوے۔

فائدہ۔ بسبب حرمت اہیت کے رضائیں اس کی بہت
جس مثلاً ایک شخص نے اپنی زوجہ کو قتل کیا اب قائل کا بیٹا اس زوجہ
کے محسن سے دلی قصاص ہوا تو وہ باپ سے قصاص نہیں لے سکتا
ایک شخص نے اپنے سائے کو قتل کیا اور جو وہاں شخص کی قتل
استغاثے قصاص کے سرگئی اب اس کا بیٹا جو قائل کے نطفے سے
ہے قتل مقام ہوا اس کا ایک شخص نے اپنی ساس کو قتل کیا اور
زوجہ قائل کی جو متول کی بیٹی قتل استغاثے قصاص کے سرگئی
اب بیٹا اس کا جو قائل کے نطفے سے ہے وارث ہوا قصاص کا
اپنے باپ پر یا ایک شخص نے اپنے نذر کو قتل کر دیا اور اس کا کوئی
وارث نہ لے نہ زوجہ قائل کے محسن ہے بھلاں کے زوجہ قائل محسن
استغاثے قصاص کے سرگئی اب بیٹا اس کا اپنے باپ پر وارث
قصاص کا ہوا تو ان سب صورتوں میں قصاص برآمد ہوگا۔

(۱۱) قصاص تلواری سے نہ پایا جائے

اور قصاص زلیا ہوا کے کا کر سیکر ہے۔

جہاں سے گاھی طرح مال غنای دلائی کا حکم ہے اصل اس باب
میں قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ نہیں قتل کیا
جہاں سے والدہ بے والدہ کے روایت کیا اس کو اچھے اور ترغیبی اور
الذین جنتے من ان لفظیت سے اور صحیح کیا اس حدیث کو ابن
ادارہ روایت کرتی ہے۔

(۷) غلام بد پروم کا تب کا قصاص

اور نہ قتل کیا جہاں سے ساسولی بدلے میں اپنے غلام کے
(اس جانتے کہ غلام اس کا محلوک ہے تو یہ ملک شہر ہوئی وغ
قصاص میں جیسے باپ اور بیٹے میں) اور بدلے میں مکات
کے اور بدلے کے ہوا اپنے بیٹے کے غلام کے اور اس غلام کے
بدلے میں جس کے ایک بچے کو دیا ملک ہے اگر کوئی شخص غلام
مرہون کو قتل کرے تو قائل سے قصاص نہ لیا جائے گا جب
تک رانان اور مرتجن جن نہ ہو گئیں۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ مرتجن مالک نہیں جو قصاص کا
مالک ہے اور اگر مالک قصاص لینے پر مستقل ہو تو مرتجن کا حق
وہیں میں باطل ہوتا ہے لہذا وجہ قصاص میں اضرار
عائدین شرط ہوا حق مرتجن اس کی رنہ مندی ہے سابقہ ہو
جہاں سے کذا فی الاصل۔

(۸) مقتول مکات جس نے

بدل کتابت چھوڑا

اگر کوئی شخص مکات کو قتل کرے اور وہ مال چھوڑ
جائے کہ بدل کتابت اس سے چھوڑا ہو سکے اور وارث بھی اس
کے ہوں اور سولی بھی ہو تو قائل سے قصاص نہ لیا جائے گا۔

فائدہ۔ اس لئے کہ اختلاف کیا سماج نے ایسے
مکات میں کہ دو آدمی اور ان کی تو اگر تو آدمی سے قتل اس

تے آریا لغود الا سببی ان نہیں تھا میں نے اس
کو رنے کوئی الا اصرار وادب پر اس کو ان حد سے
عین میں حضرت صدیق اکبرؓ اور اقصیٰ نے بھی مرتکب
تے اوریت لیا اور کیا حضرت سیدنا علیؓ نے
لاغود فی العیس وغیرہاء والحدیدہ کی کوئی کسر
نہیں تھی فقہ میں نہیں کرتا ہے۔

لہذا شکی نہ ہو کہ یہ ان کے شکل ہوں
اور ہاگاس کے شکل میں اور ہر حال میں اور مجاور
شکل سے زیادہ قریب کوئی مرتکب نہیں تے جس
میں ان کے شکل کی کاپی کرے اور جس سے مراد
نہیں اور قریب ہے۔ اس کی آواز کی آواز سے
تے یہ وہی ہے کہ آخستہ اعلیٰ احیاء الم

۱۰۰ و یطیہ امر السور فاطمہ بدہ و حدیث قریبہ و یصلح و لا یعتد و لیس فی نصیح و یطیہ فی
سہ لہ لایما العیس و لا لایما الدیس لہ طوایہ علیٰ ہندہ بل علیٰ مانہ و التسل فیما من
انہ المولایہ علیٰ العیس و لیس لہ وایہ القصاص فی الاطراف و یصر کالمعتدہ و الفاسی
کذلاب ہو نصیح حتیٰ یتوکل لایہ و رعبہ مایکون لاب المعودہ و رعبہ و الفاسی بمنزلہ
الاب و دسوی الکبیر فی کمر الصبر فوالہما حد عند ابی حنیفہ فلا یس للکبیر و لایہ
القصاص حتیٰ یتوکل انصرم الموع لایہ حتیٰ یتوکل کما اذا کان من الکبیر
واحدہما ثابت لہ نہ حتیٰ لا یتجرى لیسہ انسب لا یتجرى و ہذا الموع فیبت مکل کسلا
کما فی و لایہ الا کما و اجتمعا انصرم عن الصبر متقطع صلاک الکبیر (۱۲) و یطیہ فی
جرح سہ عند ما یصلح و یصلح المبروح و لایہ حتیٰ مات (۱۳) و فی قتل احد مراد فی
قتل نظیرہ او عودہ او مثلہ او یصلح او یغریب او یطیہ فی صرہ شحات العود و الفاسی
کسلا ان اصعبہ یقیرہ فلا یطیہ عند ابی حنیفہ و عند وجوب القصاص نظر الی الالہ و عند
انہ یجب اذا جرح و عندہ و عند الشافعی یجب و ان اصعبہ بعد الشافعی کان مراد یطیہ
الانسان فلا یطیہ بالاتفاق ان کان مراد یطیہ فیمد خلاف کما فی الحقیقہ و التعریق
لا یطیہ عند ابی حنیفہ خلاف لایہ و فی مولانا الترمذی لا یطیہ خلاف لایہ و فی
و لایہ قتل عیس و سلاطینہ و مراد کما عند الشافعی من الکفر و فی علی ابیہ

لہذا یہ سب کچھ ایک ہی بات ہے۔ امام شافعیؒ نے انہی سے کہا کہ
تذکرہ میں یہ لکھا ہے کہ عاتقؒ نے کہا کہ اس کی ۵۰۰
کے کہ یہ سب کچھ ایک ہی بات ہے۔ امام شافعیؒ کا نظم شکل معقول ہے۔ یہ اور
قاضی علیؒ کے ہے کہ یہ سب کچھ ایک ہی بات ہے۔
فائدہ کہ اگر قاتل کو کوئی دولت تے تو وہ تم قاتل
لے سکتا ہے اور اس کو تم سے نہیں لے سکتا۔

(۱۲) صغیر و معتوق سے قریبی یا
شود معتوق کا قصاص
معتوق یا غنیمہ نے قریب کو قاتل کی ہے اور اگر غنیمہ
معتوق کے کہ یہ یا غنیمہ نے کسی معتوق کا قاتل کیا تو قاتل کو اس
معتوق کے بیچتا ہے کہ اس کے قاتل یا قاتل سے قصاص

اور اس میں خلاف ہے صاحبین کا کہ انی الاصل۔

(۲۰) جس نے تلوار بردی اس کا قصاص

مگر زیہ سے عمرو یا تلوار بھینچی اور بار بھی دی لیکن مرد مرزا نہیں بعد اس کے زیہ بولت میاں مرزا نے ہا کر اس کو مار ڈالا تو عمر و قصاص قتل کیا جاوے گا۔

تادمہ۔ اس لئے کہ جب زیہ نے تلوار بردی اور عمرو مقتول نہیں ہوا اور زیہ جوت کی قوس کی بصرت پھر آئی پھر جو اس کو قتل کرے گا قتل کیا جاوے گا اور جو نہ ہونہ نہیں اور پھر مارنے کا ارادہ رکھتے تو اس کا ارادہ نادرست ہے کہ انی الاصل مع زیادہ۔

اسی طرح جہا ہے مالک کو قتل کیا تو اس کا جب وہاں کے مال لینے کا قصد نہ ہو وہاں کو قتل پر بدلہ قتل کے قصد سے یا کوئی اس کے مکان میں سوتھکھس آئے اور اس کو لہجین ہو کہ میرے قتل کرے کے لئے آیا ہے تو اس کا قتل حلال ہے کہ انی الاصل۔

(۱۹) دفاع میں قتل کئے جائیو اے لے کا قصاص

اگر ایک شخص نے زیہ پر انگلی مارنے کے لئے اٹھائی شمع کے اندر دن کے وقت اور زیہ نے اس شخص کو مار ڈالا تو زیہ قتل کیا جاوے گا قصاصاً۔

تادمہ۔ اس واسطے کہ انگلی مارنے سے فوراً آری نہیں مرتہ دوسرے یہ کہ دن کے وقت فریادیں بکنی نہ سکتے تھے

(۳۱) و یجب الدیۃ بقتل مجنون او حسی شہر سیفا علی رجل لقتله هو ای المشہور علیہ عمدہ فی مالہ ای یجب الدیۃ فی مالہ لان العاقلة لا یحمل العمد و القیمة ای یجب القیمة فی قتل حمل عدل علیہ ہذا عدنا لانہ قتل شخصاً معصوماً و تلف مالاً معصوماً لان فعل الصبی والمجنون واندایۃ لا یسقط العصمة واما لا یجب القصاص لوجود المبیع و هو دفع الشر و عن سی یوسف انہ یجب العمدان فی الدیۃ لافى الصبی و لمجنون لان عصمتہما لحنفہما فیسقط بفعلہما وعصمة الدایۃ لحق صاحبہا فلا یسقط بفعلہما وعندنا انما یجب القصاص فی من اصلاً لانہ قتل الذبیح الشرک کما فی الماعقل البالغ۔

ہے عزان قتل وہاں میں نہایت قتل میں مجنون میں کہ انی الاصل اور دیکھ ہمارے اصل کتاب میں مذکور ہے۔

فوائد (۱) قصاص کا حکم دینے کیلئے ستر و شرطیں

اگر کوئی شخص کسی کو عمر قتل کرے اور اس پر قتل حد ثابت ہو جاوے شہادت سے یا قراہ سے تو ماکم کو ضرورت ہے کہ حکم قصاص کا نہ دیوے جب تک کہ ان شرطوں میں غور نہ کر لے کہ ایک یہ کہ قاتل یا قاتلین بائع ہو دوسری یہ کہ مقتول مسلمان یا زنی ہو تیسری یہ کہ تمام ورثاء نہ نہ ہوں چوتھی یہ کہ سب وارث

(۲۱) تلوار اٹھانے والے مجنون و نابالغ کا قصاص

اگر مجنون یا نابالغ نے کسی پر تلوار اٹھائی اور اس نے لئے اور اس شخص نے مجنون یا نابالغ کو مار ڈالا تو اس پر حدت لازم آوے گی اس کے مال میں اور جو کسی جانور نے مثلاً اونٹ نے اس پر تلوار اٹھا اور اس شخص نے اس جانور کو مار ڈالا تو اس کی قیمت اس پر لازم آوے گی۔

تادمہ۔ اور شافعی کے نزدیک نہایت لازم آوے گی مجنون اور سنی میں اور نہ قیمت جانور میں اس لئے کہ اس نے قتل کیا دفع شر کے لئے اور امام ابو یوسف کے نزدیک واجب

کے دوسرے دم میں گر گیا اس کے ہاتھ پاؤں پر نہ نہ اس کو شیر کے سامنے پادری کوئی درخت کے زائل و زاور سے اس کو مار ڈالا۔ ان کو درسا پنا چھو یہ نمی ہر معنی کو مار کر ایک خبر سے میں بلکہ یہ اور ہی آدمی کو اس نے قتل کیا تو اس سے صورتوں میں قصاص اور دیت نہیں ہے لیکن اس شخص پر قصور واجب ہے اور جس کا وہ تمام احویات اور عمارت۔

(۵) جس قاتل پر قصاص نہیں وہ وارث ہوگا
قادی مالٹیری اور شہی سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کوئی شخص قتل کرے اس طرح کہ اس پر قصاص آد شہیت خود اور وارث ہوگا مقتول کا ترک پاؤں۔ عکاء اللہ طر۔

(۶) زید کے زخمی کو عمر و نے زخمی کیا
اگر زید نے نہ کر تو ایک زخم ایسا مارا کہ اس سے نہ نہ مٹی کر کے متصور زخمی بعد میں سے عمر و نے اس کو ایک زخم مارا تو قاتل عمر و کا یہ سمجھا جاوے گا یہ سب ہے کہ دونوں جرائم آگے پہنچے ہیں اور جو ایک زخم دونوں نے زخم پہنچانے تو دونوں قاتل ہیں اگر یہ ایک شخص ہی زخم مارے اور دوسرا ایک ہی مارے کہ انی خلاصہ۔

(۷) گھر میں جھانکنے والے کی
آکھ پھوڑنا
اگر کوئی کسی کے گھر میں اروارے سے جھانکا اور

(۹) ایک کے بدلہ کئی کا قتل کیا جانا
کئی آدمی ایک کے بدلے میں قتل کیے جو میں اگر یہ شخص مقتول کو براحت ہلکے دے ایک ساتھ اور جو آئے پیچھے ماریں مجبور مر جاوے اور معلوم نہ ہو کہ کس کا دھڑکا دیا تھا اور کس کو قتل کیا تو سب سے قصص میں آیا جاتا ہے کہ اس واسطے کہ اس پر اطلاع ہو یا محذور ہے اور جو یہ معلوم ہو جاوے کہ کس کا کام ہے اور کس کا غیر کا دیا اور نہ ہوگا یہ غیر قتل مر ہائے مقتول کے تو قصص میں اس شخص پر ہوگا جس کا زخم کاری ہے اور میں تو کئی کا کاری نہیں ہے ان پر تو یہ واجب ہوگی اور جو کئی کا زخم کا دیتی تو اوگنیا مقتول سب زعموں سے مر جاوے تو کسی پر قصص نہ ہوگا لیکن دیت الیہ نہ آوے گی کہ آدمی دانہ دی اور جو کوئی قتل میں شریک نہ ہو وہ میں نہیں متاثر نہیں ہوں یا قاتل کو روکھائے ہوں یا قاتل کے بدلہ کار ہوں یا مقتول کو روکے ہوں میں تو ان پر ترجیح ہے اور قصص اور دیت نہیں ہے لہذا فی المثل۔

(۱۰) جادوگر
ساحر جب بڑا چوہے اور افراد کے حرم و قتل کیا جاوے اور تو یہ اس کی عقوبت نہیں اب اور جو کوئی اس بات کا اقرار کرے کہ میں نے فلاں شخص کو دے سے یا باجی تیرے سے یا سورۃ فلان کی قرات سے مار ڈالا اس پر پتھر نہایت آگے قاتل کے یہ بھی جھٹ ہے اور مادی ہے طرف ظلم غیب سے شامی۔

باب القود فیما دون النفس

(۱) هو فیما يمكن حفظ المعاملة فقط لمقتض قاطع اليد عمداً من المفصل. نعماً قال من المفصل احترار المعاملات قطع من نصف الساعد ومن نصف الساق اذا لم يكن حفظ المعاملة (۲) وان كانت يده اكر مع قطع كلو حل ومارن الانب وان الرجل اذا قطعت من المفصل يجب القصاص وفي مازن الانب يجب القصاص ذاتي قصصه الانب لانه لا يمكن فيها حفظ المعاملة والاذا (۳) وانعبر اذا ضربت قدح صرعا وهي قائمة فيجعل على وجهه قطن ويطب ويقدر عليه بمرارة محمأة (۴) ولو قتل لا تدفع القتل لا يمكن وعادة المعاملة وكل شجرة تروى فيها المعاملة كالموصحة وهي ان يظهر العظم والوقود في عظم الاذن السن فيقطع ان قتلته وتبره ان كسرت (۵) ولا يبر رجل وامرأة ومن حرق عيسوس عيسوس هي اطرف هذا عندنا وعند الشافعي يجب القصاص الا اذا قطع الحرق فله العبد منه لا قصاص عنده ايضا وانما لا يجري القصاص عمداً لان الاطراف يملك بها مملوك الاموال فيعلم المعاملة بالثأوت في القصة ولا يقطع يد من نصف الساعد وجانفة برأت ثلث الحانفة اذا برأت لا يجري فيها القصاص لان النع فيها مازن فالظاهر ان الناس ينضج الى الهلاك اما اذا لم تبر ان كانت سارية يجب القصاص وان لم تسرع لا ينقص اليه ان يظهر الحنن من البراءة السارية (۶) واللسان والذكر لان يقطع الحنن هذا عندنا لان الانصاف والاسقاط يجري فيهما فلا تراعى المعاملة وعسى ان يوسع ان كان القطع من الاصل بغير

میں قصاص نہ ہو؛ کیونکہ قتل ہے نہ کاٹنے کی ہڈی زیادہ کرتے
چاہے کہ تیر کوئی ٹھنڈا یا دیوید بوجاہے تنہا مومن۔

قصاص میں عضو کے چھوٹے بڑے کا

(۲) اعتبار نہیں

اگر چہ قطع کا ہاتھ نہ ہوتا ہے عظمیٰ کے ہاتھ سے
یہی حکم ہے پاؤں میں ہونے چاہیے۔

قائدہ: تاک کہ جس ہاتھ کے نیچے جس قدر گشت نرم
ہے وہ نرم تر مین کہلاتا ہے اور لی میں جس کو مارن کہتے ہیں تو
مادون میں قصص ہے اور ہاتھ میں نہیں ہے اس واسطے کہ
اپنی حفاظت حالت میں جس سے کدالی الاصل۔

باب قصاص ما دون النفس کے بیان میں

(۱) قصاص ما دون النفس کا قتل

قصاص ما دون النفس ان جگہ ہے جہاں مائت
میں کسی کی ہونے کو قتل نہیں ہے اور جس کا ہاتھ نہ ہوتا ہے
سے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹنا نہیں لہذا اس کا بڑا

قائدہ: اس لئے کہ مائت تو لی ہے جو خروج قصاص
میں انہوں میں قصاص کی چاہی کدالی کہتی ہے اور جو نصف چدلی
کاٹنا ہوتا ہے مائت قصص میں نہ ہو گا اس واسطے کہ یہاں مذکور
مائت میں نہیں ہے نہ فی الاصل حاصل ہے نہ یہ قصص بڑا
ہے نہ کاٹنا چاہئے تو قصاص کیا چاہئے گا اور جو چدلی کاٹنا تو اس

قرینہ فالتین الذی لحق المتزوج اکثر مما یلحق الشاح فالمتزوج بان یخیر ان شاء الله
وان شاء احد الارش ویسقط القود بموت القاتل وبغزو الاولیاء ویصلحہم علی مال قل
او جل ویجب حالا ای لم یذكر الحلول والتاجیل یجب حالا ولا یكون کالدیة موحلا
ویصلح احلہم ویضوہ ولعن علی حصہ من الدیة ای لم یبق من الورثة فان القصاص
والدیة حق جمیع الورثة عدت خلافا للمالك والشافعی فی الزوجین فان صلح ثالث وکل
سید عبدہ مرفقا فالصلح عن دمیہما نصف ای ان کان القاتل حرا وعذا فامر الحرو مولی
العد ورجلان یصلح من دمیہما علی الف فاعل فالاثر علی الحر والمولی یصفان ویقتل
جمع یفردوا بالعکس اکفاء ان حصرو لهم ای یقتل فرد بجمع ویکفی بقتله ولا شی
لازلایم غیر ذلک خلافا للشافعی فان عنده یقتل للارل ویجب للباقین المال وان لم
یدر الارل لیل جمیعہا لهم ولسم الدیات بسهم ولیل یقرع فیقتل لمن حرحت فرعته وان
حضر واحد قتل له وسقط حق البقیة ای ان حضرو لی واحد قتل له وسقط حق الباقین عدنا ولا
یقطع یدان یہ وان امر اسکنا علی یدقظت وضمننا دیننا هذا عندنا وعند الشافعی
ان احد رجلاں سکبا وامره علی یدآخر تقطع یدہما اعتبارا بانفسی ولنا ان الانقطاع رفع
باعتماد ہما الصلح متجز فیضاف الی کل واحد البعض بخلاف النقص فان دھوق النوح
غیر متجز وان قطع رجل یمینی رجلین فلہما یمینہ ودیة یدخان حضر احدہما وقطع للآخر
الدیة هذا عندنا سواء قطعہما علی التعاقب لرمعاً وعند الشافعی فی التعاقب یقطع بالارل وفي
القرن یقرع ویقاد عدھر بقود هذا عدنا لانه غیر متجز فیہ لانه مضربہ ولانه یقرع علی اصل
الحرۃ فی حق الدم وعند فریش لا یصح ہقرارہ کما فی المال لملاقاتہ حی المولی ومن جلا صلا
تخذ السہم الی اخرہما فانقص للارل وعلی عاقلته الدیة للثانی لان الاول عدنا ولا یلحق خطاء

(۷) قصص ما دون النفس کے دیگر احکام

اور ذی اور سلطان کے اعداء برابر ہیں اور جو ہاتھ
کاٹنے والے کا ہاتھ شہر یا ایک انقیان کی کم ہو یا سراں کا
جوانہ کہ نیم تمام سر پر نہ پہنچے اور بکروٹ کے ہاتھ اور انگلیاں
سالم ہیں اور سراں کا چھوٹے سے کہ تمام سر کو پہنچا ہے تو بکروٹ کو
اختیار ہے خواہ جاریج سے قصاص کیوے یا کاولن کیوے اور

ساقہ: وہاں ہے قصاص قاتل کی موت سے اور نہ متحول کی
عضر سے اور ان کی مارج کرنے سے مال پر قبضہ ہوا یا کثیر و
واجب: دو گونہ بدل سنی القود دینا قاتل کو اگر کسی کی میعاد کی یا
نقد ہونے کی متخرج نہ ہوئی جو اور خش ریت کے کوئل نہ ہوگا
اور جواکب وارث بھی متخو کرے گا یا صلح کرے گا تو قاتل کے
ذمے سے قصاص ساقہ ہو چلائے گا اور باقی وارثوں کو قصہ
ریت ملے گا اگر ایک آزاد اور غلام نے قتل کر ایک شخص کو مار

۱۱۱ بعد اس کے اس شخص آواز دے اور اس غلام کے منہ سے
ایک شخص کو کھم کیا کہ اس خون کے بدلے ہزار روپیہ دے
دے اور اس نے صلح کرادی تو سوائے اور اس شخص سے آواز
دونوں کو پاٹا پاٹا سو روپیہ دیا ہوں تھے اور چند آدمی قتل کئے
جاویں گے ایک کے بدلے اور ایک آدمی بدلے چند آدمیوں
سے اور شرعی کے نزدیک اول کے بدلے قتل کیا جاوے گا اور
وایب ہو گا مال دیت باقی متوکل کے لئے اور جو ان متوکل
معلوم نہ ہو سب کے عوض قتل کیا جاوے گا اور تنہا کی جادے
کی دیت سب کو دے لی گئی ہے کہ قرعہ والا جو ہے اور
بس کے نام قرعہ لکھے اس کے بدلے قتل کیا جاوے تو اگر ان
متوکل کے وارث ہیں۔ سے ایک متوکل کے وارث نہ تھے
کر تھا جس نے لایا تو باقی متوکل کے ورثہ کو اب کچھ نہ ملے گا
اگر وہ شخصوں نے قتل کر ایک کا ہاتھ کاٹا اگرچہ اس طرح پر کہ
ایک جمرے (دونوں نے نہ کر اس کے ہاتھ پر چلا دی تو اس

کے عوض میں دن دونوں کے ہاتھ کاٹے جاویں گے بلکہ
دیت ان دونوں سے دلائی جاوے گی اور امام شافعی کے
نزدیک دونوں کے ہاتھ کاٹنے جاویں گے مثل قتل نفس کے اور
جو ایک شخص نے دو شخصوں کے رہے ہتھ کاٹے تو ان دونوں
کو پہنچتا ہے کہ اس کا دلہا ہتھ کاٹیں اور ایک ہتھ کی دیت
نے کر آدھوں آدھ ہاتھ لیں اگر دونوں ساتھ ہی حاضر ہوں
اور جو پہلے ایک حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ کے عوض میں قتل کیا
ہتھ کاٹا جاوے اب دوسرا آئے تو اس کو دیت ملے گی اور جو
غلام آزاد کرے قتل ہو گا تو اس کو قتل کرے گا ہر جس شخص
نے حیرت مارا ایک مرد کو قتل کر دیا تو وہ حیرت مرد کو لگ کے پارتل
کے دوسرے کو لگ گیا اور دونوں مرتے تو ان شخص کے بدلے
میں تھا جس نے جاوے گا کیونکہ دونوں مرتے اور دوسرے کے
بدلے میں دیت آئے گی اس لئے کہ وہ قتل خطا ہے ہر چند یہ
فصل واحد ہے لیکن تعداد سے متعدد (دیکھنا چاہیے)

(۸) ومن قطع ید رجل ثم قتله اعدیہما فی عیدین ومختلفین براء ینہما اولاً وعطائین

ینہما براء کف دینہ ان لم یبرأ من ہذین ہذہ ثمانیۃ مسائل لان القطع اعم عندنا وحظائیم

القتل کذلک صار أربعة ثم اما ان یکور ینہما براء اولاً یکون صار ثمانیۃ فان کثر کل

واحد منہما عمداً فان کان ید ینہما بقتل بالقطع ثم بالقتل وان لم یبرأ فکذا عندنا

حبیبہ لان القطع ثم القتل هو المثل صورة ومعمے وعندہما بقتل ولا یقطع فدخل حواء

القطع فی حواء القتل ومحقق ہذا فی اصول الفقہ فی الاداء والقضاء والکتاب کل منہما

خطا فان کان ید ینہما اعدیہما ای یحب دینہ القطع والقتل وان لم یبرأ ینہما کف دینہ

القتل لان دینہ القصاص انما یحب عدۃ استحکام امر القتل ہوں یعلم عدم السراۃ والفرق بین

ہذہ الصورۃ و بین عمدین لانی ینہما ان لیدیۃ مثل غیر موقوف فالامل عدم وجوبہا بخلاف

الفصاحۃ لانه مثل معقول وان قطع عمدۃ ثم قتل خطا سواء یبرأ ینہما ان لم یبرأ احدیہما بالقطع

والقطع ای یقتل للقطع وتوخذ دینہ النفس وان قطع خطائیم قتل عمدۃ موأمر ینہما

ولاموخذ الدینۃ للقطع ویقتل للقتل واختلاف الحبائین لان احدیہما عمد والاخر خطا (۹)

کما فی ضرب مائۃ سوط برامن تسعین ومان من عشرۃ فانه یکتفی بدینۃ واحدۃ لانه لما برأ

من نعتين له بقی معتبره الاصل حق التعبر و کذا کلی حرجه انه مات وکم بقی لها اثر غنی
اصل فی حقیقه و عن ابي يوسف فی مثلہ حکومت عدل و عن محمد بن حمره الطیب و تبع
حکومت عدل فی ماله موطا حرجه و بقی اثرها سیاتی فی کتاب اللغات تفسیر حکومت العدل

(۹) کسی کو تو نے کوڑے مارے

پھر اس کے بعد دس مارے

تو نے نہ کوڑا کوڑے مارے اس طرح کو چنے تو
دے اس سے وہ چکا ہوگا بعد اسی مارے اس سے مرگے تو
یک کی ریت ناز و آقا کی۔

کا عدل اس واسطے کہ وہ جب چکا ہو گیا تو نے کوڑے
سے اس کا مارے سبتر نہ رہا تو حق کے حق میں اس سبتر ہے
اور اسی طرح قیام سبتر ہے تھہ اس میں جو ایک وہ دم جو ہر گز
ہو اور اس کا نشان باقی نہ ہو۔ عدل ہم جو حق کے زادیہ
اور اسی سے کہ تو یہ سبتر کے مانند ہی حکومت عدل ہے
اور اگر عدل ریت ہے کہ شعیب کی اجرت اور اس کی اجرت
و ادب ہوگا کوئی اصل۔

یہ اور نہ چنے تو نے کوڑے دے اس سے وہ زنی ہو
خیر نہ مرے اس کا بقی رہ جہاں کے بن کوڑے مارے اس
سے مرگے تو حکومت عدل اور ریت میں دونوں ادب ہوں
کے۔ (۱) انکار امان اور سبتر کے کذا فی امر الخلفہ اور حکومت
عدل کا بیان نہ کہ انکار کتاب نہ یا کت میں آئے گا۔

(۸) کسی کا ہاتھ کاٹا اور پھر اسے مار دیا

زیاد نے عمر کا ہاتھ کاٹا پھر اس کو مارا اس کو کسی
آنحضرت میں اس واسطے کہ قطع یا عمر یا کتاب ہی طرح
حق یا عمر یا کتاب ہے پھر چاروں صورتوں میں مرد قتل
نہ درست ہو اب اس کو تو کہہ دوں قطع مگر اس کے لیے اگرچہ
شیر مرد و چھوڑا تو قتل و قتل اس میں اس کو زیاد سے زیادہ
جدا کے کا یعنی پناہ قطع یا پھر قتل یا اور اگر محنت یا مہینہ میں
نہ صل نہیں ہوئی تو بھی انام کے نہ ایک بھی قسم ہے قطع ہے
کے بعد قتل ہوگا مگر اس کے لیے کہ زیادہ قطع قتل کا نہ قطع تو
بڑا ہے قطع قتل کی بڑا ہی راضی ہو جائے گی اور اگر قطع اور قتل
اور قطع قتل تو نہ مرد و مہینہ میں محنت ہوگی اور قطع اور قتل
دونوں کی ریت واجب ہوئی مگر نصف ریت اٹھ کی اور پری
ریت قتل اور اس مرد و مہینہ میں محنت ہوئی تو قطع قتل کی
ریت ہوگی اور اگر قطع نہ ہو تو قطع خطا ہے خواہ مرد یا اس میں
محنت ہوئی نہ ہوئی تو قطع کا چاہئے گا اور ریت قتل کی ریت
ہوگی اور قطع خطا ہے تو قطع عمر ہے خواہ محنت ہو یا نہ ہو
تو ریت واجب ہوئی اور قتل کا قصہ شریعہ و ادب۔

(۱۰) ومن قطع بغير رجل ففما على القطع لعذاب منه ضمن فاعطه دينه هذا عند ابي حنيفة

وقالا لا يجب لشي لان يفتقر عن القطع غرض عن موجب وهو القضي ان له يسرو القتل ان سرح

له ان عني عن القطع فاذا سرت علم ان كان قبل لا قطعاً وانما لا يجب القصاص لسببه العفو

(۱۱) ولو عفا عن الجناية او عن القضي وما يحدث منه فهو عفو عن النص والخطا من لث

ماله والعدد من كنه ان الاكوت انجابه خطا رقد عفا عنها فهو عفو عن الذية فيعتبر من

الثالث لان الذية مال محو الوتة بتعلي ببال عفو رضية فيصح من الثالث وما بعد سرحه

النفقة وهو ليس بمال فله سلع من حق الزينة فيصح العفو عنه عن الكمال من قلت
 التوبة. فإن يجب بعد اجبوت نكاح كصدور الزنا فيجب له لا يصح عفو المقتول قلت
السب لعنه في حقه فيعتد وبني كفيته وجوب النفقة وكذا لشدة ان لو كانت مقام
القطع المنع فهي على الخلاف المذكور فإن قطعت امرأة يد رجل فحكمه على يده ثم ماتت
 بوجوب ميراثها وبأنه يده في مائها ان نعمت وعلى عائلتها ان احطت به ان قطعت امرأة
 يد رجل عند فكحها على يده فهو يحتاج اما على الموجب الاصلي للقطع العمد وهو
 القصاص في الطرف فهو لا يصح ميراثه بوجوب ميراثه وعلى عائلتها ان يده في مائها واما على
 وهو واجب عند القطع وهو السنة في سب الزوج والمرأة في الطرف ثم اذا سب
 وظفران ذية او غير ذية فوجب ميراثه وان قطعت حذاء بوجوب ميراثه
 ايضا لانه ذية ليس على عائلته فلا مشايعة فيها بخلاف العمد فان حكمه على اليد ما
 يحدث فيه الزوجية حتى تم مات ففي العمد ميراثه على المقتول رفع عن العاقلة ميراثها
 منها وبالقوى وصية لهم في حرج من انكسرت سمعة ولا يسقط ذلك المال لما يجب
 ميراثه في العمد لان هذا الزوج على نقصان وهو لا يصح ميراثه بوجوب ميراثه ولا
 شيء عاقلة مسبب القتل لان واجب القصاص وقد سقطه وان كان خطأ موقوف عن العاقلة
 ميراثه لان هذا الزوج على الذية وهي لصالح ميراثه ان كان ميراثه مسلوبا بالذية والامان
 له من هذا فلا مشايعة على العاقلة لان الزوج من الموانع الا عينية فيعتد من جميع المال
 وان كان ميراثه المثل اكثر لا يجب الزيادة لانها رصيت باقي ميراثه لعل وان كان ميراثه
 اقل فالزيادة وصية للعاقلة ونصح لهما ميراثه لقتله وتعتد من الثلث فان حرج من الثلث
 سقطت والاشهاد حذر ذلك ثمان وهذا الفرق بين الزوج على الزوج على الذية
 علم قول ابي حنيفة واما عاقلة في الزوج على ليد كما ذكرنا في هذه السنة
 وهي الزوج على الذية من مات العفتان لم يقطع قبل المقتول منه اي من قطع يده عاقلة
 له من الزنا ثم ماتت فله ميراثه المقتول منه وعند سب لا يقتل لانه لما تقدم على القطع
 فصاحبه امرأته و ان ذللا سبها المقتول لا يوجب سقوط النفقة كمن في النفقة ان قطع يد
 من عليه النفقة وضمن ذية النفس من قطع نفقة ففسد في من له القصاص في الطرف فاسودفه
 هو في ذية النفس بضم ذية النفس عند ابي حنيفة لان حقه في الذية والقتل وعندهما لا
 بضم ذية لانه استوفى حقه في الذية ولا يقطع ولا يتركه المقتول بوجوب سلامة لهما في من سبها
 القصاص ولا حرج من السب ليس في سبها والشرع يده من قطع يد من له عليه نفقة في
 عفاها ان قطع ولو القتل بالثقاتل ثم عفا عن القتل ضمن ذية اليد عند سب سبعة لانه
 استوفى غير حقه لكن لا يوجب القصاص للشيء وعندهما لا يضمن شيئا لانه استوفى اطلاق
 النفس بجمع اخره فان لم يملك بعض الاغنياء غنوا غنوا راء هذا البعض فلا يضمن شيئ.

(۱۰) کسی کا عضو کاٹا گیا اور اس نے

معاف کر دیا پھر وہ اسی زخم سے مر گیا

ایک شخص کا کوئی عضو کاٹا گیا اس نے معاف کر دیا پھر اس شخص کے سب سے دوسرے عضو کا قاتل کو موت دینا چاہئے گی۔

فائدہ۔ یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور صاحبین کے نزدیک یہ قطع کو دینا ہوگا اس لئے کہ عضو قطع سے غلو ہے اس کے موجب سے اور وہ قطع ہے اس سرایت نہ کرے اور جس سے اگر سرایت کرے امام صاحب یہ کہتے ہیں کہ مطلقاً قطع سے غلو کیا صرف قطع سے تو جب قطع سرایت نہ کیا معلوم ہو کہ وہ قاتل قاتل قطع میں دیت واجب ہوگی اس لئے کہ قتل میں سبب مہر غلو کے نہ تھا ہوگا کوئی الاصل۔

(۱۱) جنایت و قطع معاف کرنا

اور جو اس نے عذر دیا جنایت سے یا قطع سے اور جو اس سے بچا ہو تو وہ عذر ہوگا جس سے جس قاتل کو دیت نہ دینا ہوگی لیکن اگر یہ قاتل خطا سے ہے تو ثلث میں سے معجز ہوگا اور جو وہ ہے تو قاتل میں سے مبنی عزم سے سر کے زخم کا تو اگر کسی عورت نے ایک مرد کا تاج کاٹ ڈالا اور اس نے اس عورت سے نکاح کیا اپنے ہاتھ پر مبنی اپنے ہاتھ کی دیت کے بدلے میں پھر وہ مر گیا تو

مرد پر اس عورت کا ہر شخص واجب ہے جو اس کے ہاتھ کی دیت عورت کے بل میں سے دی جاوے گی اگر اس نے معاف کر دیا اور اس کے عاقل پر ہے اگر خطا سے کاٹا اور جو نکاح کیا اس سے ہاتھ پر مرد جو اس سے یہ دیو ہو جنایت پر پھر سر نہیں تو عذر میں ہر شخص ہے عذر کچھ عورت پر لازم نہ ہوگا سبب قتل کے اور خطا میں عورت کے عاقل سے عقد ہر عاقل کو کہ ہاں اس کے لئے بطور ہیئت کے سمجھا جاوے گا تو ثلث میں سے باقی نکل آوے تو قاتل کا نہ ہوگا اور بقدر ثلث سا قاتل ہوگا اگر زید نے عذر دیا کہ تھکا اور اس کے عوض میں زید کا ہاتھ کاٹ گیا اب یہ مر گیا تو عذر ہوگی اور اس کے عاقل جو عذر میں تو زید کو دیت نہیں دینا ہوگی۔

فائدہ۔ یہ جب ہے کہ زید نے بغیر حکم خود عذر دیا ہاتھ کاٹا ہو عذر مباح تھا کہ زید کو دیت نہ دینا ہوگا اس لئے کہ اس نے اپنا حق وصول کیا اور سرایت سے بچا اس کے اختیار میں نہیں ہے اسی واسطے اگر باپ اپنے بیٹے کو یا مسلم باپ کے اذن سے لڑکے کو تعلیم کے لئے شرب مستکر کرے اور وہ مروج سے تو اس پر جہنم نہیں بلکہ اگر وہ مسرف سے زیادہ مارے گا اور لڑکا کاٹا ہو جاوے گا تو اس کو تادیب دینا ہوگا اور جہنم اگر مشغول کے وارث نے قاتل کا ہاتھ کاٹا پھر ضرر کر دیا تو قاتل سے تو اس کو دیت دینا چاہئے گی انھوں نے۔

فائدہ۔ اور صاحبین کہتے ہیں کہ ایک نہ دینا چاہئے گی۔

باب الشهادة فی القتل واعتبار حالته

(۱) القود یثبت بداء التورثة لا لاولاد اعلم ان القصاصی یثبت للتورثة ابتداء عند اسی حقیقة لانه یثبت بعد الموت والعمیت لیس الاعلان یملک شیئاً لاملاله الیه حاجۃ کما جال مثلاً فطریق نیونہ المضللة وبعدهما طریق لموتہ التوراة والفرق بینہما ان التوراة تسدعی سبق ملک المورث لہ الانتفال منہ فی الوارث والحلافة لا تسدعی ذلک فالمراد بانحلالہ ہینا ان یعدم شخص مقاد غیرہ فی اقامۃ فعلہ فی القتل اذا اعتدی القاتل علی المقتول فالحق ان یعتدی المقتول بمثل ما اعتدی علیہ لکنہ عاجز عن اقامۃ فالورثة قاموا مقامہ من غیر ان المقتول ملکہ

ثم انقل عنه ان المورثة في الذئبة هذا الاصل فرع عليه قوله فلا يصير احدهم خصما عن النية
عليه ان كان مملوكة المورثة مطبق المورثة فاحكامهم خصم عن النافين اي قائم مقام النافين في
تخصومه حتى ان ادعى احد المورثة مبنيا على تركه على اذنه لم يثبت له سبب حق الصحيح فلا يحتاج
سائقون الى تعديد الدعوى وكذا ان ادعى احد المورثة شيئا من التركة والقام ابيه عليه
ثبت على الجميع حتى لا يحتاج لدعوى الى ان يدعى على كل واحد وما يملكه المورثة لا يطبق
المورثة لا يصير احدهم خصما عن نياقي فرع على هذا قوله (۲) فلو قام حجة بقتل ابيه عسا
عنه فحضر بعدها اي لو قام حجة المورثة بطل واحده غلبه ان فلان قاتل ابا عبد الله انقصا
ثم حضر عونه يحتاج الى اعاده فانه اليه حجة اي حجة حيا فالقتل وشي الخطأ واليمين لا اي
ذا كان القتل خطأ ولا يحتاج الى اعادة النية لان موجه العدل وطريق نومه السير وفي
اليمين اذا لزم احد المورثة النية ان لانه على فلان كذا فحضر عونه لا يحتاج الى اقامة نية

نعم هو يوقى بذا قياس

باب قتل الكواشي اور حالت قصاص کے اعتبار میں

(۱) وارثوں کے لئے استيفائے قصاص

استيفائے قصاص وارثوں کے لئے ثابت ہوتا ہے۔

عامہ۔ یعنی وارثوں کے لئے قتل مائل ہوتا ہے
ان بات کا کہ قاتل سے قصاص نہیں اور یہ حق ثابت ہوتا ہے
ہے وارثوں کے لئے سوچ کر اراش نہ کہ تو جہاں
تسے کا حق ہے اس کو یہ حق بھی مائل ہے ہر جہاں سے
مردم ہے وہ اس حق سے کسی مردم ہے مگر مقتول کا یہاں کر
سواہر ہے تو یہ حق چھپے چھپا ہوا مردم دور کے اسی طرح
باپ سے لے لیا بچا بھائی بھتیجے ماں سے خیر و اور میں سے مائی

یہاں اقدار سے نہ بطور میراث کے تو ایک وارث

دوسرے کی طرف سے سمجھیں ہوتا ہے۔

(۲) مقتول کے دوسرے بھائی کیسے اعادہ شہادت

پس اگر مقتول سے دو بھائی تھے ان میں سے ایک مدعی
اور دوسرا مقتول کے گواہوں سے قتل نہ قاتل ثابت کر دیا
پ دوسرا بھائی آیا تو گواہوں کی گواہی کا وہ مدعی
ہے۔ (۱) امام صاحب نے نزدیک قصاص میں کے نزدیک اور
جو قتل کذا ہو سے یا دعویٰ میں کا دوسرے بھائی کو مارا ہو
کی شہادت کا بااثر مدعی مدعی نہیں ہے۔

۳: المورثون القاتل عن عصى لغائب والمناصر خصم وسقط القود اي اذا كان بعض المورثة
غائبا والبعض حاضر فقام القاتل اليه على الجائز ان الغائب قد عفا فالحاضر خصم لانه
يدعى على الحاضر مضط حقه في المصالح وانذاره الى من فیکر حذرا وكذا القاتل عبد بن
رجل احمد عند غائب اي عند مشترک من حلیس احد المورث غائب فلان عمدا فادعى القاتل
على الجائز ان الغائب قد عفا فالحاضر خصم وسقط عنه القود لانه ذکر ما قال شہدوا لواء
عفو احببنا بطلت وهي اي الشهادة عفو منبہا دن صدقہم القاتل واحده فمکمل منبہ ثبت

الدية وان كذبها فلا شيء لهما وللآخر ثلث الدية وان صدقها الاخ فقط لله ثلث هكذا
ذكر في الهدية وفيه نوع نظر لانه ان اريد بالشهادة حقيقتها فهي لا تكون بدون المدعى والمدعى
هو القاتل فكيف يكون تكذيب القاتل من اقسام هذه المسئلة وان اريد بالشهادة مجرد الاخبار
لا يصبح الحكم بالباطل مطلقا اذ هو محصور بما اتفقا كذبها ومن الاقسام ما فاضلها
الاخ وحسنه لا يطل الاخبار وايضا الاقسام لربعة ولم يذكر الا الثلاثة فالحق ان يقال لان اخبر ولها
قود بعفو فمعيها فهو عفو القصاص منهما فان صدقتهما القاتل والاخ فلا شيء له ولهما ثلثا الدية
وان كذبا فلا شيء للمخبرين ولا شيء لثالث الدية وان صدقتهما القاتل وحده فلكل منهما
ثلث الدية وان صدقهما الاخ فقط فله ثلث الدية اما الاول وهو تصديقهما فطالع راما الثاني وهو
تكذيبهما فلا اخبار هما بعفو الاخ اقوال بان لاحق لهما في القصاص فلا قصاص لهما ولا مال
للكتيب القاتل والاخ له الاخ ثلث الدية لان حق المحبرين لما سقط في القصاص سقط حق
الاخ لعدم تجرية واستقل الى السائل اذ لم يثبت عفو له لان الاخبار للمخبرين بعفو لم يصح
لايها بغير ان به نقعا وهو انتقال حقهما الى المال اما الثالث وهو تصديق القاتل فقط فان
للاخ ثلث الدية لما ذكرنا وكذا الكل من المحبر يتصدق القاتل فقط لان حقهما استقل الى
المال اما الرابع وهو تصديق الاخ فقط فهو الاستحسان والقصاص ان لا يكون على القاتل شيء
لان ما ادعاه المحبر على القاتل لم يثبت لانكاره وما قرره القاتل للاخ بطل بتكذيب وجه
الاستحسان ان القاتل ينكذه المحبرين اقران لا شيء لثالث الدية لزمه ان القصاص سقط
بدعواها العفو على الاخ وانتقل نصيب الاخ مالا والاخ لم يصدق المحبرين في العفو فقد
دعم ان تصديقها انقلب مالا لقصاص مفرقا لهما بما قرره القاتل ودعواها حذو في الهدية

(۳) وارث غائب کے عفو کی شہادت

پھر اگر کسی نے وارث غائب کے عفو پر گواہی دے کر
بیٹے تو وارث حاضر اس کا قسم ہو جائے گا اور جس مراد
ہوگی یہی قسم ہے اگر غائب شرک سے لے کر ایک شریک
غائب ہو وہ بھی اگر قصاص کے دو دائروں نے تیسرے
دست کے عفو پر گواہی دی تو شہادت باطل ہو جائیگی یہ
شہادت ان دائروں کی طرف سے عفو قیاس ہوگی تو اگر قاتل
نے ان دو دائروں کی تصدیق کی تو تین دائروں کا ایک ایک
ثلث دیتے گا اور اگر دائروں کی تکذیب کی تو ان دو

دائروں کو کچھ نہ ملے گا اور تیسرے کو تیسرا حصہ دیتے گا
اور جو ان کی تصدیق صرف تیسرے وارث نے کی اور قاتل
نے تکذیب کی تو اس کو تہائی حصہ دیتے گا۔

فائدہ: ہمیں یہ تیسرا حصہ ان دائروں اور تینوں کو بلا سکا
احساناً بخدا اور ایک دوسری صورت ہے اس کا معنی ہے پھر ایسا
وہ ہے کہ قاتل نے تیسرے وارث سے وارث نے دونوں نے تصدیق
کی ان دونوں دائروں کی تو اس صورت میں تیسرے وارث کو کچھ
نہ ملے گا اور تین دائروں کو ایک ایک ثلث دیتے گا اور اصل
کتاب میں اس کے دلائل تفصیل مذکور ہیں۔

(۳) وان اختلف شاهد القتل في زمانه او مكانه او اثنائه او قال شاهد قتله بكذا وقال الآخر جهلت الي قتله نكت وان شهدا بقتله وقالوا جهلنا اثنائه نحب الدية القياس ان لا يجب شيء لان حكم القتل يختلف باختلاف الالة ووجد الاستحسان انهم شهدوا بحفظ القتل والعصق ليس بمجعل فثبت القتل من موجه وهو الدية ونحب في ماله لانه الاصل في القتل انعم فلا يبعث عليه العاقلة (۵) وان اقرئ من اقرئ بقتل زيد وقال الولي فليعلم انه قتلها ولو قامت به بقتل زيد عمرو او اقرئ بقتل بكره او اقرئ الولي فليعلم ان في الناس تكذيب المشهور ذل الشاهد في بعض ما شهد له وهذا يطل شهادة لان التكذيب نفس وفي الاول كذب المقول المقول في بعض ما قرره وهو انفراد في القتل وهذا لا يطل الاقرار (۶) والصورة لحالة الرمي لانه لا يصول ليعب الدية على من رمى مسلما فانه لو حصل هذا عند ابي حنيفة وعندهما لا يجب شيء اذا لا ارتداد سقطت قومه فصارت مربيا للمرأى عن موجه كما ادبراء بعد الجرح قبل الموت له ان المرمى اليه حالة الرمي مقوم والقيمة لسيد عبد رمى اليه فاعفوه فحصل هذا عند ابي حنيفة وابي يوسف وقال محمد فضل ما بين قيمته مرصا اي غير مرمي والحد انما على محرم رمي صيد الفحل فحصل لا على حلال رماه فاحرم فحصل ولا يصح من رمي فحظ عليه مرجع فخرج شاهدة فحصل وخل صيد رماه مسلم فمحصي بعد ما ناله فحصل لامارماه محرم فحصل فحصل لان المحصر حالة الرمي.

(۴) گواہان قتل کا زمان یا مکان یا آلہ

میں اختلاف

مختلف گواہان قتل کے گواہوں کے زمان قتل میں یا مکان قتل میں یا آلہ قتل میں یا ایک نے کہا کہ قاتل نے قاتل کو لائی سے مارا اور دوسرے نے کہا کہ مجھ کو معصوم نہیں کسی اختیار سے مارا (یا ایک نے گواہی دی معائنہ قتل پر اور دوسرے نے اقرار قاتل پر اور قتالہ) تو ان سب صورتوں میں شہادت الغرمو ہوا ہے کسی اور جو شاہدوں نے قتل کی شہادت دی اور کہا کہ قاتل مجھ کو معصوم نہیں اور دیت واجب ہوتی۔

فائدہ۔ ہر قاتل کے پتے کو سمجھنا واجب نہ ہوا اس لئے کہ علم قتل کا مختلف ہوتا ہے یا اتفاقاً نہ وجہ اقسام کی یہ ہے کہ

گواہوں کے گواہی کی مختلف قسم کی اور اہل حق محل نہیں ہے تو ثابت ہوگا قاتل کو جب اس کا اور دوسرے سے اور واجب ہوں دیت مال میں قاتل کے اس لئے کہ اس قاتل میں عہد ہے اور عاقلہ نہیں ہارا لہذا ہے میں عہد کا کافی حاصل۔

(۵) ایک مقتول کے قتل پر دو گواہ اقرار یا

گواہی سے ثبوت

اگر قاتل مقتول کا دو شخصوں میں سے ہر ایک نے اقرار کیا اور وہی مقتول نے یہ کہا کہ تم دونوں نے اس کو مارا ہے تو دونوں قاتل کے جاہز تھے اور تو ایک شہادت گواہی کے ذریعہ کو ضرر سے مارا ہے اور دوسری شہادت یہ گواہی کے ذریعہ کو قاتل نے مارا ہے اور وہی نے یہ کہا کہ یہ کو ضرر اور قاتلہ دونوں نے مارا

بے خودوں شہادتیں انھیں جاری کرے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ قول بخاریہ اور حصین ہے
شہودی کی یا تھری اور باطل شہادت ہے۔

(۶) وجوب و عدم وجوب دیت میں

حالت تیر انداز کا اعتبار

اور اعتبار وجوب و عدم وجوب دیت وغیرہ میں حالت
تیر اندازی کی ہے تیر تھکنے کا وقت تو واجب ہوگی دیت جس
شخص نے تیر زائید ملنے کا اور وہ قتل تیر تھکنے کے مرتد ہو گیا

بھرتیہ کار قیمت قائم کی ہوگی کہ جب تیر مارا غلام کے قتل تیر
تھکنے کے آزاد ہو گیا اور جزا میں محرم پر جس نے تیر مارا غلام
ازام میں اور وہ قتل تیر تھکنے کے حلال ہو گیا اور نہ واجب ہوگی
تیر؟ اس حلال پر جس نے تیر مارا بعد اس کے محرم ہو گیا قتل تیر
تھکنے کے تیر نہیں ملے گا وہ شخص جس نے تیر مارا اس کو جس
کے مقتل کرنے کا قصی حکم کرنا تھا صاحب گواہ رحم کے قتل تیر
بچنے کی پائی شہادت سے بھر جاویں اور حلال ہے وہ شکار کہ تیر
مارا اس کو مسلمان نے پھر بخاریہ ہو گیا قتل تیر بچنے کے نہ وہ شکار
جس کو تیر مارا بخاریہ نے پھر مسلمان ہو گیا قتل تیر تھکنے کے۔

کتاب الدييات

(۱) الدية من الذهب ألف دينار ومن الورق عشرة آلاف درهم (۲) ومن الإبل مائة وعشرون
شبه النعمد رباح من بنت محاص وست لون وحقه وجذعة وهي المعلقة (۳) وهي الحصاص
احصا من منها ومن ابن محاص الدية عند أبي حنيفة لا تكون الا من هذه الاموال الثمانية والحالا
مها ومن القدر مائة وعشرة ومن النعم الفاشاة ومن الحللي مائة حللة كل حللة ثوبان لا من عمر
رعي الله تعالى عنه جعل على اهل كل مال منها وله ان هذه الانبياء مجهولة فلا يصح بها
التقدير وتم برد فيها اثر مشهور بحلاف الابل وعند الشافعي من الورق اثنا عشر الف درهم
ثم الدية المعلقة عند أبي حنيفة وامر يوسف خمس وعشرون بنت محاص وهي التي تمت
عليها حوز وخمس وعشرون بنت لون وهي التي تمت عليها حوزان وخمس وعشرون
حقه وهي التي تمت عليها ثلث مئتين وخمس وعشرون جذعة وهي التي تمت عليها اربع
مئتين وعند محمد والشافعي ثلثون حقه وثلثون جذعة واربعون لبنة كلنبا خلفات في بطنها
اولادها النسي التي تمت عليها خمس مئتين والحلقة التي في بطنها ولد مصت عليه مئة
شهر والتعليق مختلف فيه بين الصلابة عنهم ونعمي الحنابلة يقول ابن مسعود ودية الخطاء
عند عشرين ابن محاص وهو ذكر تمت عليه حوز ومن الاصلاب الاربعة المذكورة
عشرون وعشرون وعند الشافعي عشرون ابن لبون مكان ابن محاص (۴) وكذا انها على مومن
كان عجز عنه تمام شهرين ولا ولا اعظم فيها لانه لم يرد به النمر وضح احد ابويه
مسنم لانه يكون مومنا بالنسبة لالاجين (۵) والمرأة نصف ما للرجل في دية النفس

وعدوہا هذا عندنا وعند الشافعی ما دون الثلث لا ینصف (۶) وللدیلمی ما للمسلم هذا عندنا
وعند الشافعی ذیة اليهودی والنصرانی اربعة آلاف ذرهم وذیة المجوسی ثمان مائۃ ذرهم
وعند مالک ذیة اليهود والنصرانی نصف ذیة المسلم وذیة المسلم عدو ثمان عشر الف
ذرهم (۷) وحی النفس والامع والذکر والحشفة والعقل (۹) والسم والخرق والسمع والبصر
واللسان ان وقع البطل او اذا اکتل المعروف (۱۰) ولحیة حلفت فلم تبت وشعر الراس اللدیه
ای اللدیه الکامله وعند مالک والشافعی یحب فی النعیه وشعر الراس حکومة العذل

(۱) دیت کی مقدار

مقدار دیت سونے سے ایک ہزار درہم میں اور چاندی
سے اس کے ہزار درہم اور گوشت سے سوا دھرت۔

فما کذب اس واسطے کہ حدیث ابوبکر بن محمد بن عمرو بن
حزم بن ابیہ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا جان مارنے کی دیت سو دھرت کی ہے اور
سونے والوں پر ہزار درہم دیت کی ہے اور چاندی کے
مراہیل میں اور ساقی اور ابن خریزہ اور ابن الجارود اور ابن
حباش نے اور روایت کی پہلی نے طریق شافعی سے کہ کہا
شافعی نے کہا عمر بن الخطابؓ نے بیچا ہم کہ حضرت عمرؓ سے کہ
انہوں نے فرمادیا سونے والوں پر دیت کو ہزار درہم
چاندی سے دس ہزار درہم کہا کہ ابن ابیہ نے اور خریزہ ہم کو
ثوابی نے سفیر دھرتی سے انہوں نے اور ابیہ سے کہا کہ دھرتی
دیت پہلے انہوں سے پھر ہراونٹ کو قاتل تم تمام ایک سو تین
درہم سے کہ یا ذرہم سے تو وہاں ہزار درہم ہو گئے اور ذرہم
بہت سے دس ہزار درہم سونے اور روایت کی محمد بن الحسن نے
ابو حنیفہ عن الہشیم عن عامر النخعی عن ابی
عبیدۃ السلیعانی عن عمرو بن الحطاط قال علی
اہل المرق من الذیہ عشرة آلاف ذرهم وعلی

اہل الثلث الف دینار الحدیث یعنی کہا عمر بن
الخطابؓ نے کہ چاندی والوں پر دیت دس ہزار درہم میں اور
سونے والوں پر دس ہزار درہم میں اور شافعی کے نزدیک بارہ
ہزار درہم میں اس واسطے کہ حدیث ابن عباسؓ میں ہے کہ
حضرت علیؓ اسے بارہ ہزار درہم سے فرمادی دیت ایک موقوف
کی بارہ ہزار درہم روایت کی اس کی بارہ دیناروں نے اور
جواب ابن حدیث سے ہے کہ وجوہ ایک یہ کہ اس حدیث کا
ارسل مربع ہے ترجیح دیا اس کے رسولی کہ شافعی نے اور ابیہ
ماحق نے اور حدیث عمر بن الخطابؓ کے نزدیک قابل احتجاج
نہیں دوسری یہ کہ مراد ان درہم سے اس کے درہم میں جن کا
وزن وزن ست تھا لیکن وزن درہم پہ شقال کے برابر ہے
بدلیل اس کے جو روایت کی محمد بن الحسن نے اور ابیہ سے
نیم دھرتی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں کوئی
مقدار دیت لیکن جنس ہوئی تھی تو کبھی آپؐ نے بارہ ہزار درہم
دینے جیسا کہ حدیث ابن عباسؓ میں ہے اور کبھی آٹھ ہزار
درہم جیسا کہ حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ میں ہے اور ابیہ
کیا اس کا ابو داؤد نے چھٹی یہ کہ حدیث ابن عباسؓ میں
صرف حکایت ہے آپؐ کے واقعے کی اور قرآن اور حدیث روایت
میں بغیر مع شارح کے نہیں ہو سکتی اور چھٹی یہ محدثی صحابہ کرام
سے تو اٹھ ساٹھ اس کے اہل بیواوات الخ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر کئے اور ایک مسلمان کے کہ
 قتل کیا تھا اس نے کربا کی کو پیار بزار اور دیت سے روایت کیا
 اس کو عبد الرزاق نے اور اس میں ذکر بخوبی کا نہیں ہے اور
 روایت کی شافعی نے پھر سنی نے منصور بن ائمر سے انہوں
 نے ثابت بن الہدیٰ سے انہوں نے ابن انس سے ایک روایت
 ابن خطاب نے فیصلہ کیا روایت میں یہودی اور نصرانی کے چار
 بزار اور ام کا در بخوبی میں آٹھ سو دو کا دلیل امام مالک کی
 حدیث ہے عمر بن شیبہ میں ابن عیینہ کی کہ فرمایا حضرت
 نے دیت کا فری انصاف ہے دیت مسلمان کی اور ایک روایت
 میں ہے کہ دیت زمین کی نصف ہے دیت غیر اسلام کی
 دیت کیا اس کو چار سو روایت اور ترقی اور ابن ماجہ نے
 دلیل ہمارے قول ہے اللہ تعالیٰ کا ران کلان حق غلام بن حکم
 و بیہو مبادی فدیه مسلعة الی اہله و تحریر وقبہ
 موصوفہ کیا تاکہ ظاہر قیادت دیت کرتی ہے اس بات پر کہ
 دیت اس کی مثل دیت مسلمان کے ہے اور حدیث بخوبی یہودی
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت یہودی اور
 نصرانی کی مثل دیت مسلمان کے ہے روایت کیا اس کو امام
 ائمر نے سعد بن زہری سے انہوں نے سعید بن انس سے اور
 انہوں نے ابوہریرہ سے اور یہ احادیث صحیح ہے اور
 روایت کی بخیرانی نے ائمر اسط میں ابن ماجہ سے ہذا حسن کی
 دیت اسی کی مثل دیت مسلمان کے ہے کہ صاحب تفسیر نے
 کہ ہذا حدیث کی حسن ہے اور اسی سے احمد کیا: یوضیہ
 نے اور جماعت طحا نے اور روایت کی ابو داؤد نے عراقی
 میں سند صحیح سے ابن انس سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے دیت پر محمد وائے کافر کی اس کے محمد میں
 بزار بزار میں اور احمد کے ابن عبد البر نے سعید میں علی سند

سے بہت سے آثار و ایک جزائے سے ان میں سے ہیں ابن
 انس سے کہ کہتے تھے دیت ذی کی مثل دیت مسلمان کے
 ہے اور روایت کی بخیرانی نے سعد بن انس سے ایک روایت
 روایت ابو داؤد کے میں یہ روایت ابن انس سے معاویہ سے
 اس روایت ابن انس سے میں سے محمد کیا شافعی نے
 بزار اور اس کے کہ روایت شافعی متوفی ہے اور یہ متوفی ہے
 زور روایت کے میں ابی شیبہ نے معنف میں کی آٹھ سو باب
 میں ابی ائمر علی اور عامر شعی اور ہریری اور یعقوب بن قتیبہ اور
 اسامی اور صلیب اور عطاء اور مجاہد اور طاہر رضی اللہ عنہم سے
 جن میں سے کا مضمون یہ ہے کہ دیت ذی کی مثل دیت مسلمان
 کے ہے اور روایت کی عبد الرزاق سے ابن مسعود سے کہ کہا
 انہوں نے دیت ذی کی مثل دیت مسلمان کے ہے اور ہریری
 سے کہ کہ دیت یہودی اور نصرانی اور بخوبی اور ہریری کی مثل
 دیت مسلمان کے ہے اور کہا کہ ایسا ہی حکم تھا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے عہد اور ابی بکر اور عمر اور عثمان کے عہد میں
 یہاں تک کہ ریاست ہوئی معاویہ کی سو انہوں نے یہ کیا کہ
 دیت کا نصف دیت اسراں میں رکھ اور ان حقولی کو نصف دیت
 اور روایت کی عبد الرزاق اور دارقطنی اور بخیرانی نے ابن ماجہ سے
 کہ ایک مسلمان نے مار ڈالا ایک ذی کو خلافت حجاز میں سو
 حضرت عثمان نے انہیں قتل کیا اس مسلمان کو انہوں نے دیت اس پر
 مقرر کی مثل دیت مسلمان کے ہے اور روایت کی بخیرانی نے ابن
 ماجہ میں جعفر بن عبد اللہ بن ائمر سے کہ روایت میں رسول یہودی
 قتل کی مچا شام شریعت حضرت عمر نے دیت اس کی بزار اور
 متروکی لیا شام ریح منہ امام نے کہ سنا طحاوی کی لا پر شرط اسم
 کے ہے سوا ابن سعد کے اور وہ ثقہ ہے روایت کی اس سے
 حاکم نے مستدرک میں اور ابن حبان نے صحیح میں اور روایت

ہے اور ذکر میں چوری دیت ہے احدث روایت یہ اس کو
اذا ذکر لے مراکس میں اور سائل اور اس میں خیر اور انکار ہوا
اور اس میں جان اور احسن اور اختلاف آپ اس کی صحت میں۔

(۸) عقل زائل کرنے کی دیت

اور جو کسی مردار سے کہ مشروب کی عقل اس سے ہٹاتی
رہے تو ضابطہ پر چوری دیت ہے۔

تو تدریس ہر وقت ہو جائے خفت اور اک کے اور
بہی حد تغیر ہوا اور حد میں ہوا۔

(۹) قوت شامہ وغیرہ زائل کرنے کی دیت

اسی طرح اگر مشروب کی قوت شامہ زائل یا سامہ یا
دورہ جاتی رہے تب بھی چوری دیت لازم ہوگی۔

قائد و اس کے کہ ایک سے ایک خفت ہوا گاہ
تصویر ان الی شیعہ نے مصنف میں روایت کی طرف عراقی
تے کہ ایک شخص نے چغندر دوسرے شخص کے زائے میں
حضرت عمرؓ نے اچھے سے تو مشروب کی کین اور عقل اور زبان
اور ذکر جیسے رہے تو قوت قریب ہو سکتا تھا اور قوت کے تو حکم کہ
حضرت عمرؓ نے اس میں چغندر کا جلیہ میں اس کا قہر دیکھ
یہ خبر ہے کہ جب مجلس منعذت کی باطل فہم ہو جاتے یا جان
دوسرے غایری جاتا رہے تو چوری دیت واجب ہوگی۔

(۱۰) زبان کاٹنے کی دیت

اگر زبان چوری کاٹ ڈالی یا اس قدر کہ گوشتی اس سے
جاتی رہی یا کٹر حریف کاٹا موقوف ہو گئے تو چوری دیت
واجب ہوگی۔

تو تدریس اس واسطے کہ حد عتہ عربیہ میں اس سے کہ
وہ اس میں چوری دیت ہے۔

کی ہذا و زانی نے ہند گنج اس میں مالک سے کہ وہ حد دیت
یاں کرنے تھے کہ ایک یہودی۔ راجیہ تو حکم کیا اس میں
حضرت عمرؓ نے ہذا و زانی کا دیت کے تو راایت شافعی اور
نہجی کی ثابت حد اسے انوں نے اس میں اسب سے کہ حکم
کی حضرت عمرؓ نے یہودی اور نہجی کی ایت میں چار ہزار
اسم کا قابل القات کے کہ نہیں ہے کی دھوئی سے ایک دکان
ہو سے حکم سے ہوئی کیا اس راایت سے خلاف گنج ہو اس
سے دوسری وہ جو ذکر کیا مالک اور ابن عیین نے کہ اس
انصیب نے نہیں تا مگر اسے میری غارت اہل انجول ہے نہیں
بچو نہ جاتا اور ای واسطے نہ زانی نے اپنے مختصر میں اور تون
ہے ثابت اہل اور اور کر لیا اس کو حافہ ابن حجر نے تقریب میں
کہ حد ثابت جلیہ ہذا و زانی کا کثرت اس کی یہ لغت۔ اہل اور
ہے مشہور ہے اپنی کثرت سے اور وہ حد دیتی ہے لیکن وہم
گرتا ہے تو ضعیف کیا اس کو سبب علت وہم کے چوٹی اس
انصیب سے اس کے خلاف افراج کیا ہوا وہ دے اور حاکمی
نے اور اصل اس سبب کے شافعی کے کہ ایک بھی جھوٹی
چیں کہ احمد بن حنبل نے ہذا و زانی میں کہیں خلاف ہے
اس میں کہ کفار و کس سلطان اور قوی میں یہاں ہے پس
دیت بھی برابر ہوئی چاہئے اور دیکھا اس شخص پر اس نے
واجب کیا خود دیت سے ہذا و زانی شریعت اہل امام۔

(۱۱) ہانک ڈکر اور حشہ کاٹنے کی دیت

اور قس شخص میں اور ہانک اور ذکر اور حد کاٹے میں
چوری دیت ہے۔

قائد و اس واسطے کہ حد عتہ عربیہ میں اس سے کہ
تو تدریس علی حد علیہ و ہذا و زانی کے کہ ہانک مارنے میں
جان کے دیت ہے اور تاکہ میں جب چوری لکے چوری دیت

(۱۱) کما فی اثنتین مما فی السن ثانی وفي احدهما نصفه (۱۲) کما فی المنار العینین وفي احدهما ربعه (۱۳) فی کل شیء یملو رجل عشرها (۱۴) وفي کل مفصل من فصغ فيها مفصل ثلث عشرها او مفاصل مفصلان نصف عشرها (۱۵) کما فی کل سن ثانی فیها نصف العشر له کان عددا لاسنان اثنتین وثلاثین فیسعر ان یجب فی کل سن ربع ثمن الدیة فما الحکمة فی وجوب نصف العشر فیحظر بان یل ان عددا لاسناد وان کان اثنتین وثلاثین فالاربعة الاخيرة هی اثنتان النعم فہ لا تت لعض الناس وقد نبت لبعض الناس بعضها وللبعض کلها فاعدد المتوسط لالسان ثلاثون ثم الالسان منعتان التزیم والمضغ فاذا سقط من یبطل منعها بالکلیة ونصف منعة نسی التي تفصلها وهو مضغ المضغ وان کان النصف الآخر وهو طریقة مقلقة واذ کان العددا المتوسط لثلاثین فصمعة السن الواحدة ثلث العشر ونصف المنفعة سلس العشر ومجموعهما نصف العشر والله اعلم بالتحقیق (۱۶) وکل عضو ذهب نفعه بضرب فیه دية کید ثلثت وعین عمت (۱۷) ولا قود فی الشجاج الا فی الموضحة عمدا لانه لا یسکن حفظ السماتة فی غیر الموضحة وفيها یسکن وهذا عند ابی حنیفة وقال محمد الفصاح فیما فی الموضحة بان یسرع غورها لمسار ثم یتخذ حلیله یقتو ذلک ویضغ بهما هذا ماقطع وهي مایومض العظم ای یتظہرہ وفيها حطاء النصف عشر البدیة وفي الماضعة عشرها وهي التي تکسر العظم وفي المنقلة عشرها ونصف عشرها وهي التي تحول فاعظم بعد الکسر وفي الامه (۱۸) والجائفة فلیها الامة ذاتی نصی الی ام اللعاع هی الجنبدة التي فیها الدماغ والجائفة الجراحة التي وصلت ای الجوف ولی جائفة تفقدت ثلثاها لانه بمنزلة الجائفتین

(۱۱) دائرہ کی اور سر کے ہاں موٹہ ڈالنے کی دیت

مگر دائرہ کی کسی کی موٹہ ڈالنے اور چھوڑنے کی سر کے ہاں موٹہ ڈالنے اور چھوڑنے کی دیت واجب ہوئی (علاء، ماہکث اور شافعی کے نزدیک حکومت عدل واجب ہونے کی لازم)

(۱۲) اعضاء مکررہ کی دیت

جو عضو انسان کے بدن میں دو یا دو سے زائد (جیسے بائیں اور آئیں اور کان اور ناک اور ہونٹ اور نالے) ہاں اور دونوں کو تلف کر دینے کی دیت واجب ہوئی اور اگر ایک کو تلف کرے تو نصف دیت واجب ہوئی۔

ذکرہ۔ مثلاً اگر دونوں آنکھیں چھوڑ دے تو پوری دیت ہے اور اگر ایک آنکھ چھوڑ دے تو نصف دیت واجب ہوگی۔ اگر دیت کر دینے میں سے کہ دونوں آنکھوں میں چھری دیت ہے اور دونوں آنکھوں میں پوری دیت ہے اور دونوں آنکھوں میں چھری دیت ہے اور دونوں آنکھوں میں پوری دیت ہے اور ایک آنکھ میں پوری دیت ہے اور دوسری آنکھ میں نصف دیت ہے۔

(۱۳) چکڑوں کی دیت

ہاں اگر ایک چکڑی کو تلف کر دے تو پوری دیت ہے اور اگر ایک چکڑی کو تلف کر دے تو نصف دیت ہے (اس سے کہ چکڑی چھری کر دے یا چکڑی کر دے)۔

(۱۴) انگلیوں کی دیت

اور ہر ہاتھ میں نو یا نو سے زائد انگلیوں کی دیت واجب ہوئی۔

حصہ دیتا ہے۔

فائدہ۔ اس لئے کہ انھیں بھی دس ہیں اور حدیث
عمرانی حرم میں ہے کہ ہر انگی میں نواد ہاتھ کی ہو سے و
پاکس کی دس مونت ہیں و در دیت کی ترختی و این صبا
نے اس مہاں سے ہر نو کا محل اس کے۔

(۱۵) انگیوں کے جوڑوں کی دیت

ہر اس انگی میں تین نو ہیں مہاں کے آپ جوڑ تک
کرنے سے دوسرے حصہ کا ثبوت۔ و اس میں ۱۰ جوڑ ہیں
اس کے آپ جوڑ تک کرنے سے دوسری حصہ کا نصف ہے
(اس واسطے کہ انگی کی دیت جوڑوں پر تھوڑی کرنی ٹہی ہے یہاں)

(۱۶) دانت کی دیت

جیسے ہر دانت میں بیسواں حصہ دیتا ہے۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ حدیث عمرانی حرم میں ہے کہ
دانت میں پانچ دانت ہیں اور دانت کی دلاؤ نے ابو موسیٰ
اشعری سے نقل اس کے مرفوعاً کہ کوئی کہے کہ دانت تو نہیں
ہیں پھر ہر دانت میں تین نو ہیں مہاں کے جوڑ کی کیا ہے بلکہ
چوبیسے قمار کہ بیسواں حصہ از آہ جواب اس کا یہ ہے کہ
دانتوں کا عدد اگر چہ نہیں ہے لیکن انہی کے چار دانت یعنی بعض
کی دوا میں تو بعض دوسروں کے نہیں نکلتے اور بعض
آویزوں میں چاروں ہوتی ہیں اور بعض میں تو نو حصہ موصی
دانتوں کا تیس حصہ پھر دانت سے انفع میں تھوڑی دیت
نو حصہ اور دوسرے چوبیس حصہ ایک دانت تک جو کیا تو
اس کی منفعت تو بالکل رہی ہوئی یعنی ہر دانت میں تین نو ہیں
یعنی تین اور اس کے دس والے دانت کی ایک منفعت نکلتی
چوبیس کی جاتی رہتا اور دانت کی خدمت باقی رہی جس حسب

عدا وسط و نقل کا تیس حصہ تو ایک دانت کی دیت بیسواں
حصہ اور نصف منفعت جو دوسرے دانت کی جاتی رہی اس
کی نصف دیت کا ساتھ اس حصہ دوا اور بیسواں اور سر بیسواں
حصہ کا تیسواں حصہ ہو اس لئے آپ دانت کے نصف دانت
میں بیسواں حصہ واجب ہوا اللہ رحمہ کو انی واسطے شاد و اللہ
صاحب حدیث دلائی ہے یہی نظر الباق میں ہے اس کی یہ بیان
کی ہے کہ دانت انگی خاص میں ہوتے ہیں انگی چھبیس ہوتے
ہیں اور ایک کی نسبت نکاتی ان اعداد کی طرف حقل تحقیق
انگی طرف خود دوش کے حساب میں تو مشر کہ در شاد نے
میں کو جو واجب کیا ہر دانت میں نصف عشر دانت و نصف بطر

(۱۷) عضو کا نفع زائل کرنے کی دیت

جس عضو کا نفع زائل کرنے سے جاتا ہے تو اس میں دیت
اس عضو کی واجب ہوئی مثلاً اگرچہ شکل دو چارے یا آگ لگائی
بیمار نہ ہائی ہے۔

(۱۸) سر اور چہرے کے زخموں کی دیت

اور سر اور چہرے کے زخموں میں تقاضا نہیں ہے مگر
جراثیم مسمومہ میں اب نماؤ دے (موصی و دوا سے دے
بڑی کو غلاب کر دے کہ نہ لائی واسطے) اور جو جراثیم موصی
نکلا سے ہوئے تو اس میں بیسواں حصہ دیت کا واجب ہے
مگر باشمہ میں زینتی جو زخم بڑی کو تو زخم بڑے (جسواں حصہ
دیت کا ہے اور سطح مگر یعنی جو زخم بڑی کو تو زخم بڑی جو
سے نکل کر دے) کو دواں حصہ اور نصف دوسری حصہ کا
یعنی بیسواں حصہ دیت کا واجب ہے اور دوا میں دینے جو
زخم بھیجے کہ حال تک پہنچ جائے)

١١٠ والمعارضة والدعوى والندبة والباينة والملاحية والسحق حكومة العدل اي
ما يحرم من النجاسة اي يخذله وما يظهر الدم ولا يسله كالدمع من العرق وما يسيل الدم وما يصع
لجند اي يقطعه وما يحد في اللحم وما يصل الي اسحاق اي جلد وقية بين الذهب وعظم
الراس ثم ا- حكومة العدل بقوله فيقوم عند بلائه الاثر ثم معه لغز التفات بين القبيح من
لدية هو هي ذو يرجع الي قلة التلوات وهي ترجع الي حكومة العدل فيحصر ن
هذا بحر عند رخصه بلاهات الاثر الف ذرحم ومع هذا لاثر تسعانة ذرحم فانصارت بهما مائة
ذرحم وهو عشر الالف ليعود هذا التفات من لدية وهي عشرة الالف ذرحم فحصرها الف ذرحم
فهو حكومة العدل وله يتبع احتراز عما قال الكرخي انه ينظر مقدار هذه الشجة من الموضحة
فيجب بقدر ذلك من نصف العشر لدية (٢٠) وفي كل اصابع بلاكف ومعها نصف لدية سواء
قسطها مع الكف او يدرج فان الكف تابع لها ومع نصف ٩ باعد صحت لدية وحكومته عدل فان
الذراع ليس تعاقفي ودية عن ابي يوسف ان ما زاد على اصابع اليد والرجل الي السكب والى
الفتح فهو نفع لان الشرح ر ص في اليد الواحدة نصف لدية واليد ص لهذا المعارضة الي
السكب وفي كف فيها اصبع خضرها ون كلفت اصبعان فعمسها ولا شيء في الكف هذا عند ابي
حيفة ولا ينظر الي ارض الكف والاصبع فيكون عليه الاكثرويد عن القليل في الكثير وان كانت
ثلاثة اصابع بحسب ارض الاصابع ولا شيء في الكف بالاجماع لان لا يحرككم لكل فاستعت
الكف وفي اصبع زائدة ونس حسيه وذكره وتساوه ولم يعلم الصحة بمثل على نقره وتحرك
ذكره وكلامه حكومة عدل هذا عندنا بعد الشافعي يجب دية كاملة لان الغالب المصلحة اما ان
علم صحة جراح الاعضاء فالواجب الدية الكاملة ان لا تدخل ارض من صحة ذهبت عقه او شعر
وانه هي لدية وان ذهب سبعة او بصره او فظفه لا هذا عندنا وعند زفر لا يدعي في ذهاب العقل
والشعر اي لان كل واحد حاية عليه فلا الراس محل العقل والشعر فالتجديت كلها على
الراس فبد من عض لدية في النكل والراس ليس من النصح والبصر فالحاجة عليها لا تستنبع
الموضحة ولا توجدان ذهب هذه بل الدية فهما اي هي الموضحة والفس لدية وهذا عند ابي
حيفة والا اي الموضحة القدر وفي ابعين الدية ولا يقطع اصبع شل جازد هذا عند ابي
حيفة وعندهما وعند من يقتض من الاول وهي الدية ارضها في اصبع قطع مقصده لا على فشل
ماضي بل دية البعيت والحكومة فيما بقي ولا يكسر نصف من اسود بافها على كل دية السن
ويجب الارس على من اغتصبه لم يثبت اي ست من فادفعه انه فادفعه حتى ركن واحسان
مستأى حولا ثم يغتصب ولها كان يغبر حتى يغبر ان يحب الضامن تكن سقط للمعشقة فيجب
الارض او دفعها لردب الي مكانها وبث عليه اللحم اي يجب الارض غني من قلع من غير فردا

صاحب النفس سے اسی مکانہا میں علیہ اللہم واللہ واجب الارض لان لیامت للمعم لإعتبار لذلک لان
الطریق لاصولاً لان لعلت فبیت اخرى فانه لايجب الارض علی القاطع عند اسی حیثہ لان الجنۃ
انقضت معہ کما انقضت من صلی فبیت اخرى لايجب الارض علی الفلح مالا جہا وحتہما
وجب الارض لان الجنۃ قد خففت والحادث معہ مبتدأ من اللہ تعالیٰ لولتحدثت منحة او جرح
مصرف ولم یبق کہ اخر بعد بدو الارض عند اسی حیثہ لذلک النفس الموحب وعد اسی یوسف
وعند ارض الاثم وهو متکونہ لعل قبل یطرق الانسان بکیم یخرج نفسه مثل هذه الحرحة فان
بعض اهل یخرج نفسه وہ عند علی ذلک منہا وعد محمد ذهب احوة الضیغ ولعن الدواد (۳۱)
ولا یقلد جرح الا بعد مرہ بعد وعد الفلح فی بعض فی لعل کما فی انقصاص فی النفس

(۱۹) جائزہ کی اہمیت

اور جائزہ میں (یعنی جو رستم بیٹ کے امور میں بیٹھے
خدا نگر کی طرف سے واپس کی طرف سے یا بیٹے کی طرف
سے یا نگر کی طرف سے واپس طرف سے کائنات دین کا
واجب ہے اور جو جائزہ دین کی وجہ سے ہوا ہے وہ اس
میں اولیت دیت کے ہیں۔

فائدہ۔ اس واسطے کہ رستم بیٹہ بنی آدم میں ہے کہ آمد
میں کائنات دیت ہے اور جائزہ میں کائنات دیت ہے اور محمد میں
پہرہ اولیت ہیں اور محمد میں پہلی اولیت ہیں اور اس میں ذکر
باجہ کائنات ہے اور دین کی عمالہ اس کے مستحق ہیں اور
میں اہمیت سے کہ جائزہ میں وہ من بعد دیت کا ہے مگر نظریہ

(۲۰) حارصہ و امعہ وغیرہ کی اہمیت

اور درود (یعنی کائنات) جو اس سے لعلی کائنات
جائے اور وہ (یعنی جو خون کو خاتم کردیے) نہیں ہے
بہاوت میں اولیت کے اور حارصہ (جو خون کو بہاوت) اور
بعد (یعنی جو خلیہ کو قطع کر دے) اور امعہ (یعنی
جو کائنات میں خلیہ جائے) اور کائنات میں (یعنی جو رستم کائنات
کے خلیہ ہاے کائنات) وہ ایک کمال ہے جو کائنات اور سر کی

ہوئی کے درمیان میں ہے حکومت بدل ہے یعنی جرح بن کر
غلام بن کر کے بازو است اس کی قیمت نکال دین کے بعد اس
کے جراثیم کو اس قدر قہاوت دونوں قہوتوں میں ہوگا اس
دیت ہے اسی ہوا دیتی ہے۔

فائدہ۔ یہ اس سے کہ اس سے کائنات کے کفر و کفر
جرح کی جراثیم کو سمجھو ہے اس کے بعد اس کے میں ہیں کچھ
میں سے واجب آتی۔

(۲۱) اعضاء کی اہمیت سے متعلق دیگر مسائل

و کرائیہ جمہوری سب اعضاء کو کائنات و انبیا و غیرہ
کے یا پہلی مسیت کو نصف اہمیت و ادب ہوگی اور نصف روم
اہمیت کائنات و نصف دیت اور حکومت بدل ہوگی
گراں پہلی کو کائنات جس میں ایک ہی انگلی تھی تو اس میں حصہ دیت
کا واجب ہوگا اور جو انھیں سمجھتا ہے یا سمجھتا ہے وہ کمال
بکمال ادب ہوگا اگر کسی نے اسے کائنات سے قطع کر دیا تو اس کے
کی آنکھ یا کمر یا زبان کو نصف کیا اور اس کی مسیت اس کی
معلوم ہوتی تھی مثلاً آنکھ سے اس نے یہ نظر اٹھایا نہیں یا سمجھ
جس سے وہ کھانا کھا سمجھا یا یاد کر کے اس کے نہیں کئی تھی
و زبان سے بات نکلی کئی تو کھوت بدل و جب ہوگی

میں جس کے دوپ کا جڑ کا یہ سو باقی اٹھ بھی مشتبہ ہوگی بلکہ
جڑ کی دیت اور دیتی میں نکالت عدل واجب ہوگی اور اس
دانت میں جس کا نصف توڑا گیا سو باقی سیاہ ہو کر رہے یا یک
پرست دانت کی دیت واجب ہوگی جس شخص نے اپنے دانت کا
قصاص یا جرح قصاص لینے والے عدالت نہ آیا تو اس پر دیت
واجب ہوگی اسی طرح اگر ایک شخص نے دانت دوسرے کا اٹھا کر
اس نے اٹھا کر ناسا یا اور ٹوٹ اس پر ہم آیا تو دیت اٹھانے
والے پر سے ساتھ نہ ہوگی البتہ اگر دانت اس کے دوسرے
پر یا تو دیت ساتھ ہوگی اسی طرح ساتھ ہوگی دیت اگر سر یا دانت
پر ہم کر آیا اور پٹکا ہو گیا وہ نہ لے لے تو دیت پر یا تو دیت اس
طرح اچھ ہوگی کہ اس کو باقی نہ رہا (اور اگر دانت سے
نہ پٹکا حکمت عدل واجب ہے اور امام بخاری کے نزدیک
دیت غیب کی نہ رہا ان دین پر نہ کر کوئی اصل)

تو دیت اور امام بخاری نے نزدیک دیت کو اس وجہ
سے اس لئے کہ غالب محنت ہے اور جو محنت اس اضافی معلوم
ہو تو دیت کامل واجب ہے والا فلان اگر جرح محنت سے اس
کی محنت ہائی دوسرے کے ہائی ہائے دیت تو محنت کی دیت
اس کی ہو دیتی دیت میں اس پر جو دے گئی الگ نہ پانچ کے
اور جو محنت یا محنت دینوں کی اس کی ہائی دیت تو داخل نہ
ہوئی اور جو محنت سے اس کی دیتوں؟ کہیں جانی رہیں تو محنت
اور انھوں کی دیتوں کی دیت واجب ہوگی یہ نہ ہوگا کہ محنت کا
قصص پر جو دے اور انھوں کی دیت جیسا کہ دہب صاحبین کا
ہے اور قصاص میں اس انھی کے قصص میں کہ ان کے پاس کی انھی
نیک ہوئی بلکہ دوسرے کی دیت واجب ہوگی (یہ صاحب امام کا
ہے دہب صاحبین اور فرقے نزدیک ہوئی انھی کا قصاص اور دوسرے
کی دیت واجب ہوگی کذا فی الأصل) اور قصاص میں اس انھی

۲۲) وعمل الصبر والحنون عطاء، وعلي عاقلة الدية ولا كفارة ليه ولا حرمان اوت
۲۳) ومن صبر بطن، مرة فالت جيا لجب غرة حمصة دية درهم علي عاقلة ان لقت
ميا دية ان حيا دية ان تجب الدية الكاملة ان لقت حيا دية ان مونه بسبب لضرب
واعلم ان غرة علة دية دية سنة الله عليه السلام جعل الغرة علي عاقلة في سنة وبضا
هي من العضوم وجه وما كان مثل العضو يجب في سنة ان كان تحت الدية او اقل نصف
العشر وعبد الشافعي تجب الغرة في ثلث من كالدية وعزله ۲۴) ودية ان كان ميتا دية
الام ۲۵) ودية الام فقط ان ماتت فانقت ميتا لانه يمكن ان يكون موته بسبب اغتصابه بعد
موتها وعبد الشافعي يجب الغرة ان كان ميتا وان ماتت فانقت حيا دية وما يجب في
الحنين لانه مري حيا دية ان كان المصاب او للحنين لا يكون له شيء، وما يجب
ادلا ميرات للقاتل ۲۶) وفي جسد الامة نصف عشر قيمه في الذكر وعشر قيمه في الانثى
اعلم ان الحبيب اذا كان حيا يجب فيه حصصه درهم بانه كان ذكر الواسي اذا اختلفت في
الحبيب بين الذكور والانثى وهي نصف عشر من دية الذكر وعشر من دية الانثى فذا كان زلفا
يجب ان يكون نصف عشر قيمته علي تقدير مكرهه وعشر قيمته علي تقدير الولته لان دية
الزلفين قيمته مما يقدّر من دية الحر بقدر من قيمته فان قلت يترد ان يكون النواجب في الانثى

میں کھدائی شرح تھا۔

۲۱ ایک رات کے عرصے میں۔

قائدہ اور تمام مالک کے نزدیک فرو قاتل کے مال

میں سے واجب ہوگا اور شافعی کے نزدیک تین ماں میں
موصول کیا جادے کا مثل دیت نفس کے دلیل عادی حدیث
تغیر میں شیعہ ہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دیت جنین کی مقرر کی اوپر یہ حد کے روایت کیا اس کو زندگی
اور جو داؤد نے اور مرادی ہے چھینک شیا مانند اس کے اور
ہوایے میں ہے کہ کما بعد عن الحسن نے پہنچا ہم کو یہ امر کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غرہ مقرر کیا اوپر عائد کے ایک
سال میں۔

(۲۳) بچہ زندہ ساقط ہوا مگر پھر مر گیا یا

مردہ بچہ گر اور ماں بھی مر گئی

اور جو بچہ زندہ پیت سے گرا پھر مر گیا تو پوری دیت نفس
کی واجب ہوگی اور جو بچہ مردہ گرا پھر ماں بھی اس کی مر گئی تو
غرہ اور دیت دونوں واجب ہوں گے۔

قائدہ۔ غرہ جنین کے لئے اور دیت اس کی ماں کی
روایت کی بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ سے کہ خدیجہ کی دو
محرمہ دیکھیں میں نے اس کو ایک سنے دوسری کے بھرمادا اور مر
گئی اور وہ اس کے پیٹ میں ختم ہو گیا تو حکم کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دیت جنین کی غرہ ہے خواہ غلام ہو یا
لوٹہ کی اور حکم کیا نہ کہ عورت کی اس کی عائد ہے۔

(۲۵) ماں مر گئی اور پھر مردہ بچہ گرا

اور جوہر مر گئی پھر بچہ مردہ اس کے پیٹ میں سے گر
یا تو ایک دیت واجب ہوگی۔

قائدہ۔ یعنی صرف دیت اس کی اس لئے کہ جنین ہے

کہ سوت جنین کی ضرب سے شوئی ہوئے بلکہ دم گھٹنے سے

بہر موت اس کی ماں کے بہر اور شافعی کے نزدیک غرہ بھی
واجب ہوگا۔

(۲۶) ماں مر گئی اور بچہ زندہ گرا پھر مر گیا

اور جوہر مر گئی پھر بچہ اس کا زندہ پیت سے گر کر مر گیا تو
دو دیتیں نفس کی پوری واجب ہوں گی اور جنین کی دیت سب
اس اس کے باوجودی کے سوا عابد کے۔

قائدہ۔ اس لئے کہ ضرب قاتل اس کا ہے اور قاتل کو
یراث نہیں ملتی۔

(۲۷) لونڈی کا جنین

اور جوہر جنین لونڈی کا تھا تو اس کی قیمت حالت حیات
کی اگر کہہ سواں حصہ قیمت کا دیا ہوگا اگر جنین مردہ ہوئے اور
اسواں حصہ دیا ہوگا اگر عورت نہ اگر ایک لونڈی کو ضرب دی
پھر رسولی نے اس کے حمل کو آزاد کر دیا بعد اس کے حمل کر اور
بچہ زندہ پیدا کر مر گیا تو قیمت اس کی حالت حیات کی واجب
ہوگی نہ دیت۔

قائدہ۔ اس لئے کہ موت اس بچے کی ضرب سے ہوئی
اور اس وقت میں وہ غلام تھا آزاد نہیں ہوا تھا۔

(۲۸) جنین کے قتل کا کفارہ

اور جنین کے قتل میں کفارہ قاتل پر نہیں ہے اور امام
شافعی کے نزدیک واجب ہے اور جو جنین پیدا ہوئے کہ اس
کے بعض اعضاء بن گئے ہوں تو وہ مثل بارہ جنین کے ہے
جس عورت نے عموماً جنین کو مردہ گرایا کسی دوا سے یا کسی فعل
سے بخیر نون شوہر کے تو اس کی عائد پر غرہ لازم آئے گا اور

جو موت کا حادث ہو ، تو اس سے الی ہر دم آئے گا
 قاعدہ : چنانچہ اگر کسی شخص نے اس وقت طہارت
 کی ہے تو اس کے ساتھ سے موت آگیا تو وہ بھی
 تہیہ ہوگی درختدار ۔ ۔ ۔

باب ما یحدث فی الطريق

۱) فی احداث فی طریق العامة کتفاؤ میز باوجہ صحت او دکھنا وسعہ ذنک ان لم
 یضر بالناس الکلیف المستراح والنیزاب معجر السماء والنحر من البرج وھل معجرى ماء
 یرکب فی الحائط ومن السور فی حذو یرج من الحائط لیس علیہ ولکل بقضہ ای فی
 صورة لم یضر بالناس فالحاصل انہ ان یضر بالناس لایجوز لہ نہ یفعل وان لم یضر ہم یجوز
 لکن مع ذلک یکون لکن واحد بقضہ لانہ تصرف فی الحق المستترک فلکل بقضہ کما
فی الملک المستترک مع انہ لم یضر (۲) : وہی غیر نالک لایسبہ بلان ان الشرکاء وان لم
یضر بالناس (۳) وصحن عاقلة شہہ من مات یسقط علیہا کمالو صبح حجر او حفر ستر فی
الطریق الخلف العس فان المذہب وہ یوہدہ صحن حوان لم یذن بہ الامام (۴) قال الضعفاء فی جمیع
ما ذکر ما یحدث شی فی طریق العامة معا یکون اذا لم یذن بہ الامام فان اذن الامام او موت
 واقع فی ستر طریق صوحا وعبدا فلا ھذا عند ابی حنيفة وعد ابی یوسف ان مات بحسب
 الضمان لان العلم بسبب التوقع والعمد بالغم ھذا لا احتیاط من حواء النیر (۵) وس نھی
 حجر او ضعیف اخر تعظ بہ رجل صحن لان فعل الاول انفسح بفعل الثاني فانصهار علی
 الثاني (۶) کمن حمل شہا فی الطريق یسقط عنہ علی اخر او دخل محصورا فقتلہ او حصاة
 فی مسجد غیرہ او جلس فیہ غیر مصل تعظ بہ احد حوان سقط الحصر او القصر علی
 احد او سقط الطرف الی فیہ الحصاة علی الحد او کان جائسا غیر مصل فسقط عنہ اعمیر
 صحن لا من سقط عنہ (۷) لیسہ او اذ حل ھذا الاشياء فی مسجد حید او جلس فیہ مصلیا
 ھذا عند ابی حنيفة وعدھما لایضی یاد حال ھذا لانتفاء فی المسجد سواء کان مسجد
 حید او غیرہ لان القرية لا یفتید بضرہ السلامة لہ ان تدیر المسجد لافہ دون غیر ہم
 ففعل المبرر مباح فیکون مباح بشرط السلامة وعلیہما الجائز فی المسجد لایضی سواء
 جلس للصلاة او غیر الصلاة فلیخص ان الحالی للصلاة فی المسجد لایضی عند ابی حنيفة
 سواء فی مسجد حید او غیرہ والجالس لغير الصلاة یضی سواء فی مسجد حید او غیرہ وہی
 سقوط اثرہ معا لایضی عند محمد انما لیس ما یجلس عادة اما ان لیس مالا یجلس عادة کحوان
 القدری یسقط علی ایسان فھذا بھذا البس بمنزلة العمل وفي العمل یضی

بہار میں کوئی امر جدید کرنے کے بیان میں

(۱) شراب یا مہ میں سنڈ اس یا پر مالہ

برق وغیرہ بنانا

یہ شخص شرع عام میں خدا کی ممانعت یا منع کو نہی یا
بیوقوفی دھندلے گا۔ یہ ممکنہ یا اگر کوئی کھڑے رہے (یعنی
اگر وہ شرع سے قیور ہے تو وہ شرع کے خلاف نہیں
کھڑی ہوگا۔ اس میں دیکھ کر دیکھ کر کسی نے کھڑا ہوا
کہ اگر یہ شخص نے کھڑے ہو کر کھڑے ہو گا تو اس میں
کے شرع کو نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

فہم میں دیکھ کر دیکھ کر کسی نے کھڑے ہو گا تو اس میں
کے شرع کو نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں
کے شرع کو نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں
کے شرع کو نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

(۲) نوچہ غیر نافذہ میں چوہر وغیرہ بنانا

یہ نوچہ غیر نافذہ میں یا نوچہ نوچہ سے نہیں ہو گا۔ اگر
نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

(۳) اس قسم کے سنڈ اس چوہر وغیرہ کے شرع

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

(۴) وہ صورتیں جن میں مرنے والے کی نشان دہی

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

نہی ہو گا۔ اگر وہ کھڑا ہو گا تو اس میں

(۸) بھلی ہوئی دیوار چوڑی

اگرچہ میں نے دیکھا کہ بعض اصحاب کے اس سے دوری و اجازت
میں اور شریعت میں اس پر جہاد کرنا چھڑاتی یا غواہت کی
مذہب سے اس سے نفی کی جوتائے چوکہ کرکھیں ہے بہت عجیب
و ابار اور صواب و کھڑ میں رہتے ہیں۔

(۹) دیوار کے سبب نقصان کی معافی کا حق

خود دور دوری کے شرک کی طرف بھی ہوئی ہے اس
کے واسطے کہ ان کی مذہب سے فطرتی ہے اور ان کو سمجھت
ہوئے اور عقیدہ مخالف کہ یہ کائنات قدرت اور بے شمار ہے
خلف بھی ہے جس کا فی الواقع اس کی مہلت و زیادہ ہے اس
پر تو کہیں اس کے کسی نہ کسی خاصہ علی ہے جس ان کو ہمارے
کے ان کی اور صحت کے اور اس نے پتہ ہی ہے اور بھلی

ہوئی ہوئی و ضامن ہو جو دور دوری سے کے چنانچہ برآمد
و غیر دکانے میں لیا گیا ہے مانے اس سے نفی و اسل

(۱۰) چنانچہ شخصوں کی مشرتکہ دیوار

ایک دیوار چوڑی و دیواروں میں مشرتکہ کی ایک شریک
تہ و دروازے اس کے توائے کی نفی کی جوتائے چوکہ کرکھیں
نقص ہو تو جس شریک سے دروازے توائے کی نفی کی جوتائے
ن کا نقد چوڑی و دروازے توائے کا بھیہ و دشمن
زیت کے کارزاروں سے جب تین شریکوں میں سے ایک
نے مکان متحرک میں تھوڑا کھدوایا دیوار احوالی اور اس کے
سب سے کوئی ہمارے ہوئے۔

نادرہ اور اس کے زلیک نصف ویت کا ضامن
ہوئے اور اس کی نفی میں مذکور ہے۔

باب جنایۃ البھیمة وعلیہا

۱۔ یصیر المذنب ما یؤکف ذلماً ایضا احداث سدھ اور جہاں اور اسے ایذا و کدھت او حیل
و سدھ لادھین ترچھا او سدھ فن الاحترار عن الریح ومانشایہ میںکن بحلاف
لصفحة نام حل والذہب ہذا عدد وعدا شایہ بھس لصفحة بھس لا یز فملہا بھس نہی
لراکب ۲۴ او عطف نسان بمارات او بالت ہی انطریق سائرہ او وقفہا لذلک دان
و لفہا فعیہ جس فانیہاں دانست او بالت فی انطریق حالہ التسمیر لایضہا اما ذلوا فعیہا
شرکت او سرن لایضہا بھس لا یز بعض لادھن ذلک لایضہا لوقوف وان او فہا
لہر ذلک بھس لا یز بعض لادھن ذلک لایضہا فانی سمیت سدھ او رجھا خلافہا لوقوف او لادھن
عدا او حتر اصغیرا ففقا عاب او لاسدھو لایضہا وخصم لکثیر لان الاحترار عن
لا یز سدھو سدھو لادھن ۲۵ وخصم لسانی ولفانہ حاصلہ المذنب وغبہ لکفارہ
لایضہا ای تکان مکان المذنب سانی او قائد بھس کل عہہ مانعہ المذنب وحب
عن المذنب لکفارہ لادھن لسانی لادھن المذنب لراکب یخرج عن العیرات لانتقاد ولسانی
۲۶ وخصم عائلہ کل ذی ذیہ لآخر ان یضطررہا ما ہذا عددا وعدا لادھن بھس

كل نصف ذبة الآخر لان هلاكه يقطع فعل نعمه والفعل صاحبه فيجوز تصدعه ويغتر نصف صاحبه فلان فعل كل سهمها صاحبه والمباح في حق نعمه لا يضاف اليه الهلاك وفي حق غيره يضاف (٥) وصائق غابة وفتح اذنتها على رجل فعات وقائد فطار وطى يعبر عنه رجلا ضمير الغلبة وان كان معه سائق صمنا (٦) فان قتل يعبر على فطار ولا علم قائد رجلا ضمير عاقلة القائد العدة ورجوعها على عاقلة الراس لان الراس او قسمهم في هذه العهدة القول ينبغي ان تكون في حال الراس لان الراس او قسمهم في خسار الفضي وهذا مما لا يتعمد العاقلة فلو اذننا اذا وسط والفطار في السيرة لانه امر بلفظ دلالة لما اذا ربط في غير حالة السيرة فالتصان على عاقلة القائد لانه لا يعبر غيره سير امره لاصير بها ولا دلالة لغيره من الضمان

باب جانوري جنائيت اور جانور پر

جنائيت کرنے کے بيان میں

(۱) سوار کی اسکے جانور کا کسی کو روند ڈالنا

اگر ساری سوری کا جانور کسی کو روند ڈالے یا ہاتھ یا

پاؤں یا سر سے ٹک کرے یا دوسرے کا تھامے یا ہاتھ سے مارے یا حصار سے تو سوار پر جانور لازم آئے گا اور جو اس سے بڑا دم سے مارے تو سوار اس کا ضمان نہ دے گا۔

فاکھو۔ کیونکہ روندنے وغیرہ سے بچاؤ ممکن ہے نہ لانا اور دم کی ضرب سے یہ نہ بچ سکتا ہوتا ہے اور شافی کے نزدیک لانت کی ضرب کا بھی ضمان دے گا کیونکہ ضل جانور کا منسوب ہے طرف سوار کے نہ ذوقی الاصل۔

(۲) جانور کے لیدر یا پیشاب یا پاؤں کی

کنکری وغیرہ سے ہونے والا نقصان

اگر جانور نے چلتے چلتے لیدر یا پیشاب یا پاؤں سے کچھ ٹھک ہو گیا یا اس کو کھرا لیا یا لیدر یا پیشاب کے لئے نقصان نہ ہو گا اور جو کسی اور کام کے لئے کھڑا کرے گا تو ضمان نہ ہوگا کی

طرح اگر جانور نے چلتے چلتے ہاتھ یا پاؤں سے کنکری یا کھنسی ڈال دی یا غبار یا لایا یا چھو یا پھرا اور اس کے سبب سے کسی کی آنکھ بھرت گئی یا کینہ یا کھنکھ یا تو سوار پر ضمان نہ ہوگا اور جو بڑا پھرا یا تو ضمان نہ ہوگا۔ (اس لئے کہ بڑے پھر کے ڈالنے سے بچاؤ ممکن ہے نہ کنکری اور پھر کے ڈالنے سے نہ ذوقی الاصل)۔

(۳) ہانکنے والا اور چلانے والا

جانور کا پیچھے سے ہانکنے والا آگے سے پیچھے یا مثل سیر کے ہے ضمان اور دم ضمان میں لیکن سوار پر کھنکھ یا لانت کی لازم آئے گا ضمان پاؤں پر اور سیر کریم ہوگا میراث سے متعلق کی وجہ انوں۔

(۴) سواروں کا ایک دوسرے

کو دھکے سے مرنے

اگر دو سوار آپس میں ایک دوسرے کے دھکے سے مر جاویں تو ہر ایک کی دہ بکال دوسرے کی عاقبت ہوگی۔

(۵) جانور کو ہانکا یا اونٹ کی قطار سے

اگر ایک شخص نے اپنے جانور کو پیچھے سے ہانکا اور اس کا زخم کسی پر گرا اور مر گیا یا آگے سے اونٹ کی قطار کو کھینچا اس میں سے ایک اونٹ نہ کسی کو روند ڈالا تو دہ بکال ہوگی اور جو قطار

کو بھیجے تاکہ وہ اپنے تمام مالوں پر دست درگزی کرے۔ اور اس کے بعد کہ وہ اپنے مالوں کو اپنے ہاتھوں سے لے کر اپنے گھر میں لے گیا۔

(۶) قطار میں کسی نے اوٹ کا اضافہ کر دیا۔

اور یہ اس کی قطار کے چوتھے حصے میں آئی۔

(۷) ویرانوں میں کھانا اور پانی کے واسطے ایک شخص نے ایک گھوڑا لے کر اپنے گھر میں لے گیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

(۸) جانور کو چھیننے والے۔

(۹) کتے کو چھوڑنا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

اور اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر میں آیا۔

(۵) بکری یا گائے بیل کی آنکھ پھوڑنا
 اگر آٹھ پھوڑی خود تصاحب کرے تو دین یا مالور کی کتبہ پھوڑی
 اگر تصاحب نہ کرے لی ایک آنکھ پھوڑی تو جس قدر قیمت دینا ہوگی ایسا ہی تحریر ہے مجرماً پھوڑے میں۔

باب الجنایۃ الرقیق وعلیه

(۱) فان جنم عبد خطا، دفعه سیده بها ان بالجنایۃ وبسلکة ولیدہ او فداءه من شها حالاً هذا عندنا وعند الشافعی الجنایۃ لی رفعه یدع فیها الا ان یقضی المولی الارض ولعمرة الخلاف یظهر لی انما الجنایۃ بعد المعنی فان المحدث علیہ یتبع الحاسی اذا عقی عنه انشاء فقی فان فداءه فحسب فیه کلاً ولی فانہ اذا فدی ظهر عن الاولی فصارت الاولی کان لم تکن فیجب بالامانة الدفع او الفداء فان حتی حیاتین دفعه بهما انی ولهما یفسدان علی قدر حقیرهما او فداءه من شها (۲) فان وهه او ماعه او اعطه او ذره او استوفی اى الاحه الجنایۃ ولم یعن بها ضمنی الاقل من فیسق ومن الارض فان علم بها غرم الارض فان المولی قبل هذه التصرفات کن مختاراً بین اشفق و الفداء والمالم یبق محلاً للدفع بلا علم المولی بالجنایۃ لم یضم مختار الارض فصارت لقیمة مقام العین لا فائدة فی التخییر بین الاقل والاكثر فیجب الاقل بخلاف ما اذا علم فانه یضمر مختار المارض کما لو علق عصفه بقتل زید او رمیه او حجه ففعل ای قال ان قلبت زید فانت حر فقتل نوقال ان رمیت زید فانت حر فحرمی او قال ان شجبت زاده فانت حر فسنجه غرم الارض لانه یضمر مختار الفداء حیث اعطه عیبه تغذیر وحرر الجنایۃ کما لو قال اذا مرحت فانت طالق ثلاثا فاداه مرض یضمر طاراً و عذراً لا یضمر مختار الفداء الا لاجابة وقت تکلمه ولا علم بوجودها (۳) فان قطع عیدہ حر محمد ودفع الی فاعطه لیسری فالعید صلح بها وان لم یعطه یرد علی سیده بقتل او بعن فانه اذا اعطی دل علی ان قصده تصحیح الخصب اذا صرحه له الا ان یکون علی حاکم الجنایۃ وها بعدت منها امانتہ یعن وقد سری تس ن العمل غیر واجب وان الواجب هو الفداء فكان الصلح ما ظلا فیرد یقول للاولیاء الفداء او اعفوه

خود اس غلام کو مائے کر دے بخوش دینا جس کے اور لی جنایت
 اس کا مالک نہ جائے گا یا دین اس جنایت کی بطور بیگ نظام
 کی طرف سے اور اس کی الفداء پس اگر مالک نے نہ دیا پھر وہ
 اس کے نظام سے اور دوسری جنایت کی تو پھر نہ دے دینے یا نظام

باب اونڈی غلام کی جنایت اور ان پر
 جنایت کرنے کے بیان میں
 (۱) جانی غلام کے مالک کیلئے دوسو درمیں
 اگر نام نہ لے جنایت کرتے خط سے نہ لکے اور اختیار ہے

تو اس نے دعوے سے اور جو تجھی تو دیت کمال دعوے جیسے مولیٰ نے اس غلام کی آزادانہ کو مسلط کر دیا ہے کہ قتل و ہرج اور اس غلام نے وہ کام کیا تو مولیٰ کو قتلارت دیا و اسکی۔

(۳) غلام نے آزاد کا ہاتھ عمر اکانا

اور غلام نے آزاد کا ہاتھ عمر اکانا اور غلام ان کو دیا کہ میں نے آزاد کو آزاد کیا ہاتھ کے زخم سے دوسریا تو غلام مسلح نہیں تھی بعض بنات کے اور جو اس نے آزاد نہیں کیا لیکن ہاتھ کے زخم سے دوسریا تو غلام پھر دہ چاہے گا مولیٰ کہ سودہ قتل ہوگا تعاص میں یا سنا کہ کیا جاتے گا۔

تو اس نے اس غلام نے ہاتھوں کی اور بناتیں نہیں تو مولیٰ کو اختیار ہے خواہ ان دونوں بناتوں کے ہرے میں غلام کو دیدے جو وہ دل بنات کے کہ تقسیم کر لیں وہ دونوں اس کو مواتی اپنے اپنے حق کے یا ہر ایک کی دیت جہاں کند ہوے۔

(۲) جانی کو مولیٰ کا جبرہ آزاد

مدبر یا ام ولد بنادیا

نہیں اگر مولیٰ نے اس کو ہر کہ دیا یا آزاد یا مدبر یا ام ولد بنادیا اور اس کو دیت کی خبر تجھی تو دیت اور دیت غلام میں سے لکھو گا

(۳) فان حتى ما ذور مدبور خطا فتمتھ سیدہ بلا علم بها عزم لرب الدين الاقل من قيمته ومن دينه ونوليها الاقل منها ومن الارش فان السبب اذا اعتق المماذون المديون فعليه لرب الدين الاقل من قيمته ومن الدين واذا اعتق السيد لجاسي جناية خطا فعليه الاقل من قيمته ومن الارش فكذلك عبد لا اجتماع ادلايو جبه احدهما لاخير لانه لو لا الاعتراف يدفع الي ولي الحرية ثم يباع للدين (۵) فان ولدت ماذونه وقد ابياح معها لدينها ولا يدفع معها لجنابها يعها فان السيد هي ذمة الامة متعلق برقبتها فيسرى الي المولد وفي الجنابة الدفع في ذمة المولى لافي ذمتها وانما بالاختيار اثر الفعل التحقفي وهو الدفع والسرية هي الامور الشرعية لا التحقيقية فان قتل عبد خطا ولي حر زعم ان سببه اعتقه فلاشئ للحر عليه انما قال رجل هذا العبد قد اعتقه مولاه فضل ذلك لعبد شخص خطا وذلك نرحل ولي حناية فلا شيء له لانه لمافال ان مولاه اعتقه فادعي المديۃ علم العاقلة وبراء العبد والمولى عن مرصع الجنابة فان قال قلت احاربك فبني عني خطا وقال زيد بلي بعده صدق الاول فانه اسبقه الي حباله منافي لضماع فكان منكرا لقول قوله كما اذا قال العاقل والنازع طلعت امرائي او بعث داري واما حسي او انا مجنون وكان جوده معروفا فالقولان قوله فان قلت يبيع ان لا يكون لقول العبد اعتبار لان معنى قوله الا ان ذمة القتل على حافظتك ومعنى قول القاتل ان الواجب علي مولاي الاقل من قيمته ومن الدين ان لم يعلم بالجنابة والديه ان كان عالما بها فلا اعتبار لقول المولى في حق لمولى قلت الا ان يدعي على لقاتل القتل الخطا بعد العتق ولا شيء له فانقاتل ان المريدك تلزمه المديۃ لان ما يبت ما لاقرار لا يتحصله العاقلة فهو منكرك ذلك بن يقول فلتله قبل العتق فيعسر قوله في نهي قتله بعد العتق لافي انه يبت علي المولى شيء لان قوله لا يكون حجة علي المولى فان قال

قطعت يدها قبل اعتاقها وقالت بل بعده صدقت وكذا في أحد المال منها لافي الجلاء والغلة
أما اعتاقه ثم قل لها قطعت يديك أو أخذت منك هذا المال ليل ما اعتقك وقالت بل
عنده فالقول قولها عند أبي حنيفة وأبي يوسف وعند محمد القول قوله وهو المقيس لأنه
بكر الضمان باسناد الفعل إلى حالة معروفة منافية للضمان لئلا لم يمتد إلى حالة مخالفة له لأنه
يخصر أو فعل وهي مذبذبة على أن الأصل في هذه الأمور الضمان فسد القربى الضمان ثم
أدعى لبراءة عنه بإحلال ما قال قال جامعته قبل الاعتراف أو أخذت الغلة قبل الاعتراف فإن
تلك الحالة منافية للضمان بسبب الجوارع وأخذ الغلة وإيضاح المظهر كونهما في حالة الفرق

[illegible]

(۴) غلام مازون و بیون کی جہانیت

اگر نظامِ مازن مدیون کوئی جنایت کرے خط سے اور
وہ اس کا علم نہ ہو اور وہ اس کو آزاد اور بچے تو مالکِ متبرک
بچے سے قیمت اور دینے ملک سے قرض خواہوں کو اور
انہی کو قیمت اور بے میں سے کسی چیز کو۔

(۵) مازون لوٹ کی کمی جتنا ہے

لیس گز لاط کی مازانہ عیونہ یچہ ہے تو قرسنے میں اس کے ساتھیہ یچہ بھی بیجا چارے کا اور جنایت میں یہ لوطی کے

(١٤) فإن أمر عبد محجور أو مسر بقتل رجل فقتله فالدية على عاقبة القاتل ووجوه على العبد بعد عتقه لأنه على الصبي الأمر لأن لمباشر هو الصبي العامور فضمين عاقبة أن ير حمون على العبد أذا عتق أمره أوقع الصبي في هذه الورطة لكن قوله غير معبر الحق المولى فضمين بعد العتق والأمر حمون على الصبي لأنه لقد قصور أهله (٢) فإن كان أمور العبد مثله دفع السبد القاتل أو فداءه في الخطاء ولا يرجع في الحال ويجب أن يرجع بعد عتقه بأقل من قيمته ومن الفداء أي أن أمر عبد محجور عبد المحجور بقتل الرجل فهي الخطاء دفع السبد القاتل وفداءه ولا يرجع على العبد الأمر في الحال وإنما فإن ويجب أن يرجع بعد العتق أدلاء وأية لكذلك فيمنع أن يرجع بأقل من قيمته ومن الفداء لأن قيمته إذا كانت قل من الفداء فالمعنى غير مقتضى إلى العتاء الزيادة على القيمة على دفع العبد القول ينبغي أن لا يرجع بشره لأن الأمر له بصريح والأمر له بوقعه في هذه الورطة لأنه كأن عقل العامور مخلاف مأذاه كان العامور مسيباً وكذا في العهد أن كان لعبت لقاتل معيه إفان كان كسر الخص أي في

اعمددع السيد القاضى وفداؤه رجع على العدة الامر باقتل من قيمته ومن الفداء ان كان
 بعد الثمن سبعين فان عمد المصير كالخطا وان كان كثيرا يجب القصاص ان كان قتل
 من عمد حرمه لكن واحد وان لم يكن احدا يربى كل منهمة دفع نصفه الى الاحرى او فداء
 بدنه ومخط حتى من عدا في البدن والقب حصة من ثم بعض مالان يدفع نصفه والدية
 انما واحدة لان قتل احدهما عمد والاخر خطأ وعمد واحد مني للعدمد بدني بدنه لو قتل الخطا
 وسقطها لاحد مني اعمد او دفع اليهم رأسه ثلاثا عولا عبد امي حبيبة او دغا مزاغة
 عندهما فاطريق العول فان ابنى الخطا بذبحان لكن واحد وليس للعدمد بدني المصير
 فحرم هذان الكل وذلك بالنصف عمله اشركه المسرفة بالنسب وهو عبد امي حبيبة
 وفلا بدفعه ارباعا ثلاثة ارباعه لولى الخطا وربعه لولى العمد بطريق المزاغة فبدله المصير
 لولى الخطا بلا مزاغة وبني مزاغة القريب من النصف لآخر نصف فبها يمس ارباعا فان
 قتل عدهما فربهما وعده اربعة مخط كله من عدا ام حبيبة قتل ذلك العبد فربا لهما فعدا
 احدهما على الكل عبد امي حبيبة وفلا بدفع الذي يتعاضف نفسه الى الآخر وبه يدفع الدية

(۶) عذرت مجبور یا مسمی کے کہنے

سے صحتی سے قتل کر دیا

اگر مجبور یا مسمی نے ایک مومن کو کسی شے کے لئے کہا
 اور مسمی نے قتل کر دیا تو اسے قاتل کے ساتھ یہی دوزخ ہے
 اور اس میں دوزخ سے جہنم کی چیزیں بھی ہیں کہ مسمی کہتا ہے
 (اے اعداؤں مجھ کے کہنے سے تم مارے گئے) قتل کیا
 اور جو نام لگا کر قتل کرے وہ بھی قاتل کا دوزخ ہے
 مومن اس کا چار سو سے زیادہ بار دوزخ سے قتل کرے
 میں اور میری زوجہ اب نہیں ہو سکتیں لیکن میرا دوزخ ہے
 قریب اور دوزخ سے اسے ملا ہے یہی قتل مسمی کہتا ہے
 قاتل مسمی اور مجبور کو دوزخ سے قتل کرے

(۸) غلام نے وہ شخصوں کو قتل کیا

اور ایک غلام نے دوا دیا انھوں کو بعد از انوار اور

یہ مشورہ کہ وہ دوزخ سے قاتل ایک نے ان میں سے مجبور
 اور مجبور کو دوا دی اور ان کو جانے مالک نصف غلام ہے دوزخ
 چاہے ایک چوری دوزخ ہے اسے اور مجبور ایک شخص کو کہ اور
 دوزخ کو ایک قتل کیا اور دوزخ سے دوزخوں میں سے ایک
 نے قتل کیا تو مالک یہی دوزخ ہے قاتل خدا کے دوزخوں
 کو اور نصف دوزخ قتل کر کے میں دوزخ کو میں نے غلاموں
 کو اور دوزخ کو ان کیوں نے قاتل کر دیا تو ان غلاموں نے
 میں سے کر کے ہمارے میں سے قاتل میں ان کو ہر ایک نے
 دوزخ اور مجبور کے کہنے کو چار سو کر کے میں سے خطا
 کے دوزخوں کو اور ایک عہد کے دوزخ کو قاتل کر دیا وہ شخصوں
 میں ایک تمام مشورہ تھا میں نے ان دوزخوں نے ایک دوزخ
 دوزخ کر دیا اور ایک نے مجبور دوزخ میں دوزخوں
 میں ایک نے دوزخ کر دیا اور ایک نے دوزخ میں دوزخوں
 کے دوزخوں نے دوزخ کر دیا اور ایک نے دوزخ میں دوزخوں

فصل (۵) :- ذیہ العبد لیست فان یغیب فی ذیہ الحر ولقیمته الامة ذیہ الحر ذیہ مقرر من کن عشرة هذا عند ابی حنیفة ومحمد اقطاعاً لا یحطاط رتبة العبد عن الحر وعبد ابی یوسف والشافعی یجب قیمته بالغة مملکت وفي تعین قیمته ما كانت هذا لا یمکن ان العبد فی العقب المائیة لا لأدمیة (۱۰۶) وما یقدر من ذیة الحر فیدرس قیمته ای فسیة العبد فی یده شیئ لیحد ای ان کان قیمته عشرة الامة او اکثر یجب فی یده حسیة الامة الا خمساً ثرامه (۱۰۷) عند قطع یده غداً فاعتق فیسری فیدان ورتبه میده فقط ولا لا ای ان کان وارث المصنف السید فقط استوفی القود عند ابی حنیفة وای یوسف وعند محمد لا لان القصاص یجب بالموث معتدا الی وقت الخرج وان اعتبر حالة الخرج فسیب تولایة المملک رار سر حالة الموت فلیسب الوارثة بالولاء شهالة بسب الاستحقاق نسع کجهة المصنف فی لا اعتبار لجهالة النسب عند یسفی من نه الحق وان لم یکن الموارث نسید فقط ای فی له وارث عمر السید لا بقاذا لا یطاق لانه ان اعتبر حالة الخرج فالتمسحق العبد فقط وان اعتبر حالة الموت فذلک الموارث او هو مع سید فیهالة المصنف له سبع الحکم (۱۰۸) فان اعتق احد عبده فسیباً یسفی احدیها فارسیها للسید فان لعینها وحل حواء فحب ذیة حر وقیمه عددان قل کلا حل فلیسب العبدین ای قل لعبدی احد کما حرکم شحاکین نسیدان المراث باحدیها هذا المصنف فارسیها فلیسب المصنف ان الیوان اطول من وجهه او انتفاء من وجهه وبعد الشجة یسفی محلاً للانشاء فاعتد انشاء فیکانه اعتق وقت الیوان (۱۰۹) فی فقاء عیسى عبده معه سیده واخذ فیت او امسک به الا احد البقضان ای ان شاء السید دفع العبد الی العانی واحد فقیمه وانشاء امسک به الا احد البقضان وهذا عند ابی حنیفة واولا یخیر بین المذبح والامسک مع احد البقضان وقال الشافعی صعه فقیمه وامسک الحدی اعیب فانه یجعل البقضان فی مقابلة الغائب یسفی المذبح علی مملکة کما اذا لفاء احد عبیده واولاً نسائیة معتبرة فی حق الاطراف ونما یسقط فی حق الغائب فقط وحکم الاموال ما ذکرنا کما فی المعرفی القحش وفان نوحیة المائیة نکنت معبرة فالأدمیة غیر مملوذة فالعمل بالنسب اوجب ما ذکرنا

فرد - امام ابو حنیفہ اور شریک کے ذریعہ اور ابی حنیفہ کی روایت کی ان میں تیسرا اور چوتھا فرق ہے کہ اگر تیسرا مسنون ہے اور اربعہ علیہ اور ثانی کے ذریعہ ایک جہاں تک قیمت کا تعلق ہے چاروں کے لیے۔

(۹) غلام و لونڈی کی کنیت

غلام کی کنیت اس کی قیمت سے نہیں اور قیمت اس کی آزادگی کی قیمت ہے نتیجہ یہ ہے کہ قیمت غلام کی کنیت سے نہیں پرانچہ کی قیمت سے اس میں فرق نہیں ہے۔

ہم اور غصب میں آئے نہ کریں گے بلکہ جس قدر قیمت
سوئی دینا پڑے گی ہمارے سب غلام کے

(۱۰) غلام میں دیت کا حصہ

۱۔ اور شخص آزاد میں جو حصہ دیت کا نہایت میں مقرر ہے
غلام میں وہ حصہ قیمت سے مقرر کیا جاوے گا مثلاً اگر کوئی غلام
کا ہاتھ کٹ دے تو نصف قیمت اس کی لازم آوے گی۔
۲۔ قاعدہ: جس اگر اس کی قیمت دس ہزار یا زائد ہوگی تو
پانچ کم پانچ ہزار اور دس ہزار سے کم دانی الاصل۔

(۱۱) غلام کا ہاتھ قصداً کاٹا گیا

اگر غلام کا ہاتھ عمدہ کاٹا گیا مجرمہ آزاد کیا گیا بعد اس
کے اس رقم سے سرگیا تو قاضی سے تصادم لیا جائے گا اگر
غلام کا درست صرف مولیٰ ہو ورنہ نہ لیا جائے گا۔
۱۔ اگر ایک شخص نے اپنے دو غلاموں میں سے ایک کو
آزاد کیا پھر دونوں غلام مخرج ہوئے بعد اس کے مولیٰ نے
مقرر کیا کہ مراد میری غلام غلام تھا تو دونوں کی دیت میں کو
ملے گی اور جو جن دونوں غلاموں کو کسی نے مار ڈالا تو دیت
آزاد کی اور قیمت غلام کی دینا ہوگی اور جو ہر ایک غلام کو ایک
ایک شخص نے مار ڈالا تو قیمت ان دونوں کی لازم آوے گی۔

(۱۲) کسی نے غلام کی دونوں

۲ نکھیں پھوڑ دیں

اگر ایک شخص نے ایک غلام کی دونوں آنکھیں پھوڑ
دی ہیں تو مولیٰ کو اختیار ہے غلام نہ اس کو جانی کے حواسے کرے
اس سے پوری قیمت اس کی ملے بلکہ اور چاہے غلام کو اپنے
ہاں رہنے دے۔ عدا نقصان نہیں لے سکتے۔
۱۔ فائدہ: اور صاحبین کے نزدیک نقصان لے لے گا اور
ثاقبی کے نزدیک پوری قیمت لے گا اور غلام کو بھی دیکھ
پھوڑے گا کہ انی الاصل۔

(۱۲) دو غلام آزادی کے بعد مخرج ہوئے

اگر ایک شخص نے اپنے دو غلاموں میں سے ایک کو

فصل (۱۳): فان حصر مدبروام ولد ضمن السيد لائل من الغيبة ومن الارش الا حاق لولمى
الجباية في اكثر من الارش ولا مع من المولى في اكثر من الغيبة فان جنى اخره شارك ولي
الثانية ولي الاولى في قيمة دفعته اليه بقضاء اذني في جبايته الاقيمة واحدة وبيع السيد
او المولى الاولى ان دفعت بلا قضاء هذا عند امي حنيفة وعندهما لا بيع السيد لان الجباية الثانية
لم تكن موجودة عند دفع الغيبة الى ولي الاولى فقد دفع كل الواجب الى مستحقه وله ان
الثانية مقارنة للاولى من وجه ولهذا يشترك ولي الاولى فان دفع الى الاول طوعا كان ضامنا
بجانب ما اذا دفع لغير طوع بحكم القاضى (۱) ومن عصب عينا انقطع سيده فصرى ضمن
قيمة انقطع فان قصعه سيده في يده فصرى في يده الى يد العاص لم يضمن فان
العاص اذا عصب مقطوع اليد يجب رده كذلك اذا امتنع فعليه قيمة انقطع وان قطع
المولى في يد العاص استولى عليه فصار مستدائرا لغير القاضى عن انفسان مع انه مات في يده
(۲) وضمن عينا محجور عصب مثله لثبات معه فان المحجور هو حذبا فعليه فان
كان العصب ظاهرا يباع فيه وان لم يكن ظاهرا بل اقر به لا يباع فيه بل يراخذ منه اذا اعتق

(۱۴) مدبر با ام و لنگ کی جنایت

[illegible]

ایک شخص نے درخبر کی سرایت سے اس غلام کو اپنے صاحب کے پاس تو صاحب کو اس سے دیئے جانے والے غلام کی قیمت کا جو سرموئی نے اس کا ہاتھ لگایا اور وہ غلام صاحب کے پاس تھا لیکن اس درخبر کی سرایت سے صاحب کے پاس سر "یا تو صاحب نہ ہی ہو گا تو اس سے۔"

(۱۶) مجبور غلام مجبور غاصب کے پاس مر گیا

اگر غلام بھگور نے حمام بخود (مقتضیٰ) کیا پھر مقتضیٰ
غاصب کے ذریعہ مرزا قلعہ غاصب پر حملہ آور آئے گا۔

فاکھو کہ وہ اس لئے مجھ سے مواخذہ کیا جاتا ہے فقال
میں نے اس کا رخصت طیارہ ہوا تو وہ اس میں بیٹھ گیا ہوا کہ فاکھو
جو رخصت صرف اس کے اقرار سے ثابت ہو تو مواخذہ ہوگا
اس سے جدا آزادی کے لئے ادا ہوگا۔

(۱۵) غلام کا ہاتھ، لک نے کاٹا پھر

ناصیب سے زخم سے مر گیا
الف۔ تیرے خوام کا رتھ کا نا بچا اس لڑخسب یا

(١٤) فان حتى مدير عند عذبه ثم عند سبده او عكس نفس قيسته لهذا ورجع بنصفه على العاصب ودفع الى الاول ثم في الاولى رجع به على العاصب وفي الثانية لا اي عصب رجل مدبرا فحتى عندده حياء ثم رده على المولى فحتى عندده خطأ او كان الامر بالعكس اي حتى عند المولى خطأ ثم عصبه رجل فحتى عندده خطأ فهي المصورتين يضمن المولى قيسته لاحال الجنابيين ثم يرجع بنصفها على العاصب ثم يدفع هذا النصف الى ولي الجنبة الاولى دون النصف لان حقه ثم يجب الاول المبراحم قائم ثم يجب فاذناهم هل يرجع به على العاصب ام لا ففي الصورة الاولى يرجع وفي صورة العكس لا وهذا عند ثم حيلة وامي يومئذ رائل محمداً نصف القية التي رجع به على العاصب ليسلم للمولى ولا يدفع الى ولي الجنبة الاولى لانه عجز عن اخذ المولى الجنبة الاولى فلا يدفع اليه كيلا يفتنم النذل والمسل في منك شخص واحد ثم ان في الاول في جميع القية لانه حين حتى في حقه لان احده احمق فلما يفتنم يختار فراجة الثاني فازد ضام في ندي العبد في يد المالك فزعزعه حده من ليم حقه فازد من رجع به المولى على العاصب لانه اخذ منه بسبب كان عند العاصب ولا يرجع به في صورة العكس لان الجنبة الاولى كانت في يد المالك والمولى في الفصلين كالمدير لكن السيد دفع القية العبد اي اذا كان مقام المدير في

عائد پر دست لڑ کے آئے تھے۔

(۱۹) لڑ کے نے امانت غلام کو قتل کر دیا

جیسے ایک لڑکے کے پاس غلام رکھا گیا پھر امانت کے اور اس لڑکے نے اس غلام کو وارڈ الاوقافہ پر لڑکے کے دیت غلام کی آؤسگی۔

(۲۰) لڑکے نے کسی کا مال تلف کیا

اور اگر لڑکے نے کسی کا مال تلف کیا مغیرہ یا عیال کے اس پر ضمان ہے اور جو اس کے پاس ایوان عیال یعنی بطور امانت کے رکھا گیا اور اس نے تلف کیا تو ضمان نہیں ہے۔

فائدہ۔ یہ احکام حسب جہن کہ کسی عاقل میاں وغیرہ عاقل پر مطلقاً ان نہیں ہے اور مختار۔

فائدہ۔ اگر لڑکے کا غضب عجزت ہے اس کے لئے جانے سے کوئی غضب نفسی یا ایسی جسمانی نہیں ہے اور مختار اس ہے کہ جسے کا حق بھی اس صورت میں پیش مغیرہ کے ہے یا صاحب اس کا یہ ہے کہ ان کی طرف جبرائے کیا کر اس کو سختی لائی ممکن نہیں ہے اور اگر کسی نے مغیرہ کو غضب کیا پھر وہ مغیرہ اس کے پاس رہے تا جب ہو گیا تو صاحب قید رکھا جائے گا یہاں تک کہ اس مغیرہ کو لاؤسے یا اس کی موت معلوم ہو جائے اور سختی نے مغیرہ کو شکارت یا لاقہ کر لیا تو سختی کے عائد۔ پانصاف دیت لازم ہوتی اور بوزندہ یا تو چھٹی دیت اور یہ جواب ہے چیتاں کا گدہ ہونے چاہی ہے کہ اگر کسی کی جائزہ سے کسی علیہ مر جائے تو نصف دیت ہے اور جو نہ مرے تو پوری دیت ہے۔

باب القسامۃ

(۱) مینہ بہ صرح او حق صرب او حق او خروج دم من الذبہ او عنہ و جدر فی محلۃ او بدنہ ببلارۃ او اکثرہ مع نصفہ مع راسہ لا یعلم قاتلہ و ادعی ولی القتل علی اہلہا او بعضہم حلف خمسین رجلاً منہم یحلفون علی الیوم مائتہ ولا یعتاد ولا یعتاد قاتلاً لولی (۲) ثم یقضی علی اہلہا بالبدیۃ ای بدیۃ الحالیۃ واللام یقوم مقام ضمیر یعود الی المبتدئ و هو مین ہذا عندنا و کان الشالعی ان کان ہناک لوٹ ای علامۃ القتل علی واحد معینہ او ظاہر بشہد لقمہ عی من عدوۃ ظاہرۃ او شہادۃ واحد عدل او جماعۃ غیر عدل وان اہل المعنہ لظہر استخلاف الاولیاء خمسین یمنون ان اہل المعنہ قیلوہ ثم یقضی بالبدیۃ علی المدعی علیہ سواء کان الدعوی بالمعد او بالخطا وقال مالک یقضی بالقول ان کان الدعوی بالمعد و هو احد قولی الشافعی وان لم یکن بہ لوٹ فمدنہ مثل حدیثہ الا انہ لا یکرر البین بل یردھ علی الولی وان حلفوا الذبہ علیہم لآ ان البینۃ علی المدعی والبین علی من انکر قاتلہم عندنا لیظہر القتل تحوزہ عن البین انکادیۃ فہر و فیجہ القصاص فاذا حلفوا حصلت البراءۃ عن القصاص وانما تجب البدیۃ لوجود الفتن بین اظہر ہم وانہ علیہ السلام جمع بین البدیۃ و القسامۃ فی حدیث رواہ سہیل و حدیث رواہ ابن زیاد بن مریم و کذا جمع عمر رضی اللہ عنہم (۳) فان ادعی علی واحد من غیرہم سقط القسامۃ عنہم

۱۳: و ان لم یکن فیہا ای الخمسوں میں محنت کر رہے ہوں علیہم انی ان یتیم ومن تکی
منہم جیسے حتی یخلف ولا یتیم علی صبی ومجنون و مراءۃ و عندہ لا قسامۃ ولا ذیۃ فی
میت ذات رحمہ و خرج دم من فہم الذریرہ او ذکرہ فان الدم یخرج من ہذہ لا غشاء
مخلف من احد خلاف الاذن والعین (۵) و ماتم حلقہ کا کبریٰ وجد سقط ذابہ المعنی
یہ اثر الموت فہو کالکبیر وہی فیہی وحده علی ذابہ یسوقہا رجل ضمن عاقلہ دینہ لا
اہل المحللہ و کذا لولایۃ او رکبھا و ان الخمسوا خمسہ ای السائق و نقضوا الراكب

باب قسامت کے بیان میں

(۱) مقتول کے قاتل معصوم

کرنے کیلئے اہل محلہ سے تفتیش

دوسرے میں پر تر شہید یا چرھت کا بوسے یا کاکا
رہائے و تین ہے یا تین بہت ہے جس کے تان و آگے سے
کسی کچے میں دو تیر یا اس کا اکثر یا نصف دن سرے
سرخہ یا اور اس کا قاتل معلوم نہیں ہے اور ان مقتول و قاتل
کا رہائے کسی اہل محلہ یا بعض پرتوئی جیسا اذیہاں کھنڈ
مادوں میں سے پھانے اور ان سے یہ قسم لی جاوے کہ وائے ہم
نے اس قاتل نہیں کی اور اس کے قاتل کو ہم جانتے ہیں۔

فائدہ: یعنی ہر شخص ان میں سے اس طرح قسم
کھاوے کہ میں نے اس قاتل نہیں کیا نہ میں قاتل کو اس کے
جاننا ہوں اور ہم شائق کے کہ ایک اہل محلہ یا پرتوئی یا
قلمی ان میں سے کھارے یا اس قاتل یا اسے یا کھارے یا اس
کا نام نہ بخلاقتول سے ان کو وائے ہو یا ایک شخص عاقل
شہادت دے کہ قاتل کی وائے صحت غیر عاقل شہادت ایسے اور
ہستہ کہ اہل محلہ نے اس قاتل کیا ہے تو ایسا مقتول کو پچاس
طعمیں دی جائیں گی کہ ہر کہ اللہ میں کھائے اس قاتل کی
بے ہر قسم یا ایسا کھاوے کہ وائے ہم پر ہر کہ عاقل قسم

موت یا خطا کا اور ہم کاکے یا کہ حکم کی بد سے قاتل
کا قاتل و قاتل قاتل کا اور سے اور یہ بھی ایک قول ہے شائق کا اور
اگر موت نہ ہو تو قاتل یا کھائے یا کھائے یا کھائے یا کھائے
قلمی قاتل ہے کہ اور ان کو کھائے کرتے اہل محلہ پر بلو
کرتے ہیں اس کو اور اہل مقتول پر بھی اگر نصف یا تین اہل
محلہ تو روایت نہیں دلاتے ہیں سے اور اہل قاتل قاتل ہے
دوسرے اللہ علی اللہ علیہ ذال و سلم کا کہ کو وائے پر یہ اور قسم کھارے
پر وائے کیا اس وقت تک نے ان میں سے اس کو کھاوے یا کھائے
نے یا نہ میں نے قاتل نہیں اہل محلہ پر اس سے پرتوئی میں یا کہ
انہوں نے قاتل کیا ہے تو قسم دروغ سے نکال کر قاتل قاتل قاتل
نہیں الایہ ہو سے قاتل اور نصف کر قاتل قاتل قاتل سے
برائے ہر جواب کی لیکن دیتے الایہ ہو کی ان پر اس واسطے کہ
مقتول ان کے قاتل میں ہے اور یہ قاتل قاتل قاتل قاتل قاتل
دیتے اور قسامت کے روایت کیا اس کو کھائے اور زیادہ
میرے اور اس طرح قاتل یا کھاوے کہ وائے قاتل قاتل

(۲) اہل محلہ قسم دیں تو روایت کا قصور کیا جائے

اسی وجہ اہل محلہ کر قاتل قاتل قاتل قاتل قاتل قاتل
کا کہ وائے اس واسطے کہ روایت نہ ہے کہ وائے قاتل
میں ایسے بد سے کہ شخص سے قاتل قاتل قاتل قاتل قاتل
مقتول کی یہاں پر قاتل قاتل قاتل قاتل قاتل قاتل قاتل

ایک گورت کو چپاس قسمیں دلائیں جب اس کا سوتی بارہ نیا تھا
پھر اسی پر دیت مقرر کی اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے شرح
سے اور مہارزاق نے ابراہیم نخعی سے نقل کی ہے۔

یہ اور جو قصص اہل عذر میں سے انکار کرے قسم کا تو وہ
قید رکھا جاوے یہاں تک کہ قسم نکاوے اور قصاص میں صبی
اور یتیم اور عورت اور غلام شریک نہ ہوں گے اور بھینس ہے
قصاص اور نہ دیت اس عشر میں جس پر اثر و خیم کا بھینس ہے یا
خون اس کے منہ یا دیر یا ذکر سے نکلا ہے۔

فائدہ: اس واسطے کہ ان اعطاء سے خون نکلا ہے خود
جو دہمی برخلاف کان اور آٹھ کے کہ بغیر ضرب کے خون ان
میں سے نہیں نکلا کہ انی الاصل۔

(۵) مقول بچہ

اور جو بچہ پوری عقلیت کا سرہ پایا گیا تو قسم میں کا مثل
ہوے گے ہے۔

تھا اور روایت کی ہے کہ ابن مسعود بن مسیب سے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شروع کیا یہود سے ساتھ قصاص کے اور
مقرر کی ہیں پر دیت اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے اور شاہقی نے
مقررین الخطاب سے کہ انہوں نے چپاس آدھل کا عطف کا حکم کیا
قصاص میں جس کا عطف دلائل میں کو غیر مقررین ان پر دیت۔

(۳) ولی کا دعویٰ باہر کے آدمی پر
جو اگر ولی نے دعویٰ کیا تو اس شخص پر جو اہل عذر میں
سے نہیں ہے تو قصاص اہل عذر سے ساقط ہو جاوے گا۔

(۴) بچہ جس قسمیں پوری کرنا

پس اگر اہل عذر چپاس سے کم ہوں تو مکران سے قسمی
جاوے یہاں تک کہ چپاس قسمیں پوری ہو جاویں۔

فائدہ: اس واسطے کہ روایت کی ابن ابی شیبہ نے ابی
جعفر سے کہ اگر ابن الخطاب نے نہ کر دیکھیں قسمیں یہاں تک کہ
پوری ہو گئیں اور روایت کی مہارزاق نے کہ حضرت عمرؓ نے

(۶) وفي رواية بين قوتين عليها قتل عسي اقربها (۷) فان وجد في دار رجل فعليه الفسامة

(۸) وندی عا قتلهم ان ثبت انما له بالحجة وعاقلة وروثة ان وجد في داره فله هدا عدا امی

حقه فان الدار حال ظهور القتل لورثة فالدية عليه ما قسم وعنده وعنده فله لا شيء فيه

والحق هذا لان الدار في بدء حال ظهور القتل فيجعل كانه قتل نفسه فكان هدا وادكاف

الدار للورثة فالعاقلة انما تحصلون ما يجب عليهم تخصمها لهم ولا يمكن الايجاب على الورثة

للورثة والفسامة على اهل الخطه دون لسكان والمشتري فان باع كملهم فعلى المشتري

هذا عند امی حيفة ومحمد فان بصرة الفضة على اهل الخطه وعند امی يوسف هي عليهم

جميعا لان ولاية التفسير كما يكون بالذك يكون بالسكنى والمشتري واهل الخطه سواء

في التفسير والميل ابو حيفة بن هدا على ما شاهد بالكوفة (۹) فان وجد في داره قوم لمعص

اكثر فهي على الرزم لان صاحب الغليل والكثير سواء في الحفظ والتقصر (۱۰) فان

بعت ولم تقض فعلى عاقلة الساع والى البيع بخيار على عاقلة ذي اليد هدا عند امی حيفة

والان لم يكن فيه خيار فعلى عاقلة المشتري وان كان فعلى عاقلة من تصوله سواء كان

فانكده۔ باجماع سب علماء ہمارے کے اور عقار۔

(۹) مقتول کا مشترک گھر میں ملنا

اگر مقتول مکان مشترک میں پایا گیا اور بعضوں کا حصہ زیادہ ہے تو قسمت اور دیت شرکاء کی شہر کے سوا باقی ہوگی۔

فانكده۔ نہ حصوں کے لحاظ سے۔ یعنی حصہ قلیل والے اور حصہ کثیر والے دیت اور قسمت میں برابر ہوں گے۔

(۱۰) دیگر مختلف مقامات پر مقتول ملنے

کے احکامات

اگر گھر چھائی لیکن مشترک کے قبضے میں نہیں آیا تھا کہ

اس میں مقتول کا تو قسمت اور دیت بائع کی حاکم ہے اور

باغ یا گیارہ میں غاص کی حاکم ہے اور کشتی میں اہل کشتی پر یعنی جو

اس میں سوار ہیں (۱) اور اگر مسجد محلہ میں اہل محلہ پر اور درگاہوں

کے کچے میں قریب گاؤں والوں پر اور بازار غلاموں میں جو کھیتی

مملوک ہو مالک بازار پر اور بازار غیر مملوک اور شارع عام اور

نہ خانہ اور چائے مسجد (اور جو مکان عام مسلمانوں سے متعلق

ہو دے اور عقار) میں اگر مقتول ملے تو قسمت نہیں ہے اور

دیت اس کی بیت المانی میں سے ملے گی اور جو ایک قوم یا جم

ہیزگی کو اور میں کچھ گھر ایک مقتول شخص کو چھوڑ کر جدا ہو گئی تو

اہل محلہ پر قسمت اور دیت ہے اس واسطے کہ حفاظت کی گئی

ان کے ذمے ہے مگر یہ کہ وارث مقتول کا تو ہم پر یا ان میں سے

کسی شخص میں پر دعویٰ کرے تو اہل محلہ پر کچھ واجب نہ ہو گا مگر

مقتول جنگل میں یا آب جاری میں بہتا ہو ملے تو خون اس کا

رایگاں ہو گا اور بیت اس کی کمی پر نہ ہوگی اگر زمین لوگوں سے

طبقہ طلب ہو دے قسمت میں اس میں سے ایک نے کہا کہ

مقتول کو زہر پہ مارا ہے تو اس سے جوں حصہ لیا جاوے گا کہ

والدہ میں نے مقتول کو قتل نہیں کیا اور نہ میں اس کے قاتل کو سزا

زہر کے اور کسی کو جانا ہوں لیکن یہ طبقہ اس کا ذمہ پر قبول نہ کیا

جاوے گا اور باطل ہے شہادت اہل محلہ کی اور لوگوں پر بابت قتل

کے یا اپنے میں سے کسی پر اور جو شخص کسی محلے میں بخروج ہوا

پھر وہاں سے اٹھا گیا لیکن صاحب فراش رہ کر مر گیا تو دیت

اور قسمت ان ہی محلہ والوں پر ہوگی وہاں پر زخمی ہوا تھا اگر

ایک مکان میں صرف دو ہی شخص تھے ایک ان میں سے مقتول

پایا گیا تو دوسرا ضامن ہو گا بیت کا نزدیک ابو یوسف کے نہ عمر

کے اور جو مقتول کسی گھرت کے گاؤں میں یا قاتل اس گھرت پر

تمسیر کر رہی چاہے بیٹی اور دیت اس کی حاکم ہے ہوگی۔

فانكده۔ یہ مذہب طرفین کا ہے اور ابو یوسف کے

تو ایک قسمت بھی نہ تھ پر ہائی اس واسطے کہ قسمت ان

لوگوں پر ہے جن سے نعرہ تشہور ہے اور عورت ان کی اہل

نہیں ہے واللہ اعلم کہ فی الاصل۔

کتاب المعاقل

۱۱ المعاقلة اهل الديوان لمن هم منهم اى الجيش الذى كتب اسمهم فى الديوان وهذا عندنا وعند الشافعية هم اهل العسكرة لانه كان كذلك على عهد رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ولانسخ بعده ولان عمر رضى الله عنه لمعادن الديوانين جعل المعقل على اهل الديوان منحصر من الصحابة رضى الله عنهم فهذا لا يكون فستقبل يكون تضرير المعنى ان

العقل غلب اهل النصره وقد كانت بالانواع بالقرية ومحورها فصارت في عهد عمر رضي الله عنه بالديون وكذا لو كانت بالحرف فالعاقلة على اهل الحره وتوحد من عطاياهم في ثلث سنين وكذا مايجب في مال الثافل فان قتل الاب ابيه توخذ في ثلث سنين عدنا وعندنا انما يجب حالاً فان خرجت لاكثر منه لوافل اعطاه ان اعطيت عطاياهم ثلث سنين بعد القصد الدية في سنة واحدة مثلاً في اربع سنين يؤخذ في سنة واحدة او اربع سنين (۲) وحیه لمن یس منهم ای من اهل الدیون توحد من کل فی ثلث سنین ثلثة دراهم او اربعة فقط فی کل سنة درهم اومع ثلث هو الاصح اما قال هو الاصح لان روايه الاقدوسی انه لايزاد الواحد على اربعة دراهم فی کل سنة لکن الاصح انه لايزاد على اربعة دراهم فی ثلث سنين هكذا نص صحيحه وعنه الساعی رحمه الله یجب علی کل واحد نصف دينار وان لم یسج الحي ضم اليه اقرب الاحياء نسباً الاقرب فالاقرب كما فی العصابات والقاتل كما حدهم هذا عدنا وعنه الساعی رحمه الله لايجب علی القاتل شیء (۳) ولم یعتق حی سبده وسملی السوا (۴) مولا (۵) وحیه (۶) یشتمل العاقلة مايجب سمس العقل وفدراوش الموضحة فصاعد (۵) ولا مايجب مصلح او اقرار لم تصدقه العاقلة او عمد سقط فرده نسيه او فقه انه عبد او لا بجناية عبد او عمد وحادون ارض موضحة بل الجاني.

(۱) یہ کتاب ہے ان لوگوں کے بیان میں جن پر دیت واجب ہوئی ہے یعنی عمر فاروق۔ کہ بیان میں جو جمع جماعت کی۔

(۱) لشکری کے عاقلہ

جو شخص لشکری ہے تو اس کے عاقلہ لوگ وہ جن سے نام بیان میں مرقوم ہیں اور وہیں اہادت ہے ان اورانی سے جن میں اہل لشکر کے نام اور ان کا سالہا ہوا شہادی یا بیان بھی جاتا ہے یعنی دفعہ لشکر اہل اسلام تو لشکری کے عاقلہ بھی لشکری لوگ ہیں اور یہ ہمارے نزدیک ہے اور شہادی کے نزدیک عاقلہ تمام کے جن کے کتبہ دئے ہیں وہ لئے راہبہ ہی تھے انہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روایت ہے ان کو ان اہل شہادتے حق سے مراد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت قریشی کی مقرر کی اور قریشی کے اور دیت انصار کی انصار پر اور فتح نہیں ہو سکا بعد از ان حضرت

عبدالسلام کے اور بعضی دلیل ہے کہ عمر نے ہر فادو دت مرتب کئے تو بہت افسانہ بیان پر مقرر کی مقرر صحابہ میں۔

فائدہ۔ روایت کی کہ انہی میں نے اور انہی سے اور بعضی سے زادل میں نے سوا مقرر کیا عمر میں خطاب میں اور مقرر کی دیت ای عمار میں تین سال میں اور روایت کی عمار الرزاق نے حضرت میں عمر سے کہ انہیں نے دیت مقرر کی عطاؤں میں تین سال کے اندر اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے ظمیر دیت کہ تین سال میں ہر سال میں ایک ٹکٹ اور پانچ سال میں کتاہ کی عطاؤں میں اور یہ بھی حضرت عمر کا فتح نہیں ہو سکا مقرر چنانہ میں کہ کہ دیت ای عمار مجاہدان کے ہے اور انکار کی تو مقرر تعلق میں شہادیت کے اور انہی کے تو حضرت عمر کے زمانے میں حضرت ویمان سے ظمیر ای طرح کر حضرت نے

کتاب الوصایا

(۱) ہی ایجاب بعث الموت وندبت مائل من التبت عند غمی ورتہ از اسفانہم بحضہم
کثر کہہ بلاعدہما ای ان لم تکن الورثۃ انشاء ولا بصرون الاعباء بحضہ من الترتک فترک
الوصیۃ مطلق (۲) وصحت للحمل وہ ان ولدت لافل من مئذہ من وقتہا ای انما نصح الرصیۃ
ان ولدت لافل من ستۃ اشہر من وقت الوصیۃ والفرق بین اقل عدۃ الحمل وین قل من مدۃ
من الحبل ذقیق الاول ستۃ اشہر من وقت الوصیۃ والثانی اقل من ستۃ اشہر وہی والامشاء
ای انما نصح الرصیۃ والاستثناء فی رصیۃ بامۃ الاحملہا فان کن ما یصح الرادۃ بالعقد یصح
استثناء من العقد فذاصح الوصیۃ بالخص صبح استثناء الحسن من الوصیۃ (۳) ومن المسلم
للذمی ومکسہ ہد بالغمی لان الوصیۃ للحریری لانہ جوز (۳) واثقلت للاجسی لافل اکثرہ
(۵) ولاوارث (۶) وقالہ مباشرة الاباحازۃ ورتہ قولہ مباشرة اسرر عن القفل نسب کحضیر
البر وعند الشافعی کجوز الوصیۃ للفقار وعلیٰ هذا الخلاف ان الوصی لرجل ثم نہ فقل لموصی
(۷) ولایمن صی هذا عدنا وعند الشافعی تجوز ومکث وان مرک وفاء (۸) ولقد الذین علیہا

(یہ کتاب ہے وصیتوں کے بیان میں)

(۱) وصیت کی تعریف اور حکم

وصیت کہتے ہیں ایجاب کو بعد موت کے اور مستحب ہے
وصیت تہائی دس سے کم کی اگر ارث ماہہ اور وراثتی ہوں یا دس
قد رہا ان نو بعد وصیت کے لئے اس سے کم بھی ہو جائی وہ نہ
رکب وصیت اولی ہے۔

فائدہ: اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لے بقرہ صدقہ رو ہے جو اپنے نام سے والے پر ہو۔ اور ایست کیا
من و امام اللہ نے اہل حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جواز وصیت
کا نیت ہے کلام اللہ اور روایت اور رجاء امت سے۔

(۲) حمل سے متعلق وصیت

حمل کے لئے وصیت کرنی مثلاً یوں کہنا کہ میرا اس قدر
مال اس بیٹے کے بچنے کو طے اور حمل کے ساتھ وصیت کی اور
نہ کرنی طے یہ صحیح ہے اور بی بی و خانی کے حمل سے جو بچہ پیدا ہو وہ

فلاں شخص کے لئے وصیت ہے بشرطیکہ وقت وصیت سے بچ
میتے سے کم ہیں۔ بچہ پیدا ہو اس شخص کو وراثتی مال کی وصیت
کرنا اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کرنا درست ہے۔

فائدہ: مثلاً یوں کہے کہ یہ دھڑی فلاں کو یا کر حمل
اس کا لے لیا۔

(۵) ذی کیلئے یا ذی کی مسلمان کیلئے وصیت

مسلمین آزمائی کے لئے وصیت کرے ذی مسلمان
کے لئے تو درست ہے۔

فائدہ: اس واسطے کہ اہل ذمہ معاملات میں مثل سرباں
کے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے لایہکم اللہ عن الذین لم یقلو
کم فی النفس ولم یمر جو کم عن ذلکم ان ضررہم
وتفسطو انہم یعنی نہیں کہتے کہ تم کو فلاں فلاں بات ہے کہ
جن لوگوں نے تم سے قتال نہ کیا وہی میں ہوں تم پر نہ ضرر ہے ضرر
سے نہیں بگاڑتا تو وہاں بیکر جو اسباب کہ اور خلاف رہیں۔۔۔

(۴) وصیت کی تحدید

وصیت در سنت ہے چنانچہ کسی کے لئے ہتھ روٹک مال کہنے ثلث سے زیادہ اگر چہ درو شاہانہ (۱۷۰۰ء) میں
 خاندانوں اس واسطے کہ روایت کی بنیاد پر مسلمانوں نے مسود
 بنی الی وقامت سے کہا کہ میں نے کیا رسول اللہ میں مال ہلاا ہوں
 اور وارث میرا سوا ایک بیٹے کے کوئی نہیں ہے تو میں صدقہ دوں
 دو تھائی مال کا فرمایا آپ نے نہیں بھکر کاش میں نے صدقہ دوں
 میں نصف مال کا فرمایا نہیں کاش میں نے صدقہ کروں میں تھائی
 مال فرمایا صدقہ کر تھائی اور تھائی بہت ہے۔ چنگ تیرا چھوڑ جانا
 وارثوں کو کوئی بھتر ہے اس سے کہ چھوڑ جاوے تو ان کو مطلق کر
 ہاتھ پھیلا دیں ناگوں کہ مائے اور عذرا بن چٹل سے مروی ہے
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے صدقہ
 مقبور کیا تم پر تھائی مال کا تہجد سے مرنے کے وقت واسطے
 بڑھانے کیلئے کے روایت کیا اس کو درویشی نے اور نام احمد
 نے اور بنو آج نے ابو جعفر روایہ کی حدیث سے اور ابن ابی شیبہ
 ابو ہریرہ سے لیکن جو سب روایتیں ضعیف ہیں بخود ہی کہتی ہے
 ایک روایت دوسری عدالت گو کہ اللہ اعلم۔ ابو جعفر المرادی

(۵) وارث کے لئے وصیت

اور درست نہیں ہے، وصیت وارث کے لئے مگر
بالحالت باقی وارث کے۔

فائدہ پہنچا جو غصہ صحت کو تھکے کے مشاعرے کے ساتھ
ہو اس کے لئے صحت درست نہیں ہے اور جو عزم ہو جاوے بھی
بھائی کے لئے صحت کی باوجود بیچے ہونے کے تو درست ہے
لیکن اس باب میں حد سے باوجود باقی کی کیا کرنا میں نے
رحمۃ اللہ علیہ علیہ السلام سے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے
اسے دیکھ کر تعجب کیا کہ اس کا حق میں اب صحت نہیں ہے حادث کے
لئے دعا کرتا کیا اس کو کام میں اور عارضوں حاصل نے عمر میں نے

میر حسن کہیں کہیں کو آئے تھے اور فرزند نے بھڑکی کہیں کہیں کو اس فن پر
 اور ان بھڑاوت سے اور بات کہیں کہیں کو قطعی نے ان مہاس سے
 اور زیادہ کہیں کہیں کو آٹھیں مگر یہ کہ چار سب بات اور اس
 کی ضمن ہے اور اہم اور آیت علیکم الخاصیر احدکم
 الموت ان ترک عیرہ الوحدۃ للوالدین والاقربین
 مشورہ اس حدیث سے آیت تہ مدار یشہ لیا ہے

(۶) قاتل کے لئے وصیت

اور کامل کیلئے جو سامتر ہو مکمل کا کسین باجائے اورش جائز ہے۔
 فائدہ اس واسطے کہ جلدیہ میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ہے وصیت قائل کے لئے کہ ازین میں نے
 تحریر کیا ہے میں کہ افواج کیا اس حدیث کا وہ نقلی ہے بشر میں یہی
 سے نہیں نے حجاز بن اوطاف سے انہوں نے حکم سے انہوں نے
 ان عین سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکر نے انہوں نے
 حضرت علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے نہیں درست ہے قائل کے لئے وصیت کہ وہ نقلی ہے کہ
 بشر میں یہی سترک ہے یا ہے حدیث کو انہوں نے سامتر کی تہ سے
 ازین مکمل کیلئے سب سے مثل حضرت کے کہ وہ سامتر کی کے زوریک
 قائل کے لئے وصیت درست ہے جلدیہ اسی خلاف پر ہے اگر ایک
 شخص کے لئے وصیت کی پھر اس نے موسیٰ کو کہ وہ مکمل کی قائل ہے۔

(۷) مہی اور مکات کی وصیت

حیثیت نہیں درست ہے اگر مسمیٰ صحتی ہو یا مکتبہ ہو
اگر حلال پتھر دونا چھوڑ جاوے۔

(۸) وصیت پر دین کا تقدس

اور مقدم ہو گا اور انے دین کو صحت ہے۔
 فائدہ اس بات کا کہ اگر میں کافر ہوں تو اللہ عزوجل نے میری
 توبہ کی حالت کے لئے مسرت ہے اور فرشتے بھی اس پر مسرت
 ہیں اور میں خود بخود مسرت ہوں اور یہ سب ایک ہی چیز ہے

(۹) وقيل بعد موته وبطل قبولها اوردھا في حياته وبه اى بالقول بملک الاذاعات
موصيه ثم هو اى الموصى له بلاقول فهو لو دثه اى لورثة الموصى له وانه ان يجمع عنها
بقول صريح او فعل يقطع حتى المالك عما غصب کما مر فدمرفى کتاب العصب قوله فان
غصب وغيره فال اسمہ واعظم مالهه ضمه وحلکة فهذا التصريح رجوع عن الوصية او يريد فى
الموصى به ما منع سلبه الاله کلت البونق بسين والياء فى دار اومعى بها وتصرف مزيل
ملكه کما قيل وانها لا يغسل الثوب اوصى به ولا جردھا خلافا لابی يوسف لان المحمود
رجوع عنده (۱۰) وتطل هذه المرحى ووعبت لمن حکمها بعدھا اى وجب للمرحى لاسراف
شيئا او وصى لها بشئ ثم تزوجها ثم مات تطل الهبة والوصية لان الوصية ايجاب
بعد الموت وعند الموت هي وراثه له وامالهة هي وامکات منجرة ليعى کانتفاضة الى
الموت لان حکمها يتفرع عند الموت الا ترى انها تطل بالمير المستغرق وعند عدم الدين
يعنى من الثلث بخلاف الاقرار انه ان اقرها ثم تزوجها حيث يصح لھا عبد الاقرار اجبية
کافرا، ووصيه وھى لاسه کافر والعبدان اسلم او اعتق بعد ذلك اى ان اقرار المرحى
او اوصى او وھب لابنه الکافر ثم اسلم لابن قبل موت الاب بطل ذلك اما الاقرار فلان
النوة قلعة وقت الاقرار فاعبر فى الارث نهمة لا يثار وامالهة والوصية فلما موفکذا ان
کان الابن عبد او مکابلا ليعنى لعبدنا وصح هذه مقعد ومطلوح واشل ومسلول من کل مال
ان طال مدته ولم يخف موته والثلث ثلثه (۱۱) وان اجتمع الوصيه قدم الغرض وان
اعروا نساء نساء قرة قدم مالمدم اى ان اجتمع الوصایا فصديق عنها ثلث لعل فان کان
بعضها فرسا وبعضها نفا فاقدم الغرض وان کان کلھا فرایض او کلھا نوال فلان مقدم الموصى
فان اوصى ببعض اسحق عنه واكاسر منه ان بلغ نفقة ذلك والا فمن حيث تبلغ فان مات حاج
فى طريقه وارصى بالعج عد یحج من بلده اى یحج ببلده عد امی حنیفة ان بلغ نفقة ذلك
والا فمن حيث تبلغ وعندهما یحج من حيث مات وان لم تنع النفقة ذلك فمن حيث تبلغ.

(۹) وصیت کی قبولیت

اور وصیت قبول کی جاتی ہے بعد مر جانے موصی کے اور
جس نے قبول اور رد کیا کہ وصیت موصی کے اور موصی کے اور
ملک کیں ہوگا وصیت کا جب کسی نے قبول نہ کرے مگر ایک
صورت میں وہ یہ ہے کہ موصی نہ بعد موصی کے مر جائے قبول
سے پہلے تو وصیت موصی کے وارثوں کو ملے گی اور موصی کا

جائز ہے بجز جائز وصیت سے مراد قول سے یہ ایسے فعل سے
نہ ملک کے حق کو قطع کر دینا ہو بخود ہے سے۔

فائدہ۔ مثلا موصی موصی کو بی بی یا بی بی تعریف کرے کہ
اس سے ہم مل جاؤں گا اور انھیں تقسیم جائے۔ وغیرہ۔

مثلاً یا بی بی ہے کہ موصی بہ میں ایک ایسا ارزاں کدو
ہو جسے کہ بغیر اس کے تقسیم موصی بہ کی ممکن نہ ہو جسے مثلا

(۱۱) کئی وصیتوں کا جمع ہونا

انگریزی حکم کی دستبرد میں آئے اور انہوں نے ان کے لئے نو
کافی لکھیں۔ یہ جو بہت فرق ہے کہ جو مقدمہ میں سے نقل
ہو اور جو بہت سببیں یکساں ہوں تو جس کو وہ پہلی نے مقدمہ
نیا سوہی پہلے لکھا جائے گی تو اس کے لئے وصیت کی ہے
نہ تو اس کی طرف سے ایک شخص کو اس کے لئے وصیت کے شہر
سے حج کر لائیں گے اور جو خرچ کافی نہ ہو تو جس شہر سے کافی
ہو وہاں سے ۱۰۰ روپے حج کر کے لانا ہوتا ہے جس میں
ہو اور وصیت کی اس نے حج کی تو اس کے شہر سے حج کر لانا
چاہئے کہ تمام اہل حنیفہ کے نزدیک ان خرچ اس قدر کافی ہو
اور نہ یہاں سے کافی ہو وہاں سے ۱۰۰ روپے حج کر کے
لانا چاہئے جہاں پر سب وہاں سے کر لائیں گے اور خرچ اس
قدر کافی ہو نہ جہاں سے کافی ہو وہاں سے کر لائیں گے اور
قول امام احمد سے اور اسی پر سنن میں ہے کہ ان کے اندر لکھو۔

موسمی یا تنوکی تھیں نہ لٹ کر ڈالے یا موسمی یا تنوکی تھیں نہ لٹ کر ڈالے
 تاکہ ہاں ایسے تصرف سے جو موسمی کی ملک و مال کو کراہے
 مضافاتی پر کراہے اور ہر طرح سے اور غیر موسمی یا تنوکی
 ہر طرح سے موسمی سے اسی طرح کہ موسمی یا تنوکی
 قاعدہ اور اسلام اور احکام کے ساتھ ایک ایک کرنا موسمی
 کا جوہر ہے نہ کہ اس کے اور کو قبول مطلق یا پس درختدار

(۱۰) مریض کا چہرہ اور طبیعت

اور مرہاٹھ کا پہلا دور بہت باطل ہے اس عورت کے
 اپنے پاس سے موسیٰ نے نکاح کیا بعد وصیت اور بہرہ کے اسی
 طریقے باطل بنے افراد اور وصیت اور بہرہ اس کا اپنے کا فریضے
 سے لینے خواہ کے لئے اور نہ کا مسلمان جو بنایا نہ خود آزاد کر
 دیا بعد اسی کے اور جائز ہے بہرہ اس شخص کا جس کے پاس رہا
 گئے یا اس کو فروغ دے کر دیا یا اس کے بہرہ دہ کے پاس کوئی ہو
 کی تمام مال سے اگر ایک مال تک ہے اس امر میں صحیح ہے اور
 موت کا خوف نہ ہو ہر چیز مال سے باخدا ہوگا۔

باب الوصية بالثلث

١٠١ في وجهه ثلث ماله يزيد، وثلثه لأخوه بجزء ونصف ثلث بينهما وثالث له وصدس
لأخوه بثلث وشدته لثمة وكله لأخ نصف ولأخا ربع قال أبو حنيفة الوصية بأكثر من الثلث
تأثم بحر الورثة لله وقب بطلانها فكانه أوصى بالثلث لكن واحد فينصف الثلث بينهما وقالوا
سواء بطل أو لم يطل على الثلث بمعنى أن الموصي قد لا يستحقه هؤلاء، بل لأن يعبر في أن الموصي
قد يأخذهم الثلث بحصة ذلك ثم إن الدلالة يجب لأبطال هذه المعنى فصخرج الثلث ثلثة
وثلث واحد والكل ثلاث مرات أربعة فيقسم الثلث بين المصاهير فلهذا منى على أصل محتج
بهم وهو قوله ١٢٠ ولا يقدر الموصي بأكثر من الثلث عند أبي حنيفة الميراث بالنص
أنصرت المصطلح بين الحنابلة فإنه إذا أوصى بالثلث والكل فلهذا أبي حنيفة مصاهير الوصية
أما لكل واحد نصف يصير الخيف في ثلث الثمان ونصف في الثلث يكون نصف الثلث
وهو السبب هناك. مذهب أحمد وعدهم مصاهير الوصية أربعة لصاحب الثلث واحد، الواحد

من الاثر بعد ربع فصرف الربع فی ثلث احوال فراجع فی الثلث بكون ربع الثلث ثم نصف الثلث
الكل ثلثه من الاربعه وهي ثلثه اربعه فصرف ثلث الارباع فی الثلث بغير ثلاثه ارباع الثلث
ولصاحب الثلث واحد من الاربعه فصرف اربعه ارباع فی الثلث وهو ربع بغير ربع الثلث
هذا معنى لصرف وقد نصیر فیہ کثیر من العلماء (۳) الاھی العجائز والمسنان والمراحم
المصلحة بصورة العیادۃ ان یرکب فرجی عداۃ فیستأمنها المثلثون والاخر سون فوصی
ماز صالح الاول من زید بعشرة والاخر من عمرو بعشرين ولا مال له سواهما فافاد وصی فی سن
زید بعشرين وهي علی عمر ودار بغير مضمین الثلث سبهما الثلث فبیاع الاول من زید بعشرين
والعشرة وصی له وساع الثاني من عمرو فدار بغير مضمین والعشرون وصی له فاحد عمر ومن الثلث
مضن وصیة وان كانت راتبة علی الثلث وصورة المسعفة اعطى عین فیبعضها ما ذکره ولا مال
له سواهما فالوصیة للاول ثلث المال والثاني ثلث المال فبهم الوصیة بیتهما الثلث
واحد الاول والثاني للثمن ففسم الثلث سبهما كذلك فبعت من الاول ثلثه وهو عشرة
ربعم فی عشرين وبمن من الثاني ثلثه وهو عشرون وسع فی اربعین فصرف کل
بقدر حصته وان کان والدة علی الثلث وصورة الذی هم امر سلة او علی لربہ بثلث غرضه
وبلاخر سبب غرضه ومانه تسعون درهما فصرف کل بقدر حصته فصرف الاول الثلث
فی ثلث المال والذی الثلث فی ثلث المال والمیراث بالمصلحة مطلقا ای عبر عقدة بابها
ثلث او نصف او نحوها وانما فرق ابو حفص بین هذه الصور بالثلث ربین غیر هالک الوصیة
ذاکاب مقدرة سائر علی الثلث صرفها كانقص والثلثین و غیرهما والشرع یصل
لوصیة فی راند یرکب ذکره نمو الا یصرف فی حق الضرب بحال ما لم یکن مقدرة فانه ای
شی من المال کما فی الصور الثلث لانه ینس فی العبارة ما یکن سلفا لوصیة کما ان الوصی
بحسب درهما واتفق فله مات درهم من الوصیة غیر باطله بالکلیه لامرکان ان یطهر له حصة
فی المائة واثم یکن مائة بالکلیه بکون معتبر وهي حق تصرف وهذا هو ذقیق شرط

باب ثلث مال فی وصیة کے بیان میں (۱) دو اوڑھیوں کے لئے وصیة

اب میں نے فرمایا مال کی وصیة کی زی کے لئے اور
اور کے لئے اسے بھی بتائی کہ کی وصیة کی اور بتائی
نے وصیة کی اور بتائی سے آج تہائی ماں دوڑھیوں
میں تھا نصف تقسیم کا اور کہ تہائی مال کی وصیة کی زی کے

نے ارشاد کیا کہ یہ وصیہ اگرچہ مال کے لئے صحیح ہے
لیکن اگر مال کی وصیہ کی اور نہ کہ مال کی وصیہ کی اور نہ کہ
مال کی وصیہ کی اور نہ کہ مال کی وصیہ کی اور نہ کہ مال کی
وصیہ کی اور نہ کہ مال کی وصیہ کی اور نہ کہ مال کی وصیہ کی
وصیہ کی اور نہ کہ مال کی وصیہ کی اور نہ کہ مال کی وصیہ کی
وصیہ کی اور نہ کہ مال کی وصیہ کی اور نہ کہ مال کی وصیہ کی

قائدہ۔ امام صاحب نے کہا کہ وصیت ثلث سے زیادہ کی جب اس کو دینے پر تردد رکھا جائے مگر یہی جواب دیا گیا کہ اگر کسی نے وصیت کی ثلث کی مگر اور غلام کے لئے تو ثلث کو نصف نصف باطل دینے کے اور وصیت نے یہ کہا کہ ثلث سے زیادہ وصیت باطل ہے اس میں کوئی حرج نہیں اس کا مستحق نہیں ہے بسبب حق وراثت سے اور حجتہ یہاں باب میں کہ وصیت لے ثلث میں سے مقدار اس کے حصہ سے گامی سے کر اس کے باطل ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے تو کل کے نہیں ثلث ہوئے اور ثلث ثلث اور ایک ثلث لے کر چار ہوئے تو اسی طرح ثلث مال چار حصوں پر تقسیم ہو گا کذا فی الاصل۔

(۲) ثلث سے زیادہ حصہ

امام اعظمؒ کے نزدیک وصیت لے کر حصہ ثلث سے زیادہ نہ صحیح رہا جاوے گا۔

قائدہ۔ یعنی ثلث سے زیادہ میں ضرب نہ ہوگی مراد ضرب سے ضرب اسطرحی صحیح یہاں نہیں ہے جسے جب وصیت کی ثلث مال کی آپ کے لئے اور کل مال کی ایک کے لئے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سبب وصیت کے روز ہونے پر ایک کو نصف ملے گا یعنی نصف کو ضرب دیں گے ثلث میں تو نصف ثلث یعنی سہریں حاصل ہو گا وہی ہر ایک کو ملے گا اور سہ حصین کے زیادہ سبب وصیت سے چاروں کے اور چار ایک ربح ہے تو ربح کو ثلث مال میں ضرب کریں گے حاصل ہو گا ربح ثلث وہی ملے گا سبب ثلث کو پھر سبب کل کے میں ہیں چار میں سے یعنی میں ربح ثلث کے اور وہی کو ملیں گے یہی حق ہیں ضرب کے اموال میں بہت سے سائرہ ان جو محکم ہیں کذا فی الاصل۔

(۳) دو مقامات

جہاں ثلث سے زیادہ جائز ہے

۱۔ مگر میں مسلمانوں میں اور اگر مسلمان اور دھرم ہر شخص کا کہہ۔ عبادت کی صورت پر ہے کہ ایک شخص کے اور غلام سے ایک میں دہم کا ایک ساتھ دہم کا سوا اس نے وصیت کی تیس دہم کا غلام زید کے ہاتھ میں اور دہم بچا جاوے اور ساتھ دہم والا عمرو کے ہاتھ میں دہم کو بچا جاوے اور سوا ان دو غلاموں کے اور کوئی جائیداد موسمی کی نہ تھی تو زید کے حق میں تیس دہم کی وصیت عمرو کے حق میں چالیس دہم کی ہوئی تو ثلث مال دونوں موسمی میں نہیں تھا تو تقسیم ہو گا ہر ایک میں دہم غلام زید کو تیس میں دیا جاوے گا اور اس دہم میں کی وصیت کے پھر سوا اور ساتھ دہم کا عمرو کو چالیس میں ملے گا اور تیس دہم اس کی وصیت میں ضم ہو کر عمرو نے ثلث میں سے تیس قدر اپنی وصیت کے کیا اگرچہ وصیت زیادہ تھی ثلث پر موسمی یہاں پر امام اعظمؒ نے زیادہ عمرو کو برابر حصہ دیا بلکہ بقدر حصوں کے تقسیم ہوا اور کمرائی طرح پر یہاں میں ہوتا تو یہ اور عمرو کو برابر حصہ وصیت کی ہے کہ ایک شخص نے اسی قیمت کے دو غلاموں کو آزاد کیا اور سوا ان دو غلاموں کے اور تھو مال ایسے ہیں جن میں ہے تو اول غلام کے لئے وصیت ثلث مال کی ہوئی اور باقی دونوں غلاموں کے لئے دو ثلث کی وصیت تھی تو وصیت کے سبب میں تھو سول کے ایک سہم اسوں اور دہم جانی کے تو ثلث میں بھی اسی طرح ان میں تقسیم کیا جاوے گا تو اول غلام کو ثلث آزاد ہو گا اور دہم اس ہے اور دہم وصیت اور دہم سول کرے تیس دہم میں اور جانی کا بھی ثلث آزاد ہو گا اور دہم اس دہم ہے تو وہ سول کرے چالیس دہم میں تو ہر ایک موسمی لے نے ضرب کی بقدر اپنی وصیت کے اگرچہ زیادہ ہے ثلث پر۔ دو صورت درہم سولہ کی یہ ہے کہ

ایک شخص نے ذیہ کے لئے تیس سو روپیہ وصیت کی اور دوسروں کے لئے ساٹھ سو روپیہ اور تیس سو روپیہ کا حصہ ای قدر ہے کہ اول کا حصہ پانچ سو روپیہ کا حصہ کل مال سے اور دوسرے کے

۳: ومثل نصيب ابنه وصيت ومنصب ابنه لاولاد الوصية يعامو حق الامس لانصحيح لعمره وفيه خلاف وفر له ثلث ان اوصى مع امنن ومحوء من ماله مئة المونة اي بقال المورثة اعطوا ما شئتم لانه مجهول وانحصاراً لانصحيح صحة الوصية فالتس لبي المورثة (۵) وسببہ اندیس ہے عمر وہم رعو کا ترجمہ ہے عرفاً فانصدس قول لبي حنیفہ بآء علی عرف حصی لیس وقالہ مثل نصيب احد المورثة ولايزاد علی الثلث الا ان يجيز المورثة فان قال سدس مالی له ثم قل ثلث له واحجزوا له ثلث ی يكون السدس ناخلافی اثبت لان قلت قوله ثلث مالی له ان کما احبوا المکاتب وانکای تشاء بحب ان يكون له النصف عنداجازة المورثة وان کان فی السدس اعتبار و هي السدس اثبت فهذا ممتنع ايضا قلت لاحواب لهذا السؤال

اور یہاں تحت اسیت نوامع میں ہے تو بیان اس کا اور توں کی طرف ہوگا کذا فی الاصل۔

(۴) بچے کے حصہ کی مانند کی وصیت

یہ وصیت بچہ وصیت اپنے بیٹے کے حصہ کے مانند اپنے بیٹے کے حصہ کی۔

(۵) ایک سہم کی وصیت

تو در وصیت کی ایک سہم کی اپنے مال میں سے تو مراد اس سے سہم مال ہوگا مال میں عرب کے در سہم جس جز کے ہے ہمارے مرتبہ میں پھر اگر سہمی سے کہا کہ میرے مال کا سہم تیراں شخص کے لئے ہے پھر بولا کہ میرے مال کی تیرائی اس کے لئے ہے اور اس نے اجازت دی تو وصیتی ہوگشت ہوگا۔

فاندر۔ سوس داخل ہوگا اسکا ثلث میں۔

فاندر تو وارثوں سے کیا جائے گا کہ جس قدر تمہارا حق ہے اس سے کہ تو مال مجاہل ہے

۱: وفي سنين مالي حكمه وله سدس لان المعرفة اذا عجلت معرفة كان الظاني عين الاول وثالث ذر احمه او غمه او نبيه متفارقة او عجلت ان حكمك فله ماله في الاول وثالث الظاني في الآخر من هذا عندنا وعند فر له ثلث الظاني في كل الصور لان حق الموصي له شائع في الجميع فاذا حكمك ثلث المال هلكت ثلثا حق الموصي له ان حق الموصي له بغيره على حق المورثة انك ما تجرى فيه الجبر عسى الخمسة ويمكن جمع من ابدال المستحقين في الواجب

كأنهم اهتموا بالعلم بجميع حق المواريث في هذه المقدمة فيجوز في الثاني بخلاف ما ليس كذلك
 كالتياب المتفاوتة والعميد والالف وله عين ودين هو عين ان يخرج من ثلث العين والاثالث العين
 وثلث ما يوصى من الدين وثلث لغيره وعمد وعمر وميت كنه لغيره لان الميت لا يرث من الحي
 كما قال لغيره وجد او عرض اني بوصف انه ان لم يعلم يعوته فله نصف الثلث لان الوصية عمده
 صحيحة لعمر فلم يوصر للحي الا نصف الثلث بخلاف ما ادخل سمونه لان الوصية للميت
 لم يكن واصل بنعمان ثلث لغيره قال قال بينهما فبعضه في اي او قال ثلث مالي بين زيد وعمرو
 ومريت فلزيد نصف الثلث لانه حريج في ان لزيد نصف الثلث رست وهو خير له ثلث ماله
 عند موته اي قال ثلث مالي له واملان للموصي فاكسب مالا للموصي له ثلث مال الموصي
 عند موته وثلث غنمه ولا غنم له او تلك قبل موته سقطت قوله ولا غنم له معناه انه لا غنم له
 عند الوفاة ولم يسعد عبد الله ان استفاد عمدا لتصحيح ان الوصية تصح وشاة من مالي او
 عسي ولا شاة له ليستها هي ماضى ومطلوب هي غنمي فانه اذا قال له شاة من مالي ولا شاة له علم ان
 المرات مائة الشاة وان قال له شاة من غنمي ولا غنم له يراد غنم الشاة والبست موجودة فيقول
 الوصية واعلم انه قال في الهداية ولا غنم له وقال في العن ولا شاة له وبهتة فرق لان الشاة
 فرد من العم فاذالم يكن له شاة لا يكون له غنم لكن اذا لم يكن له غنم لا يلزم ان لا يكون له شاة
 لاحتمال ان يكون له واحد لا كثير فعبارة الهداية تارة صارتين هاتين لم يكن له شاة املا وما
 يكون له شاة لكن لا غنم له هي الصواب لئلا يظن ان الوصية وعارة المعن لم تدارك الا الصورة الاولى
 ولم يعلم منها الحكم في الصورة الثالثة فعبارة الهداية اشبهت لكن هذه احوط وثلث ماله لا ميات
 ارادة ومن ثلاث وللغفر والمساكين لهن لائحة اعماس هذا عهد ابني حيفة ابني يوسف وعند
 محمد بقسم الثلث على سعة اسهم ولا ميات الارلا تلة مها لان المذكور في الفقراء والمساكين
 لعط الحسح واطل في لميرات اثنان والوصية تحت الميراث لهما لان الجميع انما على ثلاثة
 يراد به الحسح ويطلق الجمعية كثرة تعالي ولا يحل لك النساء يراد به الواحد فيقسم على
 خمسة ونهـ ثلث منه او ثلث له وللغفر والنسب له ونهـ لهم هذا عهد ابني حيفة ابني يوسف وعند
 الثلث اثنان وصاية لزيد وصاية لعمر (١٠) ارميا لزيد رحمين لعمر وان اشرك اخر معهما فله
 ثلث ما لكل في الاول ونهـ في الثاني لان في الصورة الاولى نصيب زيد وعمرو يتساويان وقد
 اشرك اخر معهما فهو شريك للثلاث فله ثلث ما بين واحد منهما ولا يمكن مثل هذا في
 الصورة الثانية لصاوة نصيب زيد وعمرو وهو شريك لكل واحد من ماله واحد منها

(۹) ولی له غنی ذین لحدود صدق الی الثلث ای امر الورثة بان یصدقوا المدانی فی مقدار الذین یحب علیهم ان یصلوا الی الثلث فاصل الحق ذین ومقداره ثبت بطریق الوصیۃ وهذا مستحسن وهی القیاس لایصدق لان لمدعی لایصدق الا بحجة فان اوصی مع ذلك عزل ثلث لهما ولکن لا تصرفه وفین لكل صدقہ فیما شئتم ویؤخذ ذوالثلث ثلث ما اقر به وما فی فلیهم والورثة یطلق ما اقر به ویحلف کل علی العلم بدعوی الزیادة ای اوصی مع ذلك الذین الذین امر تصدیق مقداره بثلث ماله لیس لیس یقول یعزل ثلث المال للوصیۃ واثنان للورثة وقیل للموصی لهم صدقہ لیسما شئتم فاذا اقر بمقدار ثلث ذلك انفقوا یمکن فی حقهم وهو ثلث المال وما فی من الثلث فلیوصی لهم بقیل للورثة صدقہ لیسما شئتم فاذا اقر به فی ثلث الثلث الشئ یمکن فی حقهم وهو ثلث المال والباقی للورثة وحلف کل واحد من الموصی له والورثة علی العلم بدعوی الزیادة (۹) وبعین لواثر واحسب فی نصف وحاب المورث والما یكون للاجنبة المصنف لان المورث ای الوصیۃ بخلاف ما اذا اوصی به للحر والیت فان الیت لیس باهل (۱۰) وثلاثة ابواب متفاوۃ بکل الرجل ان صاع یوس ولم ینزای هو الورثة یقول بکل فوی حلفک سطلت لکی ان سلما ما فی احد ذوالحد لیس الی الغزو فو فردی ثلثی الاعس وذلما یوس سطلت کل ای اوصی بثلث ابواب متفاوۃ جید ووسط وودی وقال الحد لیس واصل لیس لیس وور الودی لیس فلیک واحد ولا یفرق ای هو الورثة یقول لکل واحد فلیک حلفک فالوصیۃ باطله لکن الورثة ان تسامحو او سلما الذین المایس الی رید و عمرو یکر احقریه ثلثی الا یوس المویس واحد یکر ثلثی الودی و عمرو ثلث کل واحد ویت معین من دار مشوکه قسمت فان احاب فهو للموصی له والاقله قدره اوصی زید لیس ویت معین من دار مشترکه بین زید ویکر یجب ان تقسم الدار فان وقع الیت فی نصیب زید فهو للموصی له وان وقع فی نصیب الشریک فلیوصی له مثل فروع ذلك الیت من نصیب الموصی وهذا عند ابی حنیفہ زانی یوسف وعند محمد له مثل فروع نصف ذلك لیس کما فی الاقرای ان کل مکان الوصیۃ اقر ولحکم كذلك فی الجامع وقیل فی خلاف محمد

(۶) سندس اور تہائی وغیرہ مختلف

مقداروں کی وصیت

۱۔ اور جو سندس مال کی دو بار وصیت کی تو اس کو سندس

کی سہ ڈالر جو وصیت کی اپنے تہائی دو تہائی کی یا تہائی

کیزوں کی مختلف ہیں یا تہائی غلاموں کی چار دیکھو

دو گئے تو باقی کل رہا ہے اور اگر باس اس کو سہ دین کی اور

کیزوں کی غلاموں میں تہائی کا ثلث طے کیا اگر چہ درم

کی وصیت کی اور مہی کا مال میں لگے ہے اور دین بھی ہے

کے لئے بھر ایک تیرہ کوئی یا شریف کر، یا تو تیرہ کے
زیادہ کے لئے نصف اور عمرو کے لئے نصف لے گا۔
قاعدہ۔ یعنی پھر وہ ہے۔

(۸) وارثوں کو قرض کی تصدیق کی وصیت

یہ اگر اپنے وارثوں سے کہہ کر غلامے کا محض پر قرض
بے غم اس کی تصدیق کیجئے تو تصدیق کی جاوے گی مقدار میں
شے ٹھیک، نہ تک اور جو اس سے سوا کسی نہیں بھی کہیں تو تہہ کی
مال جدا یا جو دے گا وصیت کے لئے اور۔ تہہ یاں وارثوں
لئے اور اگر چاہو گے کہ مال دے یا اور وارثوں سے کہہ کر
تہہ یاں کی تصدیق کرو، جس قدر میں کہ تم چاہو، جو جس قدر کا
مال بسم اللہ قرار میں اس کا ٹھیکہ اس کے لئے ہے جس سے یہ
جاوے اور نہ بے ہواں وصیت اور جس قدر کہ تم قرار میں
اس کے دیکھو، دے گئے جس سے لے جاویں جو بچے یا
خوٹے اور اسباب و مصالح اور دانت اس سے طلب کر جاوے
اور یہ بھی بخوبی دیا اور کائنات اس سے اس کے کم اور نہ ہو۔
قاعدہ۔ یعنی بچے سلم پر قسم خاویں کہ اللہ جہہ میں نہ
دین کو جانتے ہیں۔

(۹) ورثہ اور انجسکی کے لئے وصیت

یہ اگر وصیت کی جے میں یا وارث اور انجسکی کے لئے
نصف اس جے کا انجسکی کو ملے گا اور ورثہ کو بھروسہ ملے گا
قاعدہ انجسکی کے لئے نصف اس وصیت میں ملا ملے گا ورثہ
تقسیم ہے وصیت کے برخلاف اس وصیت نے جب وصیت کی کی
اور یہ کہیں نہ کہ وصیت مال میں۔ یہ وصیت کا کوئی ایسا نہیں۔

(۱۰) قسمن مختلف تھاویں کی قسمن سے وصیت

یہ اگر ایک شخص نے وصیت کی تین قسمن سے

دونوں پر تو ہر دو میں جس میں کے ٹھیکہ میں سے لیں نہیں گئے تو
اسے بے جا دے گا۔ نہ تہہ یاں میں کی تہہ یاں کہتی ہو رہے گا
اس میں سے وصیت کرے کہ وہ جاوے گا کہ وصیت کی شے
مال کی تہہ اور عمرو کو اور عمرو بے قرضہ لے گا اور ٹھیکہ ملے گا
اور نہ تہہ کہ ٹھیکہ، میان تہہ اور عمرو کے ہے تو تہہ کو نصف
ٹھیکہ ملے گا نہ وصیت و ٹھیکہ مال کی تہہ میں اس وصیت
محتاج ہے تو جس کی کہ ٹھیکہ اس لئے ملے گا جو وصیت کے پاس
وصیت وصیت کے ہاں چاہے اس لئے وہ مال بھہ وصیت کے لے کر یا
نہ ہو۔ اور وصیت کی تہہ کی کرپوں کی اور وصیت کے یہی
کرپوں نہیں ہیں یہ جس میں تہہ کی وصیت میں سے کرپوں تو
وصیت باطل نہ کی، نہ وصیت کی ایک کہیں کی اپنے مال
میں سے تو قیمت اس کی اس کے مال میں سے کافی جاوے گی
اور جو وصیت کی ایک کہیں کی جی کرپوں میں سے اور اس
کے پاس کرپوں میں تو وصیت باطل ہے اگر شے کی
وصیت کی اپنی اموات اور کے لئے اور قسمن اور مسکنوں
لے نہ مال یا نہ ام نہ اس کے جس میں تو ٹھیکہ مال کے
پانچ حصے کر کے میں حصے مہات اور کو نہ دے جسے قرار اور
مسکنوں کو اس کے اور ٹھیکہ کی وصیت کی زیادہ و قرضہ کہیں تو
نصف خزانہ کے کر اور دے لی وصیت کی زیادہ کے لئے اور
سودا بچے کی سودا کے لئے چھ ایسے تیرہ کے شخصوں دونوں کا
شریک نہ یا تو تیرہ سو تیرہ چھارے کی تھاں سے کر۔

قاعدہ اس سے کہ چلے اور سودا کو حصہ دے اور ہے
اور یکے تیرہ ان کے ساتھ شریف ہو گیا تو قسمن کی تہہ یاں کی
برائی تہہ یاں کو قسمن اور تہہ یاں میں کی۔

(۷) دو کے ساتھ تیسرے کو شریک کرنا

یہ اگر جو وصیت کی زیادہ کے سے اور چھار کی عمرو

باب العتق فی المرض

۱۔ العتق لحال العقد فی التصرف المنجز فان کان فی الصحة فمن کل ماله والا فممن ثلثه والمصاف الی موته من الثلث وان کن فی الصحة التصرف المنجز هو الذی اوجب حکمه فی الحال ولم یصاف الی الموت ما اوجب حکمه بعد موته کانت حر بعد موته فوہا امر یہ بعد موته غنی المنجز بعبء حاله التصرف لان کن صحیحاً فی ثلثک الحال ینفد من کل حاله وان کان مریضاً ینفد من الثلث والمراثی والتصرف الذی هو انشاء ویكون فی محض الشرع حتی ان الاقرار بالذین فی المرض ینفد من کل الحال والشکاک فی المرض بمنہو المثل ینفد من کل الحال وابناء المصاف الی الموت فیمتد من الثلث سواء کان فی زمن الصحة یوزن من المرض (۲) ومرض صحیح عنہ کالصحة (۳) وادھاق ومحاباتہ وھبہ وضمانہ وصیہ فان خالی فاعتق فیہی اثنی وھما فی عکسہ سواء صرۃ المحاباة تم الاعاق ما عدا فیمنہ مائتان مائة ثم اعتق عدا فیمنہ مائة ولا مال لہ سواءھا یصرف الثلث الی المحاباة ویسمی المعتق فی کل لیمۃ وصورة العکس اعتق العبد الذی قیمہ مائة ثم باع العبد الذی قیمہ مائتان مائة بنفس الثلث وهو المائتان بینھما یتصفیان فالعبد المعتق یتق نصفه محاباً ویسمی فی نصف قیمہ وصاحب المحاباة یاخذ العبد الآخر مائتان وحسن

جس میں انشاء ہوا عداوت ہے ایک فقہاء اور اس میں معنی تحریر اور اسمان کے پائے جاتے ہیں یہاں تک کہ اگر تحریر کی کسی کو دین کا مرض میں تو وہ نافذ ہو گا کل مال میں سے ہوا ہی طرح اگر نہ علاج کا مرض میں ہر مرض پر تو نافذ ہو گا کل مال ہے اور لیکن تعرف مصاف الی الموت تو وہ نافذ ہو گا تک مال سے خواہ صحت میں کرے یا مرض میں کوئی لا میں۔

(۲) بیماری جس کے بعد صحت ہوگی

یہ بیماری اس کے بعد صحت ہو جائے اور اس صحت کے ہے۔

(۳) مریض کا عتق و محاباة

اور مریض کا عتق اور محاباة (یعنی قیمت واجبہ سے کہو بچاؤ زیادہ کا فریہ کرنا) اور عید اور ضمان عہد بیت فار کئے ہیں تو اگر محاباة کے بعد صحت ہو تو محاباة مقدم ہے اور جو صحت کے

باب بیماری میں آزاد کرنے کے بیان میں

(۱) بیمار کا تصرف مجذ

اگر تصرف مجذ یعنی لغو اس کا فی الحال ہو سے سوائے اس میں اعتبار حالت فقہاء ہے پس اگر صحت میں ہو سے تو کمال سے نافذ ہو گا اور ثلث مال ہے اور جو تصرف مصاف ہو طرف صحت کے تو وہ ثلث مال سے نافذ ہو گا اگرچہ صحت میں ہو سے۔

فائدہ: تعرف تحریر ہے جو فی الحال ثابت ہو جائے اور مصاف الی الموت وہ تصرف ہے کہ وہ اپنے حکم کو سبب ہر بعد موت کے مجھے لے کر ذرا ہے بعد مریض صحت کے باز نہ کا ہے اور یہ مریض صحت کے کسی طرح میں حالت تصرف کا مقبوض ہے تو اگر اس وقت تک ہو تو درست ہے نافذ ہو گا کل مال سے اور اگر بیمار ہے نافذ ہو گا ثلث مال سے جس مراد تصرف سے وہ تصرف ہے

(۴) صاحبین کا موقف

اور صاحبین کی طرف اور تو ایک عبادت اور حقوں کے بیچ میں ہوتی تو نصف عبادت میں اور نصف دو حقوں میں صرف کیا جاوے گا اور صاحبین کے نزدیک دونوں صورتوں میں بھی حق مقدم ہوگا اور وصیت کی کہ ان صورتوں سے ایک خواہ مخواہ کرے آزاد کیا جاوے پھر ایک دم اس میں سے تکب ہو گیا تو باقی سے وصیت نافذ نہ ہوگی لیکن حج نافذ ہو جاوے گا اگر نکاح کی آزادی کی وصیت کی پھر اس نے حیثیت کی ہمار اس میں دیا گیا تو وصیت باطل ہوگئی اور جو وصیت دیا گیا تو وصیت باطل نہ ہوگی اگر وصیت کی زیر تسلط نہ ہوگی مال کی ہر قسم سے ایک غلام چھوڑا

ہو اس کے زید دی ہے کہ وصیت سے یہ غلام محنت میں آزاد کیا تھا جس کی وصیت بھیج نہ ہو کر محنت مال سے نافذ ہو جاوے اور حادث یہ کہتے ہیں کہ اس غلام کو مرضی میں آزاد کیا تھا اور حق فی المرض مقدم ہے وصیت پر تو قول دائر اس کا قسم سے مستحب ہوگا اور زید کو بکھنڈے گا مگر جب اس مال اس غلام کی قیمت سے زائد ہووے تو خمس قدر زائد ہے وہ زید کو دے گا زید کا مالدار سے اس بات پر کہ حق وصیت میں ہوا تھا مگر ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں بکا وصیت پر اور اس کے غلام نے دعویٰ کیا ہے حق کا وصیت میں اور حادث نے دونوں کی تصدیق کی تو غلام فرض خود کے حوالے کیا جاوے گا اور وہ اپنی قیمت میں آئی کر کے آزاد ہو جاوے گا۔

باب الوصیۃ للاقارب وغیرہم

(۱) حارہ من لیس فیہ ادا عند اسی حنیفہ و عندہما العاصق و غیرہ سواء (۲) و صہوہ کل ذی رحم محرم من غرسہ (۳) و عتہ زوج کل ذات رحم محرم عنہ (۴) و اہلہ عرسہ لہذا عند اسی حنیفہ و عندہما کل من یحولہم و یضییہم نفقۃ لقولہ تعالیٰ و التولی باہلکم اجمعین لہ اند حقیقۃ فی الزوجۃ قال اللہ تعالیٰ و صاریاہلہ و یقال لاہل فلان (۵) و اہل اہل بہنہ و اسوہ و جملہ منہم و الخاریہ و الخریۃ و ذوقرائہ و انسائہ محرمات فصاعد من ذوی رحمہ الاقرب فالاقرب غیر الوالدین و الولدین اما لال محرمات لان المال لجمع ہننا الثانی فاعتبر الاقربۃ کما فی المیراث و ہذا عند اسی حنیفہ و قال الوصیۃ لکل من یسب الی الفصی اب لہ ادرک الاسلام و عند بعض المتأخیر الی فصی اب لہ اسلم و بدعی الی بعد مع وجود الاقرب لہ لا بدخل قرابۃ المولادہ و قد قبل من قال لوالدہ قریباً ہو عاق فان کان لہ عمام و خلال فللعامہ لہنہ عند اسی حنیفہ و قال یقسم بہم اربعا لعدم اعتبار الاقربۃ و فی ہم و خانی نصف بیتہ و بینہما لان اقل الجمع اذا کانہ الثنن فللواحد النصف بقی النصف الآخر فیکون للخالین و عتہما یقسم للاثابینہم و فی عم لہ نصف ہی الوصی للاقارب و لہ عم واحد لہ النصف لہذا ذکرنا انفا و العم و العما سواء فیہا و فی ولد زیدا الذکر و الانثی سواء و فی ورثہ ذکر کالاتین لاند اعتبار نورثہ و حکم الاثر ہذا و فی ایدام بنہ و عیانہم و زعمہم و ارباعہم دخل فقیرہم و غنہم و ذکرہم و انالہم ان احموا و الا لفقراء منہم اوصی لایام

سی رہا و عیالہم الی اخر: مانا کہ قوم یا حصوں میں الفطر (یعنی فادہ) پکون تمسک الہم
و ان کا انفرادی یا حصوں کا نہ ہونا تمسک الہم بل پرانہ الفطر (یعنی فادہ) دفع الحاح فی
لی الفطر، مہم الی فقر، انتہائی رہا و عیالہم و کذا فی النافی ولی سی فلان
الانی منہم (۱) و مطلب الوصیۃ لموانہ لعم نہ معقون و معقون لان اللفظ مشترک
والاعتماد لہ و لا حرجہ تبدل علی الاحتمال ولی بعض کتب الشافعیہ ان الوصیۃ للذکر

باب وصیت اقارب وغیرہ کے بیان میں

(۱) ہمسایہ

ہمسایہ وہ شخص ہے جس کا مکان ملا ہو۔

نہ دہ۔ اہم صاحب کو یہ اور ہے جن کے خزانہ
جو ایک گھر میں رہتے ہیں اور ایک مسجد میں کھانا ہوتا ہے۔ اہم
صاحب کا سوا حق تو جس کے ہے نہ لے کر شوق میں دے
بہار سخن سے جو ملا ہے۔

(۲) سرال

سر یعنی سرسوں کے ٹکڑے وہ ہیں جو اس کی زوجہ سے
قرابت خیریت رکھتے ہیں۔

نہ دہ۔ جسے باپ اور چچا، مومن کی کنیت وغیرہ ایہ
میں اس کی وکیل یہ کہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جب اہل کلمہ سے قرآن سے عزم قرابت و اولیاء ان
نے، کئی سے آواز کر دیا، مگر اکرام ان کے کے اور وہ
میں رہے جو نہ تھے نہ سلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہاں پر
سیرت و تہذیب جاری ہے، یہاں مومن کے عوام یہ بات
نہایت گناہ ہے و وصیت پر اس کو اور واکے سخت ہیں۔

(۳) مختص

مختص یعنی مالدار وہ ہیں جو اس سے قرابت و نامحرم
جو اس کے ساتھ ہیں۔

فائدہ۔ یہ سب ان کے عرف میں ہے اور ہمارے
عرف میں سیرت کہتے ہیں اور مختص یعنی کے شہر اور بخارا۔

(۴) اہل

اہل عبارت ہے انہی کی ذمہ ہے۔

فائدہ۔ اور صاحبین کے نزدیک مثل ہے اس کے
سب میں نہ کہ جس اور صاحب کی آیت ہے تمام اللہ کی
ہے و سہ و ماخذ اور حرف اہل عرب قال فلان کہتے
ہیں جس کی ذمہ ہو۔

(۵) آل

آل عبارت ہے ان کے اہل بیت سے اور اس کے
وہ و اولاد بھی اس میں داخل ہیں اور اقارب و اقارب اور ذی
قرابت ذی انساب اس کے وہ یا نہیں یا زیادہ کی قرعہ
ہیں قرابت پر کچھ قرابت اسود الدین عورہ کے ہیں وصیت
اقارب میں اگر اس کے دو بیٹے اور دو ماںوں ہوں تو دونوں
بیٹوں کو سے گا اور جو ایک بیٹا ہو، سول ہیں تو نصف چھٹا کو
اور نصف ہائی دونوں ماںوں کو نصف کا۔ جو ایک بیٹا ہے۔ جو
اس کو نصف سے کا۔ چچا اور چچائی برابر ہیں اگر چہ چچائی
بابت نہیں ہوتی اور وصیت کی ذمہ کی ولاء کے لئے تو خیر کی ولاء
اس کے برابر ہوں گے بھائی اور جو وصیت کی اس کے وراثت
کے سے تو قرعہ کو اور خاص سے گا لڑکی کا اگر وصیت کی کسی شخص
کے خیم قرعہ دس لے سے یا سن کے انھوں کے و قتلہوں کے

(۶) موالی کے لئے وصیت

وصیت کسی شخص کے موالی کے لئے عیس کے آزاد ہونے کے لئے وصیت کرنا جائز ہے۔ اگر کسی نے موالی کو اپنے لئے وصیت کیا ہے تو اس کی وصیت جائز ہے۔ اگر کسی نے موالی کو اپنے لئے وصیت کیا ہے تو اس کی وصیت جائز ہے۔ اگر کسی نے موالی کو اپنے لئے وصیت کیا ہے تو اس کی وصیت جائز ہے۔

کے لئے وصیت کرنا جائز ہے۔ اگر کسی نے موالی کو اپنے لئے وصیت کیا ہے تو اس کی وصیت جائز ہے۔ اگر کسی نے موالی کو اپنے لئے وصیت کیا ہے تو اس کی وصیت جائز ہے۔ اگر کسی نے موالی کو اپنے لئے وصیت کیا ہے تو اس کی وصیت جائز ہے۔

باب الوصية بالخدمة والخدمة

۱- نصح الوصية بخدمته عبده وسكنى داره مذكورين فيه وابدأوا بعلمهما فان خرجت الرقبة من الثلث سلمت اليه لهما الى الوصية له لاجل الوصية واللاسم الدار والاتا وبها العبد.

۲- بحسب الدار ويسلم الى الوصية له مقدار ثلث الدار يسكن فيه والعبد بخدمته الوصية له بمقدار ما وصحت فيه الوصية ويخدم الورثة بمقدار ما لم نصح (۳) وبمونه في حيوة الوصية تبطل وبعد موته يعود الى الورثة اي يموت الوصية له بعد موته الوصية تعود الى ورثة الوصية لانه الوصية بالان ينفع الوصية له على ذلك الوصية فاذا مات الوصية له يعود الى ورثة الوصية بحكم المالك وبشرط بستانه ان مات وفيه ثمرة له هذه فقط ان الوصية له الثمرة الكافية حال موته الوصية لا يمانع ذلك بعد وان ضم بداخله هذه وما يمانع ذلك كما في غلة بستانه ان الوصية بغلة بستانه سواء ضم ثلث الدار والافله هذه وما يمانع ذلك ونصرف عنه ورثته ونسبته ما في وقت موته ضم ابا اولاد والقرى بين الثمرة والخلقة والنصرف ان الغلة تطلق على الموجود وعلى ما يوجد مرة بعد اخرى والثمره والنصرف لا يطلق الا على الموجود الا انه اذا ضم ابا صار قرينة دالة على نزول المعلوم في الثمرة دون النصرف لان اقل على النصرف المعلومه يصح شرعا كالمساقاة لا على النصرف والولد ومعه (۴) ونورث بعة وكسبة جملنا في النصفه لان هذا امر له الوفاق عند ابي حنيفة والوقف بمرث عبده واما عندهما لازل هذه معصية فلا تصح الوصية بحقل جدهما ممر قومار لا تصح فان الوصية يهودي او نصراني ان يجعل القوم مسير بعة او كسبة يصح والقوم غير مسيرين نصح عند ابي حنيفة ولا عندهما فان الوصية بالمعصية لا تصح له ان يقرض في معتقدهم وهم منركون على ما يملكون كوصية مسلمان لاوارث له فتاوى كل ماله للمسلم او ذمي فان الوصية بكل المال انما لا تصح لحق الورثة واما المستامن فورثته في دار العرب وهو في حكم الاموات فلا مانع من الصحة والله اعلم.

باب خدمت اور سکونت اور پھلوں کی

وصیت کے بیان میں

(۱) صحیح ہے وصیت کرنا ہے غلام کی خدمت کا اور اپنے گھر کی سکونت کا مدت تک اور بیٹھ کر اور غلام کو گھر کے حاصل کار کی وصیت سو اگر غلام یا گھر چالی مال سے گھر آدے تو موسیٰ کو تسلیم کئے جائیں واسطے اجراء وصیت کے اور جو ٹکٹ سے نہ نکلیں تو گھر کی تقسیم کی جاوے۔

(یعنی موسیٰ کو گھر میں سے بقدر ٹکٹ مال حوالے کر دیو جس کہ اس میں اجراء وصیت ہووے) اور غلام میں مہایاقہ کر لیں۔

فائدہ۔ یعنی باری باری نص میں تو موسیٰ کو خدمت ہووے اس قدر غلام سے جس میں وصیت صحیح ہوئی اور وارث خدمت کریں اس مقدار میں جس میں وصیت صحیح نہیں ہوئی کہ یعنی الاصل۔

(۲) موسیٰ اور موسیٰ کی موت میں

ترتیب کے فرق سے حکم میں فرق

اگر موسیٰ اور موسیٰ کی زندگی میں مہایاقہ تو وصیت باطل ہوگی اور جو بعد موسیٰ کے مرنے کے مرے تو موسیٰ کے وارثوں کو پھر آوے گی اور اگر موسیٰ نے اپنے باغ کے پھل کی

وصیت کی پھر موسیٰ مر گیا اور حال آنکہ باغ میں پھل موجود ہیں تو موسیٰ کو یہی پھل وقت موت موسیٰ کے بیٹے کے لئے ائندہ البتہ اگر موسیٰ نے غلام یا کالین بیٹھ بڑھا دیا تو اس کو یہ پھل بھی نہیں گے اور آئندہ بھی تاکریں گے جیسے غلام یا کالین کی وصیت میں خواہ ایدا کا لفظ کہے یا نہ کہے یہ پھل بھی نہیں گے اور آئندہ بھی تاکریں گے اور پھر اس کے باقی کی وصیت میں جہان کے بچوں کو رو رو دے گی وصیت میں اس کی مال اور بچے کو رو رو دے گا جو موسیٰ کے مرتے وقت موجود تھا خواہ ایدا کا لفظ کہے یا نہ کہے۔

فائدہ۔ خیرہ یعنی پھل اور غلام اور صوف یعنی پانوں میں فرق یہ ہے کہ غلام باغ آدے کی باغ کو کہتے ہیں خواہ باطل ہو یا آئندہ اور شرہ اور صوف موجود کو کہیں گے مگر حسب اس نے ایدا کا لفظ کہہ دیا تو یہ قرینہ ہو گیا اس امر پر کہ شرہ اور صوف شامل ہیں موجود کو اور معدوم کو بھی لیکن شرہ معدوم پر قصد صحیح ہے جیسے ساقاۃ میں صوف معدوم اور شرہ معدوم میں کہ لفظی الاصل۔

(۳) کافر کی وصیت عبادت خانہ کیلئے

کافر نے اپنی وصیت میں عبادت خانہ یا عبادت گاہ یا عبادت گاہوں کو ملے کی اور اگر کافر نے وصیت کی عبادت گاہ بنانے کے لئے خود جس لوگوں کے لئے یا غیر میں لوگوں کے لئے تو صحیح ہے جیسے وصیت مسلمان کی جس کا کوئی واسطہ نہیں ہے دارالسلام میں نہ تو محل مل کے کسی مسلمان یا عبادت گاہ کے لئے صحیح ہے۔

باب الوصى

(۱) قال الوصى الى فلان اى فوض الى التصرف فى ماله بعد موته والاسم عند الوصاية بالكسر والفتح والمفروض اليه الوصى (۲) ومن الوصى الى زيد وقيل عنده فلان ودعاه ودعاه الا وانما لا يصح الرد بعينه لانه اعتمد على حيث قبله بحضوره فان صح الرد بعينه يلزم الغرور فان سكت فباعت موصيه فله رده وحده اى القبول ولزم بيع شئ من التركة وان جهل به اى بالابصار

فان الوصی او ما ینشیء من التركة من غیر علم مالا یصلیٰ بعد ان ینبع بخلاف الوکیل الذی یباع
شیئاً بلا علم بالوكالة فان ردعه مرنه ثم قبل صح الا اذا یفقد فمضى ردعه او سحر والرد لا یجوز
انوصیة لان فی بطلانہ ظہور مالیت الا انما کذلک بحکم القاضي والی علیہ وکافراً ولم یف
رد له القاضي بغيره قبل الرضا صحیحاً وانما یبطل باخراج القاضي وقيل فی العبد باطله
وفی غیره صحیحاً وقيل لم یکن الکافر باطله لعدم ولاية عین المسلم وفی غیره صحیحاً والی
عبد صحیح ان کان ورثه شعار الا لا هذا عند من حنیفة وقال لا یتصح وان كانت الورثة اصفا
واوحد القیاس لانه قلب المشروع لانه لیس له من الشفعة مالا یكون للغير والمضار وان کانوا
علا لیس لهم ولاية النبی فلا منافاة بخلاف ما اذا کان البعض کبار "ذلهم المنع وبع نصیبهم
من هذا العبد والی عاجز عن التقییم بها ضم الیه غیره ای يضم القاضي الیه غیره وبقیه اخیر
یفتی ان اذا کان الوصی امیاً فادعاه المصروف لا یجوز للقاضي احراراً بل یجب بقیته

باب وصی کے بیان میں

(۱) وصی اور موسیٰ

عرب کہتے ہیں امی نے غلام جب اس کو اپنے مال
میں اختیار کیا، تعرف کا بعد اپنی موت کے اور اس کو موسیٰ ایہ
نور وصی کہتے ہیں۔

(۲) وصی کا وصایت کو قبول یا رد کرنا

زید کو ایک شخص نے اپنا امی بنایا اور زید نے قبول کر لیا
وصایت کو موسیٰ کے پاس تو بھیج دیا مگر اگر وہ وصی کے
ماننے کو وصیت رد نہ کرے اور نہ مانے تو نہ۔

فائدہ۔ یعنی موسیٰ کے پیچھے وصایت سے انکار کرے
تو صحیح نہ ہو بلکہ وصایت باقی رہے لیکن اس نے کہ موسیٰ نے اس
پر جبر کر لیا اب وہ اس کی غیبت میں اور اس نے تو قریب دہائی
ہوے کہ کئی انا میں اور زید نے سکتے نہ یہاں تک کہ موسیٰ
مر گیا تو زید کو رد قبول نہ ہو جائے اور اس کے

پس اگر وہ اس نے ترک میں سے کوئی چیز چاہتی تو حج الوداع
پر لگی کر چہ وہ اپنے امی ہونے سے موافق ہووے
بخلاف وکیل کے جب چاہی کوئی چیز بے علم اپنی وصایت کے
بجاء اگر وہ اس نے قبول سے وصایت کے سکوت کیا مگر اگر وہ
موسیٰ کو وصیت کے بعد یہ وصیت کو قبول کیا تو درست ہے
مگر جبکہ قاضی نے اس کے رد کو نافذ کر دیا اور اگر موسیٰ نے
وصی کا انجام یا کار یا قاضی کو تو قاضی ان کے رد سے میں اور
نہی کو مرت اور جو اپنے تمام کو موسیٰ کیا تو بھیجے اگر وصایت
موسیٰ کے ہاتھ نہ ہو مرن نہیں اور جو وصی کے حق میں
وصایت کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو قاضی اس کے ساتھ
دوسرے کو مقرر کرے مگر اگر موسیٰ امی ہے اور حقوق وصایت
کے ادا کرنے پر قادر ہے تو قاضی اس کو مستعمل نہ کرے بلکہ
واجب ہے وصی رکھ اس کا۔

فائدہ۔ اور جو قاضی نے یہ خبر اس کو سزا دی کر یا تو
عزل نافذ ہے لیکن قاضی نے ظلم کیا اور انکار ہوا اور مکار۔

١٠٢٠ إلى منس لا يفر داحدا منها إلا أنكره ونحججه في الخصومة في حقوقه وقضاء دمه
 ومثله وشراء حقه فليس إلا لعاقب له باعتقاله عددي أي إذا كان أوصي باعق قد مضى
 ١٠٢١ إذا أوصي بمالك باعتداله عدم الاحتياج إلى إجازة خلافت اقتدى العد القبر المص
 ورور دعيه ونفذه وصية معين وجميع أموال صانعه وبيع ما يباح بثله لأن بعض هذه
 ١٠٢٢ لأمره بالاحتياج إلى إجازة وبعضها مبدى فيه التوقف فلا ينفذ الاحتياج ولا يصح
 ١٠٢٣ في الخصومة مع وعد في حقيقته ومحمد وعبد الله بن يوسف ينفذون ما ينصرف في
 جميع لأشياء ١٠٢٤ روى في أوصي أوصي له في ماله إجماع موصيه وصي فيها وقسمه
 لوصي عن الورثة مع الموصي له نصح لا يخرج عليه أن شاع فسطحه مع أي قيمة
 لوصي الميراث مع الموصي له عن إيرته الصدارة الكثرة العائس نسخ حتى لا يفسد
 ١٠٢٥ حسب الورثة وضع في يده لا يكون للورثة الرجوع على الموصي قد ينفي (٥) ولعمدته عن
 للموصي له بمقتضى ما يقع بين ما ينفي إلى قيمة الموصي عن الموصي له الغالب مع الورثة
 ١٠٢٦ الكار الماخرون لأصح حتى لو فسد حسب الموصي له لغالب وهكذا في يده وبيع
 لوصي له بثنت مائة من أماني الموصي له ما حاصر ففقد الموصي عنه أن كان مائة فهو
 ١٠٢٧ ركن عن الموصي له بالقبض فلا يكون له حق الرجوع وإن لم يكن مائة منه الرجوع
 ١٠٢٨ وصحت للفاخر وحده فسطحه أي صحت لفاخر في قبضه لئلا يفسد له مع الورثة
 ١٠٢٩ وحده فسطحه حسب الموصي له فلو أنه واحد عطف على المضمير في صحت الرجوع
 ١٠٣٠ لوجود الفصل منه من فاسمه في الوصية صحيح مثل ما يقع من ذلك في يده أو في
 ١٠٣١ بضمن صحيح أي قسم الوصية مع الورثة في الوصية صحيح فذلك الحال في يد الوصي أو في يده
 ١٠٣٢ صحيح صحيح مثل ما يقع عند أبي حنيفة وعبد الله بن يوسف أن كان مائة من الميراث لعل الوصية
 ١٠٣٣ من باقي شيء صحيح وإن كان أقل أو بعد الميراث الثلث وبعد مائة لا يؤخذ من غير الثلث لأن
 ١٠٣٤ هو في الوصية كالميراث الميراث ولو أقر الميراث بغير مائة من الميراث فسد بعد مائة لا يباح من باقي
 ١٠٣٥ ولا في يوسف أن محل الوصية الثلث وبعدها في من الثلث شيء ولا يبي حنيفة أن تمام القيمة
 ١٠٣٦ لتسليم إلى الميراث نسخة فلا تملك يعرف إلى ذلك الجهة صلا كماله قبل القيمة

(۲) ایک میت کے دو وصی

کہ پہلی میت نے دلی بھری ہوئی تپید بھی نہیں
 دیکھ کر کوئی کم سن کرنا کرنا کرنا کے واسطے
 حیرت مٹا کر اس کی تپید مٹا کر اس کی تپید مٹا کر
 تصویر اور اس کی تپید مٹا کر اس کی تپید مٹا کر

تفصلاً اور مطالعہ کرنے کے فضل کے واسطے ترمیم و حوالہ کی کامیابی کے لئے یہ قول مراداً تمام مسیحی کا سر اور نہ جس کی آزادی کی قسم کے لئے نصرت ہی ہے اور وہیت مسیح کا پیغمبر اور نصرت عیسیٰ کا بھائی کرنا اور اس سوال ضامہ کا جواب کرنا۔ جس نے خوف نہ لے گا خوف ہے اس کا چھوٹا مراد کا صاحب جس پر دوسرے کے لئے نکالتے۔

خفت ضرور نہیں ہے اور اس کے مال میں چھت نہیں کرتا۔
(۸) دو دوسروں کی گواہی وارث کے لئے
اور باطل ہے کوئی دو دوسروں کی وارث سفر کے لئے
بہرین خود نہیں ہو کر اس سے مال ملاسا ورنہ کسی خرافیت سے
اور وارث کے لئے حق میں مال ترک کر کے اس کے سوا۔ بعد
ارث ہے جسے گئے کوئی اور مردوں کی اور دوسروں کے
لئے ہزار ہا زمین ہونے کی یہ اور انجس و فوس نقصوں کی
پیلے دلوں مردوں کے لئے ہزار ہا زمین ہونے کی بہت

پر (انجس) زچہ اور مرد نے شہادت دی کہ کافر اور خالد کے ہزار
درمیت ہوتے ہیں اور کافر اور خالد نے شہادت دی کہ زید اور
مرد کے ہزار درمیت ہوتے ہیں تو دونوں شہادتیں صحیح ہیں کہ
مرد ہر فریق نے شہادت دی دوسرے کے لئے میں بات کی
کہ میت نے ان کے لئے ہزار درم کی وصیت کی ہے تو یہ
شہادت باطل ہے یا ایک نے گواہی دی کہ دوسرے کے لئے
ایک غلام کی وصیت کی ہے اور دوسرے فریق نے گواہی دی کہ
مول کے لئے ایک ماہ کی وصیت کی ہے تب بھی باطل ہے۔

کتاب الخشی

(۱) وہ دو دفع و ذکر فی ہال میں ذکرہ مذکورواں ہال میں فرجہ فاشی وان ہال منہا حکم
مالامی وان اسمہ باہمینکر ولا تعبر اکثر ہذا عند امی حنیفہ ولا تعبر اکثرہ (۲) فان بلغ
وخرج له لحيه او رطله امرأة فرحن وان ظهر له ندى او رسل او حاس او حلي او رطله فانه
ان ان ظهر تلك العلامات سقط فذكر وان ظهر هذه العلامات فقط فانه لا يثبت
يكن كذلك وان لم يظهر حتى من العلامات المذكورة او اجتماع علامات المذكور مع
علامات الاماث كما اذا خرجت لحيته او ظهر له ندى فثبت لكل (۳) ويقع بين صف الرجال
والنساء فان قام في صفهن اثار مني صفهن بعيد من نجس ومن حلف بجدانه وصله بضاع
ولا يلبس سورا او خيل ولا يكشف عده رجل وامرأة ولا يخلو به غير محرم رجل وامرأة
ولا يسافر بلا محرم وكراه لرجل والمرأة حنفه وقناع امة فحنه ان ملكه مالا ولا فاسحت
العالم ثم ناع وان حدث قبل ظهوره حاله لم يفسل ويتم من التيمم وهو جعل التيمم ذنوبهم
واقبل لا شئرى له حارة تفسله لان الجارمة لا تكون مملوكة له بعد العوب اذ لو كانت
لجاء غسل الحارة ليسبها اذ لم يكن خشي وكان هذا الاولى من غسل الرجل الرجل
ولا يفسر امرأه غسل ميتة ولا بد نسبه قهره قد مر في التيمم في باب الجنائز وبوضع
الرجل بقرب الامام ثم عوتم المرأة انما صر عليهم ليكون جنازة المرأة بعد عن عيون الناس

(یہ کتاب ہے خشی کے احکام میں)

سے تو وہ گواہت ہے۔

(۱) خشی کی تعریف اور علامات

خشی وہ ہے جو فرج اور ذکر دونوں رکھتا ہو جسے اگر

فائدہ: منی لئے کہ وہ ایت یا الکی عدی نے کامل نے
اور جس سے کہ آخفت صحنی اللہ یاہ و آلہ وسلم پوچھے گئے

اس کی میراث سے تپ فرمایا آپ نے کہ چھاپ سے پیشاب کرتا ہے اس کا تہار ہو گا اور دعا ہے کیا عبد الرزاق نے معصوم میں حضرت علی سے مثل میں کے کثافتی کرجا کہ یہ آپ ۔
 جس اور مردوں بلکہ سے پیشاب کرتا ہے تو جہاں سے نزل پیشاب نکلتا ہے اسی کا اعتبار ہو گا اور جو غرض بقولہا سے ساتھ ہی پیشاب نکلتا ہووے تو وہ غنائی مشکل ہے ۔
 (اور مساکین کے نزدیک ہر کثرت کا اعتبار ہو گا سنی و یحنا چاہے گا کہ کس مقام سے زیادہ پیشاب آتا ہے)

(۲) بلوغ کے بعد غشی کی علامات

یہ سب باتیں قبل بلوغ کے ہیں بجز رب باطنی و ظاہری اس کی داغی نگاہ : فی یا کسی عورت سے اس نے جماع کیا تو وہ مرد سے اور جو اس کی چہ نبیاس اچھا نہیں یا رواحہ قرآ یا یا یض یا غشی یا کل : یعنی یا اس سے کسی شخص نے بلی کی تو وہ عورت ہے اور جو کوئی غصامت اس سے سے ظاہر نہیں ہوئی یا دونوں ہم کی حالتیں پائی گئیں مثلاً ازغشی بھی لگی اور چونچیاں بھی بھر آئیں تو وہ غشی کی شکل ہے
 فائدہ : آئے اس کے احکام مذکور دے ہیں وہ یہ ہیں ۔

(۳) غشی مشکل کے احکام

اگر مردوں کی صف میں گناہ ہووے تو نماز کا اعادہ کرے

اور جو مردوں کی صف میں گناہ ہووے تو اس کے گناہ میں کس ولا اور پیچھے والا شخص نماز کا اعادہ کرے اور نماز چارے سر زحماپ کر اور ریشمی کپڑا اور پورن پہنے اور اپنا بدن نہ کھولے عورت اور مرد کے سامنے اور اس سے غلطی نہ کرے کوئی غیر محرم مرد یا غیر محرم عورت اور عورت نہ بغیر محرم کے اور مرد یا عورت کو اس کا غش نہ کرنا کہ وہ ہے بلکہ اس کو ایک لونڈی خریدے دے کہ وہ اس کا غش کرے اگر اس کے پاس دل دور نہ بیت لعل سے خریدے کی بھرنا کر دے یہاں تک کہ بیت لعل میں داخل کر لیں اور جو قبل اس کے حال کھلے کہ مرد دے یا عورت مرد بدوے تو اس کو غسل نہ دے بلکہ محکم کر دے ہیں ۔

فائدہ : اور عورت پر اس کو غسل کرنا : کہے : لے لونڈی خریدے نہیں سکتے کیونکہ لونڈی اور تو میت کی ملک نہیں ہو سکتی دوسرے لونڈی کو اپنے سید کا غسل موت و موت نہیں ہے اور غشی جب قریب بلوغ کے ہوا ہے تو عورت یا مرد کے غسل کے وقت نہ آوے اور مستحب ہے اس کی قبر پر پردہ کرنا اور جو غشی اور ایک مرد اور عورت کا جنازہ نماز پڑھنے کے لئے آوے تو امام سے قریب مرد اور بھی چھ ریشمی کو بھر عورت کو ۔

فائدہ : واسطے ریت ترتیب کے تاکہ عورت کا جنازہ اور مرد ہووے تو قون کی آفت سے بھر غشی کا کثافتی الاصل ۔

(۳) فم الحیض فان لم یزک ذیوہ واسالہ سهم وللان صہمان وعبد الشجرۃ لہ نصف النصفین وذا النثیۃ من سبعة عند ابی یوسف وخمسۃ من اثنی عشر عند محمد واعلم ان عدا ابی حنیفۃ لہ اقل النصفین ای یطو الی نصیبہ ان کان ذاکر او الی معیبہ ان کان اثنی فای منها یکون اقل فذلک ففی ہذہ الصورۃ سیرانہ علی تقدیر الاولۃ اقل فہ ذلک فان ترک زوج وجدة واحالاب وامہ ہو خبیث فعلی تقدیر الاثونۃ لہ ثلاثۃ من سبعة وعلی تقدیر الذکورۃ اثنان من سبعة فذلک اقل ذلک لانی التث اقل من ثلاثۃ الاسباع لان ثلث السبعة اثنان وثلث واحد وثلاثۃ اسباع السبعة ثلاثۃ وعبد الشجرۃ لہ نصف النصفین ای یجمع بین نصیبہ ان

كان ذكر ابن نصيه ان كان اثنى فله نصف ذلك المصروع فقصره ابو يوسف بانه ثلاثة
من مئة لان له الكل على تقدير المذكورة والنصف على تقدير الاثنية فصار واحد او نصف
فنصفه ثلاثة الارباع فيكون الثامن للكل ان كان مفرد او للثنتي ثلاثة الارباع فمخرج الاربعة
اربعة فلكل اربعة وثلاثة الارباع ثلثه فصار سبعة بطريق القول للاس اربعة وللثنتي ثلاثة
وان نسب يقول له النصف اتيان اثنى والكل اتيان ذكر فان نصف مئتين ووقع الشك في
النصف الاخر فان نصف صار ربعا والنصف والربع ثلاثة ارباع وهو محمد رحمه الله بانه
خمس من اثنى عشر لانه يستحق النصف مع الاثني ان كان ذكر او الثلث اتيان اثنى والنصف
والثلث خمسة من مئة فله نصف ذلك وهو اثنان ونصف من مئة ووقع الكسر بالنصف
فصيرب في اثنى صار خمسة من اثنى عشر وهو نصيب الحسن والباقى اهو السبعة نصيب
الاين وان شئت تقول الثلث ان كان اثنى والنصف اتيان ذكر او مخرجهما ستة فان ثلث اثنان
والنصف ثلاثة اثنان مئتين برفع الشك في الواحد الاخر فان نصف صار اثنى ونصف برفع
الكسر بالنصف فصار خمسة من اثنى عشر وان اردت ان تعرف ان ثلثة من مئة اكرام
خمس من اثنى عشر فلان من المجيب وهو جعل الكسرين من مقام واحد فاضرب السعة
في اثنى عشر صار اربعة وعشرين ثم اضرب الثلثة في اثنى عشر صار ستة وثلثين فذلك
هو الثلاثة من السبعة واضرب الخمسة في سعة صار خمسة وثلثين هذا هو الخمسة من اثنى
عشر والاول وهو ستة وثلثون دانه على هذا في خمسة وثلثين واحد من اربعة وعشرين
فهذا هو التفاوت بين ما ذهب اليه ابو يوسف وما ذهب اليه محمد

(۴) فضی مشکل کا میراث میں حصہ

اگر فضی مشکل کا باپ مر گیا اور ایک بیٹا اور فضی کو چھوڑ
تو بیٹے دو حصے اور فضی کو ایک حصہ ملے گا۔

تاکید یہ ہے کہ باپ کے ان حصے کو فضی کو ان کے
نزدیک نظر المصنف نے لکھا ہے کہ اگر بیٹے کے بعد مردہ کو اصل کتاب میں
اس مقام پر تفصیل دی ہے جس کا فی حاشیہ کیا ہے۔

مسائل شتی

۱) کتابہ الاحرام وایماؤہ رسماً يعرف به نکاحه وطلاقه ویرعه وشراؤه وقوده کتالہا
اما الکتابۃ ہی اما غیر مستحبی کالکتابۃ علی النہوۃ وعلی الماء فلا اعتبار لہا فاما مستحبی
غیر مرسوم نہیون علی ورق شجر او علی حدار او عنی کغندلکس لا علی رسم الکتاب
بان یكون معروفاً فهو کالکتابۃ لا بدھن النیۃ او القریۃ کالاشہاد متلاوۃ اما مستحبی مرسوم بان
یكون علی کما غندلکس ویکون معروفاً بحسن فلان الی فلان فہذا مثل البیان سواء کان من العاتب
او من المحاصر ولا یجوز ای اذا لم یساو یوجب تعد بطریق الاشواذ او لداف بطریق الاشواذ

ادارۃ اہل بیت شریفہ کی تفسیری مطبوعات جدید کیپوزٹرائڈیشن

ہماری تمام کتابیں اور رسائل شریفہ کی اشاعت و پوزٹرائڈیشن کے لیے ادارۃ اہل بیت شریفہ کی طرف سے ایک خاص ادارہ قائم کیا گیا ہے۔

اس ادارہ کی طرف سے تمام کتابوں کی اشاعت و پوزٹرائڈیشن کے لیے ایک خاص ادارہ قائم کیا گیا ہے۔

اس ادارہ کی طرف سے تمام کتابوں کی اشاعت و پوزٹرائڈیشن کے لیے ایک خاص ادارہ قائم کیا گیا ہے۔

اس ادارہ کی طرف سے تمام کتابوں کی اشاعت و پوزٹرائڈیشن کے لیے ایک خاص ادارہ قائم کیا گیا ہے۔

اس ادارہ کی طرف سے تمام کتابوں کی اشاعت و پوزٹرائڈیشن کے لیے ایک خاص ادارہ قائم کیا گیا ہے۔

اس ادارہ کی طرف سے تمام کتابوں کی اشاعت و پوزٹرائڈیشن کے لیے ایک خاص ادارہ قائم کیا گیا ہے۔

اشرف التفاسیر

تفسیر القرآن

تفسیر القرآن

تفسیر القرآن

تفسیر القرآن

بیان القرآن

تفسیر القرآن

تفسیر القرآن

تفسیر القرآن

تفسیر القرآن

تفسیر القرآن

تفسیر القرآن